ھو العزیز

کوئی کر سکتا نہین توصیف آلِ مصطفےٰ ✤ انبیا ہون یا ملک ان کا کوئی ہمسر نہین
چشم حق بین سے جو دیکھا یہ سمجھ مین آگیا ✤ آلِ احمدؐ سے کوئی کونین مین بہتر نہین

بفضل خداوند واحد و بطفیل محمدؐ و آلِ محمدؐ یہ کتاب موسومہ بہ

اَخبارُ الاَبرار

واسطے آگاہی حالات انبیا و برگزیدگان کبریا۔ مجھ کمترین علی عباس نے
کتب معتبرہ فریقین سے منتخب کرکے بکوشش بلیغ شیخ یاور حسین صاحب

مطبع حیدری شاہگنج الہ آباد مین باہتمام سید محمد ذکی صاحب مینیجر کے طبع کیا

قیمت فی جلد غیر مجلد عہ مجلد عمہ

فهرست حالات باب اول

فهرست حالات باب دویم

صفحہ	مضمون
۵ تا ۵۰	خلاصہ تحریر مورخین نصاری در صفت رسولخدا امعہ نقل فرمان رسولخدا انجام نصاری و قریش

فہرست حالات باب سویم

غلطنامہ باب اول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱۳	اضحاب	اصحاب
۲	۱۰	داؤد پر انجیل	داؤد پر زبور
۳	۹	سے زائد	۰
۳	۱۱	ہیں زائد	۰
//	۱۵	عیسیٰ	عیسیٰ اسنے
۴	۱۹	بنی زائد	۰
۶	۳	عرض	ارض
//	//	باطنی	باطن
//	۱۵	پائخانہ	پاخانہ
//	۱۶	//	//
۸	۴	کینی	کتنی
۹	۳	زمین	زمین پر
۹	۱۷	اسوجہ سے زائد	۰
۱۳	۱۶	بعد اور بیس	بعد اور بیس منسوخ شلغ
۱۴	۵	سرح	سرخ
۸	۴	کیا	کہا کیا
۱۹	۷	ابراہیم بھی پانی پر چلے گئے	
//	۱۷	فسح	فسخ
۲۰	۱۰	آگ	آگ میں
۲۰	۱۳	سلاماً	وسلاماً
۲۱	۸	ابراہیم	ابراہیم نے
۲۲	۱۶	اما	آتا
//	۲۲	نے زائد	۰
۲۳	۱۶	جریم	جرہم
//	//	تھیں	تھی
//	۲۷	کہا	نہ کہا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۴	۱۵	سا	شا
۲۵	۱	لہالس	کہاکس
//	۲۶	یہ	پتہ
۲۶	۷	شہر زائد	۰
۲۶	۲۶	ملیں	ہنیں
۳۰	۲۴	کے	کے پاس
۳۱	۳	کو	کوئی
۳۲	۲	کہ	کہاکہ
۳۳	۲۶	بطور بازو	بطور تعویز بازو
۳۴	۱۱	عبص	عیص
۳۶	۴	مار اور	مارا اور
//	۱۷	لوجائید	یوجائید
۳۷	۲۵	کتا	کتار
۳۹	۱۱	موسی نے	عالم سے
۴۰	۹	پائخانہ	پاخانہ
//	۱۰	تسمعون	تستمعون
۴۱	۱۰	پھر دعا	پھر یہ دعا
//	۱۵	لہرا	گھرا
۴۲	۱۴	اور ہر	اور زہر
//	۱۵	موسی سے	موسی نے
//	۲۱	حترئیل	حزئیل
۴۳	۲	جب وہ	جبتک وہ
//	۲۷	عبادت	عبادت
۴۵	۱۲	کہ اسے	کہ اسے زائد
۴۶	۱۸	موسی	موسیٰ نے
//	۲۱	سے	سے کہا
//	۲۲	محمد واسطہ	محمد کا واسطہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۷	۲	موسی	موسی نے
〃	۴	〃	〃
〃	۶	مارے	مارنے
〃	۲۷	اظہار	اطہار
۴۸	۲۷	آل محمد زائد	۰
۴۹	۱۹	بلغم	بلعم
۵۳	۱۳	پائخانہ	پاخانہ
〃	۱۶	دریافت	دریافت کیا
۵۴	۱	ایمان کا پہچان	تین ہیں
۵۷	۱۷	معربان	مقربان
۵۹	۵	اسکو	اوسکو ہوا
۷۲	۲۰		دیر تو س
۷۷	۲۳	دکھیں	دیکھئیے
۷۸	۲۰	کھودے	کھودنے
۸۱	۵	+	ھ
۸۵	۷	پائخانہ	پاخانہ
۸۶	۱۱	بالو	بابویہ
〃	۲۱	بخت نصر کے	بخت نصر نے
۸۹	۳	تعریف	تعریف
〃	۶	لبالیاس	کیا البیاس
〃	۱۹	زمین	زین
۹۰	۲۶	تجھہ سے راضی	
۹۱	۵	سم	ہم
۹۲	۱	جب یہ بات	جب بادشاہ نے یہ بات
〃	۱۴	آپ زائد	
۹۳	۲۰	تنگر	سنگر
۹۴	۲	باطل دور	باطل کو دور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۵	۲	سے جب کہ	جب کہ
〃	۲۱	لپیٹ	لپیٹ کر
۹۶	۵	زندگی	زندگی کی
۹۷	۷	دوسری	دوسری تمثیل
۹۸	۲۳	سیارہ	ہتھیار
۹۹	۳	زبان	زبانی
۱۰۲	۲۳	اور تو ہو	
〃	۲۴	ہو تو	ہوتا تو
〃	۲۶	سہی	سُنی
۱۰۳	۷	کی	لی

غلطنامہ باب دوئم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۸	بیت	ہیبت
۵	۱۲	ماہلہ	باہلہ
۷	۲۱	غلام	اسلام
۸	۱۴	لوگ	لوگ جو
۹	۲۲	بدکہ	بدلہ
۱۱	۲۳	ے زائد	-
〃	۴	ہندہ	ہندو
〃	۵	〃	〃
۲۱	۱۸	سب کو	ہمکو
۲۵	۴	حاریہ	حارثہ
〃	۲۴	منجملہ	محمد
۲۶	۱	ٹرائی	لڑائی
۲۷	۸	لڑائی	فساد
۲۸	۱۳	حرمیہ	خزیمہ
〃	۱۶	احراب	احزاب
〃	۲۱	پائخانہ	پاخانہ
۲۸		قراز	قرازہ
۲۹	۲۰	اور کعب	اور کہا کعب
۳۳	۲	قتل کو	کو زائد ہے
〃	۱۴	سوا	سوار
〃	۲۵	ہمزہ	ہمراہ
〃	۲۶	نذر	ہدیہ
۳۴	۳	عبید	عبیدہ
〃	۶	سان	جہان
〃	۲۴	سہل	سہیل
۳۵	۲۵	جال	حارث
۳۶	۴	دوستا ہیں	دوست کہتے ہیں
۳۷	۱	ہاس لپیر	ہاش سر
〃	۳	پیر	سر
۳۸	۶	عزرام	رزام
〃	۲۶	لٹائی الوبکر	لڑائی میں ابوبکر
۴۱	۳	بڑھیو اور	پڑھا اور
〃	۵	لباس	عباس
〃	۷	مین	نہین
۴۲	۱	اور معاویہ	اور نہ معاویہ
۴۴	۸	رادے	ارادے
۴۵		ہزا	ہزار

غلطنامہ باب سوئم

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۱۰	مدینہ قبر	مدینہ میں قبر
〃	۱۷	ذکر چکا	ذکر کر چکا
۴	۱		وہ میرا دشمن ہے
〃	۵		کچھ لفظ کٹا ہے
〃	۱۱	پیشتر	پیشتر ہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۴	علیبک	علیک	۲۰	۲	تیسرے ماہ	زائد ہے	۳۲	۵	ایکروز گذر	ایکروز ادہر گذر	۴۸	۲۵	حضرت	حضرت نے
رر	۱۸	انور	النور	رر	۳	شاکرد	ہادی	رر	۱۳	پائیخانہ	پاخانہ	۶۰	۲	پہلے ہی سے	پہلے ہی سے ہے کہ
رر	۲۶	لسی	کسی	رر	۱۰	۰	تھی	۳۳	۱۷	حضرت	زائد	رر	۴	سے آئے	سے کہاں آئے
۶	۲	جہاں	جوبانی	۲۰	۰	۰	بقوت	رر	۲۰	فرور	مسرور	رر	۹	ہون	زائد
رر	۲۳		۶۵۵ھ	۲۱	۱	اسرر	اسرار	رر	۲۵	نہین	نہین کی	رر	۱۱	کی	زائد
۷	۸	اس	انس	رر	۱۷	ہشام	زائد	۳۴	۳	بڑا	بڈھا	رر	۲۵	بس وہ	بس اون
رر	۱۱	وحی	وصی	رر	۲۳	پائخانہ	پاخانہ	رر	۷	رر	دیکھتے	۶۲	۶	کام	زائد
رر	۲۶	نصف ساتہ	نصف ساق	۲۲	۲۴	رر	رر	۳۵	۱۴	دیلین	دفعتا	۶۳	۲	جبرئیل کلبی	جبرئیل وحبہ کلبی
۸	۱۵	بولا	زائد ہے	۲۲	۲۱	سائتہ	ہانتہ	رر	۱۶	اُسنے	اُسی سے	رر	۵	رر	رر
رر	۲۶	فرقین	فریقین	۲۳	۱۷	منہ مسر کے	زائد	رر	۱۸	طبیب	طبیب کو	رر	۲۰	جبکہ	جیسے کہ
۱۰	۱	حسن	حسنؑ	رر	۲۱	ملعون نے	حضرت کے شیعہ	رر	۲۱	صریح	جریح	رر	۲۴	چاہیے	چاہیتے
۱۱	۲	اٹھا	اٹھالیا	رر	۲۷	سمجھے	سمجھتے	۳۶	۳	درتا	ڈرتا	۶۵	۱۵	سلمی	سنی
۱۲	۷	آدمیونکی	آدمیونکی تعریف کی ہے	۲۴	۸	ہدہد	مدینہ سے	رر	۲۱	کسکی	کسلئے	رر	۲۱	ربذہ	زبیدہ
۱۵	۱۱	۳۴ھ	۵۴ نو ۴۱ھ	۲۴	۱۷	صادق	صادقؑ	۳۷	۱۸	۲۵۸	۲۵	۶۸	۱	کہ حضرت	کہ نصرت سے
رر	۱۲	حسین	حسینؑ	رر	۱۸	فاصل	فاضل	رر	۱۹	کافی	کار آسنہ	۶۹	۷	بیزاری نے	بیزاری کر
۱۶	۲۳	معلوم	معلوم ہو	۲۵	۱۰	الوذر	البوذر	رر	۲۶	نخاتون	خاتون ماں	رر	۲۰	ہین	زائد
۱۷	۱۰	حمی الخراعی	حمتی الخزاعی	۲۶	۷	وہ	و	۳۸	۷	دیا	دیدیا	رر	۲۱	کسطرح	کسطرح قتل
رر	۲۲	جل	کل بہتر	رر	۴	بیٹے لکھا	بیٹے نہیں لکھا	۳۹	۷	حضرت خراسان	حضرت خراسان جاتے تھے	۷۰	۱	خدمت علی	خدمت علی کی
رر	۲۳	نام امام	نام رفقاء امام	۲۷	۱۵	اپنے منصور سے	منصور نے	رر	۱۹	کوئی	کو ہوئی	رر	۳	اونکو	جوانکو
رر	۲۴	عولہ	عوسجہ	۲۸	۲۲	دعائین	دعائین مین	۴۰	۹	سکتا	سکتا ہے	۷۱	۵	جنید محزر	جنید معزز
رر	۲۶	شانی	شامی	۲۹	۷	شوال	زائد	رر	۱۱	بیٹے	بہنی	رر	۹	ربیع الآخر	ربیع الآخر ۶۶ھ
۱۸	۱۵	آنسو	آنسو سے	رر	۱۱	کور	نور	رر	۲۰	ہرشمہ	ہرثمہ	رر	۱۰	اباس	ایاس
رر	۲۱	ہوگی	ہوگی حالانکہ	رر	۲۴	بیٹے	بیٹے لکھا حسینؑ	رر	رر	ملعون	مامون	رر	۱۹	باہم صلاح کیا کہ مختار سے جنگ کرین	مختار کو
رر	رر	زندہ	زندہ ہے	رر	رر	ہوئے تو	ہوتے تو	۴۴	۲	مامون	مامون نے	رر	۲۳	کان	کان تک
۱۹	۱۶	گر کے	گر کے خدا نے	۳۰	۱	صادق اور	صادقؑ اور	رر	۶	بھیجلر	بھیجکر	رر	۲۶	چلاگیا	جلایا گیا
رر	۱۹	مسجد بنی	مسجد ملی	رر	۲۵	متفکر ہو	متفکر ہوا	رر	۲۶	لی	کی	۷۲	۱	جریلہ	حرملہ
رر	۲۰	وقت	ہر وقت	۳۱	۱۵	نسب	نسبت	رر	۲۷	کو	زائد	رر	۷	مختار نے	مع ابن زیاد

۷۸۶

دیباچہ

کل تعریف خاص ذات پاک پروردگار عالم کو ہے جسنے زمین و آسمان اور جو کچھہ ان دونون کے درمیان ہے پیدا کیا ہے اور انسان کوان سب پر افضل المخلوقات بنایا اور اونکے ہدایت ورہنمائی کے لئے انبیا و اوصیا مقرر کئے جنمین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کو سب سے افضل بنایا بقول آیہ کریمہ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بعد اونکے اونکے اہلبیت اطہار کو پیشوا کیا بموجب حدیث یا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّی تَرَکْتُ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اِنْ اَخَذْتُمْ بِھِمَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِی کتابَ اللہ وعترتی چنانچہ ہر فرد بشر کو لازم ہے کہ محمد مصطفےٰ اور اونکے خلفاء کی پیروی کرکے خدا کو راضی رکہین تاکہ قیامت کی روسیاہی سے نجات ملے علماے دین بموجب روایات اماماں زمان بہت سی کتابین عربی اور فارسی مین تصنیف کی ہین جس سے حقیقت مذہب حقہ اسلام کا ثبوت ہے اور اُسکے دیکہنے کے لئے بہت سا وقت درکار ہے اور اکثر صاحب حالات پیشوایان دین سے آگاہ نہین ہین یہ بندہ احقر بے اساس علی عباس کربلائی بن شیخ چراغ علی ساکن داندوپور ضلع الہ آباد جسکی لیاقت علمی محض گلستان بوستان ہے اور ذہن کا ایسا کند کہ صبح کی بات شام کو یاد نہ رہتی مگر شوق کتب بینی واسطہ آگاہی حالات حقہ زیادہ تہی چنانچہ کتاب حق الیقین و حیات القلوب و عین الحیات و خلاصۃ التفاسیر و خلاصۃ الکلام فی تاریخ خیر الانام و تحفۃ الاحباب فی تاریخ الاصحاب شیعی و منہاج النبوۃ و دوازدہ مجلس و قصص الانبیا اہلسنت کو دیکہا اور بطور یادداشت جو باتین قابل یاد تہین لکہتا گیا یہ یادداشت اکثر ہمارے اعزہ و احبا کے نظر سے بہی گذری جنہون نے اسکے چہپا دینے پر اصرار کیا اُسپر ہمنے اپنے ایک مہربان مولانا و سیدنا سید تاثیر حسین صاحب کو ملاحظہ کرنے کو دی صاحب موصوف کی تحریر و اجازت اخر مین درج ہے غرضکہ سب کے تقاضا پر اس یادداشت کو بنام اخبار الابرار موسوم کرکے چہپانیکی کوشش کیگئی اور برادر ایمانی سے عرض ہے کہ جو کچہہ نقص بے محاورہ عبارت وغیرہ کی ہو اُس سے معاف رکہین اور مجہے اور میرے بچہ علی مختار مرحوم کو دعائے مغفرت سے محروم نہ رکہین خدا سب مومنونکو عمل حق کی توفیق عطا کرے

خلاصہ دیباچہ

حیات القلوب باب اول

حضرت امام زین العابدینؑ و امام رضاؑ سے روایت ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہوئے ہین جنمین سب سے افضل رسولخداؐ ہین اور اسیقدر وصی پیدا ہوئے جنمین سب سے افضل جناب امیر المومنین علیؑ بن ابیطالب ہین حضرت صادقؑ سے روایت ہے کہ ابوذرؓ سے رسولخداؐ نے فرمایا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر دوسری روایت ہے کہ تین لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر پیدا ہوئے پہر فرمایا کہ اون مین تین سو تیرہ پیغمبر مرسل ہوئے ہین اور فرمایا کہ ایکسو بیس کتاب دوسری روایت ہے کہ ایکسو چار کتاب آسمانی آئین حضرت شیثؑ پر پچاس صحیفہ اور حضرت ادریسؑ پر تیس صحیفہ و حضرت ابراہیمؑ پر بیس صحیفہ و حضرت موسیٰؑ پر توریت و حضرت عیسیٰؑ پر انجیل و حضرت داؤدؑ پر زبور و نبی آخر الزمان محمد مصطفےٰؐ پر قرآن مجید نازل ہوا اور چار پیغمبر سریانی تھے آدمؑ شیثؑ ادریسؑ جس نے سب سے پہلے قلم سے لکھا اور نوحؑ اور چار پیغمبر عرب سے تھے ہودؑ صالحؑ شعیبؑ محمدؐ اول پیغمبر بنی اسرائیل مین حضرت موسیٰؑ و آخر پیغمبر حضرت عیسیٰؑ ہوئے اور چھ سو پیغمبر انکے درمیان مین پیدا ہوئے بعض مورخ کہتے ہین کہ چار ہزار پیغمبر بنی اسرائیل سے پیدا ہوئے مگر چھ سو صحیح ہین اور حضرت صادقؑ نے صفوان جمال سے فرمایا کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار پیغمبر اور وصی پیدا ہوئے اور اون سب مین افضل محمدؐ و علیؑ ہین مجلسیؒ کہتے ہین کہ خلاف عدد شاید بعض انبیا و اوصیا کو شمار مین نہ لانیکے سبب سے ہو حضرت امام موسیٰ بن جعفرؑ و حضرت امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ جو شخص ایک لاکھ چوبیس ہزار ارواح پیغمبران سے مصافحہ کرنا چاہے تو زیارت کرے روضہ امام حسینؑ مین ۱۵ شعبان کو اوس روز سب پیغمبر وہان تشریف لاتے ہین پانچ پیغمبر جو تمام مغرب و مشرق جن و انس پر مبعوث ہوئے وہ نوحؑ ابراہیمؑ موسیٰؑ عیسیٰؑ محمدؐ ہین اور یہ بات کہ اولوالعزم پانچ پیغمبر تھے اسکے نسبت مذہب شیعہ مین بہت سی حدیث ہین مگر احادیث اہلسنت سے اختلاف ہے مشہور جنبیر یہ ہے کہ اولوالعزم انکو کہتے ہین جو پیغمبر اپنے سے پہلے شریعت کو منسوخ کرتے ہین جیسا کہ نوحؑ غیر شریعت آدمؑ پر مبعوث ہوئے طریقہ نوحؑ زمانہ ابراہیمؑ کے پیغمبر ہونے تک رہا پہر طریقہ

ابراہیم موسیٰ کے پیغمبر ہونے تک رہا اور طریقہ موسیٰ کا عیسیٰ کے پیغمبر ہونے تک رہا و طریقہ عیسیٰ
کا جناب رسولخدا کے زمانہ مبعوث تک رہا طریقہ رسولخدا تا قیام قیامت جاری رہیگا اور جو کچھہ
حلال و حرام اون حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ نے جاری فرمایا ہے اس مین کمی و بیشی نہین ہو سکتی
اور نہ کوئی دوسرا دعوی پیغمبری کر سکتا ہے اگر کرے تو جھوٹا ہے اور ان پیغمبران الوالعزم کے
درمیان مین جو پیغمبر پیدا ہوئے ہین اپنے سے پہلے پیغمبر کے طریق پر عمل کیا ہے کسی پیغمبر نے دوسرے
پیغمبر کے طریقہ کو انکار نہین کیا بلکہ اول طریقہ کو برحق سمجھا ہے البتہ بعض احکام پیغمبران گذشتہ
ضرورۃً منسوخ ہوئے ہین = پانچ پیغمبر کی زبان عربی تہی اور عرب سے تہے ہود صالح شعیب
اسمعیل محمد پانچ کی زبان سریانی تہی آدم شیث ادریس نوح ابراہیم پہلے زبان آدم بہشت
مین عربی تہی مگر ترک اولی سے تبدیل ہو کر سریانی ہوگئی پانچ پیغمبر کی زبان عبرانی تہی اسحاق
یعقوب موسیٰ عیسیٰ داؤد جو ختنہ کی ہوے پیدا ہوئے وہ آدم شعیب ادریس نوح سام بن نوح
ابراہیم داؤد سلیمان لوط اسمعیل موسیٰ عیسیٰ محمد ہین جو چیز پیٹ سے نہین ہین پیدا ہوئی وہ آدم حوا
گوسفند جو فدیہ مین حضرت ابراہیم نے ذبح کیا عصائے موسیٰ شتر صالح خفاش جو حضرت
عیسیٰ نے بنایا و بحکم خدا اوڑ گیا پیغمبر جن کے نام دو تہے یوشیع بن نون جنکو ذوالکفل بہی کہتے
تہے یعقوب جو اسرائیل بہی کہلاتے تہے خضروت جو بالیا بہی کہلاتے تہے یونس جو ذوالنون
بہی کہلاتے تہے عیسیٰ جو مسیح بہی کہلاتے تہے محمد جو احمد بہی کہلاتے تہے پیٹ سے نہ پیدا ہونے
والون مین وہ سانپ بہی ہے جو ابلیس کو منہ مین لیکر داخل بہشت کیا و کوا جو قابیل کو دفن
ہابیل بتلایا و شیطان مردود کو بہی شامل کیا ہے نبی وحی خواب مین دیکھتے تہے فرشتہ کی آواز
سنتے تہے فرشتہ کو دیکھتے نہ تہے اور رسول وحی خواب مین دیکھتے تہے آواز فرشتہ کی سنتے تہے
فرشتہ کو دیکھتے بہی تہے امام فرشتہ کو نہین دیکھتے صرف آواز سنتے ہین ۔ پیغمبر چند قسم کے ہوتے
تہے بعضے وحی کی صدا مثل صدائے زنجیر سنکر سمجھتے تہے بعضے وحی خواب سے پاتے تہے بعضے
فرشتہ کو دیکھکر وحی پاتے تہے بعضونکے دل مین وحی گذرتی تہی یا آواز آتی تہی اور بعضے پیغمبر دوسرے پیغمبر
کے تابع ہوتے تہے جیسا کہ لوط پیرو حضرت ابراہیم کے تہے اور بعضے کسی گروہ کم یا زیادہ کے
پیغمبر ہوتے تہے مثل حضرت یونس ہود صالح جیسا کہ قرآن مین آیا ہے وَاَرْسَلْنَاہُ اِلٰی مِائَۃِ
اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ یعنے بہیجا ہم نے یونس کو سو ہزار پر یا زیادہ سو ہزار پر ۔ پہلے ابراہیم نبی تہے امام
نہ تہے قرآن مین ہے اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا بعد مین امام ہوئے ابراہیم نے کہا خدا وندا

میری اولاد امام ہوگی یعنی ومن ذریتی خدا نے فرمایا لاینال عہدی الظالمین خلافتؔ امامت ظالمون کو نہین پہونچتی مجلسیؒ فرماتے ہین کہ رسول معجزہ و کتاب لاتے تھے نبی دوسرے پیغمبر کے کتاب پر عمل کرتے تھے تین پیغمبر بادشاہ بھی تھے یوسفؑ داؤدؑ سلیمانؑ چار بادشاہ تمام دنیا کے بادشاہ ہوے دو مومن دو کافر دو مومن بادشاہ ایک ذوالقرنین دوسرے سلیمانؑ ہین دو کافر ایک نمرود بن کوس بن کنعان دوسرا بخت نصر تہا رسول خداؐ نے فرمایا کہ خداوند عالم نے ہر پیغمبر کو اوسکے قوم کی زبان پر مبعوث کیا اور مجھکو ہر سیاہ و سفید و سرخ بزبان عربی مبعوث کیا ہے امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ وحی لغت عربی مین نازل ہوتی تھی مگر پیغمبر کے کان مین بزبان قوم پہونچتی تھی اور ہمارے پیغمبر پر بزبان عربی گذری جبرئیلؑ نے رسول خدا سے کہا کہ وحی کو خدا دل اسرافیل مین ڈالتا ہے اسرافیل مجھہ سے بتلاتے ہین مین پیغمبر تک پہونچاتا ہون حق تعالی نے پانچ روح بنایا ہے روح الحیوٰۃ جس سے چلتے پھرتے تھے روح القلوب جس سے جہاد کرتے تھے روح الشہوۃ جس سے کہاتے پیتے تھے اور مقاربت عورات کرتے تھے روح الایمان جس سے ثابت ایمانی سے عدالت کرتے تھے روح القدس جس سے حامل پیغمبری ہوتے تھے روح القدس کو خواب غفلت کھیل کود غرور نہین ہوتا اور یہی سب کامون مین پیغمبر کا مددگار اور بعد پیغمبر اوسکے وصی و امام کے ساتھ رہتا ہے نوحؑ جو کچھہ دنیا مین ہے سب پر مبعوث ہوئے ہودؑ قوم عاد پر ہوئے صالحؑ قوم ثمود پر جو قریب چالیس گھر کنار دریا تھے اونپر مبعوث ہوئے شعیبؑ مداین مین جو قریب چالیس گھر نہ تھے اونپر مبعوث ہوئے ابراہیمؑ کوثار یا مین جو عراق کا دیہات ہے اول وہان مبعوث ہوئے پھر وہان سے ہجرت کر گئے اسحاقؑ بعد ابراہیمؑ نبی ہوئے یعقوب کی نبوت پہلے کنعان مین اوسکے بعد مصر مین نبی ہوئے اور مصر مین انتقال فرمایا لیکن بدن مبارک کنعان مین دفن ہوئی۔ یوسفؑ نے خواب مین دیکھا کہ آفتاب مہتاب و گیارہ ستارہ مجھے سجدہ کرتے ہین اور ابتدا نبوت حضرت یوسفؑ کی مصر ہے بعد یوسفؑ کے بارہ سبط ہوئے موسیؑ اور ہارونؑ مصر مین آئے بعد موسیؑ یوشعؑ بن نون ہوئے ابتداء پیغمبری یوشعؑ وہ جنگل ہے جہان بنی اسرائیل چالیس سال حیران رہے پھر عیسیٰؑ آئے نسبت عصمت انبیاء و اوصیاء و ائمہ کل علماء قائیل ہین سیوائے ابن بابویہ۔ و شیخ ابو محمد انکا قول ہے ممکن ہے کہ کوئی خبر جو متعلق رسالت نہ ہو اوسکو خدا مصلحتاً فراموش کرادے لیکن دوسرے علماؤن نے اسکو قبول نہین

کیا بلکہ کہتے ہین کہ معصوم مطلق ہین۔ خلافت حضرت سلیمانؑ تیرہ برس کی عمر مین ہوئی اور چالیس سال
بادشاہی کی ذوالقرنین بارہ برس کی عمر مین بادشاہ ہوا۔ مسجد سہلہ مین ادریسؑ نے خیاطی کی
اور اوسی جگہہ سے حضرت ابراہیمؑ جنگ عمالقہ کو گئے اور وہین سے داؤدؑ قتل جالوت کو گئے وہین
پر ایک سبز پتہر ہے اوس مین سب پیغمبرونکی صورت ہے اور اُسی پتہر کے نیچے سے سب
پیغمبرونکی طینت لی گئی ہے اور وہ جگہہ حضرت خضرؑ کے نزول کی ہے مسجد کوفہ مین ایک ہزار ستر
پیغمبر نے نماز پڑہی اور وہین ہی عصائے موسیٰؑ اور درخت کدو جو پرورش یونسؑ کے لئے
جما تہا اور انگوٹھی سلیمانؑ اور وہین سے جوش کی تنور نوحؑ نے اور وہین بنی کشتی نوحؑ کی
اور یہ جگہہ بہترین سے ہے۔ سب پیغمبرون نے بکری چرایا جس مین ہدایت امت مین
پریشان نہ ہون کوئی پیغمبر فاقہ مین کوئی پیغمبر پیاس مین کوئی درد و مرض مین مبتلا ہو کر
انتقال کیا کوئی پیغمبر بحالت فقر اپنی امت کو ہدایت کرتے تہے اور امت مخاطب ہوئی
بلکہ پیغمبر کو قتل کر ڈالا اور جسکی جسقدر عزت تہی وہ اوسیقدر بلا مین مبتلا رہے اخلاق پیغمبرون
سے ہے پاکیزہ رہنا خوشبو کی چیز استعمال کرنا بال بنوانا جماع زیادہ کرنا جو خوراک پیغمبران
و نیکوکاران ہے سرکہ و زیت طعام پیغمبران ہے مسجد خیف جو درمیان منیٰ ہے وہان پر
سات سو پیغمبرون نے نماز پڑہی ہے درمیان حجر اسود و مقام ابراہیمؑ قبر پیغمبرون سے بہری
ہے اور قبر آدمؑ اول حرم مین تہی پہر نجف اشرف مین منتقل ہوئی کوئی مسجد نہین ہے جہا پر
خون نبی یا امام یا وصی نہ ہو آدمؑ بہشت مین نوحؑ کشتی مین ابراہیمؑ آگ مین موسیٰ وقت ہونے
اژدہا ڈنڈہ کے وسیلہ انوار محمدؐ سے پناہ درگاہ خدا مین مانگی اس سے زیادہ کوئی گناہ نہین ہے
قتل پیغمبر یا امام کا کرنا خراب کرنا خانہ کعبہ کا زنا بحرام کرنا اسم اعظم تہتر حرف ہین پچیس
آدمؑ پچیس نوحؑ آٹھ ابراہیمؑ چار موسیٰؑ دو عیسیٰؑ کو ملے تہے اور رسولخدا کو بہتر حرف عطا ہوئے
دوسری روایت ہے کہ ابراہیمؑ نے چہ نوحؑ نے آٹھ حرف پایا نو ہزار تین سو تیرہ فرشتہ کشتی
مین ہمراہ نوحؑ تہے اور آگ مین ہمراہ ابراہیمؑ تہے اور دریا مین ہمراہ موسیٰؑ تہے اور جب عیسیٰؑ
آسمان پر گئے اوسوقت تہے اور یہ فرشتہ جسوقت حضرت صاحب العصرؑ رایت رسولخدا کہولینگے
اوسوقت بہی حاضر ہونگے اور دوسری روایت ہے کہ تیرہ ہزار تین سو تیرہ فرشتہ ہین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذکر آدم علیہ السلام و حوّا حیات القلوب سے

نام آدمؑ اسوجہ سے ہوا کہ ادیم عرض یعنے زمین سے پیدا ہوئے نام حوّا اسوجہ سے ہوا کہ ہڈی دندان حی یعنے زندہ سے پیدا ہوئین جز مٹی سے آدمؑ کی پیدایش نہین ہے بلکہ کل سے ہے اسوجہ سے طرح طرح کی شکل سے پیدایش اولاد آدمؑ کی ہے اور آدمؑ حوّا سے نہین پیدا ہوئے بلکہ آدم سے حوّا ہوئین اسوجہ سے قصاص مردؑ اور عورت کا برابر نہین ہے اور باطنی سے پیدا ہوئین ورنہ عورات بے پردہ رہتین اور بائین سے پیدا ہوئین ورنہ عورات و مردان میراث مین برابر ہوتے اور گواہی دو عورت کی برابر ایک مرد کے نہ ہوتی بلکہ ایک عورت کی گواہی برابر ایک مرد کے ہوتی عورت کو مراۃ اس وجہ سے کہتے ہین کہ مرد سے پیدا ہوئین نساء اسوجہ سے کہتے ہین کہ آدمؑ کا سوائے حوّا کے دوسرا کوئی مونس نہ تہا خدا نے جبرئیلؑ میکائیلؑ اسرافیلؑ کو باری باری واسطے لینے مٹی کے زمین پر بہیجا زمین نے کہا خدا سے پناہ مانگتی ہون تو یہ فرشتہ لوٹ گئے تب ملک الموت بہیجے گئے زمین نے اونسے بہی پناہ مانگی ملک الموت نے کہا مین بہی خدا سے پناہ مانگتا ہون کہ بلا مٹی لئے واپس نہ جاؤن پس کل زمین سے ایک مٹھی خاک لیگئے۔ جسد آدمؑ طیار ہوئی فرشتہ گذرتے تہے تو کہتے تہے کہ خدا نے واسطہ امر عظیم کے تجہے بنایا ہے شیطان گذرتا تہا تو لات مار کر بہاگتا اور کہتا واسطے امر بزرگ کے تجہے بنایا ہے امام زادہ عبدالعظیم نے امام محمد تقیؑ کو لکھا کہ کیا باعث ہے جو پاپخانہ پیشاب آدمی کا بدبو کرتا ہے جواب تحریر فرمایا کہ شیطان مردود جسد آدمؑ مین منہ کیطرف سے گہسکر پاپخانہ کیطرف سے نکل گیا اسوجہ سے بدبو کرتا ہے جمعہ کے دن جسد آدم بنائی گئی اور جب روح کو حکم ہوا کہ اندر قالب داخل ہو تو کراہت سے اندر گئے اسوجہ سے جان آدمی کی کراہت سے نکلتی ہے خدا نے آدم کو بلا مان باپ اور عیسیٰ کو بغیر باپ اسوجہ سے پیدا کیا کہ سب کو معلوم رہے خدا چاہے جس طرح سے پیدا کرسکتا ہے سب طرح پر قادر ہے ادہی بدن مین جب روح پہونچی تو اوسی وقت آدمؑ اوٹھنے لگے تو خدا نے فرمایا خلق الانسان عجولا یعنے پیدایش آدمی کی جلد باز ہے آدمؑ سے مومن جان سے جن شیطان

سے کافر پیدا ہوئے شیطان مین مادہ نہین ہین کل نر ہین اور انڈہ رکھتے ہین اوسی سے پیدائش ہے
اور قبل پیدائش آدمؑ کے جن و نسناس سات ہزار برس پہلے تھے اور اون مین فساد بہت بڑہے
خونریزی ہوئی تو خدا نے فرشتونکو دکہلایا فرشتہ دیکہکر غضبناک ہوئے اور کہا خداوندا یہ تیرے
نافرمان ہین خدا نے فرمایا مین زمین پر اپنا حجت پیدا کرونگا فرشتہ بولے خداوند جس طرح سے
اولاد جان مفسد ہین ایسا ہی پہر پیدا کریگا بلکہ ہم مین سے خلیفہ قرار دے خدا نے فرمایا جو ہم جانتے
ہین تم نہین جانتے ہین اوسے پیدا کرونگا جس سے پیغمبر و رسول و صالح و امام ہدایت یافتہ پیدا
ہونگے اور میرے مخلوق کو بھی ہدایت کرینگے اور نسناس کو زمین سے دور کرونگا اور انسان و
جنات کے درمیان پردہ ڈالونگا جسمین نقصان و رنج نہ پہونچاوین اور جو مخلوق میری نافرمانی
کریگی اوسکو داخل جہنم کرونگا فرشتون نے کہا خداوندا تو دانا ہے جو منظور ہو وہ کر پس خدا
نے فرشتون کو عرش سے پانچسو برس کی راہ دور کیا تو فرشتہ روے خدا نے اونپر رحم کیا اور اُنکے
واسطے بیت المعمور بنادیا اور اوسکے طواف کا حکم دیا بیت المعمور واسطہ توبہ اہل آسمان کے
ہے اور کعبہ واسطے توبہ اہل زمین کے ہے مخلوق آدمؑ مین سودا۔ صفرا۔ بلغم۔ خون مخلوط ہے سودا سے
محبت عورات و طول آرزو اور حرص ہے صفرا سے غصّہ بیوقوفی جلدی ہے بلغم سے محبت
کہانا پینا۔ نیکی۔ سلوک ہے خون سے محبت عورات و شہوت و مرتکب ہونا محرمات اور لذات کا ہے
جُدا جُدا روایت امام صادقؑ و امام محمد باقرؑ سے ہے کہ حضرت حوّا کو خدا نے مٹی پسماندہ آدم سے بنایا اور
آدم کے پیر کے بائین طرف بٹھا دیا آدمؑ سوتے تھے جاگے تو دیکھا کہ اونکی ہمشکل بیٹھی ہے خدا نے شہوت پیدا کیا
آدمؑ پر شہوت غالب ہوئی آدمؑ کو حکم خدا ہوا کہ ہم سے خواستگاری کرو آدمؑ نے خواستگاری حوّا کی کی اور
حوّا آدمؑ کے جگنے پر بحکم خدا کچھ دور ہٹ گئین آدمؑ کو حکم ہوا کہ حوّا کو جا کر بلا لاؤ یہی وجہ ہے کہ مرد عورت
کے لینے کو جاتے ہین ورنہ مردونکے پاس عورات خود آتین اور اس روایت پر علماے امامیہ
نے زیادہ زور دیا ہے آدمؑ کے ہڈی سے پیدا ہونے مین انکار کیا ہے فرشتون نے خلقت
آدمؑ مین اعتراض کیا تو عتاب خدا سے سات ہزار برس توبہ کیا یہی باعث ہے کہ اولاد آدمؑ
سات بار طواف خانہ کعبہ کرتے ہین۔ جب ابلیس نے سجدہ آدمؑ سے انکار کیا اور مردود کیا گیا
تو خدا سے مہلت مانگی حکم ہوا کہ روز معاد تک کے لئے مہلت دی گئی بولا تیرے بندون کو
گمراہ کرونگا حکم ہوا کہ جو تیری پیروی کریگا اوسے جہنم مین بھیجونگا اور تجھکو میرے خاص
بندونپر تسلط نہ ہوگا۔ اور خدا سے ابلیس نے مانگا کہ اولاد آدمؑ کے رگ و ریشہ مین سرایت کرون

حکم ہوا کہ مین نے تجھکو اونکے سینہ پر مسلط کیا مثل خون کے جا ہے جو وسوسہ کرے حضرت آدمؑ نے
کہا خداوندہ تو نے مسلط کیا شیطان کو میرے اولاد پر مجھے کیا دیتا ہے حکم ہوا کہ تیری اولاد قصد
حسنہ کرین تو ایک ثواب دون اور اگر حسنہ کرین تو دس ثواب دون اگر گناہ کرین تو سات ساعت
مہلت توبہ کی دون اور قبول کرون توبہ وقت جان کینی تک سجدہ جو آدمؑ کا فرشتون نے
کیا یہ وجہ تہی کہ آدمؑ نور پنجتنی کے حامل تہے پس وہ سجدہ تعظیم بوجہ عظمت نور ائمہ معصومین
علیہ السلام کے تہا یہودیون نے جناب امیرؑ سے پوچہا کہ آدمؑ کا سجدہ فرشتون نے کیا تمہارے
رسولؐ کو کیا فرمایا سجدہ آدمؑ کا نہ تہا بلکہ سجدہ حکم الہی ہمارے رسول کے فضیلت نور سے تہا
مگر تمثیل بہی خدا نے دیا ہے یعنے صلواۃ محمد اور آل محمدؐ پر قیامت تک کو دیا ہے ابلیس سانپ
کے مُنہ مین گہسکر آیا اور آدمؑ سے کہا کہ اس درخت کے میوہ کہانے سے تم منع نہین کئے گئے
ہو تم اسکو کہاؤ تاکہ ہمیشہ بہشت مین رہو آدمؑ نے کہا تو فریب دیتا ہے ہمارے پاس سے چلا جا
تب حواؑ کے پاس گیا حوا نے پہلے انکار کیا مگر مکرر اوسکے کہنے پر درخت ممنوعہ کیطرف متوجہ
ہوئین فرشتہ نگہبان نے چاہا کہ حوا کو اس سے منع کرین تو حکم خدا ہوا کہ ایسے کو منع کرتے ہو جو
بالکل بیعقل ہے اور اپنے فعل پر مختار ہے پس فرشتہ باز رہے حواؑ نے درخت سے میوہ توڑ کر کہایا
اور آدمؑ سے کہا کہ جو درخت ہمپر حرام تہا وہ حلال ہو گیا پس آدمؑ نے بہی کہایا قرآن مین ہے فازلہما
الشیطان منہا فاخرجہما مما کانا فیہ یعنے فریب دیا شیطان نے آدمؑ و حواؑ کو پس نکلے وہ دونون
بہشت سے وقلنا اہبطوا بعضکم لبعض عدو کہا خدا نے کہ اے آدمؑ و اے حواؑ اے سانپ اے
شیطان تم دشمن ہو ایک دوسرے کے یعنے آدمؑ و اولاد آدمؑ دشمن ہین سانپ اور شیطان کے
اور یہ دونون دشمن ہین آدمؑ و اولاد آدمؑ کے ولکم فی الارض مستقر یعنے مقام تملوگونکا زمین ہے
متاع الی حین یعنے تمہارے زندگی تک کے لئے فائدہ ہے فتلقی آدم من ربہ کلمات یعنے بتلایا
خدا نے آدمؑ کو چند کلمہ فتاب علیہ پس قبول کیا اوس کلمہ سے توبہ آدمؑ کو انہ ہو التواب الرحیم تحقیق
خدا توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے۔ سانپ سب جانورون مین خوبصورت تہا اور چار پیر تھے
جب شیطان کو منہ مین رکہکر بہشت مین لیگیا تو لباس اور پیر اوسکے گر گئے پہلے اونٹ کے
برابر بڑا تہا حضرت موسیٰؑ و آدمؑ سے ملاقات ہوئی موسیٰؑ نے کہا کہ آپ کیون خلاف حکم خدا
درخت ممنوعہ سے کہا کر ایسے ارام کی جگہہ ہملوگون سے چھوڑوا دیا آدمؑ نے کہا اے بیٹا اصلاح
کرو شیطان نے ہم سے قسم کہائی اور کہا کہ تم اس درخت کے میوہ کہانے سے اس وجہ سے

منع کی گئی ہو کہ بہشت سے نکال دی جاؤ گی اگر اس درخت کا میوہ کہاؤ گے تو ہم لوگ انکے ساتھ ہمیشہ بہشت مین رہو گے پس ہین نے اوسکے قسم پر اعتماد کی اور میوہ کہایا اے بڈہا کیا خدا نے میرے پیدائیش کے پہلے تمہارے کتاب مین لکھہ رکہا تہا کہ ہین بہشت سے نکالکر زمین بہیجا جاونگا موسٰی نے کہا کہ ہان لکہا تہا کہ ہین آدم کو پیدا کرونگا اور زمین پر بہیجونگا۔ آدمؑ و حوّا کا پیدا ہونا بہشت سے باہر آنا میوہ کہانا کل سات ساعت مین ہوا۔ اور یہ بحث کہ آدم کونسی بہشت مین تہے آیا بہشت دنیا تہی یا بہشت آسمانی اسکے نسبت بعض کا قول ہے کہ باغ دنیا سے تہی بعض کہتے ہین کہ بہشت آسمانی تہی۔ اور یہ کہ بہشت سے شرط ہے کہ باہر نہ نکلے آدمؑ کیون نکلے اسکے نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ بعد زندگی دنیا جو لوگ اعمال خیر کے بدلہ مین بہشت جاوینگے وہ بہشت سے باہر نہ نکلینگے آدم جزاے اعمال مین بہشت نہین گئے تہے اسوجہ سے نکلے ایسا ہی لکہا ہے کہ رسولخدا معراج مین بہشت کے اندر گئے اور نکلے اور فرشتہ ہمیشہ جاتے نکلتے رہتے ہین شیطان نے چار مرتبہ فریاد و نالہ کیا جس روز ملعون ہوا جس روز زمین پر آیا رسولخدا جس روز مبعوث برسالت ہوئے جس روز قرآن نازل ہوا اور یہ وہ آواز ہے جو وقت خوشی یا رنج کے شیطان اپنے ناک کیطرف سے نکالتا ہے وقت نماز عصر اسوجہ سے ہوا کہ آدمؑ اسوقت بہشت سے باہر گئے نماز شام اسوجہ سے ہوا کہ اس وقت توبہ آدمؑ کا قبول ہوا وقت کہانے میوہ سے وقت قبول توبہ تک تین سو برس کا عرصہ گذرا۔ پس تین رکعت نماز ایک اپنی خطا مین ایک خطائے حوّا مین ایک قبول توبہ مین پڑہا۔ وضو منہ بوجہ کرنے نظر میوہ کے ہوا۔ وضو ہاتہہ بوجہ توڑنے میوہ کے ہوا مسح سر اسوجہ سے ہوا کہ آدمؑ نے بعد کہانے میوہ کے افسوس سے سر پر ہاتھ مارا اور مسح پیر اسوجہ سے ہوا کہ آدمؑ پیر سے درخت کیطرف گئے میوہ تیس روز آدمؑ کے پیٹ مین رہا اسی سے تیس روز کا روزہ واجب ہوا اور رات کا کہانا خدا کے فضل سے ہے یہ بات کہ نبی و پیغمبر معصوم ہوتے ہین آدمؑ نے گناہ کیا تو آدمؑ نے گناہ نہین کیا بلکہ ترک اولی ہے اور چونکہ خداوند تعالی پیدائیش آدمؑ سے پہلے زمین پر بہیجنے کو کہہ چکا تہا یہ فعل عبث صادر ہو کر زمین پر آنیکا باعث ہوا اور قاعدہ ہے مثلاً جو لوگ بادشاہ کے زیادہ نزدیکی و مشیر فرمانبردار ہوتے ہین وہ تہوڑی دیر بہی اگر علحدہ ہوئے تو انکو زیادہ رنج ہوتا ہے اور چندروز کو بہی الگ ہوتے ہین تو ہزار دن عرض اپنے معافی گناہ کا بلا خطا کرتے ہین آدمؑ خدا کے نزدیک ترین سے تہے بہشت سے باہر آنیکا سخت رنج ہوا جس سے معافی چاہی ورنہ معصوم مطلق تہے اور اس معاملہ مین بحث و تفکر زیادہ نہ چاہی آدمؑ یعقوبؑ

یوسفؑ فاطمہؑ امام زین العابدینؑ بہت روے ایکسو بیس درخت بہشت سے آدمؑ لائے تھے اور بہت سا
تخم ہر قسم کا ایک جہولی مین لائے تھے حوّا پہول بہشت کے گیسو باندہے تہین جب غسل کے لئے بال
کہولا تو ہوا نے پہولون کی خوشبو متفرق کردیا اوسکے بسے ہوئے پہول دنیا مین ہین نام
کوہ صفا کا نام آدم اصطفےٰ سے ہوا نام کوہ مردہ اسوجہ سے ہوا کہ حوّا مرہ اوسپر اوترین جب آدمؑ و
حوّا زمین پر آئی تو جو درندہ پہلے سے زمین پر تہے اونکے پاس شیطان گیا اور کہا کہ اچہے مرغ
اے ہین چلو کہاؤ اور اونکو ہمراہ لیکر آگے آگے بہاگا اور جلدی جلدی کہتا تہا کہ چلو چلو اب
نزدیک ہے جلدی بات کرنے مین اوسکے مُنہ سے تہوک گر پڑا تو دو کُتا نر و مادہ خدا نے اوس کے
دو قطرہ تہوک سے بنا دیا نر آدمؑ کی نگہبانی مین مادہ حوّا کی نگہبانی مین تعنات ہوگئی اور بہونکنے
لگے درندہ رک گئے اسی سے درندہ دشمن کُتا کے و کُتا دشمن درندہ کے ہوگئے۔ اور جب
آدمؑ صفا سے نیچے اوترے تو حوّا کو نہ دیکہا پہر مردہ پر چڑہ گئی اور حوّا کو دیکہکر لوٹ آئی تین مرتبہ
چڑہکر آ گئی اور تین مرتبہ اوترا اے پہر آدمؑ و حوّا نے دعا کیا کہ خداوندا ہم دونون کو یکجگہ کر
خدا نے قبول کیا اور دونون کو یکجگہ کیا یہی وجہ ہے جو سات مرتبہ درمیان صفا و مردہ طواف جاری
ہے بنائے خانہ کعبہ چار پتہر سے ہوا صفا مردہ طور سینا جبل السلام کہ نجف اشرف ہے جبرئیل
ایک یاقوت بہشت سے لائے اور آدمؑ کے سر مین ملا بال سر کے سب جہڑ گئے حجر الاسود ایک پتہر
دودہ سے زیادہ سفید تہا جو بہشت سے آیا تہا اور اب بوجہ لگانے ہاتہ مشرکون کے سیاہ
ہوگیا ہے جب آدمؑ رمی جمعرات کو جاتے تہے شیطان راہ مین ملا پوچہا کہان جاتے ہو آدمؑ نے
باجازت جبرئیل سات پتہر ہر مرتبہ اللہ اکبر کہکر مارا اور دور کیا سب سے پہلے شیطان جب آدمؑ
نے میوہ کہایا تو خوش ہوکر گایا اور جب شیطان زمین پر اوترا تو حدی اپڑہا اور جب زمین پر آیا
تو رویا پہول بہشتی سے درخت بسے اور آہوے تاتار نے کہایا اوسکے خون سے نافہ خوشبودار
ہوا انگور و خرما بہشت سے میٹہے و خوشبودار لائے تہے شیطان نے حوّا کو دہوکہ دیکر جو سا تو
مٹہائی کم ہوگئی خوشبو نرہی یہ غلط اخبار ہے کہ حضرت آدمؑ و حوّا کی اولاد روزانہ ایک لڑکا ایک
لڑکی پیدا ہوتے تہے آج کا لڑکا کلہہ کی لڑکی آج کی لڑکی کلہہ کے لڑکے سے نکاح ہوتا تہا جس سے
اولاد بڑہی اور تمام خلقت انسان اوسی سے ہے امام معصوم فرماتے ہین کیا خدا مجبور تہا جو
بہن بہائی سے سلسلہ اولاد قائم کرتا کہ جن مین بڑے بڑے برگزیدہ اور پیغمبر ہین یہ سلسلہ اولاد
ہرگز نہین ہے بلکہ خدا نے بہشت سے دو حور بہیجین جن مین حور یہ نزلہ نام شیث کو نزلہ نام

یافث کو تزویج ہوئین شیثؑ کے چار لڑکے ہوئے یافث کی چار لڑکی ہوئین اونہین سے نکاح ہوکر
اولاد ٹہری ہابیل وصی ہوئے قابیل کو ناگوار ہوا بحکم خدا دونون قربانی لائے ہابیل موٹا بہیڑ و
قابیل گیہون کا کنڈ ولایا ہابیل کی قربانی قبول ہوئی قابیل کی قربانی قبول نہ ہوئی تب شیطان
نے قابیل سے کہا کہ ہابیل کی قربانی قبول ہوئی تیری قربانی نہین قبول ہوئی اسوجہ سے ہابیل
کی اولاد تیری اولاد پہ فخر کریگی ہابیل کو مارڈال پس ہابیل کو قابیل نے سوراخ پتہر مین دبا کر مارڈالا
وہی قابیل نیچے سر اوپر پاؤن پیاسا لٹکا ہے طاؤس یمانی نے امام محمد باقرؑ سے کہا کہ ثلث آدمی کب
مرے حضرت نے فرمایا غلط کہتا ہے چوتھائی آدمی کب مرے جس روز ہابیل کو قابیل نے
قتل کیا تو چار مین ایک مرا درخت پہلدار آدمؑ کے لگائے ہوئے ہین اور جتنین پہل نہین ہے
وہ حواؑ کے لگائے ہوئے ہین عمر آدمؑ نوسو ساٹھ برس کی ہوئی کہتے ہین کہ تیس یا ساٹھ برس
آدمؑ نے اپنی عمر سے داؤد کو بروزازل دیا تہا وہ مجرا ہوکر ملک الموت قبض روح کو آئے تو آدمؑ نے
کہا کہ ابھی اسقدر ہماری عمر باقی ہے ملک الموت نے کہا جو عمر اپنے داؤد کو دی آدمؑ نے کہا
مجھے یاد نہین ہے تب وہ نوشتہ پیش ہوا جو بحکم خداوند کریم جبرئیل و میکائیل نے لکھہ رکھا
تہا اور اسوجہ سے حکم ہے کہ اگر کسی کو قرض دیا جاوے تو لکھہ لیا جاوے بعد انتقال آدمؑ جبرئیل
معہ ستر ہزار فرشتون کے آئے اور غسل کفن دفن جملہ امور شیثؑ کو بتلایا اور شیثؑ کو
پیشنماز کر کے نماز جنازہ پڑہا شیثؑ کا نام ہبت اللہ بھی تہا بعد آدمؑ شیثؑ وصی ہوئے پھر
متوشلخ پھر لامک پھر نوحؑ ہوئے دفن آدمؑ پہلے مقام مکہ ہے پھر نوحؑ جسد آدمؑ کو کشتی مین
لیجا کر نجف اشرف مین دفن کیا جہان زیارت حضرت آدمؑ و نوحؑ پہلو سے جناب امیرؑ مین
پڑہی جاتی ہے حضرت آدمؑ حضرت عیسیٰؑ سے چار ہزار برس پہلے پیدا ہوئے اور سنہ ۱۹۲۶ء تک خلقت آدمؑ
پانچ ہزار نوسو نہتر برس کی ہوئی۔

حالات ادریسؑ حیات القلوب سے

جب ادریسؑ پیغمبر ہوئے تو غور و فکر کیا کہ کوئی خدا ہے اوسکی عبادت کرنا چاہئے اور لوگونکو مخاطب
کیا ایک کے بعد ایک کو یہانتک کہ ہزار آدمی ہوئے پھر ہزار سے سات سو سات سو سے ستر ستر سے
سات نفر منتخب کر کے اول زمین کے طرف توجہ کر کے دعا کیا کچھہ نہ ہوا تب آسمان کے طرف
ہاتھہ اٹھا کر دعا کیا خدا نے وحی بہیجا اور پیغمبر کیا اوسی زمانہ مین ایک مومن کا باغ بہت اچھا تہا

بادشاہ کافر تہا وہ اپنے کو خدا کہلواتا تہا اوس باغ کو دیکہکر خوش ہوا مومن سے مانگا اوس نے ندیا تو رنجیدہ
ہوا اور اپنی عورت سے جو ہمیشہ اوسکے کامون مین مشیر تہی اوس سے کہا اوس ملعونہ نے اپنے قوم ازارقہ
سے گواہی دلوائی کہ یہ شخص دین بادشاہ سے منحرف ہے اسی بہانہ سے مومن کو قتل کرادیا۔ اسپر خداوند
کریم نے ادریسؑ کو وحی بہیجا کہ جاؤ بادشاہ سے کہو کہ اوس نے ہمارے بندہ کو قتل کیا اوسکی باغ لے
لی اوسکے یتیم بچے بہوکہون مرتے ہین اوسکو اور اوسکے ملک کو خراب کرونگا اور عورت کو کتے کہا وینگے
ادریسؑ نے بادشاہ سے جاکر کہا تو جواب دیا کہ یہان سے چلا جا ورنہ قتل کیا جاویگا اور عورت کو بلاکر حال
کہا اوس نے چالیس آدمی قوم ازارقہ کو واسطہ قتل ادریسؑ کے تعنات کیا ادریسؑ اپنے چند اصحاب
کو جن سے محبت تہی جمع کرکے یہ حال ظاہر کیا اور متفرق کردیا ازارقہ نے ادریسؑ کو نپایا تو واپس
گئے ادریسؑ نے دعا کیا کہ خداوندا جب تک مین دعا نہ کرون پانی نہ برسے خدا نے منظور کیا ادریسؑ
بیس نفر جو اونکے طریق پر تہے اونہین سب کو اس دعا سے مطلع کرکے پہاڑون مین شہرون مین
متفرق کردیا یہ بات تمام پہیل گئی کہ ادریسؑ نے پانی نہ برسنے کی دعا کی ہے اور خود ادریسؑ ایک
پہاڑ مین جا بیٹہے ایک فرشتہ بحکم خدا روزانہ کہانا پہونچاتا تہا اور خدا نے بادشاہ کو مار ڈالا شہر اوسکا
خراب کرڈالا عورت کو کتون نے کہایا اور دوسرا ظالم اوس شہر مین بادشاہ ہوا بیس برس پانی نہ برسا اہل شہر
دور دور ملکون سے غلہ لاتے تہے اور بہت پریشان تہے کل شہر کے لوگ ملکر خدا سے روئے اور عاجزی
کرکے دعا کیا خدا نے ادریسؑ سے کہا کہ میرے بندے اب بہت تکلیف مین ہین تم دعا کرو تاکہ پانی برسے
ادریسؑ نے انکار کیا تب فرشتہ جو ادریسؑ کو کہانا لاتا تہا بحکم خدا بند کردیا گیا جب تین روز کہانا
ادریسؑ کو نہ ملا حالت ادریسؑ کی ابتر ہوگئی خدا سے کہا کہ مین بہوکہا ہون حکم خدا ہوا کہ تین دن مین بہناب
ہوگئے بیس برس سے سب مرتے ہین اور دعا نہین کرتے آبادی مین جاؤ اور رزق کی تلاش کرو ادریسؑ
غار سے نکلے اور بستی کیطرف گئے دیکہا ایک مکان مین دہوان ہورہا ہے اندر گئے ایک بڑہیا دو روٹی
پکائے تہی ادریسؑ نے کہا بہوکہا ہون ایک روٹی مجہے دے بڑہیا بولی بددعائے ادریسؑ سے ہماری
حالت خراب ہے زیادتی ہمارے شہر مین نہین ہے دوسرے شہر مین جاکر مانگ ادریسؑ نے کہا جان
جاتی ہے طاقت نہین ہے دو روٹی مین سے ایک تو کہالے ایک مین آدہی اپنے بچہ کو دے جو کم سن ہے
اور آدہی روٹی مجہے دیدے دونون کی جان بچے بڑہیا نے ایک روٹی خود کہایا ایک مین آدہی ادریسؑ کو
دیا آدہی اپنے لڑکے کو دیا لڑکا آدہی روٹی دیکہکر گہبرایا اور مرگیا بڑہیا نے کہا اے مرد خدا تیری وجہ
سے میرا لڑکا مرگیا ادریسؑ نے کہا رنج نہ کر بحکم خدا لڑکے کو زندہ کرودنگا اور دونون ہاتھ پکڑ کہا اے
روح مین ادریسؑ پیغمبر خدا ہون بحکم خدا بچے کے بدن مین لوٹ آ لڑکا زندہ ہوگیا بڑہیا بولی مین گواہی

دیتی ہون کہ تو ادریسؑ پیغمبر خدا ہے اور گھر سے باہر نکلکر شور کیا کہ لوگو دوڑو ادریسؑ پیغمبر خدا آگئے ادریسؑ وہان سے اوٹھکر بادشاہ اول کے ڈیہہ مین جا بیٹھے جو کچھ بلند تھی لوگ چارون طرف سے جمع ہوکر کہا کہ اے ادریسؑ ہمارے اوپر رحم کر اور خدا سے سوال کر پانی برسے ادریسؑ نے کہا جب تک بادشاہ ننگے پیر ننگے سر معہ تمام شہر کے لوگون کے ہمارے پاس نہ آویگا مین دعا نہ کرونگا بادشاہ کو خبر ہوئی چالیس آدمی بہیجا کہ ادریسؑ کو جاکر پکڑ لاوین ادریسؑ نے بد دعا کیا وہ سب مرگئے بادشاہ کو خبر ہوئی غصہ مین آکر پانچسو آدمی واسطے گرفتاری کے بہیجا ادریسؑ نے اون سے کہا جو پہلے آئے تہے اونکو دیکہو ایسا ہی تمکو بھی کرونگا وہ ڈر گئے اور واپس جاکر بادشاہ کو معہ شہر کے لوگونکو ننگے پیر ننگے سر لائے اور عاجزی سے کہا کہ اے ادریسؑ دعا کرو پانی برسے ہملوگ بہوکہون مرتے ہین تب ادریسؑ نے دعا کیا اوسوقت پانی برسا قریب تہا کہ بوڑا اجائے لوگ دوڑکر اپنے گہر گہسے۔ یہ بات کہ ادریسؑ نے حکم خدا سے انکار کیا تو انکار نہین تہا بلکہ حکم خدا قطعی نہ تہا اختیاری ادریسؑ تہا اور ادریسؑ کا دیر کرنا اس غرض سے تہا کہ لوگونپر حقیقت خدا و پیغمبری ادریسؑ کی کامل یقین ہوجاوے ایک فرشتہ ادریسؑ کے پاس آیا ادریسؑ نے کہا مجھے آسمان کی سیر و ملک الموت سے ملاقات کرادے اوس نے اپنے پر پر چڑہا لیا اور لے گیا درمیان مین چوتھے اور پانچوین آسمان کے ملک الموت ملے ادریسؑ نے سلام کیا بعد سلام ملک الموت رو ترش ہوئے فرشتہ نے پوچہا رو ترش کیون ہوئے جوابدیا کہ مجھے حکم خدا ہوا کہ ادریسؑ کی روح اس جگہہ قبض کرون متردد ہوا تہا کہ یہان ادریسؑ کہان ہین بس اب خدا نے ادریسؑ کو یہان پہونچا دیا ادریسؑ بولے اچھا قبض کرو وہین روح قبض ہوئی بعد ادریسؑ بعد متوشلخ لامک بعد لامک نوح پیغمبر ہوئے۔

ذکر نوح علیہ السلام حیات القلوب سے

نوح کا نام سکن اور بعضے عبد الغفار بعضے عبد الملک بعضے عبد الاعلیٰ کہتے ہین اور ممکن ہے کہ ان کل نامون سے پکارے گئے ہون اور نام نوحؑ بوجہ کثرت نوحہ کے ہوا نوح پچیس سو برس زندہ رہے اوس مین آٹھ سو برس مبعوثی رسالت سے آگے ساڑہے نوسو برس رسالت و پیغمبری مین دو سو برس کشتی کے بنانے مین ساڑہے پانچسو برس بعد نجات کشتی آبادی شہر و قیام اولاد مین رہے جب یہ مدت گذر گئی تو ملک الموت اے اور کہا السلام علیک یا نوحؑ نوحؑ نے جواب سلام دیا اور پوچہا کہان آئے ہو کہا آپکی روح قبض کرنے کو آیا ہون کہا دہوپ سے سایہ مین چلنے کی مہلت دیجیئے ملک الموت نے کہا اچھا چلئے سایہ مین گئے تو کہا پچیس سو برس کا زمانہ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ دہوپ سے سایہ مین آیا اب روح قبض کرو بس روح قبض کی گئی کشتی مین نوحؑ سوتے تہے ہوا سے بدن کہل گیا سام پسر نوحؑ بند کرتے تہے حام و یافث پسران نوحؑ کہولدیتے تہے اور ہنستے تہے نوحؑ جگے اور

پوچھا تو سام نے سبب بتلایا نوح ؑ نے دعا کیا خداوندہ اولاد حام سیاہ و غلام اولاد سام ہون یا جوج ماجوج اولاد یافث ہون اور جملہ سفیدرو اولاد سام ہین شیطان آیا اور کہا بخیل حریص حاسد ظالم جابر جلد باز کو خوب بہکاتا ہون اور اگر یہ سب بات کسی ایک مین ہو تو شیطان متمرد کہتا ہون اے نوح ؑ تمہارا احسان ہمپر یہ ہے کہ بہت لوگ ہلاک ہوگئے مجھے فرصت ملی کشتی نوح ؑ ایک ہزار دوسو گز لمبی آٹھہ گز چوڑی اسّی گز اونچی تھی اور ہر جنس حیوان سے ایک ایک جوڑا داخل کشتی ہوے اسّی آدمی جو ایمان لائے وہ ساتھہ تھے پانی مسجد کوفہ سے جسکا نام غار تنور ہے وہان سے نکلا نوح ؑ نے مٹی سے بند کردیا جب کل آدمی۔ جانور۔ سوار کرلیا اور مٹی اوٹھا لیا تو پانی زمین سے اوبلا آسمان سے بھی پانی گرنے لگا طوفان آگیا عورت نوح ؑ کی ڈوبگئی ۲۴ پناہ خدا کے دوسرا پناہ نہین ہے لڑکا نہ آیا ڈوبگیا نوح ؑ نے کہا خداوندہ یہ میری اولاد ہے حکم خدا ہوا کہ نہین تیری اولاد مین نہین ہے کیونکہ نافرمان ہے نوح ؑ نے کہا خدایا مجھے معاف کر کشتی خانہ کعبہ مین گئی اور طواف کی کعبہ ڈوبنے سے بچا تہا اسی سے بیت العتیق کہلاتا ہے کشتی کوہ جودی جو ٹیلہ نجف اشرف مین ہے وہان پر ٹھہرے اور بعضے کہتے ہین کہ جودی متصل موصل ہے۔ بحکم خدا زمین نے اپنا پانی کھینچ لیا اور پانی جو آسمان سے برسا تہا وہ سمندر ہے نوح ؑ کو حکم ہوا کہ خرما لگاؤ جب وہ پہلیگا تب عذاب نازل ہوگا ہوگا غرضکہ بقولے سات بقولے دس مرتبہ ایسا ہی ہوتا رہا اور ہر مرتبہ کچھہ لوگ ایمان پر رہجاتے تھے کچھہ لوگ گمراہ ہوجاتے آخر جب قریب ستر آدمی خالص مومن رہ گئے تو طوفان آیا ستر آدمی بچے باقی سب ڈوب گئے اور لڑکا خاص نوح ؑ کا حلال زادہ تہا البتہ عمل غیر صالح تہا شیطان نے کہا کہ وقت غصہ مجھے یاد کرو اور وقت انصاف مجھے یاد کرو اور جب مرد اور عورت غیر ایک جگہہ بیٹھین اوسوقت بھی یاد کرو کیونکہ ان وقتون مین زیادہ بہکاتا ہون جوہا کشتی مین بہت ہوئے تو بحکم خدا چیتا نے چھینکا دو بلی نر و مادہ پیدا ہوئے اور میلا زیادہ ہوا تو بحکم خدا ہاتھی نے چھینکا تو دو نر و مادہ سور پیدا ہوئے بحکم خدا نوح ؑ دعوت اسلام کرتے تھے لوگ متنفر تھے نوح ؑ نے نعرہ لا الہ الا اللہ کا کہا تو تمام لوگ کانپ گئے پس عمورہ لڑکی حمران پسر ادریس ؑ ایمان لائی اونکا باپ اونہین قید کردیا سال بھر بلا آب و دانہ بند رکہا بعد سال جب باہر نکالا تو صورت پہلے سے اچھی تھی اونکے باپ نے پوچھا تو کہا مین خدائے نوح ؑ پر ایمان لائی ہون اور نوح ؑ معجزہ سے مجھے کھانا پانی پہونچاتے تھے پس نوح ؑ نے اپنے نکاح مین لیا اور سام اون سے پیدا ہوئے اور مان بیٹے کشتی مین ساتھہ تھے اور ایک عورت رالجا نام قوم کافرہ تھی وہ ڈوبگئی۔

ذکر ہود علیہ السلام حیات القلوب سے

ہود ؑ پسر عبد اللہ پسر عادرماج پسر جلوس پسر عوض پسر ارم پسر سام پسر نوح ؑ ہین انکی امت قوم عاد کے نام سے مشہور تھی ان کے قوم مین نافرمانی بہت ہوئی ہرچند ہود نے ہدایت کی مگر ادنہین

اثر نہ کرتی تھی بلکہ ایکمرتبہ ہودؑ کا گلا ایسا دبایا کہ تمام دنرات ہودؑ بیہوش رہے جب ہوش آیا تو دعوت اسلام کیا
اور کہا کہ مثل قوم نوحؑ طوفان مین پڑوگے وہ کہتے تھے کہ خدایان قوم نوحؑ کمزور تھی ہمارے خدا زبردست
ہین خدا نے جنگل کے بالو کو جمع کرکے ٹیلہ کردیا ہودؑ نے کہا اے قوم یہی بالو تمہارے لئے عذاب ہوگا
تب وہ لوگ بالو اوٹھا کر پھیکنے لگے مگر اور زیادہ ہوتا تھا تب ہودؑ نے بحکم خدا آواز دیا کہ قحط پڑیگا یہ آواز
سنکر جانور اور چڑیا نے جمع ہوکر کہا اے ہودؑ دوسرے کے گناہ مین ہملوگ کیون عذاب مین گرفتار کئے
جاتے ہین ہودؑ نے کہا خداوند ا انکے لئے کیا حکم ہے حکم خدا ہوا کہ مین دوسرے کے گناہ مین بیگناہ کو ہلاک
نہین کرتا سات برس قحط پڑا ہودؑ خود بھی سکتے کرتے تھے اور پانی کھینچتے تھے ایک گروہ مکان ہودؑ مین
آئے عورت ہودؑ جو ایک انکھہ کی تھی اور بڈہی تھی وہ ملی اوس سے پوچھا ہودؑ کہان ہے اوس نے کہا
کیون پوچھتے ہو بولے ہمارے ملک مین قحط ہے پانی برسنے کی دعا کرائینگے بڑہیا بولی ہودؑ تو خود محتاج
ہے وہ لوگ ہودؑ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ ہمارے ملک مین قحط ہے اے پیغمبر خدا دعا کیجئے پانی برسے
ہودؑ نے دعا کیا اور کہا جاؤ تمہارے یہان پانی برسا اُس گروہ نے عرض کیا یا حضرت وہ بڑہیا عورت کون
ہے آپکو ایسا کہتی تھی ہودؑ نے کہا میری عورت ہے مین دعا اوسکی زیادتی زندگی کو کرتا ہون خدا اپنے
بندونکو آزار اونکے نزدیکون سے دلواتا ہے یہ میری عورت ہر وقت کی نزدیکی ہے اور دشمن ہے پس
بوجہ نافرمانی قوم کے خدا نے عذاب ہوا کا بھیجا جو سات دن اور رات رہی اور سب کو ہلاک کر ڈالا
زمین انطاکیہ مین بحکم معتصم کنوان کھودا گیا تین سو قدم گہرے تک پانی نہ نکلا تو بند کردیا گیا زمانہ متوکل مین
پھر کھودا گیا بہت گہرائی پر ایک پتھر نکلا پتھر پر پھاوڑا اچلا تو ایک ہوا نکلی سبکو ہلاک کردیا یہ خبر متوکل کو پہونچی
تو حیران ہوا اور امام علی نقیؑ کو لکھا حضرت نے فرمایا یہ شہر احقاف ہے جہان قوم عاد تھی دوسرے
روایت مین یہ ہے کہ منصور دوانقی نے حکم دیا کہ مقام قصر عبادی مین کنوان کھودا جاوے کنوان
کھودا گیا ختم نہین ہوا منصور مر گیا جب مہدی خلیفہ ہوا اوس نے پھر کام جاری کیا جب بہت گہرائی
پر پہونچا تو آواز مہیب معلوم ہوئی دو آدمی کو محمل مین بٹھا کر نیچے اوتارا وہ آدمی وہان گئے اور واپس
آکر ظاہر کیا کہ عورت مرد یہ تن سب پتھر ہوگئے ہین اور کپڑہ جو بدن پر ہے چھونے سے مٹی ہوجاتا ہے
یہ خبر مہدی کو ہوئی اوس نے لوگون سے دریافت کیا تو کسی نے جواب نہ دیا آخر امام موسی کاظمؑ سے
دریافت کیا آپ نے فرمایا وہ قوم عاد ہین جسے اصحاب احقاف کہتے ہین قبر ہودؑ نزدیک حجر الاسود بعض
حضرموت مین کہتے ہین مگر فرمایا جناب امیر نے حضرت امام حسنؑ سے کہ دفن کردو مجھے نزدیک میرے
بھائی ہودؑ و صالحؑ کے نجف اشرف مین ممکن ہے کہ پہلے نزدیک حجر الاسود دفن ہوئے ہون بعد کو مثل جسد
آدم منتقل ہوئے ہون نجف مین اور جب عذاب قوم عاد پر آیا تو ہودؑ مع اپنے خواص مومن کے ایک
مکان مین آرام سے بیٹھے تھے اونکو کوئی تکلیف نہ تھی ۔ محررہ نجف اشرف مین میدان وادی السلام مین

روضہ ہود ہے۔

ذکر شداد حیات القلوب سے

عبداللہ بن کلابہ کا اونٹ گم ہوگیا وہ اوسکی تلاش مین گیا ایک جنگل مین پہونچا دیکھا ایک شہر پناہ ہے اوسکے دروازہ مین خوشبودار لکڑی کا پہاٹک لگا ہے اندر گیا تو دیکھا کہ مکان سونا چاندی زمرد زبرجد قسم قسم کے جواہرات سے مثل نمونہ بہشت بنا ہے کہڑکی بنی ہین نہر جاری ہے طرح طرح کے میوے لگے ہین مگر آدمی کوئی نہین ہے جب کسی کو نہ دیکھا تو کچھ مروارید کچھ مشک وزعفران جو بوجہ گذرنے بہت زمانہ کے رنگ مین تبدیل ہوگئے تھے لیکر چلا آیا اور اپنے یہان پہونچکر ذکر کیا معویہ کو اطلاع ہوئی اوس نے بلاکر پوچھا تو اوس نے سب حال بیان کیا تب معویہ نے کعب الاخبار سے تصدیق کیا اوس نے کہا ہان قرآن مین خدا نے لکھا ہے ذات العماد اور یہ قصہ یہ ہے کہ شدید اور شداد دو بہائی تھے اور بادشاہ تھے شدید مرگیا شداد رہ گیا اوسکو کتابون سے حال بہشت کا معلوم ہوا تو تمام روے زمین کے بادشاہون کو لکھا کہ جو جو قسم جواہرات سے یا سونا چاندی سے ہو سب بہیجدین اور بہت سے کاریگر بلوایا اسنے بہیجدیا تو تین سو برس مین یہ شہر مثل صفات بہشت کے طیار رہوا جب خبر ہوئی تو حکم دیا کہ اسکے حصار کے باہر ہزار محل معہ دوسرے سامان کے بنوایا جاوے واسطے قیام وزیر سردار کے وہ بہی طیار ہوا تب گہر سے معہ اراکین روانہ ہوا ایکروز کا راہ باقی تہا کہ معہ ہمراہیان مرگیا تیرے زمانہ مین عبداللہ نامی اوس شہر مین داخل ہوگا اور اوس کا حلیہ یہ ہوگا معویہ نے عبداللہ مذکور کو بلاکر دکہلایا تو کہا ہان یہ ہی ہے۔

ذکر صالح علیہ السلام حیات القلوب سے

بعضے صالح پسر ثمود عاثر پسر ارم پسر سام پسر نوح کہتے ہین بعضے پسر عبید پسر اصعت پسر ماسخ پسر عبید پسر حادر پسر ثمود پسر عاثر پسر ارم پسر سام پسر نوح کہتے ہین قبل آنے عذاب کے کئی پیغمبر ہوئے مگر قوم نے سب کی تکذیب کی جب صالح آئے تو ان سے بہی کہا کہ ہم تمہارے ایک کی کیون پیروی کرین تم مین کوئی فضیلت نہین ہے جس پتہر کو ہم لوگ پوجتے ہین اگر اوس سے اونٹ دس ماہ کی حاملہ نکلکر بچہ دیوے تو ہم لوگ یقین کرین کہ تو پیغمبر ہے صالح ع نے دعا کیا۔ بحکم خدا اونٹ دس ماہ کی حاملہ نکلکر بچہ دیا بحکم خدا صالح ع نے قوم سے کہا کہ ایکروز کل پانی اونٹ اور اوسکے بچہ کو دو اور اوس روز بقدر ضرورت تالاؤن کا اونٹ دودھ دے اور ایکروز سب پانی تملوگون کو ملیگا۔ اور اس اونٹ اور بچہ کو کوئی تکلیف نہ دیجاوے کچھ روز سب نے تعمیل حکم کی کی مگر بعد تہوڑے دن کے سب گمراہ ہوگئے اور

کہا کہ ہم اونٹ کو پانی نہ دینگے اور صلاح کیا کہ کون ہے جو اونٹ کو قتل کرے اور ہم سے مزدوری لے پس ایک مرد سُرخ بال کنجی آنکھہ ولدالزنا قدار نام اکر اونٹ کے قتل پر اقرار کیا اور جب اونٹ پانی پیکر واپس ہوئے تو اوسے قتل کیا بچہ بھاگ کر پہاڑ پر گیا اور تین مرتبہ آسمان کیطرف دیکھا اور قوم صالحؑ سب ملکر گوشت اونٹ بانٹ لیگئے صالحؑ نے کہا تملوگوں نے بیجا کیا۔ حکم خدا ہوا کہ اس قوم پر عذاب اویگا پہلے روز مُنہ زرد ہوگا دوسرے روز مُنہ سُرخ ہوگا تیسرے روز مُنہ سیاہ ہوگا پھر عذاب اکر جلا دیگا صالحؑ نے سب کو اطلاع کیا اور یہ کل علامتین ہوئین مگر ایمان نہ لائے کہا اگرچہ ہلاک ہونگے مگر بت پرستی نہ چھوڑینگے غرضکہ اوسی رات جبرئیلؑ آئے اور ایک آواز ماریکہ جگر پھٹ گیا اور مرگئے کفن وحنوط پہلے ہی کر لیا تھا کہ مرجاوینگے۔ دوسری روایت یہ ہے کہ باوجود بہت تاکید کے ایمان نہ لائے بالآخر سب مین سے ستر آدمی جنکر ہمراہ صالحؑ پہاڑ پر گئے اور اونٹ دس ماہ کی حاملہ ایک میل کی چوڑی معجزہ طلب کیا وہ بحکم خدا منظور ہوکر نکلی جب بھی صرف پانچ نفر نے تصدیق کیا باقی نے کہا جادو ہے پس صالحؑ غایب ہوگئے اونکے قوم مین تین فرقہ ہوگئے ایک فرقہ کہتا تھا کہ مرگئے اب زندہ نہیں ہین دوسرا فرقہ شک کرتا تھا تیسرا فرقہ کہتا تھا کہ زندہ ہین اور واپس اوینگے پس جب واپس آئے تو پہلے فرقہ والون نے گالی دیکر ہٹا دیا دوسرے فرقہ والون نے بات نہ کیا تیسرے فرقہ والون نے تصدیق ویقین کرکے پیروی کی نام تہر کا جس سے اونٹ نکلے حجر یا وادی تہا۔

ذکر اصحاب رس حیات القلوب سے

اصحاب رس جنگلی ہین حضرت ہودؑ نے کئی مرتبہ اپنا رسول بہیجا مگر قتل ہوگئے آخر مین ایک رسول بہیجا اوسکے ساتھ ایک ولی کو بہیجا رسول مارا گیا ولی اپنے حجت سے بچ گیا اوس قوم نے کہا میرا خدا دریا مین ہے اور ہرسال عید کرتے تھے بروز عید ایک مچھلی دریا سے باہر آتی تھی تو اوسکو سجدہ کرتے تھے ولی نے کہا اگر یہ مچھلی ہمارے حکم کی تعمیل کرے تو تملوگ ایمان لاؤگے سب نے کہا ہان پس جب مچھلی چار مچھلونپر سوار دریا سے باہر نکلی تو سب نے سجدہ کیا ولی نے کہا اے مچھلی بحکم خدا ہمارے حکم کی تعمیل کر ہمارے پاس آ مچھلی چار مچھلونپر سوار تھی اونپر سے اوتری ولی نے کہا جسطرح پر مچھلونپر سوار تھی اوسیطرح سوار رہ اور میرے پاس آ تاکہ سب کو معلوم ہو کہ میرے حکم مین ہے پس اوسیطرح مچھلونپر سوار آئی مگر اوسپر بھی ایمان نہ لائے خدا نے ایک ہوا بہیجا سب کو دریا مین ڈالدیا=

ذکر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام حیات القلوب سے

نام خلیل اللہ اسوجہ سے ہوا کہ اگر کسی نے کچھہ مانگا تو انکار نہین کیا اور سواے خدا کے دوسرے سے سوال نہین کیا امام علی نقیؑ سے روایت ہے کہ صلواۃ رسولخدا پر واہلبیت رسولخدا پر بہت بہیجا اسوجہ سے ہوا بعضے کہتے ہین بوجہ کہلانے

کہانا مسافرون کے ہوا بعضے کہتے ہین بوجہ عبادت رانکے ہوا بعضے کہتے ہین کہ ابراہیم جب گہر سے باہر جاتے تہے تو کنجی مکان
کی اپنے پاس رکہتے تہے ایکروز آئے تو دیکہا کہ اندر مکان ایک جوان سفید لباس پہنے کہڑا ہے پوچہا تمکو کس نے
اندر مکان جانے دیا وہ فرشتہ تہا بولا پروردگار مکان نے ابراہیمؑ بولے وہ برحق ہے تم کون ہو اوس نے کہا
مین فرشتہ ہون ابراہیم نے کہا میری روح قبض کرنے کو آئے ہو فرشتہ نے کہا نہین بلکہ خدا نے ایک بندہ کو
خلیل کا خطاب دیا ہے اوسکو بشارت دینے آیا ہون ابراہیم نے کہا وہ کون ہے بتلاؤ اوسکے خدمت مین ہم بہی
رہین اوس نے کہا آپہی تو ہین۔ اور جب جبرئیل معہ چار فرشتون کے واسطے عذاب قوم لوطؑ کے آئے اور ابراہیمؑ
نے بچہیڑہ بہونکر گوشت حاضر کیا تو جبرئیل نے پوچہا اسکی قیمت کیا ہے ابراہیمؑ نے کہا قبل کہانیکے کہنا بسم اللہ
کا اور بعد کہانے کے کہنا الحمد للہ کا جبرئیل نے فرشتون کے طرف مخاطب ہوکر کہا زیبا ہے جو خدا نے آپکو خلیل کا
خطاب دیا ہے اور جبرئیل نے حضرت ابراہیم کو بشارت پیدائش حضرت اسحاقؑ کی دی حضرت سارہ ہنسین
کہ اس عمر ضعیف مرو عورت مین لڑکا کیسے ہوگا جبرئیلؑ نے کہا حکم خدا سے اور جب ابراہیمؑ کو لوگون نے آگ مین
ڈالا تو جبرئیلؑ نے ہوا پر ملاقات کی اور پوچہا اے ابراہیم کیا حاجت ہے جواب دیا جو کچہ ہے خدا سے ہے تم
سے کچہ نہین ہے ابراہیم کا ایک دوست مصر مین تہا اوس کے پاس اس غرض سے گئے کہ کچہ کہانے کو
قرض لاوین وہ نہین ملا تو واپسی مین راہ سے بالو باندہ لیا اور مکان پر ڈالکر باہر چلے گئے سارہ سے بوجہ شرم
کچہ نہ کہا حضرت سارہ نے اوٹہکر کہولا تو اوسمین آٹا بہرہ تہا نکالکر روٹی پکائی جب ابراہیمؑ آئے تو حضرت
سارہ نے روٹی دی ابراہیم نے پوچہا کہ آٹا کہان سے آیا حضرت سارہ نے کہا جو آٹا آپ خلیل مصری کے یہان سے
لائے تہے وہی ہے ابراہیم نے کہا جس نے آٹا دیا وہ میرا خلیل ہے مصری نہین ہے سب سے پہلے بال سفید
ابراہیم کے نکلا صبح کو دیکہا کہ بال سفید ڈاڑہی مین ہے کہا خداوندا یہ کیا ہے وحی ہوئی کہ عزت ہے کہا خداوند زیادہ
کر عزت یہ بہی لکہا ہے کہ پہلے بال سفید نہین ہوتے تہے اسوجہ سے باپ بیٹے دادا پر دادا مین تمیز نہ ہوتی تہی بلکہ اگر
کسی محفل مین ایک جگہہ ہوتے تو باپ بیٹے کی تفصیل پوچہی جاتی ابراہیمؑ نے کہا خداوندا علامت دے پس بال سفید
ہوگئے حضرت ابراہیمؑ مہمان دوست تہے ایکروز مہمان آئے کہانا نہ تہا کہا اگر چہت کی لکڑی بیچتا ہون تو ٹہنی بہت
بناویگا پس ازار لیکر جنگل مین گئے اور ازار رکہکر نماز پڑہنے لگے جبرئیلؑ بحکم خدا آئے اور ازار مین بالو بہر کر حضرت
سارہ کو دے آئے حضرت سارہ نے روٹی بنائی جب ابراہیمؑ نماز سے فارغ ہوئے اور ازار ڈہونڈہا نہ پایا تو
یقین ہوا کہ خدا نے انتظام کر دیا مکان مین آئے سارہ کو روٹی پکاتے دیکہکر پوچہا کہ آٹا کہان سے آیا
حضرت سارہ نے کہا جو آٹا اپنے آدمی سے بہیجا ہے وہی ہے حضرت ابراہیمؑ قوم کے پاس گئے واپسی مین ٹٹو کی خرجی
مین بالو بہر لیا اور صحن مین ڈالکر باہر چلے گئے حضرت سارہ نے کہولا تو اوس مین آٹا تہا نکالکر روٹی پکائی چاہئے کہ
آدمی جب باہر سے گہر جاوے تو جو کچہ پاوے لیتا جاوے اگرچہ پتہر ہو۔ ایک وقت سوائے ابراہیمؑ روے زمین
پر دوسرا کوئی خدا کا نام لینے والا نہ تہا ابراہیم نے دعا کیا خداوندا واسطے موت کے علامت دے پس پہلے

پھر سام بعد اوسکے اور بیماریان خدانے مقرر کیا ابراہیمؑ شہرون مین گشت کرتے تھے ایکروز جنگل مین دیکھا کہ ایک آدمی نماز
پڑھتا ہے دیکھکر متعجب ہوئے اوسکے نزدیک گئے اوس نے نماز کو طول دیا تو اشارہ کیا اوسنے نماز کو تخفیف کیا دونون
بیٹھ گئے ابراہیمؑ نے کہا کس کے لئے نماز پڑھتے ہو اوس نے کہا خدائے ابراہیمؑ کے لئے ابراہیمؑ نے کہا خدائے ابراہیمؑ کون
ہے جواب دیا جس نے خلقت کو پیدا کیا ابراہیمؑ نے کہا تمہارا طریق مجھے خوش آیا چاہتا ہون تمہاری مصاحبت
کرون تمہارا مکان کہان ہے بتلاؤ تاکہ کبھی کبھی آیا کرون اوس نے کہا میرا مکان دریا پار ہے آپ نہین آسکتے ابراہیمؑ
نے کہا آپ کیسے جاتے ہین بولا پانی پر جاتا ہون ابراہیمؑ نے کہا شاید جو آپکو پانی پر لیجاتا ہے وہ مجھے بھی لیجاوے
پس دونون اوٹھے جب قریب پانی پہونچے تو اوسنے کہا بسم اللہ اور پانی پر چلدیا اوسنے دیکھکر تعجب کیا جب اوسکے
مکان پر پہونچے تو ابراہیمؑ نے پوچھا تمکو کھانا کہان سے ملتا ہے اوس نے کہا درخت سے میوہ پھلتا ہے وہی کھاتا ہون
ابراہیمؑ نے کہا کون دن زیادہ سخت ہے اوسنے کہا قیامت جسروز حساب ہوگا ابراہیمؑ نے کہا اوبخشش گنہگار
مومنون کے لئے دعا کرین اوسنے کہا مین دعا نہین کرسکتا ابراہیمؑ نے پوچھا کیون بولا اس وجہ سے کہ تین سال ہوئے
ایک کام کو دعا کرتا ہون قبول نہین ہوئی جس سے دوسری دعا کرنے مین شرم کرتا ہون ابراہیمؑ نے کہا خدا اپنے بندون کی
دعا جلد قبول نہین کرتا بتلا کیا دعا ہے عابد نے کہا ایکروز ایک لڑکا خوبصورت کو گائے و بھیڑ چراتے دیکھا تو
مین نے اوس سے پوچھا تم کون ہو اوسنے کہا مین ہون اسمعیلؑ پسر ابراہیمؑ خلیل اللہ اوس روز سے دعا کرتا ہون
کہ خدا خلیل اللہ سے ملاقات کرادے مگر ملاقات نہین ہوتی ابراہیمؑ نے کہا مین ہون ابراہیمؑ عابد لپٹ گیا ہاتھ اور
منہ کا بوسہ لیا اور دونون ملکر دعا و آمین واسطے مغفرت مومنان اوسوقت سے قیامت تک کے لئے کیا۔ اور
عابد کا نام ماریا ولد اوس تھا عمر اوسکی چھہ سو سات برس کی تھی۔ آذر نے نجوم مین دیکھا کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ
ہمارے دین کو فسخ کردیگا یہ حال نمرود سے کہا نمرود نے حکم دیا کہ مرد عورت سے الگ کردے جاوین اور آذر نے
اوسی روز اپنی بی بی سے صحبت کیا حمل ابراہیمؑ قرار پایا ابراہیمؑ پیدا ہوئے تو اونکی مان نے غار مین چھپا دیا اور
کبھی کبھی جاکر دیکھ آتین اور دودھ خدانے ابراہیمؑ کی اونگلی سے جاری کیا جب ابراہیمؑ سولہ برس کے ہوئے
ایکروز اپنی مان سے کہا مجھے باہر لیچلو وہ نہین لائین ابراہیمؑ اپنی مان کے چلے جانے سے باہر نکلے دیکھا زہرہ
ستارہ نکلا ہے تو کہا یہ میرا خدا ہے وہ ڈوب گیا تو کہا مین اسکو دوست نہین رکھتا چاند نکلا تو کہا یہ میرا خدا ہے
وہ بھی ڈوبگیا تو کہا مین اسکو بھی دوست نہین رکھتا آفتاب نکلا تو کہا یہ میرا خدا ہے یہ سب سے بڑا ہے جب وہ بھی
ڈوب گیا تو کہا مین بیزار ہون ان سب سے دوست رکھتا ہون اوسکو جسنے پیدا کیا ان سب کو پھر مان کیساتھ
مکان آئے آذر نے کہا یہ کون ہے معلوم ہوا کہ تیرا لڑکا ہے بولا اگر بادشاہ کو معلوم ہو جاوے تو میری عزت کم ہو جاوے
کیونکہ آذر وزیر و مشیر بادشاہ کا تھا بتخانہ اوسکے سپرد تھا اور خود بت بناکر بیچتا تھا سب لڑکون کو دیتا وہ لیجاکر بت
بیچ آتے تھے ابراہیم کو دیتا تو یہ بت کے گردن مین رسی باندھکر گھسیٹتے تھے اور کہتے تھے کہ کون لیگا انکو جن سے
نہ امید نفع ہے نہ ضرر۔ یا پانی مین ڈبوتے تھے اور کہتے تھے بولو یہ حال بھائیون نے آذر سے کہا آذر نے تنبیہ

دہمکایا مگر کچہہ پرواہ نہ کیا ایکروز سب لوگ عیدگاہ مین گئے ابراہیم نہین گئے کہا ہم بیمار ہین سب کے چلے جانے پر بتخانہ
کے اندر جاکر کولہاڑا اسے سب بتون کے ہاتھ کان ناک توڑ دئے اور کولہاڑا بڑے بت کے کندہے پر رکھدیا
جب سب لوگ عیدگاہ سے لوٹ کر آ دیکہا سب بُت ٹوٹے پڑے ہین تلاش ہوئی کہ کس نے توڑا تو لوگون نے
کہا ابراہیم ہمارے بتونکی مذمت کرتا ہے وہی ہوگا انہین کو پکڑ کر حاضر کیا نمرود کو معلوم ہوا کہ آذر کا لڑکا ہے تو آذر
سے کہا کہ تو نے ہم سے چوری کی آذر نے کہا یہ فعل اسکی مان کا ہے وہ کہتی ہے کہ میرے پاس دلیل ہے پس
ابراہیمؑ کی مان بلائی گئین اور پوچہا گیا تو جوابدیا کہ اگر یہ لڑکا وہی ہے جس سے بادشاہ کو خوف ہے تو بادشاہ
اسکو قتل کرے اور دوسرے لوگون کے بچون کو آزادی دے ناحق کیون قتل ہون اور دوسرے لوگونکی
کیون نسل قطع ہو نمرود نے یہ جواب پسند کیا ابراہیم سے پوچہا ہمارے خداؤنکے ساتھ یہ فعل کس نے کیا
ابراہیم نے کہا انکے بڑے نے کیا اگر یہ خدا ہین اور بات کرتے ہین تو انسے دریافت کرو کہ کس نے کیا آپسمین
صلاح ہوئی کہ ابراہیمؑ کو آگ جلادو حضرت صادقؑ نے فرمایا کہ نمرود معہ اپنے قوم کے ولد الزنا تہا جو قتل ابراہیمؑ پہ
فوراً راضی ہوگیا اور فرعون معہ اپنے قوم کے حلال زادہ تہا جو قتل موسیٰ پہ راضی نہ ہوا پس آگ جلائی
گئی ایسی بہڑکی کہ کوسون سے کوئی آدمی نزدیک نہ جا سکتا تہا پس شیطان مردود آیا ڈہینکلی بنوا کر اُسکے ذریعہ
سے ابراہیمؑ کو آگ مین ڈلوا دیا آگ بحکم خدا سرد ہوگئی۔ قلنا یا نار کونی برداً وسلاماً علی ابراہیمؑ نمرود نے دیکہا
کہ ابراہیمؑ سلامت بیٹہے مناجات خدا کرتے ہین تو آذر سے کہا کیا اچہا ہے خدا تیرے بیٹے ابراہیمؑ کا چلبیاسہ آگ
پہونکتا تہا اور مینڈہک پانی لاکر آگ بوجہاتا تہا۔ تین روز تمام دنیا کی آگ ٹہنڈی ہوگئی نمرود نے پوچہا
ابراہیمؑ تمہارا خدا کون ہے کہا جو سب کو مارتا اور جلاتا ہے نمرود نے کہا مارتا اور جلاتا مین ہی ہون پس دو قیدی
کو بلا کر ایک کو قتل کیا ایک کو چہوڑ دیا ابراہیمؑ نے کہا میرا خدا آفتاب و مہتاب کو پورب سے نکالتا ہے تو پچہم سے
نکال اور جسکو تو نے مار ڈالا ہے پہر زندہ کر یہ سنکر نمرود چپ رہ گیا اور خدا نے بہت ہی حقیر کیڑہ یعنی مچہڑ
کو نمرود کے دماغ مین ڈالا جسکے صدمۂ تکلیف سے نمرود کے سر پہ دو آدمی ہتوڑا چلاتے تہے اور آخر مین مر گیا مگر قصہ
مچہڑ خبر معتبرہ سے نہین ہے بعد واقعہ آگ کے نمرود سے ابراہیمؑ نے دعوت اسلام کیا تو بولا مین تیرے خدا
سے لڑونگا اور بڑی فوج لیکر میدان مین گیا ابراہیمؑ اکیلے کہڑے ہوئے خدا نے بکثرت مچہڑ بہیجا آکر سب کو لپیٹ
گئے سب بہاگ گئے۔ جب ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالنے لگے تو جبرئیل نے ایک قمیص بہشت سے لاکر پہنا دیا وہی قمیص تہا جب
یوسفؑ نے مصر مین نکالا تو اوسکی خوشبو دماغ یعقوب مین بمقام کنعان پہونچی۔ نمرود کا مقام کونا ردیہات
کوفہ سے تہا اور ابراہیمؑ کو رثاریا مین پیدا ہوئے۔ جب نمرود نے چاہا کہ آسمان کی سیر کرے تو چار گدہ
پالا جب بڑے ہوئے تو ایک تخت مین چار کہمبہ لگوایا اونکے اوپر گوشت کے ٹکڑے باندہ دئے اور گدہونکو
بہوکا کر کے پایہ مین باندہ دیا وہ چارون بہوک مین گوشت کے لالچ مین اوپر اوڑتے تہے اور تخت اوپر اوڑا
جاتا تہا نمرود اور ایک دوسرا آدمی اوس مین بیٹہا تہا کچہہ دور تو زمین کی چیز پانی وغیرہ دکہائی دی آخر مین سب

تاریکی چھاگئی اور آسمان جسطرح زمین سے دکھائی دیتا تھا ویسا ہی نظر آتا تھا تب مجبور ہوکر گوشت کو نیچے لٹکایا گیدہ نیچے کو اوڑ سے بیچے آیا سارہ
مادر ابراہیمؑ و ورقہ مادر لوط دونون بہن ہین اور سارہ لڑکی ورقہ بہن لوط سے ابراہیمؑ کا نکاح ہوا سارہ کے مال اور بھیڑ
بہت تھا جو انتظام ابراہیمؑ مین آیا نمرود نے حکم دیا کہ ابراہیمؑ کا سب مال لے لیا جاوے اور ملک سے نکال دیا جاوے ابراہیمؑ
نے کہا جو عمر میری اس مال کے جمع کرنے مین گذری ہے ہمکو ملجاوے تو ہم مال چھوڑ دین اور قاضی کے پاس مقدمہ گیا
قاضی نے بھی ایسا ہی حکم دیا تو نمرود نے کہا مال دیدو اور نکال دو ورنہ ہمارا دین خراب کریگا پس ابراہیمؑ و لوطؑ
و سارہ معہ بھیڑ و سامان کے سلطنت نمرود سے ایک قبطی کے ملک مین پہونچے نام اوسکا ضرارہ تھا اور حضرت
سارہ کو ایک صندوق مین بند کئے تھے اوس ملک مین مال پر محصول لگتا تھا اوسکا نوکر سب مال دیکھ چکا جب
صندوق کے پاس آیا تو کہا کھولو ابراہیمؑ کہا مت کھولو اس تابوت کے عوض سونا چاندی چاہے جو لے لو مگر اسکو نہ کھولو
اُسنے منظور نہ کیا زبردستی صندوق کھلوایا دیکھا اوسمین ایک عورت خوبصورت ہے پوچھا یہ کون ہے ابراہیمؑ نے کہا میری
عورت اور خالہ کی لڑکی ہے پوچھا چھپائے کیون ہو جواب دیا بوجہ غیرت جسمین دوسرے کی نظر نہ پڑے پس یہ خبر
بادشاہ کے پاس گئی بادشاہ نے تابوت کو طلب کیا ابراہیمؑ ساتھ گئے بادشاہ سے بھی کہا کہ سب مال لے لے مگر تابوت
کو نہ کھول مگر اُسنے بھی زبردستی تابوت کو کھلوایا دیکھا عورت خوبصورت ہے بیقرار ہو کر ہاتھ بڑھایا ابراہیمؑ نے منہ
پھیر لیا اوسکا ہاتھ خشک ہو گیا تب ابراہیمؑ سے کہا تیرے خدا نے میرا ہاتھ خشک کر دیا ابراہیمؑ نے کہا میرا خدا ایسا ہی
ہے بادشاہ نے کہا دعا کیجئے میرا ہاتھ اچھا ہو جاوے ابراہیمؑ نے دعا کیا ہاتھ اوسکا اچھا ہو گیا مگر بیتاب ہو کر پھر ہاتھ
بڑھایا پھر ابراہیمؑ نے منہ پھیر لیا ہاتھ اوسکا خشک ہو گیا پھر بادشاہ نے کہا دعا کیجئے ابراہیمؑ نے دعا کیا ہاتھ اچھا
ہو گیا بادشاہ ڈرا حکم دیا کہ محصول نہ لیا جاوے اور جہان چاہین رہین اور اپنی لڑکی حضرت ہاجرہ مان اسمٰعیلؑ کو حضرت
سارہ کیخدمت مین دے کر اور ابراہیمؑ کے پیچھے چلا وحی ہوئی کہ بادشاہ کے آگے نہ چلو ابراہیمؑ رُک گئے اور کہا ہمارے
خدا کا حکم ہے آپکے آگے نہ چلون بادشاہ بولا تیرا خدا ہر طرح لائق ہے اپنے دین کیطرف مجھے راغب کیا اور مسلمان ہوا
ابراہیمؑ نے حضرت سارہ سے حضرت ہاجرہ کو مانگا اور نکاح کر کے صحبت کی اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے اور صحیح خبر یہ ہے
کہ حضرت ابراہیمؑ کے باپ کا نام تارخ تھا آذر ابراہیمؑ کا چچا یا نانا اور پرورش کرنے والا تھا جسکے نام سے باپ کے نام سے
مشہور تھا در اصل آپکے باپ تارخ تھے جو مسلمان با ایمان تھے۔ اور یہ کہ زہرہ یا چاند یا سورج کو خدا کہا یہ مزید
تاکید قوم کے لئے پیشبندی تھی کہ وہ یقین کرین کہ در واقعہ یہ خدا نہیں ہین ابراہیمؑ کو اچھی طرح یقین تھا کہ خدا
ان سب کا بنانیوالا ہے اور یہ کہنا کہ بتونکو اُنکے بڑے نے توڑا جو کہا یہ بات بھی اشارتاً تھی کہ بڑا بت جسکو بڑا خدا
کہتے ہو اگر وہ بولتا ہے تو اُس سے پوچھو کہ کس نے توڑا یعنی نہ وہ خدا ہے نہ بول سکتا ہے تو لوگ ناحق اُسکو پوجتے
ہو اور مصلحتاً اُنکو مجبور کرتا تھا۔ خدا نے ملک زمین و آسمان اسوجہ سے دیکھلایا کہ ابراہیمؑ کا یقین زیادہ ہو پس ابراہیمؑ
نے دیکھا مرد و عورت زنا کرتے ہین بد دعا کیا مر گئے پھر دو آدمی کو دیکھا زنا کرتے ہین پھر بد دعا کیا مر گئے
پھر دو کو اسیطرح زنا کرتے دیکھا چاہا بد دعا کرین حکم خدا ہوا کہ اے ابراہیمؑ بس کرین ہون خدا بخشنے والا ہے مہربان تفسیر

خدائی مین شریک نہین ہے ان سے پیدا ہونگے مومن اور یہ دوزخ مین جاوینگے ابراہیمؑ نے دیکہا دریا کے کنارہ پر ایک
لاش آدمی کی پڑی ہے ادہی پانی مین ہے آدہی باہر ہے دریا سے جانور آتے ہین اور وہ لاش کہاتے ہین اور اُن
جانورون کو دوسرے جانور کہا لیتے ہین ابراہیمؑ نے کہا خدا کسطرح مارتا ہے اور کسطرح جلاتا ہے پس بحکم خدا چار
چڑیا پکڑ کر ذبح کیا اور اون چارون جانورون کے سر اپنے پاس رکھہ لیا اور اُنکے کل گوشت ہڈی پر کو کوٹکر ایکمین
ملا دیا اور چار حصہ کرکے دور دور پہینک دیا اور ایک ایک کا سر لیکر پکارا سب کے گوشت ہڈی پر جدا ہو کر اوڑے اور
اپنے اپنے دہڑ سے ملکر درست ہو گئے اور زندہ ہو کر اوڑ گئے۔ اور قرآن مین جو لکہا ہے کہ دین ابراہیمؑ حنیفہ وہ
دس یہ ہین پانچ سر مین پانچ بدن مین پانچ سر کے یہ ہین شارب لینا ڈاڑہی رکہنا بال سر بنوانا مسواک کرنا
خلال کرنا پانچ بدن کے یہ ہین بال بدن بنوانا ختنہ کرنا ناخون کاٹنا غسل جنابت کرنا استنجا پانی سے کرنا اور
یہ سنت قیامت تک رد و بدل نہ ہوگا سب سے پہلے ابراہیمؑ نے مہمانی کیا ختنہ کیا جہاد راہ خدا مین کیا خمس
مال دیا پیرہن جوتا پہنا علم واسطے لڑائی کے بنایا ابراہیمؑ نے ملک الموت سے پوچہا مومن کی روح کس صورت
مین قبض کرتے ہو کہا مُنہ پہیر لیجئے جب مُنہ پہیر کر لوٹ کر دیکہا تو ایک جوان خوبصورت تہے کہا کافر کی روح کس
صورت مین قبض کرتے ہو کہا آپکو اوسکے دیکہنے کی قوت نہ ہوگی کہا دیکہہ سکونگا پہر مُنہ پہیر لوٹکر دیکہا تو بہت ہی بدشکل
مُنہ سیاہ بڑے بڑے بال بدبو کہڑے ناک اور مُنہ سے شعلہ و دہوان نکلتا ہے یہ حال دیکہکر بیہوش ہو گئے جب
ہوش مین آئے تو کہا بس یہی صورت عذاب کے لئے کافی ہے حکم خدا ہوا کہ زمین آپکی عورت سے شرم کرتی ہے
تب پائجامہ بنوایا عمر ابراہیمؑ ایکسو چہتر برس کی ہوئی شہر بانقیا مین روزانہ زلزلہ آتا تہا ایکروز ابراہیمؑ وہان
پہونچے رات وہین رہے تو زلزلہ نہ آیا سب نے کہا ایکرات اور رہین دیکہین زلزلہ آتا ہے یا نہین ابراہیمؑ رہگئے
زلزلہ نہ آیا لوگون نے کہا اسی شہر مین رہی جسمین زلزلہ نہ آوے ابراہیم نے کہا نجف کی زمین ہمکو بقیمت دیدو
تو اس شہر مین زلزلہ نہ آوے سب نے کہا مفت لے لیجئے کہا نہین سات گوسفند چار دراز گوش دیکر خرید کیا
اونلوگون نے پوچہا کہ نہ اسمین کہیتی ہو اور نہ جانور چارہ چرین اپ اسکو کیا کرینگے کہا اس جگہہ ستر ہزار آدمی
بیحساب داخل بہشت ہونگے اور وہ ہر ایک بہشت سے ایک ایک جماعت کی شفاعت کراوینگے سب سے
پہلے روے زمین پر مصافحہ ابراہیمؑ و ذوالقرنین نے کیا۔ ابراہیمؑ مسجد سہلہ سے لڑائی عمالقہ کو گئی ابراہیمؑ نے
نے کہا خدا مجہے لڑکی دے جسمین میرے مرنے پر روے سارہ نے کہا خدا سے دعا کرو ہمکو لڑکا دے دعا
کیا لڑکا ہوا پہر سارہ نے کہا دعا کیجئے خدا عمر زیادہ دے جسمین ارام کرین ابراہیمؑ نے دعا کیا حکم خدا ہوا کہ
جسقدر چاہو زندگی دیگئی ابراہیمؑ نے کہا جب تک موت نہ مانگون زندہ رہون خدا نے منظور کیا۔ پس اس خوشی
مین دعوت کیا آدمی جمع ہوئے اوسمین ایک بڈہا آیا ایک آدمی ہاتھہ پکڑ کر لایا بٹہا دیا جب کہانا لقمہ اٹہا کر چاہا
منہ مین لیجاوے ہاتہہ ہلا لقمہ پیشانی پر لگا پہر لقمہ اُٹہایا ہاتہہ کانپا اور آنکہہ مین لگا ابراہیمؑ نے یہ حال دیکہکر کہا
خداوندا تو چاہے جس عمر مین موت دے پس ابراہیمؑ شام مین داخل رحمت الہی ہوئے ایکسو چہتر برس کی

عمر مین اونکے بعد ایکسو ساٹھ برس کی عمر مین اسمعیلؑ شامل رحمت الٰہی ہوے و نزدیک حجر اسمعیلؑ دفن ہوئے جہان
اونکی مان دفن ہین شب معراج رسول خداؐ نے دیکھا ابراہیمؑ ایک درخت کے نیچے لڑکونکو سکھلا رہے تہے حضرت
سارہ کے اولاد نہ تہی حضرت ہاجرہ کے اسمعیلؑ پیدا ہوئے تو سارہ ہاجرہ کو تنگ کرتی تہین ابراہیمؑ نے خدا سے
شکایت کی حکم ہوا کہ عورت بیمروت و کج خلق ہوتی ہین تم ہاجرہ و اسمعیلؑ کو میرے حرم کعبہ مین پہونچا
دو جبرئیلؑ براق لائی اوسپر ہاجرہ و اسمعیلؑ کو سوار کرکے ابراہیمؑ مکہ لیگئی اور اُتار دیا اور ابراہیمؑ سے سارہ نے عہد
کرالیا تہا کہ پہونچا کر واپس اوینگے گھوڑے سے نیچے نہ اوترینگے جب واپس چلے تو ہاجرہ نے کہا مجھے کسکے سپرد
کیا ابراہیمؑ نے کہا جسکے حکم سے یہان لایا ہون اور جو سب کا مالک ہے کچھہ دور چلکر دعا کیا خداوندا اس زمین
مین برکت آبادی آدمی و میوہ کی دے تاکہ ارام کرین اور تیری عبادت کرین بعد چلے جانے ابراہیمؑ کے ہاجرہ
پانی ڈھونڈھنے کے لئے مردہ پر چڑہین وہان سے صفا پر آئین اور اس تلاش مین اسمعیلؑ کو نہ دیکھتی تہین تو پھر اوپر
ہو کر چڑھ جاتی ہین سات مرتبہ آئین اور گئین آخر مین دیکھا جہان اسمعیلؑ نے پیاس سے پیر رگڑا ہے وہان سے
پانی جاری ہے خدا نے پانی جاری کردیا ہے یہ حال دیکھکر واپس آئین اور بالو سے پانی باندھ دیا اور کہا
جم جم جس سے زمزم نام ہوا قبیلہ جرہم عرفات مین مقیم تہے یہان پانی نکلکر جانور و چڑیا جمع ہوگئین قوم جرہم
نے بھی اکر دیکھا کہ ایک عورت و لڑکا موجود ہین پوچھا تم کون ہو ہاجرہ نے کہا مین عورت یہ لڑکا ابراہیمؑ ہے اُنہون
نے کہا ہم کو بھی اجازت قیام دو جب تیسرے روز ابراہیمؑ ائے تو ہاجرہ نے پوچھکر اجازت قیام دی وہ لوگ
اکر ٹھرے تیسرے مرتبہ جب ابراہیم آئے دیکھا کہ آبادی خوب ہے خوش ہوئے جب اسمعیلؑ کچھہ
بڑے ہوئے تو قبیلہ جرہم سب نے ایک و دو گوسفند نذر کیا بہت ہوگئین اور آرام سے گذرتی تہین پھر بحکم
خدا ابراہیمؑ و اسمعیلؑ نے خانہ کعبہ کو بنایا و حجر الاسود نصب کیا آٹھوین ذی الحجہ کو جبرئیلؑ آئے اور افعال
حج ابراہیمؑ کو سکھایا ابراہیمؑ نے دعا کیا خداوندا سب کے دلمین محبت اس زمین پر آنیکی دے اسمعیلؑ نے ایک عورت
قبیلہ حمیر کو دیکھا پسند کیا مگر معلوم نہ تہا کہ شوہر دار ہے در اصل اوسکے شوہر تہا دعا کیا کہ یہ عورت مجھے ملے بحکم خدا
اوسکا شوہر مر گیا تو اسمعیلؑ کی زوجیت مین ائے نہایت موافق اور عاقلہ تھی ایکروز اسمعیلؑ تلاش روزی مین
گئے تہے ابراہیمؑ ائے عورت سے پوچھا تمہارا کیا حال ہے عورت نے کہا خوب ہے پوچھا اسمعیلؑ کا کیا حال ہے
کہا بہت نیک ہے پوچھا تم کون ہو کہا قبیلہ حمیر سے ہون ابراہیمؑ نے کچھہ لکھکر دیا اور کہا اسمعیلؑ کو دیدینا جب
اسمعیلؑ آئے اور وہ لکھا پڑھا عورت سے پوچھا وہ مرد کون تہا عورت نے کہا آپ سے زیادہ صورت ملتی تہی کہا
میرے باپ ہین عورت نے کہا افسوس اسمعیلؑ نے کہا کیون کہا شاید کوئی قصور مجھہ سے اونکے خدمت مین
ہوئی ہو اوس عورت نے کپڑا خود بنایا اور عورات بستی سے بنوا کر کعبہ مین پہنایا جسکو دیکھکر عرب ہدیہ لانے لگے
آرائش کعبہ کی زیادہ ہوئی چوب و کھمبہ وغیرہ بنائے گئے دوسری عورت عمالقہ سے جسکا نام سامیہ تہا نکاح کیا ابراہیمؑ
آئے پوچھا کیا حال ہے کہا سخت ہے تکلیف سے گذرتی ہے اوترنیکو کہا ابراہیمؑ نے کہا اپنے شوہر سے کہنا کہ مکان

بدل دین اسمعیلؑ آئے اور یہ بات عورت سے سنکر طلاق دیدیا اور پہر عورت کیا ابراہیمؑ آئے پوچہا تیرا شوہر کہان ہے کہا
خدا آپکو عافیت دے شکار کو گئے ہین پوچہا کیا حال ہے کہا اچہے ہین ارام سے گذرتی ہے آپ سواری سے اُترین
جب تک ہین میرے شوہر آتے ہین ابراہیمؑ نے کہا ہم نہین اُتر سکتے عورت نے کہا آپکے بال سر گرد سے بھرے ہین
دہو دون اور پتہر لاکر رکہا ابراہیمؑ نے پیر گہوڑے سے اوس پتہر پر رکہا سر جہکا دیا تو ایکطرف کا بال دہو دیا اسی
طرح دوسرے طرف دہو دیا ابراہیمؑ نے کہا اسمعیل سے کہنا کہ پیر مرد نے کہا ہے کہ مکان کی حفاظت اچھی طرح
کرنا جب اسمعیل آئے تو سب حال سنا اور جہان بال دہویا گیا تہا بوسہ لیا ابراہیمؑ طی الارض کرکے آتے تہے
اور پہر جاتے تہے۔

ذکر لوط علیہ السلام حیات القلوب سے

جب حضرت ابراہیمؑ معہ حضرت سارہ و لوطؑ کے شہر نمرود سے باہر آئے تو لوطؑ کو سدوم صیدوم لدنا عمیر
شہرون مین ہدایت کو بہیجا وہان کے لوگ مرد مرد سے لواط عورت عورت سے مساحقہ کرتے اور اسوجہ سے یہ فعل
جاری ہوا تہا تاکہ اونکا شہر راستہ پر تہا مسافر بہت آوین اونکو کہلانا پڑے پس بخل کرکے جو مہمان آتے اون سے
اغلام کرتے جسکی خبر تمام مشہور ہوگئی اور یہ بہی لکہا ہے کہ اونکے کہیتی مین روزانہ رات کو نقصان ہوتا تہا اگروز
اونلوگون نے پہرہ لگا دیا جب رات ہوئی تو ابلیس ایک لڑکا خوبصورت بنکر آیا اور کہیت اُجاڑنے لگا پکڑا
گیا قید کیا تو چیخ مار کر روتا تہا لوگون نے پوچہا کہ روتا کیون ہے بولا رات کو مین اپنے باپ کے پاس سوتا تہا
آج اکیلا ہون نیند نہین آتی ایکنے کہا میرے پاس آ جب اُسکے پاس لیٹا تو حرکات ناشایستہ کرکے اوسکو اغلام سکہلایا جو تمام
شہر مین پہیل گیا پہر عورت کی شکل بنکر عورتونکو چپٹی لڑانا سکہلایا غرضکہ یہ دونون فعل اوس شہر مین بہت
ہوگیا لوطؑ نے بہت منع کیا مگر کچہ اثر نہ کیا اخر جبرئیل میکائیل اسرافیلؑ کروبیلؑ بحکم خدا آے عمامہ سفید باندہے
خوبصورت خوبصورت اور جوان جوان شکل مین تہے پہلے ابراہیمؑ کے یہان ٹہرے جیسا کہ ذکر ہوا لڑکے کی
خوشخبری ابراہیم کو دے تباہی شہر قوم لوطؑ کی خبر دے ابراہیمؑ نے بحث کیا اوسکا جواب دیا یعنے کہا اگر سو پچاس
بیس دس ایک بہی مومن ہوگا تو شہر نہ اولٹا جاویگا اور ہم مومن اور کافر کو پہچانتے ہین۔ حکم خدا تہا کہ جبتک
تین مرتبہ لوط یہ گواہی نہ دے کہ شہر کے لوگ بد ہین شہر نہ اولٹا جادیگا وفرشتہ لوط کے پاس کہیت مین پہونچے
اور کہا ہملوگ آج رات آپکے یہان مہمان رہینگے لوط نے کہا اس شہر کے لوگ بد ہین مرد سے لواط کرتے ہین فرشتہ
بولے ہمکو رہنا ضرور ہے ہمراہ لوطؑ چلدئے راستہ مین تین مرتبہ رُک رُک کر لوط نے کہا یہان کے لوگ بد ہین یہہ
شہادت تین مرتبہ کی جبرئیل کو مل گئے جب مکان لوط مین پہونچے عورت لوطؑ اوسی قوم سے تہی اوسکا قاعدہ تہا
کہ لوط کے یہان مہمان آتے تو سب کو اطلاع کردیتی اسطرح کہ دن مین دہوان کردیتی رات مین کوٹہے کے اوپر

اگ روشن کرتی ہیں آگ روشن کیا سب کو خبر ہوئی چارون طرف سے آکر گہیر لیا لوطؑ کو تردد ہوا کہا کس طرح بچاؤن کوئی مددگار نہین ہے جبرئیل نے لوطؑ سے کہا تم اندیشہ نہ کرو ہم فرشتہ ہین پر مارا سب اندہے ہوگئے منہ کے بل گرنے لگے اور چلانے لگے کہ لوطؑ نے جادو کیا جبرئیل نے لوطؑ سے کہا کہ ہم اس شہر کو صبح اولینگے تم اپنے اولاد کو لیکر چلے جانا بستی کی طرف پھر کر نہ دیکھنا صبح لوطؑ سب کو لیکر چلدئے اور کہدیا کہ پھر کر شہر نہ دیکھنا مگر عورت نے پھر کر شہر کیطرف دیکھی وہ شریک عذاب ہوگی باقی سب چلے گئے اور جبرئیل معہ فرشتون کے شہر کو ساتوین زمین سے اوکھاڑ کر آسمان تک لیگئے اور اولٹ دیا۔ علاوہ لواطہ و مساحقہ کے یہ بھی لکھا ہے کہ مسافرون کے اوپر ٹہیر و کنکر چلاتے تھے اور سیٹی بجاتے تھے اور ایکدوسرے پر گوز مارتا تھا۔

ذکر سکندر ذوالقرنین حیات القلوب سے

ذوالقرنین کا نام عیاش تھا بعد نوحؑ بادشاہ ہوئے اور یہ سکندر رومی نہ ہون بلکہ دوسرے ہین وجہ ذوالقرنین نام ہونیکا یہ لکہا ہے کہ اول اونکے داہنے طرف مارا مرگئے بعد سو برس پھر زندہ ہوئے تو دوسرے مرتبہ بائین طرف مارا مرگئے اور پھر سو برس بعد زندہ ہوئے اسوجہ سے ذوالقرنین کہلائے۔ دو قرن زندگی کی۔ سر مین دو سینگ تہین اونکے ٹوپی مین دو شاخ تہین۔ اونکے سر کے دونون طرف کی ہڈی مضبوط تہین جنکو قرن کہتے ہین۔ دونون طرفو یعنی مغرب و مشرق کی بادشاہی کی۔ دو چوٹی دونون رخ رکہتے تھے۔ اندہیری اور روشنی کی بادشاہی کی خواب دیکہا کہ آسمان پر گئے اور اونکے دونون طرف آفتاب و مہتاب چمٹ گئے۔ قرن یعنے صاحب قوت ہوئے خدا نے قرآن مین فرمایا ہے کہ دی ہم نے اوسکو بادشاہی مشرق و مغرب کی و جمع کیا اوسکے لئے سامان دنیا اور پہونچا وہ جہان سے آفتاب ڈوبتا ہے اور پایا اوس جگہہ ایک ملک کہ جسکے آدمیون کی بات معلوم نہ ہوتی تہی اور اون آدمیون نے کہا کہ اے ذوالقرنین ہمارے ملک مین یاجوج ماجوج ظلم کرتے ہین آدمی کو بہی کہا لیتے ہین ذوالقرنین نے کہا کہ ہمکو مدد دو ہم دیوار بنادین لیس اونلوگون نے لوہا و تانبا لادیا ذوالقرنین نے پہلے لوہے کو تہ برتہ رکہوا کر دیوار سا کہڑا کر دیا اور آگ سے گلوا دیا اور اوسمین تانبا ڈلوا دیا دونون گلکر ایک ہوگئے دیوار مضبوط ہوگئی یاجوج ماجوج کا آنا بند ہوگیا یہ دیوار قیامت تک نہ ٹوٹیگی نہ سوراخ ہوگا نہ اوسپر چڑھ سکین گے رفائیل نام ایک فرشتہ ذوالقرنین کے پاس آتا تہا اور حالات آسمان بتلاتا تہا ذوالقرنین نے پوچھا کیا حال ہے عبادت اہل آسمان کا اوس نے کہا دیکہا مین نے کہ کوئی فرشتہ رکوع سے سیدھا نہین ہوتا کوئی فرشتہ سجدہ سے سر نہین اوٹھاتا کوئی فرشتہ کہڑے سے بیٹھتا نہین ذوالقرنین نے کہا اگر خدا مجھے بڑی زندگی دیتا تو مین خوب عبادت خدا کرتا فرشتہ نے کہا کہ خدا نے چشمہ حیات بنایا ہے اوسکا پانی پینے والا قیامت تک نہ مریگا ذوالقرنین نے پوچھا کہان ہے کہا یہ مین نہین جانتا یہ بات کہکر چلا گیا ذوالقرنین رنجیدہ ہوئے ہر چند علماؤن سے دریافت کیا کوئی پتہ نہ بتلا سکا تب حضرت خضر ہوا داد یعنی اون سے نے کہا یہ چشمہ مشرق مین ہے ذوالقرنین اوسکی تلاش مین

روانہ ہوگئے بارہ برس مین کنار ظلمت پہونچے وہان سے چار ہزار گھوڑے باکرہ پر چار ہزار علما و حکما و عقلا
کو ہمراہ خضر آگے بھیجا اور ایک دانہ دیا کہا جہان اندھیری ہو یا کوئی راہ بھولجاوے تو اس کو پھینکنا اس سے روشنی
ہوگی اور آواز ہوگی راہ ملجاویگی بھولا آجاویگا اور چار ہزار گھوڑے باکرہ پر ذوالقرنین خود معہ اپنے ہمراہیون کے
پیچھے سے روانہ ہوئے جہان سے خضر کوچ کرتے تھے وہانپر ذوالقرنین قیام کرتے تھے ایک روز خضر دودخانہ پر پہونچے
گھوڑے سے اوتر کر نیچے ائی اور وہ دانہ ڈالا دیکھا ایک چشمہ دودہ سے زیادہ سفید ہے اوسمین غسل کیا پانی پیا اور واپس آکر سب کے
ساتھ روانہ ہوگئے ذوالقرنین اوس مقام پر آئے اونکو کچھ پتہ اوس چشمہ کا نہ ملا چالیس راتدن چلیگی اور روشنی مین پہونچے ایک مکان دیکھا
ذوالقرنین اکیلے مکانپر گئے دیکھا ایک چڑیا مثل گور دار ہے چڑیا نے کہا تم کون ہو کہا مین ہون ذوالقرنین چڑیا بولی کیا اتنی دنیا کافی
نہ تھی جو یہان آیا ذوالقرنین ڈرے بولی مت ڈر بتلا دنیا مین مکانات پختہ بہت ہین جوابدیا ہان چڑیا کانپی اور بڑی ہوگی ذوالقرنین پھر ڈرے
بولی مت ڈر بتلا ناچ باجہ دنیا مین بہت ہے کہا ہان پھر چڑیا کانپی اور بڑی ہوی پھر ذوالقرنین ڈرے بولی مت ڈر بتلا گواہی ناحق دنیا مین
بہت ہے کہا ہان پھر چڑیا کانپی اور بڑی ہی غرضکہ ایک میل کا پتھر تہا اوسکے برابر ہوگئی ذوالقرنین بہت ڈر گئے چڑیا بولی
مت ڈر بتلا لا الہ الا اللہ کا کہنا آدمیون نے چھوڑ دیا ہے ذوالقرنین نے کہا نہین چھوڑا بلکہ کہتے ہین بس کانپی
اور چھوٹی ہوئی پھر ذوالقرنین ڈرے بولی مت ڈر بتلا آدمیون نے نماز کا پڑھنا چھوڑ دیا ہے کہا نہین چھوڑا
بلکہ پڑھتے ہین پھر چڑیا کانپی اور چھوٹی ہوئی ذوالقرنین پھر ڈرے بولی مت ڈر آدمی غسل جنابت کرتے
ہین یا کہ چھوڑ دیا ذوالقرنین نے کہا نہین چھوڑا بلکہ غسل جنابت کرتے ہین پھر چڑیا روئی اور کانپی اور جیسے پہلے تھی
ویسی ہی ہوگئی ذوالقرنین سیڑہی پر چڑھکر کوٹھے پر گئے وہانپر اسرافیل علیہ السلام صاحب صور ملے کہا کیا اسقدر دنیا کافی
نہ تھی جو یہان پر آیا اور ایک پتھر اوٹھا کر دیا کہا لیجا جب یہ سیر ہوگا تو تو بھی سیر ہوگا اور اگر یہ بھوکھا رہیگا تو تو بھی بھوکھا
رہیگا ذوالقرنین لوٹ کر آئے اپنے ساتھیون سے ملے اور سب حال بیان کیا اور اوس پتھر کو ایک ترازو مین ہزار
پتھر برابر رکھکر تولا مگر برابر نہ ہوا وہ پتھر زیادہ رہا خضر اوٹھے اور سب پتھر پھینکدیا صرف ایک پتھر وتنا ہی بڑا ایک
طرف ترازو کے رکھا دوسرے طرف وہ پتھر رکھکر اور اوسمین تھوڑے سے مٹی اور بھی ڈالدیا اور اوٹھایا برابر
ہوگیا سب لوگ متعجب ہوئے خضر نے کہا یہ پتھر حرص کا ہے آدمی اپنی زندگی مین کبھی سیر نہ ہوگا جسقدر ملتا جاویگا
کمی رہیگی جب مرجاویگا اور اوپر سے مٹی پڑجاویگی تو برابر ہوجاویگا ذوالقرنین وہان سے لوٹے راہ مین کنکر
گھوڑونکی ٹاپون سے لگے اندھیری مین معلوم نہ تہا کہ کیا چیز ہے لوگون نے پوچھا کیا ہے ذوالقرنین بولے جو لیگا
وہ بھی پچھتائیگا جو نہ لیگا وہ بھی پچھتائیگا چنانچہ کچھ لوگون نے اوٹھا کر باندھ لیا کچھ لوگون نے نہ لیا جب باہر
روشنی مین پہونچے تو دیکھا اقسام جواہرات سے ہین جو لوگ لائے تھے وہ پچھتانے لگے کہ تھوڑا کیون لیا اور بے لیئے
جو لوگ نہ لائے تھے وہ پچھتانے لگے کہ ہم نے غلطی کی جو نہ لیا فرمایا جناب امیر نے کہ ذوالقرنین جاتے وقت اوس راہ
سے مین گے جہان سے جواہرات ملے ورنہ کل اوٹھوا لاتے چونکہ واپسی مین جب وہ دنیا چھوڑ چکے تھے تب جواہرات
ملے اسوجہ سے نہین لائے ذوالقرنین بعد واپسی ظلمات شیشہ کے کشتی بنوائی اوسمین بیٹھکر دریا مین گئی اور زنجیر بند ہوا اگر

کشتی نیچے اوتارا اور کہدیا کہ جب تک مین زنجیر سے اشارہ نہ کرون زنجیر ڈہیلے جانا جب اشارہ کرون بند کر کے
اوپر کہینچنا چالیس روز برابر نیچے چلے گئے بعد کئی روز کسی نے آکر کشتی مین ٹہوکر مارا اور کہا کہان جاتا ہے اے
ذوالقرنین جوابدیا خشکی کی سیر کر چکا ہون تری کی سیر کرنے و ملک خدا دیکہنے کو جاتا ہون اوس نے کہا یہ وہ
مقام ہے کہ جب کشتی نوح ع کی یہان آئی تہی تو کشتی سے ایک کولہاڑا گر گیا ہے ابہی تک چلا جا رہا ہے نیچے
نہین پہونچا یہ سنکر ذوالقرنین والپس آئے نسبت چشمہ حیات یہ بہی لکہا ہے کہ جب ذوالقرنین معہ لشکر ایک
جگہہ پہونچے وہان پر تین سو ساٹھ چشمہ تہے پس تین سو ساٹھ مچہلی تین سو ساٹھ آدمیونکو دیکر کہا کہ ایک ایک چشمہ
سے دہولاؤ سب لوگ اپنی اپنی مچہلی چشمون سے دہولائے خضر ع کی مچہلی پانی مین پڑتے ہی زندہ ہو کر چلدی خضر
اوسکے پکڑنے کو گہوسے خود ڈوب گئے پانی پی گئے مچہلی نہ ملی والپس آئے شمار مین جب ایک مچہلی کم ہوئی تو معلوم
ہوا کہ خضر ع کی مچہلی کم ہے دریافت پر خضر نے حال ظاہر کیا ذوالقرنین نے کہا پانی حیات آپکی تقدیر مین تہا میری سعی
بیکار تہی ذوالقرنین چہہ ہزار سوار لیکر حج کو گئے وہان ابراہیم ع سے ملاقات ہوئی باہم مصافحہ ہوا حضرت صاحب العمر ع
مثل ذوالقرنین کے روے زمین کی سیر کرینگے ذوالقرنین سے اور ایک فرشتہ سے ملاقات ہوئی پوچہا تیرا کیا کام ہے بولا اس جگہہ تمام دنیا کی رگ ہے مین
یہین رہتا ہون جس زمین پر زلزلہ بحکم خدا آتا ہے مین یہین سے ہلا دیتا ہون ذوالقرنین چلے جاتے تہے ایکمرد
کو دیکہا نماز پڑہتا ہے کہڑے ہو گئے جب نماز سے فارغ ہوا تو اوس سے پوچہا کہ تم ہمارے لشکر کو دیکہکر کیون نہین ڈرے
مرد نے جوابدیا کہ مین ایسے کے کام مین تہا جو سب سے زبردست ہے ذوالقرنین نے کہا میری مصاحبت بادشاہی مین
شریک ہو بولا چند باتونکے آپ ضامن ہون تو مین آپکی مصاحبت اختیار کرون نعمت خراب نہو بیماری نہو
جوانی ہمیشہ رہے موت نہ آئے ذوالقرنین بولے بہلا یہ کسکو اختیار ہے مرد بولا مین جسکی صحبت مین رہتا ہون اوسکو
اختیار ہے ذوالقرنین کو ایک عالم ملا اوس سے پوچہا وہ کیا ہین دو چیز جو وقت پیدائش سے کہڑے ہین کہا وہ
زمین و آسمان ہین پوچہا وہ دو چیز کیا ہین جو وقت پیدائش سے چلی جاتی ہین کہا وہ آفتاب و مہتاب ہین پوچہا
وہ دو چیز کیا ہین جو ہمیشہ ایکدوسرے کے پیچہے آتی جاتی ہین کہا رات دن ہین پوچہا وہ دو چیز کیا ہین جو ایکدوسرے کے
دشمن ہین کہا موت و زندگی وہان سے آگے گئے دیکہا ایک آدمی بہت سی کہوپڑی جمع کئے ہے پوچہا اسکو کیون جمع
کئے ہو بولا پہچانتا ہون کون امیر ہے کون غریب ہے ذوالقرنین بولے سمجہا میری تنبیہ کرتا ہے وہان سے آگے
گئے اور ایک قوم مین پہونچے دیکہا سب لوگ ہدایت بحق و عدالت پر ہین پوچہا اے گروہ تمام روے زمین کی
خشکی و تری مین نے دیکہا مثل تمہارے نہ پایا دروازہ پر قبر کیون رکہتے ہو جوابدیا یاد موت کے لئے پوچہا
مکان مین دروازہ کیون ایک ہے جوابدیا آپسمین تکرار نہین ہے پوچہا تمہارے درمیان مین بادشاہ کیون
نہین ہے جوابدیا آپسمین زیادتی نہین چاہتے پوچہا تم مین کمی بیشی دولت مین کیون نہین ہے جوابدیا زیادتی
آپسمین تقسیم کر لیتے ہین پوچہا تمہارے آپسمین محبت کیون ہے جوابدیا ہملوگون مین فساد نہین ہے پوچہا
ایکدوسرے کو مارتے کیون نہین جوابدیا ہملوگونکے نفس باہم اصلاح مین ہین پوچہا تملوگونکا چال چلن اوٹہنا

بیٹھنا بات چیت ایک کیون ہے بولے ہملوگ جہوٹ نہین بولتے پوچہا تمہارے درمیان مین فقیر کیون نہین ہین جوابدیا مال آپسمین تقسیم کرلیتے ہین پوچہا تم مین سخت مزاج کیون نہین ہین جوابدیا ہم سب عاجزی پسند کرتے ہین پوچہا تملوگونکی عمر زیادہ کیون ہے جوابدیا حق و عدالت سے کام لیتے ہین پوچہا تملوگ رنجیدہ کیون نہین ہوتے جوابدیا بلا مین رضامند ہین پوچہا تمہارے شہر مین قحط کیون نہین پڑتا جوابدیا ہمیشہ توبہ کرتے ہین پوچہا تمہارے مال پر آفت کیون نہین آتی جوابدیا خدا پر توکل رکہتے ہین پوچہا تمہارے باپ دادا بہی ایسے ہی تہے جوابدیا ہان ایسا ہی تہے یاجوج ماجوج کی شکل مثل آدمیونکے ہے اور اولاد یافث پسر نوحؑ سے ہین اور قد اونکا پانچ بالشت کا ہے ہاتھ پیر سے مثل چار پایون کے چلتے ہین بدن مضبوط ہوتا ہے ننگے رہتے ہین کپڑہ جوتا ٹوپی کچہہ نہین پہنتے کان ایک ملائم ہوتا ہے ایک مین دونون طرف بال ہوتے ہین ایک بچہاتے ہین ایک اوڑہ تے ہین گذر کہانیکا مچہلی دریا سے ہوتا ہے سالانہ مچہلی مثل پانی کے برستی ہے جیسے آدمی پانی برسانے کے منتظر رہتے ہین ویسے ہی وہ مچہلی برسنے کے لئے امید وار ہوتے ہین اور جس سال مچہلی نہین برستی اوس سال اونکی اولاد نہین ہوتی اور شمار مین مثل ٹڈہی کے ہین جس سرزمین مین گذرتے تہے وہان کے آدمی آبادی چہوڑ کر معہ جانورون کے بہاگ جاتے تہے آواز ایسی سخت کہ اونکا شور کوسون سے سنائی دیتا تہا اور کثیف بدبو ایسی ہوتی تہی کہ لوگ پریشان ہوجاتے تہے پس سکندر ذوالقرنین نے اونکو دیوار بنا کر قید کردیا بحکم خدا قیامت مین رہا ہوکر ہر پستی و بلندی سے پہونچینگے اولاد ہر ایک کے ہزار ہزار ہوتے ہین۔

ذکر یعقوبؑ و یوسفؑ حیات القلوب سے

امام زین العابدین نے اپنے نوکرون سے فرمایا آج دن جمعہ ہے جو سائل آوے واپس نہ کیا جاوے ابو حمزہ ثمالی نے کہا یا حضرت چاہئے جو آوے اوسکو دیا جاوے فرمایا ہان معلوم نہین کہ کون مستحق اوے اور محروم جاوے اور بلا نازل ہو مثل یعقوبؑ کے اور فرمایا کہ یعقوبؑ روزانہ ایک بہیڑ ذبح کرتے تہے اور سائلونکو دیتے تہے خود معہ اولاد کہاتے تہے ایکروز رات کو ایک سائل آیا ہر چند سوال کیا اور بہوک بتایا مگر کچہہ نہ پایا یعقوب معہ اپنے اولاد کے آسودہ ہوکر کہایا اور سورہے اور کہانا بچا ہوا صبح تک کہا رہا سائل نے انا للہ و انا الیہ راجعون کہا اور بہوکہا سو رہا اور صبح بہیر روزہ رہا یعقوبؑ کو وحی ہوئی کہ اے یعقوبؑ کل باوجود اسکے کہ تمہارے یہان کہانا بچ گیا تہا جو آجتک رکہا ہے مگر تم نے ہمارے بندے کو جو ہماری عبادت مین رہتا ہے اور روزی حلال پر قناعت کرتا ہے اوسکے سوال کو پورا نہ کیا وہ بہوکہا سو گیا اور ہم سے اپنے بہوک کی شکایت کی تم نے نہ سنا چونکہ مین اپنے نزدیک بندون کو جلد بلا مین مبتلا کرتا ہون پس تم معہ اپنے اولاد کے مستعد متحمل بلا رہو اوسی رات حضرت یوسفؑ نے خواب دیکہا کہ ستارہ و چاند سورج انکو سجدہ کرتے ہین یہ خواب یوسفؑ نے یعقوبؑ سے کہا یعقوبؑ سمجہ گئے کہ جو وحی ہوئی ہے اوسکا یہ سامان ہے یوسفؑ سے کہا کہ یہ خواب اپنے بہائیون سے نہ کہنا مگر یوسف نے بہائیون سے بہی کہدیا جب بہائیونکو معلوم ہوا تو براہ حسد آپسمین صلاح کیا کہ باپ ہملوگونکی محبت بمقابلہ یوسفؑ کے کم کرتا ہے چلو شکار کہلا لینگے

حیلہ سے یوسفؑ کو مانگ لیچلین اور مار ڈالین تاکہ باپ کی محبت ہملوگونکی طرف آجاوے یہ صلاح کرکے یعقوبؑ کے
پاس گئے اور کہا اے باپ کیا سبب ہے جو ہملوگ آپکے نزدیک یوسفؑ کا دوست و امانتدار نہین سمجھے جاتے
ہملوگونکے ساتھہ یوسفؑ کو کر دیجئے تو جنگل مین ہمارے ساتھہ جاکر میوہ کہاوے اور دل بہلاوے یعقوبؑ نے کہا ڈرتا
ہون کہ یوسفؑ کو بہیڑیا نہ لیجاوے جواب دیا ہملوگ پورا انتظام کرینگے غرضکہ یوسفؑ کو مانگ کر ہمراہ لیچلے کچھہ دور لیگئے
تو یعقوبؑ محبت پدری سے مجبور ہوکر دوڑکر لپٹا لیا اور پہر سپرد کرکے واپس آئے یوسفؑ کے بہائیونکو جلدی ہوئی کہ ایسا نہو محبت مین
اگر پہر واپس لیجاوے جلد جلد وہانسے بڑھے جب جنگل مین پہونچے تو کوئی کہتا مار ڈالو کوئی کہتا زندہ پہینکدو لاوی نے کہا کنوان
جو راہ مین ہو اوس مین ڈالدو کوئی مسافر لیجاویگا پس کنوان جو راہ مصر مین تہا اوس مین ڈالدیا سمجہا مر گیا مگر یوسفؑ زندہ تھے
اندر سے کہا میرے باپکو میرا اسلام کہدینا جب آواز سنی تو معلوم ہوا کہ زندہ ہین شام تک بیٹھے رہے پہر کچھ معلوم نہوا تب
رات کو یعقوبؑ کے پاس گئے اور کہا کہ ہملوگ کہیلنے لگے یوسفؑ کو جو اسباب کے پاس تہا بہیڑیا اوٹھا لیگیا یہ بات سنکر یعقوبؑ
کو سخت صدمہ گذرا صبح پہر سب بہائیون نے صلاح کیا کہ چلو دیکہیں کیا حالت ہوئی جب کوئین پر آئے تو دیکہا یوسفؑ
کو سوداگرون نے کنوان سے باہر نکالا ہے بہائیون نے سوداگرون سے کہا یہ ہمارا غلام ہے کلمہ کنوان مین گر پڑا تہا آج
ہملوگ اسکو نکالنے آئے تہے اور سوداگرون سے لیکر علیحدہ لیگئے اور یوسفؑ سے عہد لیا کہ ہم تمکو غلام کرکے بیچین گے اگر
تم غلامی سے انکار کروگے تو تمہین قتل کرینگے یوسفؑ نے کہا اچہا پس یوسفؑ کو بہائیون نے چند درہم ناقص گنتے ہوئے مین
بیچا سوداگر یوسفؑ کو مصر مین لے گئے جب تک یوسفؑ سوداگرونکے پاس رہے سوداگر بہت فائدہ مین رہے سوداگرون
نے یوسفؑ کو عزیز مصر کے ہاتہہ بیچا جب سوداگر نے کنوان سے نکالا تو اپنی عورت سے کہا کہ اسکی پرورش عزت کے
ساتھہ کرا اسکو بیچکر منافع اوٹھاوینگے یا اسکو لڑکا بنا دینگے اوسوقت یوسفؑ کی عمر سات یا نو برس کی تھی جب زلیخا
نے یوسفؑ کو خریدا اور یوسفؑ جوان ہوے تو زلیخا اون پر عاشق ہو گئے اور یوسفؑ سے سوال صحبت کی یوسفؑ نے کہا یہ
فعل گناہ کا ہے ہم نہین کر سکتے پس زلیخا دروازونکی زنجیر بند کرا کے لپٹ گئی یوسفؑ اوسے چھوڑا کر بہاگے وہ پیچھے سے دوڑکر
کرتہ پکڑ لیا کرتہ پہٹ گیا بہاگتے ہوے دونو دروازہ پر پہونچے اتفاقاً عزیز مصر سے دروازہ پر ملاقات ہو گئی زلیخا نے پیش
بندی کہا کیا ہے سزا اوسکی جو تیری عورت سے ارادہ ناجائز رکھے تب یوسفؑ نے کہا یہ خود مجھے پکڑتی تھی اور اب الزام
لگاتی ہے اوس جگہ ایک عورت بچہ نابالغ لئے کہڑی تھی یوسفؑ نے اوس بچہ کو گواہ دیا بچہ بحکم خدا بولا اگر کرتہ آگے سے
پہٹا ہوے تو یوسفؑ کی بیجائی ہے زلیخا سچی ہے اور اگر پیچھے سے کرتہ پہٹا ہو تو زلیخا کی بیجائی ہے یوسفؑ سچے ہین دیکہا
گیا تو کرتہ پیچھے سے پہٹا تہا عزیز نے زلیخا سے کہا یہ تیری شرارت ہے اور یوسفؑ سے کہا کسی سے ذکر نہ کرنا مگر یوسفؑ
نے نہ چہپایا تمام مشہور ہو گیا یہانتک کہ عورات مصر کہنے لگین کہ زلیخا گمراہ ہے اپنے غلام پر عاشق ہے یہ خبر پاکر زلیخا نے
عورات مصر کو بولایا اور چاقو و لیمو حوالہ کیا یوسفؑ کو سامنے سے نکالدیا سب عورتین دیکہکر بیہوش ہو گئین بجائے لیمو کے اپنا
اپنا ہاتہہ کاٹ ڈالا اور کہا یہ آدمی نہین ہے بلکہ فرشتہ ہے اپنے اپنے گھر جاکر سب نے یوسفؑ کے پاس پیغام بہیجا کہ ہم
سے ملاقات کیجئے تشریف لائے یوسفؑ یہ حال دیکہکر دعا کیا کہ خداوندا قید بہتر ہے مجھکو اس فعل سے جس مین یہ

عورات مصر مجھے مجبور کرتی ہین عزیزہ مصر باوجود اس جان لینے کے کہ یوسفؑ بیقصور ہین یوسفؑ کو قید کر دیا اور
ستارونکا نام یہ تھا طارق خوبان ذیال ذوالکتفین وثاب قابس عمودان فیلق مصبح فروغ آفتاب ماہتاب
اور انہین کو خواب مین دیکھا تھا اور نام سوداگر کا زعر تھا یوسفؑ سے سوداگر نے کہا آپکا نسب کیا ہے فرمایا
یعقوبؑ پسر اسحاقؑ پسر ابراہیمؑ اوس نے کہا میرے لڑکا نہین ہے دعا کیجئے یوسفؑ نے دعا کیا بارہ دفعہ دو دو
لڑکے پیدا ہوئے جب کرتہ یوسفؑ کا خون آلود بہائیون نے یعقوبؑ کو دیکھایا تو یعقوبؑ نے کہا کہ یوسفؑ
کو بہیڑیا لیجا کر کہا لیا کرتہ سے دوستی تھی اوسکو ثابت رکھا نہین پہاڑا چھوڑ دیا جب زلیخا لپٹ گئی تو یوسفؑ نے دیکھا
کہ یعقوبؑ اونگلی دانت مین دبائے کہڑے کہہ رہے ہین کہ تو نزدیک خدا پیغمبر ہے ایسا مت کر دوسری روایت یہ
ہے کہ جب زلیخا سے یوسفؑ نے ارادہ صحبت کا کیا تو زلیخا نے بت جو کمرہ مین تھے اونکے اوپر کپڑا اڈال دیا یوسفؑ نے
پوچھا کپڑہ ان بتو پر کیون ڈالا بولی مین انسے شرم کرتی ہون یوسفؑ بولے تو اونسے شرم کرتی ہے جو نہ دیکھین نہ سنین
اور مین اوسے شرم نہ کرون جو سب دیکھتا ہے وہان سے بہاگے زلیخا پیچھے دوڑی اور کرتہ پکڑا جو پہٹ گیا دونون دروازہ
پر پہونچے عزیز مصر سے ملے جیسا کہ گذرا قید خانہ مین دو آدمیون نے یوسفؑ سے تعبیر خواب کی پوچھی ایک نے کہا
مین گویا انگور کا شراب نکالتا تہا فرمایا تو بادشاہ کو شراب پلاویگا ایک نے خواب نہین دیکھا تھا مگر کہا کہ مین نے خواب
دیکھا ہے کہ برتن مین روٹی بہری اپنے سر پر رکہے ہون اوسمین سے چڑیا نکالکر کہاتی ہین یوسفؑ نے فرمایا کہ
تجھکو پہانسی ہوگی چڑیا تیرا مغز سر کہاوینگی اوس نے کہا مین نے خواب نہین دیکھا فرمایا حکم خدا جاری ہو چکا
پس اوسکو پہانسی ہوئی چڑیون نے اوسکے مغز سر کو کہایا نام اوسکا یوبان تہا دوسرے کو بادشاہ نے چھوڑ دیا
اور شراب پلانے مین رکہا جب وہ بادشاہ کے پاس جانے لگا تو یوسفؑ نے کہا بادشاہ سے ہماری رہائی کی
سفارش کرنا مگر وہ بادشاہ کے پاس جاکر بہول گیا جبرئیل آئے اور کہا اے یوسفؑ خدا کہتا ہے کہ ہم نے تم کو سب سے
اچھا بنایا بہائیو پر فضیلت دی کنوان سے سلامت باہر نکالا یوسفؑ نے کہا خدا مالک ہے جبرئیل نے حکم خدا سے کہا
کہ آپکو ابہی اور قید مین رہنا پڑیگا اسوجہ سے کہ غیر خدا سے اپنی مدد چاہئے ہے پس اسوجہ سے کئی سال یوسفؑ
قید مین اور رہے بعد کئی سال کے دعا کیا کہ خداوند خلاصی دے تب بادشاہ مصر نے خواب دیکھا کہ سات گائے
موٹی ہین اونکو سات گائے دبلی نے اکر کہا لیا اور سات بال ہری ہین اونکو سات بال خشک لپٹ گئین اور
دبا لیا اس خوابکی تعبیر بادشاہ نے اپنے قوم کے عاقلون سے پوچھا کسی نے کہا خواب پریشان ہین تب وہ ساقی
جسکو یوسفؑ نے خواب کی تعبیر بتلائی تھی نام اوسکا محیلہ تہا اوس نے بادشاہ سے کہا کہ اس خواب کی تعبیر یوسفؑ
جو قید مین ہین جانتے ہین اور بادشاہ کے حکم سے یوسفؑ کے قید خانہ مین آیا اور خواب کی تعبیر دریافت کیا یوسفؑ
یوسفؑ نے کہا کہ سات برس بہت اچھی بارش ہوگئی اور کثرت سے غلہ پیدا ہوگا اور سات برس پانی نہ برسیگا بڑا قحط
پڑیگا اسی سات برس کے زمانہ پیداواری مین جو کہیتی ہو اوسمین بقدر ضرورت سالانہ غلہ کہانے کو مالش
کیا جاوے باقی کل دانہ بالی مین رہنے اور حفاظت سے رکہا رہے وہ غلہ سات برس کے قحط مین کام آوے گا

جب تعبیر بادشاہ کو ملی تو یوسفؑ کو بلوایا نہین گئے کہا جب تک عورات مصر و زلیخا ہمارے بد چلنی کی کیفیت
ظاہر نہ کرین گے ہم قید سے باہر نہین آسکتے پس بادشاہ نے اون عورات کو بلوایا اونسے حال یوسفؑ کا پوچھا تو
اون عورتون نے کہا ہملوگون نے کوبرائی یوسفؑ مین نہین دیکہی وہ نیک اور پارسا ہین زلیخا نے کہا اب بہید کہل
گیا بیشک یوسفؑ سے مین نے ہی خواہش کی تہی اونہون نے انکار کیا تہا تب یوسفؑ قید خانہ سے باہر آئے
بادشاہ نے کام سلطنت یوسفؑ کو سپرد کیا خداوند کریم کہتا ہے کہ ہم نیکی کرنیوالونکو نیک بدلہ دیتے ہین یوسفؑ
منتظم ہوئے سات برس تہ زمانہ پیداواری مین بقدر ضرورت غلہ کہانیکو دیکر باقی دانہ بالونمین رہنے دیا اور
جب قحط کا زمانہ آیا تو اوسی مین سے غلہ دینے لگے بوجہ قحط اولاد یعقوبؑ بہی غلہ لینے آئے یوسفؑ اپنے سامنے
غلہ بیچتے تہے بہائیونکو پہچان لیا اونلوگون مین سے کسی نے نہین پہچانا یوسفؑ نے پوچہا تملوگ کون ہو کہا ہم
ہین اولاد یعقوبؑ یوسفؑ اونکو غلہ رعایت سے دیا اور پوچہا تمہارے اور بہائی بہی ہین کہا ہان دوسری مان
سے ایک بہائی اور ہے اوسکو ہمارا باپ الگ نہین کرتا کہین جانے نہین دیتا یوسفؑ نے کہا ہم تمہارے ساتہہ
کسقدر احسان کرتے ہین اگر دوسرے بہائی کو لاؤ گے تو ایک اونٹ غلہ ہم مفت مین دینگے اگر نہ لاؤ گے تو ہم غلہ
نہ دینگے اونلوگون نے کہا باپکو کسی طرح راضی کر کے لادینگے یوسفؑ نے جو قیمت غلہ کے عیوض ملا تہا اوسکو
چہپوا کر ذریعہ اپنے ملازمونکے اونٹونکے شلیطونمین بہرا کر واپس کر دیا تہا کہ جسمین یہ لوگ اپنے گہر جا کر اپنا مال
دیکہین اور خوش ہو کر پہر اوین جب اولاد یعقوبؑ اپنے گہر پہونچے غلہ نکالا تو اوسمین اپنی قیمت واپس پائی دیکہکر
بہت خوش ہوئے یعقوبؑ سے کہا کہ بادشاہ مصر بہت نیک ہے ہمارے ساتہہ سلوک کیا ہے بنیامین کو بلایا ہے
ہمکو ایک اونٹ غلہ زیادہ دیگا جلد ہمارے ساتہہ بنیامین کو بہیجئے جسمین ہم جا کر غلہ لاوین کیونکہ جو غلہ لائے ہین
تہوڑا ہے کافی نہ ہوگا یعقوبؑ نے کہا تمہارے ساتہہ بنیامین کو نہ بہیجونگا ڈرتا ہون کہ مثل یوسفؑ اسکے ساتہہ بہی برائی
کرو البتہ اگر خدا کو ضامن دوگے تو جانے دینگے پس وہ لوگ علاوہ مشیت الہی کے خود کسی طرح کی برائی ہمراہ
بنیامین نہ کرنیکی قسم کہا کر خدا کو ضامن دیا یعقوبؑ نے بنیامین سے کہدیا کہ اناوگر نکے ساتہہ جاؤ مگر ایک دروازہ
سے نجانا یہ محبت پدری تہی ورنہ حکم خدا مین کیا اختیار تہا پس اولاد یعقوبؑ معہ بنیامین کے پاس بادشاہ مصر
کے گئے بنیامین اونکے ہمراہ ضرور تہے مگر نہ اونکے ساتہہ کہاتے تہے اور نہ بیٹہتے تہے یوسفؑ نے بنیامین سے اسکا
سبب دریافت کیا تو کہا ہمارے بہائی مادری کو یہ لوگ اپنے ساتہہ جنگل مین لیگئے اور واپس آکر کہا کہ بہیڑیے نے
کہا لیا جس سے ہم نے عہد کیا ہے کہ ان سے الگ رہا کرین یوسفؑ نے پوچہا تمہاری شادی ہوگئی ہے کہا ہان پوچہا لڑکے
ہوئے ہین کہا ہان تین لڑکے ہین پوچہا کیا نام ہے کہا گرگ پیراہن خون پوچہا یہ نام کیون رکہا ہے کہا اسوجہ سے
کہ تین مین سے جسے بلاؤن بہائی کو یاد کرون یوسفؑ نے دوسرے بہائیون کو باہر بہیجدیا بنیامین کو اپنے پاس
رکہا اور کہا مین یوسفؑ ہون رنج نہ کرو کسی حیلہ سے تمکو رکہ لونگا تبلانا مت پس پیمانہ سونے کا بنیامین کے
اونٹ کے شلیطہ مین اندر چہپوا کر رکہوا دیا اور آواز دلایا کہ پیمانہ شاہی جو سونیکا ہے گم ہے بہائیون نے کہا ہم مفسد

اور چور نہین ہین یوسفؑ نے کہا جسکے پاس پیمانہ نکلے اوسکی کیا سزا ہے کہا طریق یعقوبؑ مین چور قید رکہا جاتا ہے پس
پیمانہ کی تلاش ہوئی بنیامین کے اونٹ کے شلیطہ مین برآمد ہوا بہائیون نے یوسفؑ سے کہ ہمارا باپ بہت ضعیف
ہے بنیامین سے اوسکو محبت ہے اسکے نہ جانے سے اوسے تکلیف ہوگی بنیامین کو چہوڑ دو اسکے عیوض مین ہملوگون
مین سے کسی کو رکہہ لو یوسفؑ نے کہا جسکے پاس سے ہمارا مال نکلا ہے ہم اوسی کو اپنے پاس رکہینگے آپسمین بہائیون
نے صلاح کیا کہ اسکی خبر باپ کو ہونا چاہئے یہودا نے کہا ہم اس جگہہ سے نہ ہٹینگے جب تک کچہ حکم خدا یا ہمارے
باپ کا نہ ہوگا تملوگ جاؤ اور اطلاع کرو سب چلے گئے صرف یہودا رہ گیا یہودا سے اور یوسفؑ سے گفتگو تیزی کی
ہوتی تہی اولاد یعقوبؑ کی یہ خاصیت تہی کہ اگر اونکو غصہ آتا تو اونکے بالون سے پیلا خون نکلنے لگتا اور جبتک
کوئی اولاد یعقوبؑ مین سے ہاتہہ نہ رکہتا بند نہ ہوتا پس یہودا کی بالون سے پیلا خون نکلنے لگا یوسفؑ کا ایک لڑکا
اوس جگہہ کہیلتا تہا اوسکا ہاتہہ لگ گیا یہودا کا غصہ اوتر گیا تین مرتبہ یہودا کو غصہ آیا اور ہر تین مرتبہ اوس لڑکے
کا ہاتہہ یہودا کے بدن سے لگ گیا غصہ اوتر گیا یہودا کو شک ہوا کہ یہان کوئی ضرور اولاد یعقوبؑ کا ہے جب
یعقوبؑ کو خبر ہوئی کہ بنیامین پیمانہ کی چوری مین پکڑ لیگی تو لڑکون سے کہا مثل مگر یوسفؑ کے یہ کہی
تملوگون نے کیا لڑکون نے کہا کہ شہر کے رہنے والے ہمراہیون سے پوچہ لیجئے بہائیون نے کوئی مکر نہین
کیا یعقوبؑ افسوس کرنے لگے یعقوبؑ کا رنج یوسفؑ کی جدائی مین اسقدر تہا جیسے اگر ستر عورتون کو
اپنے بچون کے مرجانے پر ہوتا ہے اور یعقوبؑ ملک الموت سے تصدیق کر چکے تہے کہ یوسفؑ کی روح قبض
نہین ہوئی تاہم یہ صدمہ تہا کہ بیس سال گذر چکے تہے اور رنج تازہ تہا آنکہہ سے کم دیکہائی دیتا تہا یعقوبؑ نے
لڑکون سے کہا جاؤ اور تلاش کرو یوسفؑ اور بنیامین کو مہربانی خدا سے ناامید نہ ہو وہ سب پر مالک ہے
کہتے ہین کہ ایک خط عزیز مصر نے اس مضمون کا یعقوبؑ کو لکہا کہ ہمنے یوسفؑ کو خرید کیا اور بنیامین کو چوری مین
پکڑا یہ دونون ہمارے غلامی مین ہین یہ بات یعقوبؑ کو بہت سخت معلوم ہوئی اور جواب لکہا بسم اللہ الرحمن الرحیم
یہ خط یعقوبؑ اسرائیل خدا لڑکا اسحاقؑ ذبیح خدا بیٹا ابراہیمؑ خلیل اللہ جسکو نمرود مردود نے آگ مین ڈلوا دیا
اور وہ نہ جلے آگ ٹہنڈی ہوگئی میرے دادا ابراہیمؑ کو خواب مین حکم خدا ہوا کہ میرے باپ اسحاقؑ کو ذبح کرین
جب ابراہیمؑ اپنی خوشی اور اسحاقؑ کی رضامندی سے چہری لیکر زمین پر لٹا کر ذبح کرنے لگے تو خدا نے اونکے
بدلہ مین بہیڑ بہیجدیا اونکو ذبح سے بچایا پس میرے نزدیک یوسفؑ سے زیادہ کوئی دوست نہ تہا اوسکے بہائی میرے
پاس سے جنگل مین لے گئے اور واپس آکر کہا کہ بہیڑیا اوٹہا لیگیا وہ صدمہ ہوا کہ میری آنکہہ کی روشنی
کم ہوگئی اوسکے بعد اوسکے بہائی کو دیکہکر دلجمعی ہوتی تہی اوسکو غلہ خریدنے کو میرے پاس سے لیگئے اور واپس
آکر کہا کہ چوری پیمانہ مین گرفتار ہوگیا حالانکہ ہم چور نہین ہوسکتے اور نہ گناہ کبیرہ کر سکتے ہین اسلئے تجہسے سوال ہے
کہ بحق خدائے ابراہیمؑ و اسحاقؑ مجہپر مہربانی کر اور میرے لڑکے کو میرے پاس واپس کر یہ خط یوسفؑ کو ملا چاہا کہ
سب کے سامنے پڑہین مگر رونا ضبط نہ کرسکے اندر چلے گئے اور خوب رویا پہر منہ دہو کر باہر آئے پہر گلا بند ہوگیا او

اندر چلیگی رو کر منہ دہو کر باہر آئے اور بہائیون سے کہا جانتے ہو تملوگون نے یوسفؑ کے ساتہہ کیا برائی کی ہے وہ لوگ
بولے تو ہی ہے یوسفؑ یوسفؑ نے کہا ہان سب نے کہا ہم نے قصور کیا آپ نیکوکار ہین معاف کیجئے یوسفؑ نے کہا
خدا تمکو بخشے آج وہ رحیم ہے اور لیجاؤ میرا کرتہ میرے باپ کے منہ پر ڈالدو اور اوسکو مع اہل و عیال کے یہان میرے
پاس لاؤ یہ وہ کرتہ تہا جو بہشت سے لاکر وقت پڑنے آگ کے جبرئیل نے ابراہیمؑ کو پہنایا تہا اور یعقوبؑ نے بطور
تعویذ یوسفؑ کے ہاتہہ مین باندہ دیا تہا یہان مصر مین کرتہ نکالا اور کنعان مین یعقوبؑ نے کہا آتی ہی مجہے بوے
یوسفؑ کی جو لوگ اوس جگہہ بیٹہے تہے بولے اے یعقوبؑ تو محبت یوسفؑ مین دیوانہ ہوگیا ہے یعقوبؑ نے
کہا تملوگ رحمت خدا سے تعجب نکرو وہ جامع المتفرقین ہے پس کرتہ لیکر بشیر پہونچا اور یعقوبؑ کے منہ پر
ڈالدیا اوسیوقت یعقوبؑ کی آنکہہ روشن ہوگئی اور دیکہنے لگے کہا یہ ہے قدرت پروردگار عالم کی جسکو
تملوگ نہین جانتے تہے کہا بہائیون نے خطا کیا ہمارے لئے خدا سے استغفار کیجئے یعقوبؑ نے کہا جلد دعا تمہارے
بخشش کے لئے خدا سے کرونگا وہ رحیم ہے بخشدیگا یہ بات کی یوسفؑ نے فوراً کہا خدا تمکو آج بخشے وہ رحیم ہے اسوجہ سے
کہا کہ خود یوسفؑ کیساتہہ برائی کی تہی اور یعقوبؑ نے کہا جلد دعا کرونگا اسوجہ سے آیندہ دعا کرنیکو کہا کہ برائی غیر
کیساتہہ کی تہی - فاصلہ درمیان یوسفؑ و یعقوبؑ اٹہارہ دنکا راستہ تہا یعقوبؑ روانہ ہوئے اور یوسفؑ کے
پاس پہونچے دیکہا کہ یوسفؑ تخت پر بیٹہے ہین سب لوگ سجدہ مین گر پڑے یوسفؑ نے کہا اے باپ یہ ہے تعبیر میرے
خواب کی جسکو خدا نے سچا کیا اور وے مجہکو یہ عزت کرتے ہین کہ یہ سجدہ یوسفؑ کا نہ تہا بلکہ خدا کے مہربانی کے شکریہ مین
تہا جو سجدہ خدا تہا جسنے یوسفؑ کو اور سب کو پہر ملادیا اور سب خوش ہوئے - یوسفؑ نے بہی سجدہ شکر خدا کا کیا اسی
وقت جبرئیل آئے اور کہا اے یوسفؑ اپنا ہاتہہ نکالو جب یوسفؑ نے اپنا ہاتہہ نکالا تو نور پیغمبری انگلی یوسفؑ سے
نکل گیا یوسفؑ نے کہا اے جبرئیل یہ کیا چیز نکل گئی جبرئیلؑ نے کہا نور پیغمبری تمہارے صلب سے نکل گئی تم نے
اپنے باپ کی تعظیم نہین کی اسوجہ سے اور چونکہ لاوی نے تمکو قتل سے بچایا ہے پیغمبری اونکے اولاد مین گئی سب
پیغمبران بنی اسرائیل سب اولاد لاوی سے ہین اوسی مین موسیٰؑ بہی ہین یعقوبؑ نے کہا اے یوسفؑ جب تمہارے بہائی
ہمارے پاس سے تمکو لیگئے تو تمہارے ساتہہ کیا برتاؤ کیا یوسفؑ نے کہا اے باپ ہمکو معاف رکہے اسکے کہنے سے یعقوبؑ
نے کہا سب نہین تو کچہہ بتاؤ یوسفؑ نے کہا جب ہمکو آپکے پاس سے لیگئے اور کنوان مین ڈالنے لگے تو کہا کرتہ اوتار دو
مین نے انکار کیا تو چہری نکالکر کہا اگر کرتہ نہ اوتاروگے تو مار ڈالینگے تب ہم نے کرتہ اوتار دیا اونلوگون نے
ہمکو کنوان مین ڈالدیا یہ بات سنکر یعقوبؑ روئے اور بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے اور کہا اور کہو یوسفؑ نے
کہا بس زیادہ حال کہنے سے معاف کیجئے لکہا ہے کہ کرتہ جسکی خوشبو دماغ یعقوبؑ مین پہونچی وہ کرتہ ہے جو وقت
پڑنے آگ کے جبرئیل نے ابراہیمؑ کو بہشت سے لاکر پہنایا تہا اور ابراہیمؑ نے اسحاقؑ کو پہنایا اور اسحاقؑ نے یعقوبؑ
کو پہنایا یعقوبؑ نے تعویذ بناکر یوسفؑ کے بازو پر باندہ دیا تہا کنوان مین بہی وہ بطور بازو پر بندہا تہا یہی
یوسفؑ نے بہی بوجہ محبت یوسفؑ کے یوسفؑ کو چوری کا الزام لگاکر اپنے یہان قید کیا تہا بعد مرجانے عزیز مصر کے

زلیخا محتاج ہوگئی بہیکہ مانگنے لگی لوگون نے کہا یوسفؑ سے مانگ زلیخا نے کہا شرم کرتی ہون مگر ایک روز راہ مین بیٹھگئی
جب لشکر یوسفؑ گذرا تو کہنے لگی کہ شکر خدا کا کہ نافرمانی سے بادشاہ کو فقیر کرتا ہے اور تابعداری سے نوکر کو بادشاہ
بناتا ہے یوسفؑ نے کہا تو زلیخا ہے بولی ہان پس حضرت یوسفؑ زلیخا کو مکان لیگئے اُسنے توبہ کی اور ایمان لائی یوسفؑ
نے دعا کیا پہر وہ جوان ہوئی یوسفؑ نے نکاح کیا اوسوقت تک باکرہ تہی دریافت یوسفؑ پر کہا میرا شوہر نامرد تہا
عمر یوسفؑ وقت گرنے کنوان کے سات برس کی تہی اور وقت جانے قید کے بارہ سال کی تہی اٹہارہ سال قید
مین رہے قید سے چہوٹ کر اسی سال بادشاہی کی کل عمر ایک سو دس برس کی ہوئی پہلے سال قحط مین غلہ بعوض
روپیہ واشرفی کے بیچا یہانتک کہ روپیہ واشرفی کسیکے پاس نہ رہ گیا یوسفؑ کے قبضہ مین آیا دوسرے سال زیور
وجواہر کے عیوض دیا اور سب زیور وجواہر یوسفؑ کے قبضہ مین آگیا تیسرے سال غلہ بعیوض مویشی وجانور
کے دیا اور سب یوسفؑ کے قبضہ مین ہوگیا چوتہے سال غلہ بعیوض غلام لونڈی کے دیا اور سب ملک یوسفؑ مین
آئے پانچوین سال غلہ بعیوض مکان ودوکان بیچا اور سبکے مالک یوسفؑ ہوئے چہٹوین سال غلہ بعیوض باغ و
کہیتی و نہر کے بیچا اور سب پر قابض ہوئے ساتوین سال غلہ دیکر سب کو اپنی غلامی مین لکہوا کر پہر آزاد کردیا
یہ مہربانی خداوند جل شانہٗ کی تہی کہ یوسفؑ کو فروخت کرایا قید کرایا پہر بادشاہ کر کے سبکو اونکا غلام بنایا یعقوبؑ
بعد ملاقات دو برس زندہ رہکر انتقال فرمایا اور اونکی لاش تابوت مین رکہکر شام مین لیجا کر یوسفؑ نے دفن
کیا تا حیات یعقوبؑ کے یوسفؑ پیغمبر نہ تہے صرف بادشاہ تہے بعد انتقال یعقوبؑ کے پیغمبر ہوئے بادشاہ جسنے
یوسفؑ کو سب کام سپرد کیا اوسکا نام ریان بن الولید تہا اوسکو فرعون بہی کہتے تہے ایک آدمی قوم عاد کا بچا ہوا زندہ
تہا اوسکو لوگ بہت تکلیف دیتے تہے اُسنے فرعون سے کہا کہ ہمکو اس آفت سے بچاؤ تو بہت سی خبرین پرانی
تجہے سنایا کرون فرعون نے امان دیدیا فرعون کے نزدیک عادی سچا سمجہا جاتا تہا یوسفؑ بہی سچے سمجہے جاتے تہے لیکن وہ
فرعون نے یوسفؑ سے پوچہا آپ سے بہی اچہا کوئی آدمی ہے یوسفؑ نے کہا میرے باپ یعقوبؑ ہین پس یعقوبؑ بولائے گئے
بادشاہ یعقوبؑ کی عزت یوسفؑ سے زیادہ کی کرتا تہا فرعون نے یعقوبؑ سے پوچہا آپکی عمر کیا ہے فرمایا ایکسو
بیس سال عادی بولا جہوٹ کہتے ہو یہ بات فرعون کو ناگوار معلوم ہوئی یعقوبؑ چپ رہے پہر فرعون نے پوچہا
آپکی عمر کیا ہے یعقوبؑ بولے ایکسو بیس سال پہر عادی بولا جہوٹ کہتے ہو تب یعقوبؑ نے کہا خداوندا اگر مینے اپنی عمر
جہوٹ نہین بتلائی تو اس عادی کی ڈاڑہی اسکے چہاتی پر آجاوے اوسیوقت اوسکی ڈاڑہی چہاتی مین آگئی فرعون
ڈر گیا اور کہا ہم نے اسکو امان دیا آپکی بددعا سے اسکا یہ حال ہوا دعا کیجئے اسکی ڈاڑہی اپنی جگہہ مین آجاوے
یعقوبؑ نے دعا کیا تو ڈاڑہی جگہہ پر آگئی عادی بولا ہم نے اسکو ابراہیمؑ کیسا دیکہا ہے یعقوبؑ نے کہا میرے باپ اسحاقؑ کو دیکہا
ہوگا عادی بولا آپ کون ہین کہا ہم ہین یعقوبؑ پسر اسحاقؑ پسر ابراہیمؑ عادی بولا سچ کہتے ہو مینے اسحاقؑ کو دیکہا
ہے فرعون بولا تم دونون سچے ہو یوسفؑ اٹہارہ دن کے راستہ پر یعقوبؑ سے دور تہے جو منظور خدا تہا
ورنہ خدا پردہ ہٹا دیتا ایک دوسرے کو دیکہتے جب یوسفؑ نے قیدی سے امداد چاہی تو جبرئیلؑ آئے یوسفؑ سے

کہاکہ نیچے دیکھو اور اپنا پر مارا سات طبق زمین پہٹگئی اور ایک پتھر پہٹا نظر آیا اوسکے اندر ایک کیڑہ بیٹھا تہا کہا خدا اس کیڑے کا بہی نگہبان ہے اور آپکو یہ خیال ہوا کہ خدا آپکو یاد نکریگا پس اسبات سے کئی سال یوسفؑ قید خانہ مین روئے قید خانہ کے لوگ پریشان ہوگئے اسبات پر اتفاق کیا کہ ایکروز رو ئین۔ بحکم خدا یعقوبؑ ایک عابد کے پاس گئے اُسنے کہا مرحبا اے ابراہیمؑ یعقوبؑ نے کہا مین ابراہیمؑ نہین ہون بلکہ یعقوبؑ پسر اسحاقؑ پسر ابراہیمؑ ہون پوچہا ایسے ضعیف کیون ہوگئے ہو کہا رنج و تکلیف سے وحی آئی کہ اے یعقوبؑ میری شکایت میرے بندہ سے کرتا ہے عرض کیا خداوند معاف کر اب ندہ ایسا نہ ہوگا اوس روز سے اگر کوئی تکلیف ہوتی تہی تو کہتے تہے کہ اسکی شکایت مجہے اپنے خدا سے ہے دوسرے سے نہین ہے یوسفؑ کے ماں کا نام راحیل تہا عزیز مصر جس نے یوسفؑ کو قید کیا تہا اوسکا نام قطفیر تہا یعقوبؑ کو گوشت اونٹ نقصان کرتا تہا جس سے اونٹ کا گوشت کہانا چہوڑ دیا تہا اور یہ بہی لکہا ہے کہ کسی منت مین اونٹ کا گوشت کہانا نذر خدا کر دیا تہا پہلے گوشت اونٹ سے بہت رغبت تہی۔

ذکر ایوبؑ حیات القلوب سے

ایوبؑ پسر اموص پسر عیض پسر اسحاقؑ پسر ابراہیمؑ ہین عورت اونکی رحمت نام لڑکی یوسفؑ کی تہین عبادت ایوبؑ کی آسمان پر مشہور تہی شیطان نے کہا خداوند شکر ایوبؑ زیادتی مال اور اولاد سے ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ایسی عبادت کبہی نہ کرتا خدا کا حکم ہوا کہ تجہے ایوبؑ کے مال اور اولاد پر اختیار دیا گیا پس وہ ملعون آیا اور اولاد کو مار ڈالا مال کو خراب کر دیا مگر شکر ایوبؑ کا اور زیادہ ہوا پس کہیتی پر اختیار پایا کہیتی کو بہی جلا دیا اسپر بہی شکر ایوبؑ کا زیادہ ہوا پہر بہیڑ بکری پر اختیار پایا اونکو مار ڈالا اُسمین بہی شکر کیا تب شیطان بولا خداوند ایوب جانتا ہے کہ یہ سب مال اولاد کہیتی جانور ہمکو واپس ملیگی مجہے جسم ایوبؑ پر اختیار دے حکم ہوا کہ سوائے عقل و ایمان باقی کل جسم پر اختیار دیا گیا پس ابلیس ملعون آگ سموم لا کر مُنہ کی طرف سے پہونک دیا کل بدن ایوبؑ کا پہوڑا ہوگیا اور سات برس اس درد مین مبتلا رہے شیطان مردود عابدونکے پاس جو پہاڑون مین عبادت کرتے تہے گیا اور اونسے کہا ایوبؑ اپنے گناہ سے بلا مین گرفتار ہے چلو دریافت کرین کیا گناہ کیا ہے غرضکہ سب کو ہمراہ لیکر آیا اور پوچہا کہ کیا گناہ کیا ہے ایوبؑ نے قسم کہائی کہ کوئی گناہ یا نافرمانی خدا کی مجہسے سرزد نہین ہوئی اسپر ایک مرد جوان خوبصورت عابدون سے بولا وائے تملوگونپر جو پیغمبر خدا کی سرزنش کیلئے آئے ہو حال یہ ہوا ایوبؑ کے لئے روزانہ اونکی عورت کہانا بازار سے لاتی تہین اور ایوبؑ کی اچہی طرح خدمت کرتی ایک روز بازار گئین یہان بحکم خدا ایوبؑ کے پاس ایک فرشتہ آیا اور زمین پر لات مارا پانیکا چشمہ نہایت صاف نکلا ایوبؑ نے اوسمین غسل کیا اوسیوقت سب زخم اچہے ہوگئے اور اوس جگہہ ایک سبز باغ لگ گیا عورت ایوبؑ جب بازار سے واپس آئین دیکہا یہان باغ سبز لگا ہے ایوبؑ نظر نہین آئے گہبرا کر پکارا اے ایوبؑ کہان گیا تحیر کیا گذری ایوبؑ نے آواز دیا کہ مین یہان ہون اور عورت ایوبؑ جب بازار گئین تہین تو اُسیوقت

بال اُنکے ستھرے تھے بازاریون نے کہا اپنے سر کے بال نوچکر دو تو کھانا دین کیونکہ اونکے بال طلائی تھے عورت ایوبؑ
نے بال نوچکر دیدیا اور کھانا لیکر چلی آئین بال بکھرے ہوئے دیکھکر ایوبؑ بولے خدا کی قسم تجھے سو کوڑا مارونگا
عورت نے حال بازاریونکا بیان کیا تو ایوبؑ رنجیدہ ہوئے حکم خدا ہوا کہ ترکہ ہین سو ضرب ہوتے ہین اوسی کا
جہاڑو لیکر مارو قسم پوری ہو جاوے پس ترکہ کا جہاڑو لیکر ایوبؑ نے اپنی عورت کو مارا اور بحکم خدا مال اولاد
کہیتی جانور سب بدستور پہلے کے ہوگئے مگر اسمین دو روایت ہین ایک یہ کہ کل وہی دوسری یہ کہ مثل
اوسکے دوسری اور بدن مین کیڑہ پڑنا غلط مشہور ہے کسی عالم امامیہ نے قبول نہین کیا کیونکہ نبی پیغمبر بے
عیب ہوتے ہین۔

ذکر شعیب علیہ السلام حیات القلوب سے

شعیبؑ پیغمبر عرب سے ہین اُنہون نے ترازو واسطے تولنے کے بنائی انکی امت باوجود منع کرنیکے باز
نہ رہتی تہی مال لیتے تھے تو زیادہ تول لیتے تھے مال دیتے تھے تو کم تول کر دیتے تھے ڈانڈی مین چوری کرتے
تھے ایک مرتبہ شہر مدائین مین مبعوث ہوئے انکی امت نافرمانی مین ہلاک ہوئے دوسرے مرتبہ جنگلی لوگون پر
مبعوث ہوئے وہ بہی ہلاک ہوئے عذاب یہ تہے کہ پہلے سخت گرمی ہین گہبراتے تہے تو ایک بادل آکر سایہ
کرکے کہڑا ہو جاتا تہا اوسکے نیچے سبلوگ جاکر آرام کرتے تہے تو اوس بادل سے آگ برستی تہی سب جل جاتے
تہے چالیس ہزار گنہگار ساٹھ ہزار نیکوکار اسوجہ سے نیکوکار ہلاک ہوئے کہ بدکارونکے شریک کیون سکونت
اختیار کئے اور موسیٰؑ شعیبؑ سے بمقام مداین ملے تہے اور عصا وغیرہ لیگئے تہے۔

ذکر موسیٰؑ علیہ السلام حیات القلوب سے

موسیٰؑ پسر عمران پسر یصہر پسر لاہت پسر لاوی پسر یعقوبؑ کے ہین انکے مان کا نام لوجائید تہا یوسفؑ نے
وصیت کی تہی کہ جب موسیٰؑ پیغمبر ہون تو تملوگ ایمان لانا اور قبطی غالب ہونگے تم لوگونکو سخت تکلیف دینگے
موسیٰ تمکو اونسے رہائی دینگے اسوجہ سے بنی اسرائیل ہین سے بہت لوگون نے اپنے اپنے لڑکونکا عمران
اور عمران کے لڑکے کا نام موسیٰؑ رکہا فرعون کو خبر ہوئی کہ بنی اسرائیل مین عنقریب ایک لڑکا پیدا
ہوگا وہ ہمارے دین اور بادشاہی کو خراب کریگا حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے جو لڑکا ہو قتل کرڈالا جاوے
اور لڑکیان زندہ رکہی جاوین بنی اسرائیل نے آپسمین صلاح کیا کہ فرعون ہماری لڑکیان زندہ رکہتا
ہے لڑکا مار ڈالتا ہے تو اسطرح مین ہماری نسل نہ رہ جائیگی بہتر ہوگا عورتون سے تعلق چھوڑ دین جس مین
لڑکیان بہی نہ رہین عمران نے کہا جو منظور خدا ہوگا وہ ہرگز نہ ٹلیگا فرعون کی کارروائی سے ہماری نسل
بچا دیگی جو لڑکا پیدا ہونیوالا ہے ضرور پیدا ہوگا اور اُسکو کوئی نہ مار سکیگا چاہے جو عورتونکو حرام کرے ہم

حرام نہ کرینگے پس اپنی بی بی سے صحبت کی حمل موسیٰؑ کا رہ گیا فرعون نے دایہ مقرر کر دیا تہا وہ ہر وقت نگرانی رکہتی
تہی اسوجہ سے موسیٰؑ کی ماں کو بہت رنج رہتا تہا کہ اگر لڑکا پیدا ہوگا تو یہ دایہ پہرہ والونکو اطلاع کریگی پہرہ والے
مار ڈالینگے اسی خیال سے دن بدن دُبلی ہوتی جاتی تہین ایکروز دایہ نے پوچہا کہ تمہاری یہ حالت
کیون ہے موسیٰ کی ماں بولین کہ یہ حالت میری اس تردد اور رنج مین ہے کہ جب ہمارے لڑکا پیدا ہوگا تو
تم پہرہ والون سے اطلاع کروگی پہرہ والے لڑکیکو مار ڈالینگے دایہ بولی تم ہرگز اندیشہ نکرو لڑکا پیدا ہوگا
تو مین چہپا دونگی جسوقت موسیٰؑ پیدا ہوئے پہر وہی اندیشہ موسیٰؑ کے مانکو ہوا اور گہبرانے لگین دایہ نے کہا گہبراؤ نہ مین
وعدہ پورا کر دونگی لڑکیکو چہپا دونگی پس موسیٰؑ کو کپڑہ مین لپیٹ کر رکہدیا اور کپڑہ لپیٹ کر گود مین لیکر
پہرہ والون کے پاس آئے اور کہا کہ خون کا ٹکڑہ گرا ہے لڑکا پیٹ مین نہ تہا موسیٰؑ کی ماں دودہ پلاکر بحکم خدا
موسیٰؑ کو ایک صندوق مین رکہکر بند کر دیا اور دریائے نیل مین ڈالدیا فرعون نے آسیہ کے لئے دریائے نیل کے کنار
پر محل بنوایا تہا اُسمین دونون بیٹہے سیر کر رہے تہے یہ صندوق بحکم خدا ہوا نے بہا کر وہین لیجا کر پہونچا دیا آسیہ
اوٹہین اور صندوق کو پکڑ کر کہولا تو اوسمین بچہ خوبصورت نظر پڑا فرعون سے کہا یہ لڑکا خوبصورت ہے
پالنا چاہئے اور فرعون کی اجازت سے رکہہ لیا دایہ کی تلاش ہوئی موسیٰؑ کی ماں نے اپنی لڑکی بہیجا کہ دیکہہ کیا
حالت ہے وہ انجان بنکر گئے دیکہا کہ موسیٰؑ کسی عورت کا دودہ نہین پیتے ہین موسیٰؑ کی بہن نے آسیہ سے کہا کہ
ایک عورت ہے شاید اوسکا دودہ پی لیوے آسیہ بولین جلد جاکر ساتہہ لا پس بہن موسیٰؑ کی اپنے ماں کے پاس
آئی اور ساتھہ لیوالیگئی جب موسیٰؑ کی ماں گئین اور موسیٰؑ کو اُٹہا کر چہاتی سے لگایا تو بہت خوش ہو کر دودہ
پینے لگے موسیٰؑ کی ماں آسیہ و فرعون کے اجازت سے موسیٰؑ کو اپنے گہر لائین اور دودہ پلاتی تہین دن بہر مین
کئی مرتبہ آسیہ کے دیکہنے لیجاتی تہین پس جب موسیٰؑ بڑے ہوئے تو ایکروز باہر نکلے دیکہا کہ موسیٰ کا قائیل
شیعہ ایک قبطی سے لپٹا ہے اور موسیٰؑ سے مدد چاہتا ہے جیسا کہ قرآن مین ہے ہذا من شیعتہٖ ہذا من عدوہٖ فاستغاثہ
الذین من شیعتہ موسیٰؑ نے قبطی کو ایک گہونسہ مارا مر گیا دوسرے روز پہر موسیٰؑ نکلے تو وہی شیعہ موسیٰؑ
کا دوسرے قبطی سے لپٹا ہے اور موسیٰؑ سے مدد مانگتا ہے موسیٰؑ نے کہا کل ایک سے لپٹا تہا آج دوسرے سے
لپٹا ہی معلوم ہوتا ہے تو مفسد ہے چاہا اپنے شیعہ کو مارین اُسنے کہا اے موسیٰؑ کیا چاہتا ہے تو کہ مار ڈالے
تو مجہکو جیسا کہ مار ڈالا کل ایک جان اور ہو تو ظالم اور نہین چاہتا تو کہ ہو منصف = دوسری روایت
یہ ہے کہ دوسرے روز بہی موسیٰؑ فرعون کو مارنا چاہا تو اُسنے کہا جیسا کہ گذرا یہ بات سنکر موسیٰؑ نے چہوڑ دیا
فرعون کو قبطی کے مار ڈالنے کی خبر ہوئی اُسپر سب نے صلاح کیا کہ موسیٰؑ کو مار ڈالین پس جبرئیل نجار آئے
اور موسیٰ کو اُنکے ارادہ سے اطلاع کی تو موسیٰ وہان سے چلدئے تین راتدن بغیر کہانا کہائے کنا کنوان
مداین پر پہونچے وہان دیکہا کہ بہت سے لوگ جمع ہین اور اپنی اپنی ڈہرونکو پانی بہر بہر پلاتے ہین اور دو
لڑکیان الگ کہڑی ہین موسیٰؑ نے اُن لڑکیون سے پوچہا تم یہان کیون کہڑے ہو تمہارا کیا کام ہے آن

لڑکیون نے کہاکہ ہمارا باپ بہت ضعیف ہے جب تک یہ لوگ پانی اپنے اپنے بہیڑ لونکو نہ پلالین ہم اسیطرح کہڑے رہینگے جب یہ لوگ پانی پلاکر چلے جاوینگے اور کنوان دگھاٹ خالی ہوجاویگا تو ہم اپنی بہیڑ یونکو پانی پلاوینگے یہ بات سُنکر موسیٰؑ اوٹہے کنوان سے جس ڈول کو دس آدمی سے کہینچکر پانی پلاتے تہے اوسکو اکیلے کہینچکر بہیڑونکو پانی پلادیا وہ لڑکیان اوس روز سب سے پہلے اپنے گہر چلی گئین جب گہر پہونچ گئین اور شعیبؑ جنکی وہ لڑکیان تہین دیکہاکہ آج یہ لڑکیان بہت جلد سویرے گہر آگئین ہین پوچہا آج کیونکر تم سویرے لوٹ آئین دونون لڑکیون نے کہاکہ آج کنوان پر ایک مرد صاحب قوت آگیا ہے اُس نے ہم سے پوچہا تم دونون کیون کہڑی ہو ہم نے کہا جب تک گہاٹ خالی نہ ہوگا ہم کہڑے رہینگے یہ سُنکر اُسنے پانی کہینچکر ہمارے بہیڑونکو پلادیا ہم چلے آئین شعیبؑ نے کہا جاؤ اور اوسکو ہمارے پاس بلالاؤ اور موسیٰؑ پانی پلاکر درخت کے نیچے بیٹہہ گئے تبسرا فاقہ تہا کہا خداوندا ہم کہانے سے محتاج ہین پس ایک لڑکی شعیبؑ کی جو شرم سے بات کرتی تہی پہونچی اور کہا ہمارے گہر چلو ہمارے باپ نے بلایا ہے کہ جو پانی اپنے ہمارے بہیڑونکو پلایا ہے اوسکی مزدوری آپکو دے پس موسیٰؑ روانہ ہوئے اور لڑکی سے کہا تو ہمارے پیچہے راہ بتلاتی چل آگے نہ چل ہم اولاد یعقوبؑ ہین ہم عورتونکے پیچہے نظر نہین ڈالتے پس وہ پیچہے اور موسیٰؑ آگے چلے اور موسیٰؑ آگے چلے اور شعیبؑ کے پاس پہونچے اور شعیبؑ سے سب حال فرعون اور قبطون کا بیان کیا شعیبؑ نے کہا اب مت ڈرو کوئی اندیشہ باقی نہین رہا شعیبؑ کی لڑکی بولی اے باپ اسکو مزدوری مین رکہہ لیجئے آدمی نیک وسخی وقوت ور ہے کیونکہ ضرور ہے کیسکو رکہیگا تب شعیبؑ نے موسیٰؑ سے کہا اگر آپ ہمارے یہان رہین تو ایک لڑکی ہم آپکو دین اور نکاح کردین موسیٰؑ نے منظور کیا اور دس برس تک رہے بعد دس برس موسیٰؑ اپنی عورت کو جسکا نام صفرا دختر شعیبؑ تہا ساتہہ لیا اور طرف بیت المقدس روانہ ہوئے جب روانہ ہوئے رات اندہیری تہی راہ چہوٹ گئی اور دیکہا دور سے ایک جگہہ آگ روشن ہے اپنی بی بی سے کہاکہ تم یہان ٹہرو ہم اس آگ کے پاس جاتے ہین آگ لاوین جسمین تم تاپو یا راہ کا پتہ دریافت کراوین گے پس موسیٰؑ جہان آگ نظر آتی تہی وہان پہونچے دیکہا ایک درخت ہے اوس مین سے آگ دکہائی دیتی ہے اور حالت یہ ہے کہ جب موسیٰؑ درخت کے قریب جڑ جاتے ہین تو آگ اوپر چلی جاتی ہے اور جب کچہہ دور ہٹ جاتے ہین تو آگ جڑ پر آجاتی ہے اس حالت کو دیکہکر موسیٰؑ کچہہ ڈرسا معلوم ہوا تو ایک آواز آئی کہ اے موسیٰؑ مت ڈر مین ہون خدا نہین ڈرتے مجہہ سے میرے بندہ نیک اور جو ڈنڈہ تیرے ہاتہہ مین ہے اوسکو زمین پر ڈالدے اور دیکہہ میری قدرت پس موسیٰؑ نے اپنا عصا زمین پر پہینکدیا وہ عصا بہت بڑا اژدہا ہوگیا موسیٰؑ اژدہا کو دیکہکر خوف کہاکر بہاگے پہر آواز آئی اے موسیٰؑ مت خوف کر موسیٰؑ نے کہا خداوندا کیا یہ آواز تیری ہے جواب پایا ہان یہ آواز میرے قدرت کی ہے تو اپنے ہاتہہ کو اژدہا کے مُنہ مین ڈالدے پس موسیٰؑ نے اپنا ہاتہہ اژدہا کے منہ مین ڈالدیا وہ اژدہا پہر وہی ڈنڈہ موسیٰؑ کے ہاتہہ مین ہوگیا جیسا پہلے تہا پہر آواز آئی کہ اپنا ہاتھ اپنے بغل مین لیجا موسیٰؑ اپنا ہاتھ بغل مین لیگئے اور پہر نکالا تو ہاتھ مین سے

روشنی نکلتی تھی اور پھر آواز آئی کہ اے موسیٰؑ محبت دنیا کو اپنے دل سے نکال اور فرعون کے پاس جاکر اوسکو
ہدایت توبہ و ایمان ہمارے خدائی کی کر موسیٰؑ نے کہا اے بار خدا مین اکیلا ہون اور میری زبان تو تلاتی ہے
میرے ساتھ میرے بہائی ہارون کو بھی بہیج وہ شیرین زبان اور قوت ور ہے حکم خدا ہوا کہ مین نے منظور کیا
تیرے بہائی ہارونکو بھی نبی بنایا اوسکو بھی ساتھ اپنے لیجا۔ بنی اسرائیل مین ظلم فرعون سے اور قبطیون سے شور
مچا تھا ایک عالم سے سنا تھا کہ موسیٰؑ جلد ظاہر ہونگے تو اوس عالم کو تلاش کرکے ایک جنگل مین پوچھہ رہے تھے
کہ کب تک مین موسیٰؑ اوینگے عالم نے کہا کہ زمانہ ظاہر ہونے موسیٰؑ کا چالیس سال ہے سب نے کہا شکر خدا تب عالم
کو وحی ہوئی کہ اس شکر کے بدلہ مین بجائے چالیس سال کے تیس سال کیا سب نے کہا کل نعمت خدا کے
نزدیک ہے پھر عالم کو وحی ہوئی کہ بجائے تیس برس کے ہم نے بیس برس کیا پھر سب نے کہا خیر سب خدا سے
ہے پھر وحی عالم کو ہوئی کہ بجائے بیس برس دس برس کہا سب نے کہا بدی کو سیوائے خدا دوسرا دور
نہین کرسکتا پھر عالم کو وحی ہوئی کہ تمہارے اوٹھنے سے پہلے موسیٰؑ ظاہر ہونگے اوسی وقت اونچیلی رات مین
دراز گوش پر سوار موسیٰؑ آگے عالم نے پوچھا کون ہو کہا مین ہون موسیٰؑ عالم نے پوچھا کس کے لڑکے کہا عمران
پوچھا وہ کسکا لڑکا کہا پسر لصہر پسر لاہت پسر لاوی پسر یعقوبؑ پوچھا کیون آئے ہو کہا جانب خدا سے رسالت
اور پیغمبری کو آیا ہون عالم اوٹھا ہاتھہ چوما اور بٹھلایا موسیٰؑ سب کو تسلی دیکر اور کچھہ کام و پیر تعینات کرکے متفرق
کردیا۔ وقت پرورش ایکروز فرعون نے چھینکا موسیٰؑ نے کہا الحمد للہ رب العالمین یہ سنکر فرعون نے طپانچہ
موسیٰؑ کے منہ پر مارا موسیٰؑ نے کود کر فرعون کی ڈاڑہی جو بڑی تہی نوچ لی فرعون قتل موسیٰؑ پر امادہ ہوا اسیہ
نے کہا یہ بچہ ہے کیا جانے فرعون نے کہا بلکہ جانکر ایسا کرتا ہے اسیہ نے کہا آگ اور خرما ایک جگہ رکھہ دو دیکھو کیا
کرتا ہے جب آگ اور خرما ایک جگہ رکھا گیا موسیٰؑ نے چاہا کہ خرما اوٹھاکر کہالین پس جبرئیل آئے اور ہاتھہ پکڑکر ہاتھہ
سے آگ اُٹھوادی موسیٰؑ جلکر رونے لگے اسیہ نے کہا دیکھا مین نہ کہتی تہی کہ نادان ہے وحی موسیٰؑ پر آتی تہی ہارون
پیرو موسیٰؑ تھے شعیبؑ نے موسیٰؑ سے کہا کہ اس سال جسقدر چتلی بھیڑ ہونگی سب تمکو دونگا چنانچہ اُس سال کی کل
چتلی بھیڑ موسیٰؑ کو ملین ڈنڈہ درخت مورد بہشت سے آدمؑ لائے تھے وہ بھی دیا وہ ڈنڈہ دو شاخہ تھا اوس ڈنڈہ
سے اندھیرے مین روشنی نکلتی تہی پیاس مین پانی دیتا تھا بھوک مین زمین پر گاڑ دینے سے میوہ پہلتا تھا دشمن
کی لڑائی مین سانپ ہوکر لڑتا تھا پہاڑ ملتا تھا اور موسیٰؑ ڈنڈہ سے مارتے تھے تو راستہ کہل جاتا دریا مین مارنے
سے راستہ ہوجاتا تھا پانی ادہر اُدہر کھڑا ہوجاتا تھا ایک شاخ مین شہد ٹپکتا تھا اور موسیٰؑ راستہ چلنے مین اگر تھکتے تھے
تو اُسپر سوار ہوجاتے تھے جہان چاہتے تھے پہونچا دیتا تھا اور عرق خوشبودار ٹپکتا تھا اور پہینکدیتے تھے تو اژدہا ہوکر
دانت و زبان دیکھلاتا تھا اور منہ سے دہوان و شعلہ نکلتا تھا بدن سے بال کھڑے دیکھائی دیتے تھے پتھر کو
نگل جاتا تھا بڑے بڑے درختونکو منہ سے کاٹ دیتا تھا جب فرعون کو معلوم ہوا کہ موسیٰؑ ہمارے دین کو اور ہمارے
شہر کو اور باشندونکو خراب کریگا تو سات قلعہ بنایا اسطرح کہ ایک قلعہ معہ چہار دیواری بناکر پھر ہر چہار طرف

بہت بڑا جنگل رکہکر پہر دوسرا شہر چارون طرف اوسکے آباد کرادیا اور شہر پناہ اوسکے چارون طرف بنواکر بہت بڑا جنگل
رکہکر پہر تیسرا چوتہا سات شہر اسی طرح پر آباد کرایا اور ہر جنگل مین شیر وجانور درندہ چہوڑوادیا مگر جب موسیٰ وہان
گئے تو کل جانور آکر گرد پہرنے لگے وقدم پکڑنے لگے یہ بات دیکہکر فرعون کو تعجب معلوم ہوتا تہا موسیٰ ہارون دونون
کملی پہنے تہے دروازہ پہاٹک فرعون پر گئے دربان سے کہا کہ فرعون کو اطلاع کر ہم واسطے رسالت وپیغمبری کے
آئے ہین دربان نے کہا خدا کو دوسرا کوئی پیغمبر نہین ملا جو تمکو بہیجا ہے موسیٰ کو غصہ آگیا ڈنڈہ سے مارا کل دروازہ
جو درمیان موسیٰ اور فرعون تہے کہل گئے فرعون سامنے نظر پڑا فرعون سے موسیٰ نے کہا مین رسول خدا کا ہون
فرعون نے کہا کیا معجزہ لائے ہو موسیٰ نے ڈنڈہ پہیکدیا وہ اژدہا ہوکر تلے کا تالو زمین مین جڑ دیوار قلعہ سے لگاکر
اوپر کا تالو دیوار کے اوپر لگاکر چاہا قلعہ معہ فرعون کے نگل جاوے فرعون ڈر گیا اور بہاگا پکارا اے موسیٰ بچاؤ
اور پایخانہ ہوگیا جسقدر لوگ تہے سب بہاگے قریب اسی ہزار آدمی ایکدوسرے پر گر کر ہلاک ہوگئے اُسکے بعد
فرعون نے شمعون اُستاد جادوگر کو اور سا اور غادور حفظ مفصی شاگردونکو بولایا تاکہ موسیٰ سے اونکو مقابلہ
کرائے جب جادوگر آئے تو فرعون سے کہا اگر ہم موسیٰ پر غالب ہون تو کیا بدلہ ہے چونکہ فرعون کے نزدیک اوسکی
وزارت اور مصاحبت بڑا درجہ اور عزت دین ودنیا پر سمجہا جاتا تہا بولا اپنا مشیر اور وزیر بناونگا جادوگرون نے کہا اے
موسیٰ لاؤ اپنے جادو کو موسیٰ نے کہا پہلے تم لاؤ بس جادوگرون نے اپنی اپنی لاٹہیان ورسیان جنمین پارہ بہرا تہا
اور حکمت ایسی تہی کہ اُنکو پہیکدینے سے وہ رسّی ولاٹہی مثل سانپ لوگونکو چلتے نظر آتے تہے پہیکدیا اُسکے بعد موسیٰ
نے اپنا عصا بحکم خدا ڈالدیا وہ ڈنڈہ اژدہا ہوکر سب لاٹہیان ورسیان جادوگرونکی نگل گیا تو جادوگرونکو یقین ہوگیا کہ یہ ڈنڈہ معجزہ
خدا سے اژدہا ہوا ہے جادو اسمین نہین ہے بولے ہم خدائے موسیٰ وہارون پر ایمان لائے اور سجدہ مین گر پڑے فرعون
نے کہا بلا اجازت ہمارے تملوگ ایمان لائے ہم تملوگون کو قتل کرینگے موسیٰ تمہارا اُستاد ہے تم سب جادوگر اُسکے
شاگرد ہو جادوگر بولے ہم صدق دل سے خدا پر ایمان لائے ہین تو چاہے جو کر ہم اُسپر راضی ہین موسیٰ کے معجزہ
پر فرعون کو بہی یقین ہوگیا مگر ہامان کے بہکانے سے ایمان نہ لایا اور مصلحتاً دوسرونکے سمجہانے کو کہا کہ موسیٰ
جادوگرونکا اُستاد ہے جادوگرونکو قتل کرادیا قوم موسیٰ کو فرعون سخت تکلیف دینے لگا اور قید کردیا بہت کچہہ موسیٰ
نے کہا کہ قوم فرعون کی کل لڑکیان طاعون سے مرجاوینگی فرعون کو معلوم ہوا تو کل لڑکیان بنی اسرائیل کو
پکڑواکر اپنے قوم کے لڑکیون کے ساتہہ بند کرادیا اور کہا کہ اب ہمارے قوم کی لڑکیان کیسے مرینگی کیونکہ اوسمین
قوم موسیٰ کی بہی لڑکیان ہین بحکم خدا جسقدر قوم فرعون کی لڑکیان تہین طاعون سے مرکر سڑ گئین اسی ہزار لڑکیان
علاوہ مادہ جانور کے مرین اور لڑکیان قوم موسیٰ بدستور صحیح وسالم رہین اسپر بہی اُسکے دلمین گمراہی زیادہ ہوئی پہر
موسیٰ نے دعا کیا اسقدر پانی برسا کہ مکانات قوم فرعون بالکل گر گئے اور جنگل مین جہونپڑا بناکر ٹہرے قوم موسیٰ کے
مکانون مین ایک بوند پانی نہ گیا فرعون سے موسیٰ نے واسطے رہائی اپنے قوم کے کہا مگر رہا نہ کیا اوس سال غلہ
بہت پیدا ہوا قوم فرعون نے کہا یہ طوفان ہمارے لئے باعث برکت تہا پہر موسیٰ نے اپنے ڈنڈہ سے پورب پچہم

اشارہ کیا تو اسقدر ٹیڈی آئین کہ قوم فرعون کی کہیتی باغ مکان لوہے تک کی چیزونکو کہالیا اور اُنکے بدن کی کہال
بال ڈاڑہی و سر سب کہالیا اور بنی اسرائیل کے کسی چیز کو نقصان نہ پہونچایا فرعون نے موسیٰؑ سے کہا یہ بلا ہٹادو
تو تیرے قوم کو چہوڑدون موسیٰؑ نے اشارہ کیا کل ٹیڈی چلی گئین مگر فرعون نے نہ تو قوم موسیٰؑ کو چہوڑا اور
نہ ایمان لایا پہر دعائے موسیٰؑ سے بحکم خدا لقوے مچہڑ لقوے پائے جو غلہ مین ہوتی ہین اسقدر آئین کہ تمام
غلہ اور سامان قوم فرعون مین بہر گئین اور غلہ و سامان و بال ڈاڑہی و سر کہا گئین فرعون نے موسیٰؑ سے کہا یہ
بلا ہٹادو تو تمہارے قوم کو چہوڑدون موسیٰؑ نے اشارہ کیا وہ سب چلی گئین مگر فرعون نے قوم موسیٰؑ کو نہ
چہوڑا نہ ایمان لایا بحکم خدا پہر دعائے موسیٰؑ سے دریائے نیل سے چہوٹے چہوٹے میڈہک آئے اور قوم قبطیان
کے سامان مال و غلہ وغیرہ مین بہت نقصان پہونچایا یہانتک کہ سب قبطی میڈہکون مین ڈوبے بیٹہے تہے بات
کو منہ کہولتے تہے تو میڈہک کود کود کر منہ مین گہوس جاتے تہے کہانا پینا بند کردیا یہ بلا بہی فرعون نے موسیٰؑ سے
دعا کرا کے دور کرایا جب بہی نہ بنی اسرائیل کو چہوڑا نہ ایمان لایا پہر دعائے موسیٰؑ کل پانی دریا نہر کنوان جسقدر تہا
سب خون ہوگیا قوم موسیٰؑ پیتی تہی تو پانی رہتا تہا قوم فرعون پیتی تہی تو خون ہوجاتا تہا یہانتک کہ قوم فرعون
بنی اسرائیل سے کہتے تہے کہ اپنے منہ مین پانی لیکر ہمارے منہ مین ڈالدو جب بنی اسرائیل اپنے منہ مین پانی
لیتے تہے تب تک پانی رہتا تہا اور جب قوم فرعون کی منہ مین ڈالدیتی تہی تو خون ہوجاتا تہا پتہ درختونکو پیاس
بجہانے کے واسطے چوستے تہے مگر جو رنگ پتون سے نکلتا تہا خون ہوجاتا تہا یہ بلا بہی فرعون نے موسیٰؑ سے کہا جب
کر کے ہٹوایا لیکن نہ ایمان لایا نہ بنی اسرائیل کو رہا کیا پہر دعائے موسیٰؑ سے اسقدر برف گرا کہ قوم فرعون گہبرا گئی
دعائے موسیٰؑ سے یہ بہی دور ہوا اس مرتبہ فرعون نے قوم موسیٰؑ کو قید سے تو رہا کردیا مگر ایمان نہ لایا پانی دریائے
نیل سے خشک ہوگیا جب قبطون نے فرعون سے کہا کہ ہمکو تکلیف ہوتی ہے تو جوابدیا کہ تملوگ ہماری نافرمانی
کرتے ہو ہم نے پانی خشک کردیا ہے اب تملوگ عورت لڑکا جانور بچہ سبکو لیکر جنگل مین چلو ہم پانی دریا سے
جاری کرین غرضکہ سب کو میدان مین لیگیا اور آدمی جانور سب کے بچونکو اُنکے مالونسے الگ کردیا بچے مالون کے لئے
روتے چلاتے تہے اور فرعون ایک کنارہ جاکر سر ننگے دعا کیا کہ خداوند تو رحیم ہے رحم کر لوگ پیاسون مرتے ہین
بحکم خدا پانی دریا پہر بہر گیا اُسپر فرعون فخر کرتا تہا کہ ہم نے پانی دریا کو جاری کردیا قوم فرعون کی نافرمانی سے
موسیٰؑ نے کہا خداوندا اُنکے مال بہت ہے اسوجہ سے گمراہ ہین پس سب مال اسباب فرعونیونکا پتہر ہوگیا۔ موسیٰؑ کو
حکم خدا ہوا کہ قوم فرعون سے زیور و اسباب قیمتی عید کے بہانہ سے منگنی مانگو وہ دینگے پہر رات کو یہان سے
چلے جاؤ بنی اسرائیل قبطیون سے زیور و اسباب طلائی وغیرہ منگنی لائے اور رات کو موسیٰؑ کل بنی اسرائیل کو لیکر
مصر سے جلد یا کنارہ دریائے نیل پہونچے دیکہا بہت بڑا دریا ہے بنی اسرائیل دیکہکر بہت گہبرائے اسی درمیان مین فرعون
کو خبر ہوئی تو کل لشکر و قوم کو لیکر پیچہا کیا اور قریب تہا کہ پہونچ جاوے بنی اسرائیل نے کہا اے موسیٰؑ ہمکو قید فرعون
بہتر تہا اس سے کہ اب فرعون ہمکو قتل کرادیگا موسیٰؑ نے بحکم خدا ڈنڈہ دریا مین مارا پانی دریا کا دونون طرف مثل

دیوار کھڑا ہوگیا تہ زمین کی دیکھلائی دینے لگی اور تیز ہوا چلی کہ اُسیوقت زمین خشک ہوگئی بنی اسرائیل نے کہا ہم بارہ
خاندان کے ہین سب الگ الگ راستہ سے جانا چاہتے ہین چنانچہ اُسیوقت بارہ راستہ ہوگئے درمیان درمیان پانی
مثل دیوار کھڑا تہا بنی اسرائیل نے کہا ہم ایک دوسرے کو دیکھہ دیکھہ کر چلنا چاہتے ہین بحکم خدا پانی کی دیوار مین
دریچہ ہوگئے کل قوم موسیٰ پانی کے اندر پہونچ گئے تو فرعون معہ لشکر کے پہونچ گیا اپنے قوم سے کہا دیکھو ہم نے دریا
مین سڑک بنادی ہے فرعون معہ لشکر وہمراہیان کے گہوڑے پر سوار تہا اور آپ آگے تہا اسکا گہوڑا پانی دیکھکر بگڑا
اندر نہ جاتا تو جبرئیل گہوڑی پر سوار ہوکر آئے اور اندر گہس گئے فرعون کا گہوڑا گہوڑی کو دیکھکر دریا مین گہس پڑا جب
سب فرعونی اندر دریا پہونچ گئے اور کل بنی اسرائیل دریا سے باہر نکل گئے تو بحکم خدا دریا سمٹ گیا فرعونی
ڈوبگئے ڈوبتے وقت فرعون نے کہا کہ مین ایمان لایا چونکہ دروازہ توبہ اسوقت بند ہوگیا تہا توبہ قبول نہ ہوا
ڈوبگیا سب کی لاش لاپتہ ہوگئین صرف فرعون کی لاش بحکم خدا دریا نے کنارہ پر پہینکدیا جسمین لوگونکو معلوم ہو کہ
یہ خدا نہ تہا ناحق دعویٰ خدائی کا کرتا تہا۔ تابوت لاش یوسفؑ مصر مین جہان دفن تہی ایک بوڑہیا جانتی تہی موسیٰ
نے اوس سے پوچہا تو بولی دو قول یہ کہ بہشت مین تمہارا ورہ پاؤن یا یہ کہ بہشت مین مجہے اپنی زوجیت مین رکہو تو بتلاؤن
موسیٰ نے بحکم خدا منظور کیا اُسنے بتلادی چنانچہ وہ تابوت اپنے ساتھ لیجاکر شام مین دفن کیا فرعون نے ایک مرتبہ ارادہ کیا
کہ موسیٰ اور قوم موسیٰ کو دعوت کرکے زہر کہلاکر مار ڈالون پس دعوت کیا کہانا پکوایا اور خوب زہر ملوادیا جب موسیٰ
معہ قوم کہانے لگے تو فرعون خود معہ اپنے خاص مشیرونکے کہلانے مین مشغول ہوا اونہر مین زہر ملانا چاہتا تہا لیکن
بحکم خدا کچہہ اثر نہ کیا بعد کہانے کے موسیٰ سے کہا کہ عورت اور بچونکو کہانا دو اُسنے وہی زہر بہرا کہانا دیا سب نے کہایا کچہہ نہ ہوا
اور فرعون نے اپنے قوم کے لئے بغیر زہر کے کہانا پکوایا تہا لیکن اُسمین سے قوم فرعون سے جس نے کہایا پہوا نکلا اور مرگیا
ستر ہزار مرد ایک لاکہہ ساٹھ ہزار عورتین اسمین مرے قوم موسیٰ تندرست رہے ڈوبنے کے پہلے جبرئیلؑ آئے اور
فرعون سے کہا کہ ایک بندہ اپنے مالک کے حکم سے منکر ہے اُسکی کیا سزا ہے فرعون نے کہا دریا قلزم مین غرق کردیا جاوے
جبرئیل نے کہا اسکے بابتہ لکہدیجئے فرعون نے لکہدیا کہ جو بندہ اپنے مالک کا نافرمان ہو وہ غرق کردیا جاوے وقت
ڈوبنے کے جب فرعون نے دعا کیا تو وہی تحریر جبرئیلؑ نے اُسکو دکہلادی دریا چار میل چوڑہی ہے جہان پر ڈوبے
ہین مومن آل فرعون کا نام خربئیلؑ بخارہ تہا فرعون کے خزانہ کے مالک تہے جو چہہ سو برس اپنا ایمان چہپا رکہا جب
ظاہر ہوا تو بہت کچہہ فرعون نے ڈرایا مگر ایمان سے الگ نہین ہوئے فرعون نے اونکو قتل کرڈالا اور انکی بی بی
جو مومنہ تہین اُنکو بہی معہ بچونکے تنور مین جلوادیا حضرت اسیہ زن فرعون بہی اول مومنہ ہین اُنکو بہی بڑی سختی
وتکلیف سے فرعون نے قتل کیا خربئیل اور اسیہ ایک ساعت ایمان سے باہر نہین رہے جب بنی اسرائیل دریا سے
پار اُترکر ایک جنگل میں ٹھہرے تو موسیٰ سے کہا کہ ہمارے گہرونکو چہوڑ واکر یہان لایا یہان پر نہ کہانیکو ہے نہ سایہ ہے حکم
خدا سے ایک بدلی آکر کھڑی ہوگئی دن مین سایہ دیتی رات مین کہانا برساتی ہونا مرغ مثل کباب کے ہوتا تہا مزہ
مین مٹھائی کا حلوا کا اور نمکین تہا اور ایک پتہر سے بارہ ندیان جاری رہتی تہین بنی اسرائیل نے کہا ہم ایک کہانا پر

راضی نہین ہین ہمکو پیاز ساگ کہیرہ کنکڑی گیہون مسور ملنا چاہئے حکم خدا ہوا کہ ارض مقدس مین جاؤ جہان قوم عمالقہ
ہین بنی اسرائیل نے کہا وہان قوم سرکش رہتے ہین جب وہ وہان سے نکال ندیجاوینگے ہملوگ وہان نہ جاوینگے اے
موسیٰ تو جا اور تیرا خدا جاوے یوشع بن نون اور کالب بن یوحنا نے بہت کچہ سمجہایا اثر نہ ہوا پس اس نافرمانی مین چالیس
سال بنی اسرائیل اُسی میدان مین حیران رہے تمام رات چلتے تہے اور صبح اُسی جگہ موجود رہتے تہے اور اُسی میدان
مین موسیٰ اور ہارون کا انتقال ہوا ہے بنی اسرائیل کے باپ مرگئے لڑکے ہوئے وہ ہمراہ کالب بن یوحنا اور یوشع
بن نون ارض مقدس مین گئے اوس جگہ جانا بنی اسرائیل کو خدا نے مقدر کیا تہا بوجہ نافرمانی وہ نہین گئے اُنکے
لڑکے گئے بنی اسرائیل کی اولاد معہ کپڑہ کے پیدا ہوتے تہے جسقدر بڑہتے تہے اُسیقدر کپڑہ بہی بڑہتا تہا ایک جگہ
بنی اسرائیل نے دیکہا لوگ بت پرستی کرتے ہین کہا اے موسیٰ ہمکو بہی خدا بنادے ہملوگ اُسکی پرستش کرین موسیٰ نے
کہا تملوگ جہالت کرتے ہو جیسا کہ یہ لوگ جہالت مین ہین شہر اریحا ملک شام مین قوم عمالقہ رہتے تہے حکم خدا ہوا کہ اے
موسیٰ عمالقہ کو نکالکر بنی اسرائیل کو وہان ٹہرا موسیٰ نے کچہ آدمی وہانکی حالت دیکہنے کو بہیجا وہان پر عوج بن عناق
جسکا قد تیس ہزار تین سو تیس گز کا تہا وہ شخص تہ دریا سے مچہلی پکڑکر آفتاب مین بہون لیتا تہا طوفان نوح
اُسکے زانو سے اوپر نہین گیا تین ہزار برس کی اُسکی عمر تہی اور عناق لڑکی آدم اُسکی مان تہی وہ ان لوگونکو ملا ان
سبکو پکڑکر دامن مین رکہکر مکان لیگیا اپنی عورت سے کہا یہ لوگ مجہہ سے لڑنے آئے ہین چاہا سب کو پیر کے نیچے
دبادے عورت نے کہا چہوڑ دے جسمین وہان جاکر تیری قوت کا حال کہین تب اُسنے چہوڑ دیا اور ایک پتہر لمبا اور
چوڑا جو بقدر قیام لشکر موسیٰ کے تہا پہاڑ سے نکالکر سر پر لیکر چلا تاکہ لشکر موسیٰ کو پتہر سے دباکر مار ڈالے خدا نے
ہدہد کو بہیجا اور حکم دیا اُسنے اوپر سے پتہر مین سوراخ کردیا وہ پتہر اُسکے گلے مین پہنس گیا تب موسیٰ آئے اور ہاتہہ مین دس گز
کا ڈنڈہ لئے تہے اور دس گز اوپر اُچہل کر عوج کے پیر کے ٹخنے مین جو ایڑی کے پاس ہڈیکا گٹہا ہوتا ہے وہان
پر مارا وہ ہلاک ہوگیا اوس شہر کے انگور کا گچہا اتنا بڑا ہوتا تہا کہ پانچ آدمی اُٹہاتے تہے اور انار کے آدہے تہہ پر چار
آدمی ہو سکتے تہے ۔ بقول علمائے اہلسنت بحکم خدا موسیٰ نے بیت المقدس کی حفاظت و نگرانی سپرد ہارون و
شبیر و شبر پسران ہارون کے کیا اور تابوت علم و تولیت جسمین وہ آگ تہی جو آسمان سے خدا نے بہیجی تہی کہ
قربانی بنی اسرائیل کو قبول کرتی تو کہا یعنی قبول نہ کرتی تو چہوڑ دیتے وہ بہی سپرد کیا گمراہ کرنے والے زمانہ نوح مین
قنطیقوس اور خرام تہے زمانہ ابراہیم مین مکیل و رداہ تہے زمانہ موسیٰ مین سامری و مرعقبا تہے زمانہ عیسیٰ مین
فولوس و مرلیسان تہے وقت ڈوبنے فرعون کے جبرئیل گہوڑے پر سوار ہوکر آئے پیر گہوڑے کے نیچے سے مٹی جو
آپ ہی آپ ہلتی تہی سامرے نے تہوڑی سی مٹی اُٹہاکر اپنے پاس رکہہ لیا جب موسیٰ کو حکم خدا ہوا کہ چالیس دن
طور پر رہنے سے تمہین کتاب ملیگی موسیٰ طور پر چلے گئے اور ہارون کو قوم کی خلافت پر چہوڑ گئے تیس دن گذر
گئے اور موسیٰ نہ آئے کیونکہ دس روز اور رہنے کو حکم ہوگیا تب شیطان نے سامرے سے اور سامرے نے سب
قوم سے کہا کہ موسیٰ نہ آویگا کچہ خدائے موسیٰ پر ضرورت عبادت نہین ہے ہم خدا بنائے دیتے ہین اُسکی عبادت کرو

پس جوزیور قوم فرعون سے بنی اسرائیل لائے تھے وہ سب سامری نے سب سے لیکر آگ مین ڈالدیا اور صورت بچہ گائے کی بناکر وہ مٹی نیچے پیر گھوڑے جبرئیلؑ کی ڈالدی اوس گائے بچہ کی روئین نکل آئے اور سامری نے اُسکو دیوار سے ٹیک کر رکھوادیا دیوار کے باہر سے سوراخ کراکے ایک آدمی بیٹھادیا وہ آدمی اگر کوئی کچہ بات بچہ گائے سے کرتا تو اُسکا جواب دیتا ہرچند ہارُونؑ نے منع کیا مگر باز نہ رہے بلکہ ہارُونؑ کے قتل پر آمادہ ہوئے کہا موسٰیؑ بہاگ گیا اب نہ آویگا بعد چالیس روز موسٰیؑ کو توریت جسمین کل حالات پیغمبران وحلال وحرام لکھا تھا ملا اور یہ بہی وحی ہوئی کہ تیری قوم گمراہ ہوگئی بچہ گائے کی پرستش کر رہی ہے جب موسٰیؑ آئے تو پہلے ہارون پہ ناراض ہوئے کہا جب یہ لوگ گمراہ ہوگئے تو تو ہمارے پاس طور پر کیون نہ چلا آیا ہارُونؑ نے کہا اے میری ماں کے بیٹے میری بے آبروئی قوم کے سامنے نہ کر اسمین میری غلطی کچہ نہین ہے مین نے سب کو منع کیا مگر یہ لوگ باز نہین رہے اور سامری نے ان سب کو گمراہ کیا ہے اور مین تیرے پاس اسوجہ سے نہین آیا کہ تو کہیگا کہ میرے حکم کی نافرمانی تو نے کی جو قوم کو اکیلا چہوڑ کر چلا آیا موسٰیؑ یہ بات سُنکر کہا خداوندا معاف کر مجہے اور میرے بہائی ہارُونؑ کو پہر سامری کو بلاکر پوچہا کہ گائے بچہ کی کیون پرستش کی سامری نے کہا جوزیور قوم کے لوگ لائے تہے اُسکو ہم نے لیکر آگ مین ڈالا اور گائے کا بچہ بنایا اور جو مٹی نیچے پیر گھوڑے جبرئیل سے لایا تہا اوسکو اندر ڈالدیا تو وہ گائے کا بچہ بولنے لگا اس فعل کے کرنے پر میرے دل نے مجہے مجبور کیا موسٰیؑ نے کہا اس فعل کے بدلہ مین تجہے یہ دیا جاتا ہے کہ تو اور تیری اولاد قیامت تک دوسرے کو نہ چہوئین اور نہ دوسرا کوئی تجہے یا تیری اولاد کو چہوئین اگر تو یا تیری اولاد دوسرے کو چہوے گی تو دونون بیمار ہوجاؤگے اور دوسرا کوئی تجہے یا تیرے اولاد کو چہوئے گا تب بہی دونون بیمار ہوجاؤگے اور تو دوزخ مین بہی جلایا جاویگا۔ پہر گوسالہ کو موسٰیؑ نے منگایا اور پوچہا تو خدا ہے گوسالہ بحکم خدا جواب دیا کہ مین خدا نہین ہون بلکہ سامری کی یہ حرکت ہے جو دوسرے کو میرے دم کی طرف سے بولواتا ہے موسٰیؑ نے گوسالہ پوجنے والون سے پوچہا کہ کس کس نے پوجا ہے تو سب انکاری ہوگئے حکم خدا ہوا کہ اس گوسالہ کو توڑ کر باریک کرادو اور دریا مین ڈلوادو اور سب سے کہو کہ پانی دریا کا پئین جس نے پوجا ہوگا اوسکا ہونٹھ سیاہ ہوجاویگا پس جب پانی پینے سے پوجنے والے ظاہر ہوگئے تو حکم خدا ہوا کہ اس قصور مین پوجنے والونکو غیر پوجنے والے قتل کرین بغیر اس تشخیص کے کہ باپ بیٹا کو یا بیٹا باپ کو یا بہائی بہائی کو قتل نکرے بارہ ہزار آدمی غیر پوجنے والے تہے اور ستر ہزار آدمی پوجنے والے تہے غیر پوجنے والے یہ حکم سنکر گہبراگئے کہا ہمارا اسمین کیا قصور ہے حکم ہوا کہ یہان اُنکے ساتھ کیون کہڑے رہے الگ کیون نہ چلے گئے پس آنکھہ بند کرکے قتل کرنا شروع کیا ستر ہزار مین دس ہزار قتل ہوئے تو واویلا مچگیا اُنکی توبہ قبول ہوئی جبرئیل آئے اور بحکم خدا قتل ہونا بند کرادیا بوجہ پوجنے مصنوعی بچہ گائے کے اصلی گائے شرم سے آسمان کیطرف منہ نہین اُٹہاتین اور گائے افضل جانور و نعمت ہے اسکی عزت کرنی چاہیئے بحکم خدا موسٰیؑ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ محمدؐ افضل ہین سب پیغمبرون سے اور اہلبیت اُنکے افضل ہین سبکی اہلبیت سے اور امت اُنکی افضل ہے سبکی امت سے قوم بنی اسرائیل نے کہا یہ بات ہم قبول نہین کرتے ہمارا پیغمبر

اُسکی اہلبیت و اُسکی امت افضل ہین پس بحکم خدا جبرئیل نے پہاڑ سے ایک پتہر نکالا جو لمبا و چوڑا بقدر قیام لشکر موسیٰ
کے تہا وہ پتہر آیا اور نزدیک سر بنی اسرائیل پہونچا یہانتک کہ سب کو معلوم ہوا کہ سب اُسکے نیچے دبا چاہتے ہین موسیٰ نے
کہا سجدہ کرو سب سجدہ مین گئے مگر خوف سے گالونکو سجدہ مین رکہے اوپر دیکہہ رہے تہے اور افضلیت محمد و اُنکے
اہلبیت کی قبول کی تو پتہر کا ٹکڑہ دو حصہ ہوکر آدہا آسمان کیطرف اوپر اوڑ گیا ادہا زمین کے اندر چلا گیا اور وہی ہے
چڑہا جو صرف ایکمرتبہ اوڑی ہتی اور اب اوڑیگی - موسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ خدا ہم سے بات کرتا ہے بنی اسرائیل
نے کہا ہم یقین نہین کرسکتے جبتک خود نہ سن لین پس سات لاکہہ مین ستر ہزار اور ستر ہزار مین سات سو اور سات
سو مین ستر آدمی چُنکر کوہ طور پر لیگئے اور کہا خداوندا جو سوال بنی اسرائیل کا ہے تو خوب جانتا ہے پس خدا نے
درخت مین آواز پیدا کردی ایک ہی مرتبہ داہنے بائین آگے پیچہے اوپر تلے غرضکہ ہر طرف سے ایک آواز معلوم
ہوئی اور سب مر گئے موسیٰ نے کہا خداوندا اگر انکو مردہ چہوڑ کر مین اکیلا قوم مین جاتا ہون تو کہین گے خدا تجہہ سے
بات نہین کرتا تو جہوٹا ہے اور لوگونکو تو مار آیا ہے پس بحکم خدا ہوا چلی سب زندہ ہوگئے اور کہا اے موسیٰ ہملوگون نے
خدا کے دیکہنے کی درخواست کی تو یہ حالت ہوئی تو خدا سے سوال کر تجہی کو اپنی شکل دیکہلا دے تو اُس شکل کو دیکہکر
ہملوگون سے بتلا دے کہ اس طرح کا ہے ہملوگ اوس صورت کو پہچان کر عبادت کرین موسیٰ نے سوال کیا خداوندا سنا
تو نے جو میری قوم کہتی ہے حکم ہوا کہ سوال کر موسیٰ نے سوال کیا کہ خداوندا اَرِنِی یعنے دیکہلا مجہے اپنی شکل آواز آئی
کہ اے لن ترانی یعنے ہملو نہین دیکہہ سکتا مگر دیکہہ میرے نور کی روشنی طرف پہاڑ کے اگر تو دیکہہ سکے پس دروازہ آسمان
کے کہل گئے فرشتہ گروہ گروہ اپنے اپنے ہاتہون مین بجلی نور خدا کو لی ہوئے اینا آگے موسیٰ کی طرف سے گذرتے ہین
اور کہتے ہین کہ اے موسیٰ یہ تیرا سوال سخت ہوا پس ایک ہی مرتبہ جلال خدا سے کچہہ روشنی پہاڑ پر چمکی موسیٰ بیہوش
ہوگئے کچہہ دیر بعد ہوش مین آئے تو کہا خداوندا تیری ذات پاک ہے کہتے ہین کہ جب بنی اسرائیل مصر سے جنگل
تیہ مین گئے اور ملک عمالقہ مین جانے سے انکاری ہوئے اُسوقت سبلوگ تلاوت توریت مین مشغول ہوئے
قارون بہت خوش آواز تہا اُسکی تلاوت سبکو اچہی معلوم ہوتی تہی جب تابوت علم تولیت و خدمت بیت المقدس
جسکا ذکر پہلے آچکا سپرد ہارون و پسران ہارون ہوا تو قارون نے کہا پیغمبری موسیٰ نے لے لیا اور جو چیزین بزرگ
تہین وہ ہارون کو دیدین مین جوان دونون سے توریت اچہا پڑہتا ہون کچہہ نہ پایا اسبات سے حسد کرنیلگا قارون
کیمیا بنانا جانتا تہا اُسکے باعث بہت بڑا مالدار ہوگیا تہا اُسکے خزانہ کی کنجی پہلے لوہے کی تہین پہر لکڑی کی بنوائی
پہر چمڑہ کی بنوائی جسکو چالیس مرد اُٹہا سکتے تہے اُسکے گہوڑے سونے کی میخ مین باندہے جاتے تہے ایکروز چار ہزار
سوار اور تین ہزار لونڈی سنہرا کپڑا پہنے جنکے گہوڑونپر سنہرا زین بندہا تہا ہمراہ لیکر نکلا جو دنیادار تہے کہا کاش ہمکو
بہی ایسی دولت ملتی اور آرام کرتے اور جو دیندار تہے اُنہون نے کہا عاقبت بہتر ہے سامان اور آرام دنیا سے
سبلوگ عبادت مین مشغول رہتے تہے قارون نے عبادت کرنا چہوڑ دیا تہا موسیٰ کی تاکید پر انکار کردیا اور
ایک عورت کو بلا کر سیکہلایا کہ جب موسیٰ سب بنی اسرائیل کو جمع کرکے ممبر پر بیٹہا وعظ کرتا ہو تو تو آکر کہدے

موسیٰؑ نے ہمارے ساتھ زنا کیا ہے پس وہ عورت دوسرے روز آئی اور سب کے سامنے کہا کہ قارون مجھکو سکھلاتا تھا کہ
تو کہدے کہ موسیٰؑ نے میرے ساتھ زنا کیا ہے بھلا مین ایسی جھوٹ بات کیون کہون۔ موسیٰؑ نے قارون سے زکواۃ مال
دینے کو کہا تو جواب دیا کہ تو چاہتا ہے تیرے طرح مین بھی محتاج ہو جاؤن مین زکوۃ نہ دونگا موسیٰؑ نے خدا سے سب باتونکی شکایت
کی خدا نے زمین و آسمان کو تابع موسیٰؑ کر دیا قارون دروازہ کو بند کرا کے اندر بیٹھا موسیٰؑ گئے اور اشارہ کیا سب دروازہ کھل گئے
قارون نے دیکھا موسیٰؑ غصہ مین بھرے ہین کہا اے موسیٰؑ واسطہ عزیز داری کا مجھے پناہ دو موسیٰؑ نے کہا اے لاوی
کے بیٹے ہم سے بات نہ کر اور زمین کو حکم دیا کہ قارون کو معہ اوسکے مکان کے نگل جا جب زانون تک زمین نگل
گئی تو پھر قارون نے موسیٰؑ سے پناہ مانگی مگر موسیٰؑ نے یہی کہا کہ اے لاوی کے بیٹے ہم سے بات نہ کر غرضکہ زمین
نگل گئی اور برابر قارون زمین کے نیچے چلا جارہا تھا جب یونسؑ کو مچھلی نگل کر زمین کے نیچے دریا مین لے جا رہی
تھی یونسؑ تسبیح خدا پڑھتے تھے قارون کے پاس پہونچے قارون نے آواز تسبیح سنکر پوچھا کون ہے یونسؑ کہا مین
ہون یونسؑ بن متا قارون نے پوچھا کیا ہے حال موسیٰؑ اور ہارونکا یونسؑ کہا مدت گذری کہ وہ دنیا سے گذر گئے قارون
بلا افسوس اس افسوس کرنیکے بدلہ مین فرشتہ جو عذاب قارون پر موکل تھا اوسکو حکم خدا ہوا کہ دنیا کا عذاب بند کر دے
جب زمین قارونکو معہ مکانات نگل گئی موسیٰؑ مناجات کے لئے طور پر گئے وہان سے آواز آئی اے لاوی کے
بیٹے ہم سے بات نہ کر موسیٰؑ نے کہا خداوندا اگر قارون تیرا واسطہ دیکر پناہ مانگتا تو مین ضرور پناہ دیتا پھر آواز
آئی اے لاوی کے بیٹے ہم سے بات نہ کر موسیٰؑ نے کہا خداوندا اگر مین جانتا کہ تیری رضامندی اسکے پناہ دینے
مین ہے تو مین ضرور پناہ دیتا آواز آئی کہ جسطرح قارون نے تجھ سے پناہ مانگی ہے اگر ہم سے پناہ مانگتا تو مین خود پناہ
دیتا اب تمہاری بھی موت قریب ہے رنج نہ کرنا ایک روز موسیٰؑ طور پر گئے دیکھا ایک آدمی پھاوڑا لئے جا رہا ہے پوچھا
کہان جاتا ہے جواب دیا ایک دوست خدا مر گیا ہے اُسکی قبر بنانے جاتا ہون موسیٰؑ نے کہا مین بھی مدد مین شریک
ہون دونون نے ملکر قبر طیار کی اوس مرد نے جا کر قبر مین لیٹے موسیٰؑ کہا کیا کرتے ہو بولا دیکھون قبر اچھی بنی ہے
موسیٰؑ نے کہا تم نہ دیکھو ہم دیکھین گے جب موسیٰؑ اوس قبر مین لیٹ گئے تو دروازہ بہشت کے کھل گئے موسیٰؑ کو قبر
مین رہنا پسند ہوا ملک الموت آئے روح موسیٰؑ کی قبض کر لی پہاڑ کو حکم ہوا قبر کو سمیٹ لیا قبر موسیٰ لاپتہ ہو گئی اور
لکھا ہے کہ قارون زمین سے ٹوٹتا ہوا کپڑا پہنکر چلتا تھا۔ جب موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے کہ محمدؐ افضل ہین سب
پیغمبرون سے تو ایک لڑکا قوم بنی اسرائیل کا یہ بات سنکر بہت خوش ہوا اور ہمیشہ اپنے کامون مین محمدؐ و آل محمدؑ واسطہ
دیکر امداد چاہتا تھا یہ محبت اُسکی خدا کو پسند ہوئی چاہا اُسکو غنی کر دے اور وہ لڑکا اپنے ماں باپ کو بھی دوست رکھتا
تھا اونکو بغیر کھلائے خود کھاتا نہ تھا اپنے بچونکو کھلاتا تھا ایک وزرات کو اپنے کاشت سے دودھ لیکر آیا ماں باپ اُسکے سو گئے تھے
پاس ادب سے نہ جگایا نہ خود کھایا رات بھر ایسی ہی بیٹھا رہا یہ بات بھی خدا کو پسند ہوئی چنانچہ بنی اسرائیل کے
خاندان مین ایک لڑکی بڑی خوبصورت اور عابدہ تھی اُسکے چچا کے تین لڑکے تھے تینون نے اپنے اپنے لئے خواہش
کی مگر اُس لڑکی نے ایک لڑکا جو نیک اور پارسا تھا اُسکو پسند کیا دو سے انکار کیا دونون کو حسد ہوئی ایک روز ان

کو دعوت کے بہانہ سے بلاکر جس مرد کو لڑکی نے پسند کیا تہا مار ڈالا اور اُسکی لاش بنی اسرائیل کے بڑے خاندان کے محلہ
مین پہینک آئے اور صبح دونون روتے چلاتے موسیٰؑ کے پاس گئے اور فریاد کیا موسیٰ اوس قبیلہ کے لوگونکو بلایا
جسکے محلہ مین لاش تہی اور بحکم خدا کہا کہ اس مقتول کی قاتل کو بہی بتاؤ اور بدلہ مین روپیہ بہی دو اونلوگون نے کہا
کہ ہم پتہ کیا دین کسکو بتائین اور کیونکہ بدلہ دین خدا سے دعا کیجئے جس نے مارا ہو بتلا دے پس موسیٰؑ دعا کیا وحی آئی
کہ انلوگون سے کہو ایک گائے ذبح کرین اور اُسکے رانکو اٹھا کر مقتول کے لاش پر مارین تو وہ زندہ ہوکر اپنے قاتل کا
پتہ بتلا دے بنی اسرائیل نے کہا اے موسیٰ ہم سے مذاق کرتا ہے جو کہتا ہے کہ مردہ پر مردہ مارنے سے مردہ زندہ ہوجاویگا
موسیٰؑ نے کہا پناہ خدا ہرگز ہم نے بلا حکم خدا یہ بات نہین کہی تملوگ نہین جانتے کہ منی مرد و عورت کی مردہ رہتی ہے اور
باہم مخلوط ہوکر بحکم خدا بچہ زندہ پیدا ہوتا ہے تب بنی اسرائیل نے کہا خدا سے دریافت کر گائے کیسی ہو موسیٰؑ نے دعا کیا
حکم خدا ہوا کہ گائے نہ جوان ہو نہ ضعیف ہو پھر بنی اسرائیل نے کہا گائے کس رنگ کی ہو موسیٰؑ نے بحکم خدا کہا
گائے زرد رنگ کی ہو پھر بنی اسرائیل نے کہا ایسی گائے بہت ہین صاف رنگ وصفت سے ہمکو بتائی جاوے
موسیٰؑ بحکم خدا کہا وہ گائے نہ تو جوتی ہو نہ لادی ہو نہ اُسپر چڑہا ہو سبنے کہا اس صفت کی گائے اُس لڑکے کے
پاس ہے جو محب محمدؐ و آل محمدؐ ہے اُسکے پاس گئے اور گائے کو قیمت مانگا اُسنے کہا اس گائے کی قیمت اپنی مان سے
پوچھکر ہم لینگے خدا نے اُسکے مان کو چند امور الہام کی جسمین وہ لڑکا غنی ہوجاوے پوچھنے پر اُسکی مان نے کہا دو
اشرفی سونا پر دونگی بنی اسرائیل سے لڑکے نے کہا میری مان دو اشرفی مانگتی ہے بنی اسرائیل نے کہا ہم ایک
اشرفی دینگے پھر لڑکے نے اپنی مان سے پوچھا تو اُسنے کہا بلکہ چار اشرفی لونگی لڑکے نے کہا میری مان چار
اشرفی مانگتی ہے تب بنی اسرائیل نے کہا ہم دو اشرفی دینگے لڑکے کی مان نے کہلا بہیجا کہ سو اشرفی لونگی بنی اسرائیل
پچاس اشرفی دینا منظور کیا لڑکے کی مان نے کہلا بہیجا کہ دو سو اشرفی لونگی بنی اسرائیل نے سو اشرفی دینا
منظور کیا غرضکہ جسقدر لڑکے کی مان زیادہ کرتی تھی بنی اسرائیل آدہی قیمت پر راضی ہوتے تہے آخر پچاس
لاکھ پر طے ہوئے پس گائے ذبح ہوئی اور عضو دم کا ٹکر لاش مقتول پر مارا تو وہ زندہ نہ ہوا بنی اسرائیل نے
کہا اے موسیٰؑ کیا ہوا وعدہ موسیٰؑ نے بحکم خدا کہا کہ قیمت گائے کی مالک کو پہلے دیدو پس سبنے ملکر قیمت دیدیا
اور عضو دم جہان سے بچہ پیدا ہوتا ہے اوٹھا کر مارا تو وہ مردہ زندہ ہوکر اوٹھ بیٹھا اور بتلایا مجھے میرے چچا
کے لڑکے جو مدعی ہوئے ہین انہین نے مارا ہے بنی اسرائیل بولے کونسی بات زیادہ تعجب کی ہے اس مردہ
کا زندہ ہونا یا اس لڑکے کا غنی ہوجانا موسیٰؑ نے کہا جو کوئی محب انوار محمدؐ ہوگا وہ ہر طرح سے دنیا و عاقبت
مین خوشحال ہوگا مقتول زندہ یہ بات سنکر کہا خداوندا واسطے انوار مقدسہ محمدؐ مجھے اور میری عورت یعنی چچا
کی لڑکیکو اسقدر زندگی دے کہ اچھی طرح ہم دونون عیش کرین پس ایکسو بیس برس کی زندگی دونو
کی ہوئی اور بلا کسی مرض تکلیف کے گذر کیا اور وہ قبیلہ بنی اسرائیل جس نے قیمت گائے ادا کی تہی موسیٰؑ
سے کہا کہ ہملوگ محتاج ہوگئے ہمارا مال سب خرچ ہوگیا بحکم خدا موسیٰؑ نے کہا تم کیون نہین بواسطہ انوار اطہار خدا

سے دعا کرتے پس وہ لوگ بہی بواسطہ نور محمد وآل محمد دعا کیا موسیٰ نے بحکم خدا بتلایا کہ جنگل مین ویرانہ ہے وہان
جاؤ گے تو خزانہ پاؤ گے وہ لوگ گئے ایک کروڑ اشرفی پائی اور آپسمین تقسیم کر لی۔ موسیٰؑ نے ایکروز اپنے دلمین خیال
کیا کہ خدا نے مجھے بہت بڑا علم دیا ہے جبرئیل بحکم خدا آئے اور کہا اے موسیٰؑ ایک بندہ خدا خضر ہے اوس سے ملاقات
کرو اور کچھ سیکھو موسیٰؑ اپنے ساتھ یوشعؑ کو لیکر روانہ ہوئے روٹی اور بہونی مچھلی ساتھ لی جب ایک جنگل مین پہونچے
دیکھا ایک شخص سوتا ہے ڈنڈہ رکہا ہے اور ایک چھوٹی سی چادر اوڑہے ہے اگر پیر بند کرتا ہے تو سر کہل جاتا ہے
اور سر بند کرتا ہے تو پیر کہل جاتے ہین اوس جگہہ یوشع پانی مین ہاتھ دہونے لگے پانی کا چھینٹا پڑا بہونی مچھلی
زندہ ہو کر پانی مین چلی گئی یوشع نے مچھلی کا حال موسیٰؑ سے نہ بتایا دونون آگے بڑہے قاعدہ تہا کہ پیغمبر جہان
بحکم خدا جاتے تہے جب تک اوس مقام پر نہین پہونچتے تہے نہین تہکتے تہے اور جب آگے بڑہتے تو تہک جاتے تہے
پس جب موسیٰ آگے بڑہے تو تہک گئے یوشع سے کہا میرا کہانا لاؤ تو کہا وہین ہم اس سفر مین تہک گئے یوشع نے
مچھلی جو زندہ ہو کر پانی مین چلی گئی اوسکی کیفیت ظاہر کی موسیٰؑ نے کہا وہی تہے خضرؑ جو وہان سوتے تہے
پس پاؤن کا نشان پہچانتے واپس ہوئے جب نزدیک پہونچے تو کہا اسلام علیکم اے خضرؑ خضرؑ نے کہا
علیک السلام اے موسیٰ بن عمران جواب سلام دیکر خضر ڈنڈہ لیکر چلدئے موسیٰؑ نے کہا مین آپکے پاس آیا
ہون کچھ روز ساتھ رہکر کچھ علم سیکھون خضرؑ نے کہا آپ میرے حرکات کو نہین دیکھہ سکتے اور نہ صبر کر سکتے ہین
موسیٰؑ نے کہا انشاء اللہ آپ ہم کو صابر پاوینگے پس ایک ساتھ دونون چلے کنار دریا پہونچے کشتی مین سوار
ہوئے اور اُس کشتی مین اور بہی بہت سے لوگ سوار تہے کشتی نئی تہی مگر خضرؑ اوٹہے اور ڈنڈہ سے مارا کشتی مین
سوراخ ہو گیا موسیٰؑ خضر سے لپٹ گئے کہا کیا چاہتے ہو کہ جو لوگ کشتی مین سوار ہین سب ڈوب جاوین خضرؑ
نے کہا تہا کہ ہمارے بات کی صبر آپ نہ کر سکین گے موسیٰؑ نے کہا اب ہم آپ کی حرکت مین نہ بولینگے وہان سے آگے
چلے خضرؑ نے ایک لڑکا نابالغ کو پکڑ کر مار ڈالا تو پھر موسیٰؑ نے اعتراض کیا کہا یہ لڑکا جو بالکل نابالغ بیقصور
تہا اسکو کیون مارا پھر خضر نے کہا ہم آپکو منع کر چکے ہین کہ آپ ہمارے فعل مین دخل نہ دین موسیٰؑ نے کہا
اب نہ بولونگا وہان سے آگے بڑہے ایک شہر مین پہونچے موسیٰ کے بہوک لگی شہر کے لوگون سے کہانا مانگا نہ دیا
اور خضر نے دیکہا ایک دیوار گرنے لائق ہے اوسکو پکڑ کر سیدہی کر دی موسیٰؑ نے کہا یہ فعل عبث اپنے اس شہر کے
لوگون کے ساتھ کی جس نے ہمکو کہانا نہ دیا خضرؑ نے کہا یہ تیسری اعتراض آپکی ہے اب ہمارے اور آپکے صحبت
کی جدائی ہے اب ان فعلون کے بہید کو سنی جنکو آپ نہین سمجھ سکے اور یہ فعل ہم نے بحکم خدا کیا ہے پس کشتی اسوجہ
سے خراب کیا ہے کہ ایک بادشاہ ظالم آج کلہہ جو کشتی نئی پاتا ہے چھین لیتا ہے اور یہ کشتی نئی ایک محتاج کی ہے جس کے
بچونکی گذر اسی کشتی سے ہے خراب ہو جانے سے بادشاہ کشتی نہ لیگا اور وہ نابالغ لڑکا گمراہ ہوتا اور اپنے ماں
باپ کو جبراً گمراہ کرتا جس سے بحکم خدا انکو قتل کیا اس سے اچھا لڑکا خدا اسکے باپ کو دیگا اور مکان کے نیچے
دفینہ ہے عنقریب ایک لڑکا مومن پیدا ہوگا اوسکی امانت اس مکان مین ہے یہ بات کرتے آگے چلے دیکہا

دریا مین ایک چڑیا مسلم نام کی ہے اُسنے دریا سے پانی اُٹھا کر ایک قطرہ آسمان کیطرف ایک قطرہ دریا مین ایک ایک
قطرہ پورب پچھم اوتر دکھن ڈالدیا ایک فرشتہ بشکل ملاح پہونچا اور کہا اے علمائے زمان اپلوگ جانتے ہین کہ اس چڑیا
نے آپلوگون سے کیا کہا ان دونون صاحبون نے جوابدیا ہملوگ نہین سمجھے بولا یہ چڑیا کہتی ہے کہ آپلوگونکا علم ایسا
کہ جتنا مین نے دریا سے پانی لیکر پھیکدیا اور محمد پیغمبر آخرالزمان کا اور اُسکے اہلبیت کا علم مثل کل پانی دریا کے
ہوگا اور اُسکا علم کل روے زمین پر چارونطرف جاری ہوگا - ایکروز موسیٰ و ہارون کوہ طور پر جارہے تھے
راستہ مین دیکھا ایک مکان ہے اور دروازہ پر ایک درخت ہے درخت پر دو کپڑہ لٹکتے ہین موسیٰ نے ہارون سے
کہا اپنے کپڑے اُتار دو یہ کپڑہ نہ پہنو ہارون نے اپنے کپڑے اوتار دئے اور اُس درخت سے کپڑہ لیکر پہن لئے
موسیٰ نے کہا مکان کے اندر جاؤ تختہ پر لیٹ جاؤ ہارون تختہ پر لیٹ گئے روح ہارون قبض کرلی گئی اور مکان مع
تختہ آسمان پر چلا گیا پیشتر یہ مکان اوس جگہ نہ تہا - جب موسیٰ نے بنی اسرائیل سے ہارون کا حال کہا لوگون نے کہا ہملوگ
ہارون کو دوست رکھتے تھے وہ ہملوگون پر مہربان تھا اسوجہ سے تونے اُسکو مارڈالا ہے موسیٰ نے دعا کیا کہ خداوندا
یہ الزام مجھپر لگایا جاتا ہے خدا نے فرشتونکو حکم دیا کہ تختہ پر لاش ہارون کو زمین و آسمان کے درمیان لٹکادو
فرشتون نے لٹکادیا سب نے دیکھا اور یقین کیا کہ خدا نے قبض روح ہارون کو کیا ہے اور خود ہارون گویا ہوے
کہ ہمکو خدا نے قبض کیا ہے بعد اسکے موسیٰ کی روح قبض ہوئی ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہوچکا موسیٰ نے اپنے بعد یوشع
کو وصی کیا ایکسو چھبیس برس کی عمر ہارون کی ہوئی اور میدان تیہ مین جہان چالیس سال بنی اسرائیل حیران
رہے وہین ان دونون صاحبونکی وفات ہوئی ہے بعد موسیٰ یوشع تیس سال زندہ رہے جسمین تین بادشاہ
ظالم گذرے اُنکے بعد یوشع کا تسلط ہوا تو دو منافق صفرا دختر شعیب کو بہکا کر معہ سو ہزار آدمیون کے خروج
کرادیا مگر یوشع غالب آئے اور صفرا مغلوب ہوئے تو یوشع نے صفرا کیساتھ بہت سلوک کیا بدلہ قیامت پر رکہا ایسا ہی
حال علی ابن ابی طالب کا بھی ہوا ہے اور رسولخدا نے فرمایا ہے کہ جو جو حالات امت موسیٰ مین ہونگے وہی کیفیت
میرے بعد میری امت مین ہوگی - بعد موسیٰ یوشع تیہ سے بنی اسرائیل کو لیکر ملک عمالقہ کو روانہ ہوئے جس شہر
مین پہونچتے فتح کرتے ایک بادشاہ نے بلغم بن باعور کو جو اسم اعظم جانتا تھا طلب کیا اور کہا کہ بد دعا کر بلغم اپنے
گدہے پر سوار ہوکر چلا گدہا چلنے سے روک گیا بلغم بولا کیون نہین چلتا گدہا بولا افسوس دیکھتا ہون ہین کہ تجھے جبرئیل
منع کرتے ہین کہ تو نہ جا اس لشکر مین وصی پیغمبر ہے مگر بلغم کوکچھ اثر نہ ہوا آگے گیا خدا نے اسم اعظم اُسکے دل سے
محو کردیا - بلعم نے بادشاہ سے کہا کہ عورتونکو سودا بیچنے کے حیلہ سے بہیجو وہ جاکر مردون سے زنا کرین بوجہ زنا عذاب
نازل ہوگا بادشاہ نے خوبصورت عورتین بہت سی بہیجدین بنی اسرائیل اُنسے لپٹ گئے زنا کیا طاعون آیا تین گھنٹہ
مین ستر ہزار مرگئے زمانہ یوشع مین چار آدمی باہم دوست تھے ایکروز تین آدمی صلاح مین تھے چوتھا آیا اور
پکارا تو غلام نے کہدیا نہین ہین وہ واپس گیا غلام سے تینون نے پوچھا کہ کون تھا غلام بولا وہ جو تھا مین نے
کہدیا کہ کوئی نہین ہے واپس گیا ان تینون دوستون نے یہ بات سنکر بالکل پروا نہ کی صبح دوسرے روز وہ پھر آیا یہ

یہ تینون کہتی دیکھنے جاتے تھے انسے سلام کیا اور کہا ہم بھی چلین کہا چلو مگر پہلے روز کے بابت کچھ معافی نہ مانگی راستہ مین بدلی آئی اور اُس بدلی مین سے جبرئیلؑ نے آواز دیا کہ مین ہون جبرئیلؑ اور بدلی سے آگ برسی اُن تینون پر گری جل گئی جو تھے نے یہ حال یوشعؑ سے کہا تو یوشعؑ نے فرمایا کلمہ تو آیا اسطرح پر واپس گیا آج آیا تو اُنلوگون نے تجھ سے معافی نہ مانگی اسوجہ سے وہ بلا مین معذب ہوئے اُس نے کہا ہم نے معاف کیا یوشعؑ نے کہا قبل عذاب معاف کرتا تو فائدہ کرتا اب شاید قیامت مین فائدہ دے بعمر ایکسو تیس سال یوشعؑ اکیس ماہ رمضان کو شہید ہوئے اور کالب بن یوحنا وصی ہوئے۔

حالات خضرؑ حیات القلوب سے

حضرت خضرؑ کا نام بلیاؑ و لیسعؑ و الیاس بھی کہتے ہین انکا باپ بادشاہ تہا خضرؑ کوٹھری مین بیٹھے ہمیشہ عبادت کیا کرتے تھے لوگون نے بادشاہ سے کہا آپکے دوسری اولاد نہین ہے اسکی شادی کر دے جسمین اسکے اولاد ہو اور تیرے ملک کا مالک ہو بادشاہ نے ایک عورت کنواری سے شادی کر دی خضرؑ اُسکے پاس رات بھر رہے مگر اُس سے صحبت نہ کی اور کہدیا کہ اگر تجھ سے پوچھا جاوے کہ خضرؑ نے صحبت کی ہے تو کہدینا کہ کی ہے جب عورت سے پوچھا گیا تو اُسنے کہا ہان مگر عورتون نے دیکھکر کہا غلط کہتی ہے ازالہ بکارت نہین ہوا یہ دونون بیوقوف ہین پس ایک دوسری عورت جو مرد کے پاس رہ چکی تھی اُسکے ساتھ نکاح کیا اُسکے پاس خضرؑ گئے اور اُس سے بھی کہا کہ تو کہدینا مجھ سے صحبت کی ہے اُس عورت نے کہا اچھا مگر دریافت پر کہدیا کہ خضرؑ بیکار ہے بادشاہ خضرؑ پر ناراض ہوا اور کوٹھری مین بند کرا دیا چونکہ خدا نے خضرؑ کو اختیار دیا تہا چاہین جو شکل بنجاوین چنانچہ خضرؑ چڑیا کی شکل بنکر مکان سے نکل گئے اور ایک جنگل مین جاکر عبادت کرتے تھے اُنکے باپ کے شہر کے دو آدمی سوداگر جنکے جہاز کی تباہی سے یہ کہکر اُسی جنگل مین پہونچے خضرؑ نے اُنکو بلا کر اُنسے حال پوچھا اور کہا اگر ہمارا بھید ہمارے باپ کو نہ بتاؤ تو ہم تمکو تمہارے شہر مین پہونچا دین اُنہون نے کہا اچھا خضرؑ نے بدلی کو بلا کر کہا ان دونو کو انکے شہر مین پہونچا دے بدلی نے اپنے اوپر سوار کر کے پہونچا دیا ایک نے کہا ہم بادشاہ کو خبر کرینگے ایک نے کہا ہم نہ کہینگے پس ایک نے جاکر بادشاہ سے کہا کہ مین تیری لڑکیکو فلان جنگل مین دیکھ آیا ہون اور فلان سوداگر میرے ساتھ تہا جب دوسرا سوداگر بلایا گیا تو اُسنے انکار کر دیا مخبر نے کہا اسکو قید کر میرے ساتھ کچھ آدمی کر دے مین جاکر پکڑا دون بادشاہ نے کچھ آدمی اُسکے ہمراہ بھیجا مگر خضرؑ وہان نہ ملے سب واپس آئے بادشاہ جس کو قید کیا تہا چھوڑ دیا اُس شہر کے لوگون نے گناہ بہت کیا تو خدا نے وہ شہر اُلٹ دیا سب ہلاک ہو گئے صرف وہ دونو مرد عورت بچے جو خضرؑ کے بھید کو چھپاتے تھے وہ دونو ایک جگہ ہوئے تو کہا ہم دونو محض خضرؑ کے بھید چھپانیکی وجہ سے نجات پائی ہے دونو نے باہم عقد کر لیا اور دوسری سلطنت مین جاکر آباد ہوئے اولاد پیدا ہوئی عورت بادشاہ ملک کے لڑکی کی دایہ ہوئی بادشاہ گمراہ تہا ایک روز عورت بادشاہ کی لڑکی کا بال گوندہ رہی تھی کنگھی ہاتھ سے گر گئی بولی

لاحول ولا قوۃ الا باللہ لڑکی نے کہا میرے باپ کو کہتی ہے اُسنے کہا نہین بلکہ وہ خدا دوسرا ہے جو تیرے باپ کا اور تیرا اور میرا اور سب دنیا کا خدا ہے یہ خبر لڑکی نے اپنے باپ سے کہی اُسنے عورت کو بلا کر پوچھا تیرا خدا کون ہے عورت نے کہا جس نے سب کو پیدا کیا بادشاہ نے کہا تیرے دین مین کون کون ہین عورت نے کہا مین اور میرا شوہر اور میرے بچے ہین بادشاہ نے سبکو بڑے دیگ مین پانی پکوا کر جلا دیا معراج مین رسولخدا سے جبرئیلؑ نے کہا یہ خوشبو جو آرہی ہے اونہین لوگونکے مکان سے آرہی ہے جو جلا دیئے گئے تھے وہی ہین اہل توحید۔ اور کچھ حال خضرؑ کا حال ذوالقرنین مین گذر چکا خضر ہمراہ جناب صاحب الامر ہونگے اور بعد وفات رسولخدا جناب امیر و اہلبیت رسولخدا کے تعزیت کو خضرؑ ائے تھے۔

ذکر حزقیلؑ علیہ السلام حیات القلوب سے

ایک گروہ قوم بنی اسرائیل جو قریب ستر ہزار کے تھے طاعون کے خوف سے بھاگے بعضے کہتے ہین لڑائی سے بھاگے اُنپر موت آئی سب مر گئے حزقیلؑ کے دعا سے زندہ ہوئے اور شادیان کین اُنسے لڑکے ہوئے یہی دلیل رجعت اس امت کی ہے حزقیلؑ کو ابن العجوز بھی کہتے ہین اسوجہ سے کہ انکی مان بڑھیا بانجھ تھین خدا سے لڑکے کے واسطے دعا کیا تو حزقیلؑ پیدا ہوئے اور انکو ذوالکفل بھی کہتے تھے ستر پیغمبر کو قتل سے بچایا اسطرح پر کہ ضامن ہو کر چھوڑ دیا جب یہودیون نے مانگا تو کہدیا کہ معلوم نہین کہان چلے گئے اور خدا نے ذوالکفل کو اُنکے شر سے بچایا حزقیلؑ تیسرے خلیفہ موسیٰؑ کے ہین۔

ذکر اسمٰعیل صادق الوعد علیہ السلام حیات القلوب سے

اسمٰعیل صادق الوعد جو قرآن مین ہے غیر اسمٰعیلؑ پسر ابراہیم ہین انسے ایک مومن عابد نے کہا مین واسطے کام ایک مومن کے بادشاہ کے پاس جاتا ہون آپ اس جگہ ٹھہرے رہین چنانچہ ایکسال اسمٰعیل اُس جگہ کھڑے رہے خدا نے فرشتہ کو تعینات کردیا وہین پر کھانا پانی پہونچاتا تھا اور بدلی کا سایہ کردیا بعد ایکسال وہ مومن ہمراہ بادشاہ کے نکلا دیکھا کہ اسمٰعیل وہین کھڑے ہین بولا مین بھول گیا آپ سال بھر یہین کھڑے رہے معافی چاہتا ہون ایک آدمی بادشاہ کے ساتھ تھا کہا جھوٹ کہتا ہے سال بھر یہان نہین رہا اسمٰعیل نے کہا خداوندا اگر مین نے جھوٹ نہین کہا تو جو چیز تو نے اچھی اسکو دی ہو ضائع کرلیں اُسیوقت اُسکے دانت گر گئے اُسنے بادشاہ سے کہا مین نے جھوٹ کہا میرے دانت گر گئے حضور انسے دعا کرادین تو میرے دانت پھر ہو جادین ورنہ مین ضعیف ہوگیا بادشاہ کے کہنے سے اسمٰعیل نے دعا کیا دانت پھر ہوگئے قوم نے اسمٰعیلؑ کے بدن کی کھال کھینچ لی سبطائیل فرشتہ بحکم خدا آیا اور کہا حکم ہو تو قوم کو عذاب مین مبتلا کردون اسمٰعیلؑ نے کہا مین نے سنا ہے حسینؑ نواسہ محمدؐ قتل ہونگے اور پھر رجعت مین اوینگے تب بدلہ لین گے پس مین بھی اُنکے ساتھ ہو کر بدلہ لونگا چنانچہ یہی اسمٰعیلؑ بن حزقیلؑ ہین جو رجعت مین ہمراہ امام حسینؑ ہونگے۔

ذکر الیاس علیہ السلام حیات القلوب سے

الیاسؑ ولیسعؑ والیّا۔ جب یوشعؑ بن نون بعد موسیٰؑ قوم بنی اسرائیل کو شام مین لیجا کر جگہہ دی تو اُس مین ایک گروہ شہر بعلبک مین رہتی تھی اور اُنکے پیغمبر الیاسؑ تھے وہ گروہ بعل نامی بُت کو پوجتی تھی الیاسؑ نے بہت منع کیا مگر باز نہین رہے الیاسؑ کی تکذیب کرتے تھے وہان کا بادشاہ ایک عورت زانیہ جو اور چھہ بادشاہ سے نکاح کر چکی تھی ستر لڑکے اُسکے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے اپنے زوجیت مین رکھتا تہا اور جب کہین جاتا تہا تو وہ عورت اُسکے جگہہ بادشاہت کرتی تھی اور ایک مومن اُس عورت کا میر منشی تہا جس نے تین سو مومن کو اُس ملعونہ کے ہاتھ ظلم سے بچایا تہا ایک صالح مومن کا باغ بادشاہ کے محل سے نزدیک تہا اُس باغ سے اُس مومن صالح کے بچونکی گذر تھی بادشاہ کے عدم موجودگی مین عورت ملعونہ نے مومن کو قتل کرا ڈالا اور باغ کو لیلیا جب بادشاہ آیا اُس عورت نے بادشاہ کو اطلاع کیا بادشاہ نے کہا بہت بیجا کیا اور الیاسؑ بہت کچھ نصیحت کرتے تھے کچھہ اثر نہ کرتا تہا بلکہ اُنکے قتل کا ارادہ کیا تو الیاسؑ ایک پہاڑ مین جا کر رہنے لگے بادشاہ ایک لڑکے سے بہت محبت رکھتا تہا وہ بیمار ہوا بت پرستون سے بہت مدد چاہا کچھہ فائدہ نہ ہوا تو اُس پہاڑ مین جہان الیاسؑ کے رہنے کا شبہہ تہا لوگونکو بہیجا کہ جا کر بلا لائین جسمین الیاسؑ آکر لڑکیکو دعا کرکے صحت دین جب لوگ الیاسؑ کے پاس گئے تو الیاسؑ نے کہا کہ جب تک خدا کی عبادت نہ کروگے لڑکا اچھا نہ ہوگا لوگون نے واپس آکر بادشاہ سے کہا بادشاہ سُنکر غضبناک ہوا پچاس آدمی کو بہیجا کہ الیاس کو پکڑ لاوین وہ لوگ گئے اور الیاس کو پکارا الیاسؑ نے کہا خداوندا اگر یہ لوگ خالص ایمان سے بلاتے ہین تو مجھے اجازت جانیکی دے ورنہ اُنپر عذاب نازل کر پس عذاب کی آگ آئی اُسیوقت سبکو جلا دیا بادشاہ کو خبر ہوئی تو عورت کے منشی کو کہا کہ جاکر الیاس کو بلا لا منشی گیا الیاسؑ سے ملاقات ہوئی الیاسؑ نے کہا جاؤ بادشاہ کا لڑکا مر جاویگا بادشاہ اُسکے رنج مین تمکو کچھہ تکلیف نہ پہونچاویگا منشی واپس آیا یہان لڑکا بادشاہ کا مر گیا تہا اُسکے مصیبت مین مبتلا تہا منشی سے کچھہ نہ پوچھا۔ اور الیاسؑ آئے ایکسال تک مان یونسؑ کے مکان مین رہی اور پھر واپس گئی اُنکے چلے جانے پر کچھہ روز بعد یونسؑ مر گئے اُنکی مان ویسا ہی چھوڑ کر الیاسؑ کے پاس گئین اور کہا خدا نے مجھے الہام کیا ہے کہ آپ میرے لڑکیکو دعا کرکے زندہ کرینگے چنانچہ موت کے پندرہ دن بعد الیاسؑ نے آکر دعا کیا تو یونسؑ بحکم خدا زندہ ہوئے پھر الیاسؑ کو حکم خدا ہوا کہ جو چاہو مانگو دعا کیا خداوندا مجھے اُٹھا لے حکم ہوا کہ نہین دوسری دعا مانگ تب دعا کیا کہ قوم گمراہ ہے پانی نہ برسے قحط پڑے چنانچہ قحط پڑا لوگ قحط سے پریشان ہوکر الیاسؑ کے پاس گئے الیاس یسعؑ کو ساتھ لیکر بادشاہ کے پاس گئے بادشاہ نے کہا دعا کیجئے پانی برسے الیاس نے دعا کیا پانی برسا کچھہ روز لوگ براہ حق رہے پھر گمراہ ہوگئے خدا نے ایک دشمن کو بہیجا اُسنے بادشاہ کو اور عورت زانیہ کو قتل کرکے صالح کے باغ مین ڈالدیا اور خدا نے الیاسؑ کو پر دیا آسمان پر چلے گئے اور اپنی جگہہ پر یسعؑ کو وصی کر گئے اور بعضے کہتے ہین کہ الیاسؑ جنگلون مین بہولے کو اور خضرؑ

دریا مین بہوے کو راہ بتلاتے ہین اور رہبراہ صاحب الحضر دونو صاحب ہونگے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ الیاسؑ و خضر ایک ہین۔

ذکر ذو الکفلؑ علیہ السلام حیاب القلوب سے

ذو الکفلؑ بعد سلیمانؑ ہوئے ہین اور وصی یسعؑ کے ہین اور انکو عویدیا بھی کہتے ہین اس شرط پر کہ کبھی غصہ نہ ہون اور رات کو نہ سوین شیطان کا ایک شاگرد ابیض نام جب ذو الکفلؑ بعد حکم عدالت دوپہر کو آرام مین گئے تو آیا اور فریاد کیا حضرت اُٹھے اور اپنی انگوٹھی دیکر کہا جا اپنے مخالف کو دیدے اور خود نہ گئے نہ سوئے دوسرے روز بھی ابیض دوپہر کو آیا اور فریاد کیا حضرت نے پھر رقعہ لکھکر دیا وہ لیگیا تیسرے روز دوپہر کو آیا کہا وہ نہین مانتا اور خاص وقت آرام آتا تہا جس سے سونا میسر نہ ہوتا تہا برابر تین روز نہ سوئے تیسرے روز اسکے فریاد پر ذو الکفلؑ خود اُٹھے اور اُس سے کہا چل مین تیرے مخالف کے پاس چلون دہوپ سخت گرم تھی جب شیطان نے دیکھا کہ انکو بالکل غصہ نہین آتا تو غائب ہو کر چلا گیا۔

ذکر لقمان علیہ السلام حیاب القلوب سے

لقمانؑ نے کہا کہ شکر اپنے کو نفع پہونچاتا ہے شرک بخدا گناہ ہے نیکی اگرچہ بقدر رائے ہو کام اویگی نماز ضرور پڑہنا چاہئے ہر بلا مین صبر کرنا چاہئے غرور اور خوش خوش قدم اُٹھانا گناہ ہے چلانا منع ہے لقمانؑ کو خاموشی پسند تہی سوائے ذکر خدا دوسری بات نہ کرتے تہے۔ ہر کام مین فکر اندیشہ بہت کرتے تہے بوجہ زیادہ چھپے رہنے کے کسی نے پاخانہ یا پیشاب کرتے نہ دیکھا۔ خوف خدا سے اور گناہ سے کبھی نہ ہنسے کبھی کسی پر غصہ نہ ہوئے کبھی مذاق نہ کیا حصول دنیا پر کبھی خوش نہ ہوئی عورت بہت کی اُنسے لڑکے ہوے مرگئے مگر کبھی نہ روئے۔ اگر کسیکی بات پسند آئی تو اُس سے دریافت کہ کس سے کسطرح سے سیکہا عاقل اور حکیم کی صحبت پسند تہی قاضی اور حاکم اور بادشاہ کے پاس وقت عدالت جاکر بیٹھتے تہے اور فکر کرتے تہے کہ قاضی اور حاکم مبتلا بحکومت ہین بادشاہ دنیا فانی پر مغرور ہین انہین خیالات سے خدا نے انکو معصوم بنایا خدا نے ایک فرشتہ بہیجا اُس نے چھپکر آواز دیا کہ اے لقمانؑ خلیفہ خدا ہو گا کہا اگر خدا کو منظور ہے اور میری مدد کریگا ظلم و گناہ سے بچاویگا تو منظور ہے اگر مجہپر چھوڑیگا تو منظور نہین ہے کیونکہ خلافت مین فساد بہت ہین پھر کہا پیدا ہو کر آدمی سے دنیا دن بدن جاتی ہے اور عاقبت نزدیک ہوتی ہے دنیا کو بقدر ضرورت لینا چاہئے بالکل دنیا سے کنارہ رہنا دوسر یکا محتاج ہونا ہے روزہ اسقدر رکہنا چاہئے کہ قوت مین فرق نہ پڑے نماز اچھی طرح پڑھ سکے نماز روزہ سے افضل ہے دنیا مثل دریائے عمیق کے ہے اسمین کشتی ایمان کو درست رکہنا چاہئے اور بادبان توکل خدا و زاد راہ پرہیزگاری و صبر کو رکہنا چاہئے آرزو سے زیادہ کوئی چیز کڑوی نہین ہے ہزار دوست کم ہین ایک دشمن زیادہ ہے خدا نے ماں کے پیٹ مین حفاظت سے رکہا پیدا کیا تو دودہ ماں سے پالا بڑا ہو تو پھر خدا پہ کیون نہ توکل کرے علامت دین تین ہین

ایمان علم عمل تصدیق خدا تصدیق پیغمبر تصدیق کتاب خدا علم کی تین علامت ہین خدا کو پہچاننا جو عمل منظور خدا ہے
اوسکا کرنا جو عمل ناپسند خدا ہے اُسکو چھوڑ دینا عمل کے تین علامت ہین ادا کرنا نماز کا روزہ رکھنا زکوۃ دینا تین علامت سے
عالم نہین ہے اپنے سے عالم و عاقل سے منازع کرنا غریب پر ظلم کرنا ظالم کی مدد کرنا منافق کے تین علامت ہین
زبان اور دل سے موافق نہین دل اور کردار موافق نہین۔ ظاہر اور پوشیدہ یکسان نہین گنہگار کے تین علامت ہین
آدمیون کے مال مین چوری کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے جو کہتا ہے اُسکے خلاف کرتا ہے مکار کے تین علامت ہین
اکیلے مین عبادت نہین کرتا لوگون کے سامنے عبادت زیادہ کرتا ہے جو کچھ کرتا ہے دکھلانے کو کرتا ہے حاسد کے
تین علامت ہین غیبت کرتا ہے منہ پر تعریف کرتا ہے دوسرے کی مصیبت مین خوش ہوتا ہے مصرف مین تین علامت
ہین حیثیت سے زیادہ کھاتا ہے حیثیت سے زیادہ پہنتا ہے حیثیت سے زیادہ کھلاتا ہے غافل کے تین علامت ہین بیہود
شک عبادت مین کرتا ہے یاد خدا سے غافل رہتا ہے کام خیر کو نہین کرتا ہے سچائی امانت مین چوری نہ کرنا بات
بیفائدہ نہ کرنا حرام سے آنکھہ کو بچانا زبان کو جھوٹ سے بچانا لقمہ حلال کھانا درجہ لقمانی کو پہونچاتا ہے جو اس
سے کم کرے کم درجہ پاوے اسیقدر کرے یہی درجہ پاوے بیعقل کو نصیحت مشکل ہے جیسا کہ بڈ ہے کو پہاڑ پر چڑہنا
پریشانی بہتر ہے بمقابلہ اسکے کہ ظلم کر کے مال جمع کرے فقیر و بیچارہ کی ہمنشینی کر یتیم کا باپ بن بیوہ کا شوہر بن
پہلے ساتھی لے پھر سفر کر مصاحب خراب سے اکیلا اچھا ہے اکیلے سے مصاحب نیک اچھا ہے نیکی کرنیوالے
کیساتھ نیکی کر بدی کرنے والے کیساتھ بدی نہ کر کس نے خدا کو ڈھونڈھا اور نہ پایا کس
نے خدا کی اطاعت کی اور خدا نے مدد نہ کی کس نے خدا پر توکل کیا اور خدا نے اُسکو دوسرے
پر چھوڑا کون خدا سے رویا اور خدا نے رحم نہ کیا بڈھون سے مشورہ لے چھوٹون سے مشورہ مین شرم نہ کر فاسق
کی صحبت مثل کتوں کے ہے جب تک کھایا ساتھ رہے نہ پایا تو مذمت کی صالح کی دوستی بہتر ہے اگر اُسپر سختی ہو
بدلہ نہ لے فاسق سے یہ امید نہ رکھہ دوست زیادہ رکھہ دشمن سے بیخوف نہ رہ عورت چار قسم کی ہوتی ہین دو
نیک دو بد پہلی نیک عزیز خاندان مین ذلیل شوہر کے سامنے اگر شوہر سے ملا تو خوش نہ ملا تو تھوڑے کو بہت
جانا دوسری نیک لڑکا زیادہ ہوتے ہین نیکخواہ شوہر ہوتی ہے بڑے یا چھوٹے خاندان سے مہربانی کرتی ہے
اولاد اُس سے بچیا دوسری عورت سے ہو دونون سے محبت کرتی ہے اصلاح اپنی اور مال اولاد کی کرتی ہے اگر
اگر مرد موجود ہے تو مدد کرتی ہے غائب ہے تو نیکی سے یاد کرتی ہے ایسی عورت کم ملتی ہین دو ملعونہ ایک مثل شیر
کے ہے شوہر سے کچھہ پاتی ہے تو نہین پاتی ہے تو ترش رو رہتی ہے ہمسایہ اور عزیز تنگ رہتے ہین دوسری جلد
غصہ ہوتی ہے جلد روتی ہے موجودگی مین شوہر کو نفع نہین غیبت مین رسوا کرتی ہے اس سے جو لڑکا پیدا
ہو گا اُس سے امید خیر نہین ہے

ذکر طالوتؑ حیات القلوب سے

جب بادشاہی طالوتؑ کو ہوئی تو قوم نے کہا یہ حقیر اور محتاج ہے قابل بادشاہی نہین ہے اور اُس زمانہ مین

بادشاہی اولاد لاوی مین اور پیغمبری اولاد یہودا مین تہی اور طالوتؑ اولاد بنیامین سے تہے پیغمبرؑ نے کہا تابوت سکینہ فرشتون نے طالوتؑ کو دیا ہے وہی لائق بادشاہی کے ہے پس طالوتؑ لشکر لیکر واسطے جنگ جالوت کے روانہ ہوئے بقولے اسّی ہزار بقولے ستّر ہزار تہے راستہ مین دریا ملا حکم خدا ہوا کہ اسکا پانی نہ پیو مگر صرف تین سو تیرہ آدمی نے جو بقدر اصحاب بدر تہے نہین پیا۔ باقی سب نے پیا چنانچہ کہتے ہین کہ جناب امیرؑ طالوتؑ اس امت کے ہین قتل جالوت مین کسیکو ہمت اور قوت نہ تہی نہ کوئی قتل جالوت پر آمادہ ہوتا تہا۔ داؤد اپنے بہائیون مین چہوٹے تہے سب بہائیونکو انکے باپ نے لڑائی پر بہیجدیا انکو نہ بہیجا بکری چرایا کرتے تہے ایکروز اپنے بہائیونکو کہانا لیکر جاتے تہے راستہ مین ایک پتہر بولا اے داؤد مین واسطے قتل جالوت کے پیدا ہوا ہون تو مجہے اُٹہالے اور مجہہ سے مار کر جالوت کو قتل کر داؤد نے اوس پتہر کو اُٹہا کر جہولی مین رکہہ لیا جب لشکر مین پہونچے دیکہا کل لشکر قتل جالوت مین پریشان اور متردد ہے داؤدؑ نے کہا قتل جالوتؑ مین تم لوگ متردد ہو حالانکہ اُسکا قتل کرنا مشکل نہین ہے مین مار سکتا ہون یہ خبر طالوتؑ کو ہوئی چونکہ طالوتؑ کو الہام ہو چکا تہا کہ تیری زرہ جسکے بدن مین ٹہیک ہوگی وہی جالوت کو قتل کریگا طالوتؑ نے داؤدؑ کو بلایا اور زرہ پہنایا تو ٹہیک ہوئی داؤد نے کہا مجہے جالوت کو بتلاؤ کون ہے جالوت ہاتھی پر سوار تہا کہا گیا وہ ہاتھی پر ہے داؤدؑ نے پتہر جہولی سے نکالکر مارا وہ جالوت کی پیشانی پر لگا گر کر مر گیا۔

ذکر داؤد علیہ السلام حیات القلوب سے

داؤد کے لئے خدا نے لوہے کو مثل موم کر دیا تو زرہ بنائی جو لڑائی مین کام آنیلگی پہلے لوہے کی چدرین بنا کر پہنتے تہے جو بہت بڑے بوجہہ ہوتے تہے لڑائی مین اور اُٹہنے بیٹہنے چلنے مین گرانی ہوتی تہی اور خدا نے اونکی آواز مین خوش الحانی دی تہی جب مناجات یا تلاوت زبور کرتے تہے تو اُنکی قرأت سُنکر اونکی قرأت مین چڑیا درخت پہاڑ کل چیز ہمراہی کرتے تہے اور جانور صحرائی و دریائی آکر گہیر لیتے تہے زبور کتاب آسمان سے خدا نے بہیجی جسمین لکہا ہے کہ وارث کرینگے ہم زمین کا بندگان شایستہ کو یعنے اہلبیت محمدؐ کو داؤدؑ ایکروز روزہ رہتے تہے ایکروز کہاتے تہے۔ ایکروز داؤدؑ نے کہا آج معقول عبادت کرونگا جب، نماز سے فارغ ہوئے خدا نے ایک مینڈہک بہیجا اُسنے کہا اے داؤدؑ کیا آجکی عبادت آپکو خوش معلوم ہوئی کہا ہان بولا مین ہر رات ہزار تسبیح پڑہتا ہون اور ہر تسبیح مین ہزار تعریف خدا ہین اور مین پانی کے نیچے رہتا ہون وہان سے آواز چڑیونکی سنتا ہون کہ بہوکی ہین باہر آکر چاہتا ہون کہ مجہے کہالیوین بغیر اسکے کہ مینے کچہ گناہ کیا ہو۔ ایکروز ایک چہوٹا سا کیڑہ سُرخ وقت عبادت داؤدؑ کے نکلا اور نزدیک آیا داؤدؑ کے دلمین گذرا کہ خدا نے اسکو کیون بنایا ہے کیڑہ بحکم خدا بولا کہ اے داؤدؑ آپ میرے نشان پیر کو پتہر سخت پر دیکہتے ہین یا میری آواز سنتے ہین کہا نہین کیڑہ بولا خدا دیکہتا ہے اور سنتا ہے آپ اپنی آواز عبادت کو کم کرین زمانہ حج مین کثرت آدمیونکی دیکہکر داؤدؑ پہاڑ پر عبادت کے لئے چلے گئے تو جبرئیلؑ آئے اور کہا اے داؤدؑ آپ جانتے ہین کہ اژدہام آدمیون مین خدا آپکی آواز نہین سنتا۔ پس داؤدؑ کو لیکر چالیس روز

کی راہ نیچے دریا کے لیگئے اور وہانپر ایک پتھر کو توڑا اوسکے اندر ایک کیڑا تھا کہا خدا کہتا ہے کہ ہم اس کیڑہ کی خبر لیتے ہین
اور اسکی آواز سنتے ہین۔ مجلسی رح کہتے ہین کہ داؤدؑ سب جانتے تہے اور خدا کو داؤدؑ کیطرف سے اطمینان تہا کہ وہ
یقین کامل رکھتے ہین مگر یہ امور واسطے تعلیم اور آگاہ کرنے خلق کے ظہور مین آئے داؤدؑ نے دعا کیا کہ خداوندا
جو معاملہ میرے پاس آوے اُسکے تصفیہ کے لئے اصلیت سے مجھے وحی کر حکم ہوا کہ ایسا مین کرونگا تو آدمی تاب
نہ لاوینگے پس ایک شخص نے دوسرے پر دعوی کیا کہ میرا مال لوٹ لیا وحی ہوئی کہ سایل مدعی کو مدعا علیہ قتل
کرے اور اوسکا سب مال لیلے اس حکم سے شور مچگیا داؤدؑ نے کہا خداوندا اس بلا سے نجات دے وحی ہوئی کہ
مدعا علیہ کے باپ کو مدعی نے قتل کرکے اوسکا مال لیلیا ہے اُسی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے مدعا علیہ کا باپ فلان
جگہہ دفن ہے جاکر آواز دو اور پوچھو کہ تجھے کس نے قتل کیا ہے چنانچہ داؤدؑ نے وہان جاکر پکارا وہ بولا اور
کہا مجھے مدعی نے قتل کرکے میرا مال لیلیا ہے اور یہان دفن کیا ہے پھر حکم ہوا کہ بعد گواہی گواہ مدعی و مدعا علیہ
کے حکم دیا کرو۔ لکھا ہے کہ ایک زنجیر دروازہ داؤدؑ پر عدالت کے لئے لٹکتی تھی اُسپر حقدار کا ہاتھ پہونچتا تہا
غیر حقدار کا ہاتھ نہین پہونچتا تہا ایک شخص نے دوسرے کا گوہر چورایا اور ڈنڈہ کے اندر چھپا دیا اور تصفیہ
کے واسطے دروازہ داؤدؑ پر گئے پہلے مدعی نے ہاتھ اُٹھاکر زنجیر پکڑ لیا اوسکے بعد چور نے ڈنڈہ مدعی کو پکڑا دیا
پھر زنجیر کو ہاتھ سے پکڑ لیا کیونکہ اُسوقت مال اصل مالک کے ہاتھ مین تہا پس خدا نے وہ زنجیر اُٹھا لیا حضرت
صاحب العصر بھی مثل داؤدؑ حکم دینگے۔ جناب امیرؑ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ میرا باپ مالدار تہا اور لوگونکے
ساتھ سفر مین گیا تہا سب لوگ واپس آئے میرا باپ نہین آیا دریافت پر سب نے کہا مر گیا اوسکے پاس کچھ مال
نہ تہا مین نے قاضی سے نالش کی قاضی نے بھی اُسکو چھوڑ دیا جناب امیرؑ نے اُن لوگونکو بلایا اور کہا کہ تملوگ
جانتے ہو کہ ہم اس معاملہ سے واقف نہین ہین سب کو الگ الگ آنکھہ پر کپڑا ڈالکر کھڑا کرا دیا اور ایک ایک
آدمی تعینات کر دیا اور کہا جب ہم اللہ اکبر کہین تو اُن مین سے ایک کو حاضر کرو پھر ایک کو بلا کر پوچھا کب مرا
کیا بیمار تہا کس روز بیمار ہوا کون دن تہا کون تاریخ تھی کس نے نہلایا کس نے کفن پہنایا کس نے نماز پڑہایا سب
پوچھکر فرمایا اللہ اکبر سب حاضرین نے بھی کلمہ اللہ اکبر پڑہا پھر اُسکو آنکھہ بند کرکے واپس کیا سب کی آواز تکبیر
سنکر دوسرے کو یقین ہوا کہ اُس نے قتل کرنے سے اقبال کر لیا جب دوسرا آیا تو اقبال کیا کہ ہم لوگون نے
قتل کیا ہے اور مال لیلیا ہے پھر آواز اللہ اکبر کی بلند ہوئی تیسرے کو بلایا اُس نے بھی آکر اقبال کر لیا
آخر مین شخص نے اول بھی آکر اقبال کر لیا جوان کو مال و بدلہ خون پانیکا حکم ہوا جناب امیر نے فرمایا کہ حکم دیتا
ہون مین مثل داؤدؑ کے لوگون نے عرض کیا یا حضرت حکم داؤدؑ کیسا تھا فرمایا چند لڑکے کھیل رہے تھے
اُن مین ایک لڑکیکا نام مات الدین تہا داؤدؑ نے یہ نام سُنکر پوچھا تیرا نام کس نے رکھا ہے لڑکا بولا میری مان
نے کہا اپنے مان کے پاس چل وہان گئے اور اُسکی مان سے پوچھا یہ نام لڑکیکا کس نے رکھا ہے بولی میرا شوہر سفر کو گیا تہا
مین حاملہ تھی میرے شوہر کے ساتھی سب لوٹ آئے میرا شوہر نہ آیا مین نے پوچھا میرا شوہر کہان ہے سب نے کہا مر گیا مین نے کہا کچھ مال دیا ہے

بولے کچھ نہین دیا مین نے پوچھا کچھ وصیت کیا ہے تو کہا ہان کہا ہے کہ میری عورت سے کہدینا کہ لڑکا ہو یا لڑکی نام مات الدین
رکہنا اسوجہ سے مین نے یہ نام رکہا ہے بس داؤدؑ اُسکے ہمراہیون کو بلاکر اسیطرح فیصلہ کیا مال دلوا دیا اور لڑکے سے کہا
اپنا نام عاش الدین رکھ یعنے زندہ ہوا دین قصہ عمر داؤدؑ حال آدمؑ مین گذرا درمیان موسیٰؑ داؤدؑ پانچسو برس اور
درمیان عیسیٰؑ داؤدؑ ہزار برس کا زمانہ گذرا تھا۔ داؤدؑ کے دل مین گذرا کہ مین بڑا عاقل ہون انصاف مین غلطی نہین
کرتا ہون امتحاناً دو فرشتہ آئے ایک نے کہا ہم دونون بہائی ہین اسکے ننانوے بہیڑے ہین اور میرے صرف ایک
بہیڑی ہے جبراً میری ایک بہیڑی بہی اُس نے لیلیا ہے داؤدؑ بلا دریافت دوسرے کے یا طلب گواہ کے کہدیا کہ
زبردستی کرتا ہے بعد مین خیال کیا تو خدا سے معافی مانگی۔ اہلسنت مین روایت ہے کہ داؤدؑ نماز پڑہتے تہے شیطان
خوبصورت چڑیا بنکر آیا حضرت داؤدؑ اُسکو دیکہکر نماز مین تخفیف کرکے چڑیا پکڑنے لگے چڑیا اڑگئی کوٹھے پر دیکہنے کو گئے اوریا
کی عورت ننگی نہارہی تھی خوبصورت تہی نظر پڑی عاشق ہوگئے اوریا کو لڑائی پر بہیجدیا سردار فوج کو لکہدیا
کہ اسکو لڑائی مین آگے رکہنا جسمین شہید ہوجاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا اوریا شہید ہوا داؤدؑ نے اُسکی عورت
سے نکاح کرلیا امام رضاؑ نے یہ قصہ سُنکر افسوس کیا اور کہا کہ ایسے معصوم کو اتہام لگایا گیا کہ چڑیا کیواسطے نماز مین
تخفیف کیا اور عورت غیر پر عاشق ہوئے اُسکو قتل کراکے اُسکی عورت سے نکاح کرلیا یہ بات ہرگز کچھ نہین ہے صرف
اتنا ہے کہ زمانہ داؤدؑ مین عورت بیوہ کو دوسرے مرد سے نکاح کرنیکا حکم ہوا داؤدؑ اول ہین جو بیوہ اوریا سے نکاح کیا
چونکہ اجرائے حکم اول عورت بیوہ اوریا سے ہوا روح اوریا کو ناگوار ہوا دوسری روایت یہ ہے کہ ایک عورت سے
اوریا کی نسبت طے ہوئی مگر اُسکے وارث کسی وجہ سے ناراض ہوکر انکار کردیا تو داؤدؑ کے خواستگاری کی عورت کے وارثون
نے داؤدؑ کے ساتھ نکاح کردیا تو اوریا کو ناگوار ہوا لازم تہا کہ داؤدؑ ورثاء عورت اور اوریا کے درمیان صلاح کراکے
اوریا کا نکاح کرادیتے اب رہا یہ کہ پھر توبہ داؤدؑ نے کیون کیا اسکے نسبت حال آدمؑ مین ذکر ہوچکا کہ عربان خدا تہوڑی
سی سہو مین تمام عمر رات دن روتے ہین اور معافی مانگتے ہین جو باعث زیادتی مرتبہ ہوتا ہے آدمؑ یوسفؑ داؤدؑ
فاطمہؑ امام زین العابدینؑ بہت روئے ہین کتاب زبور سترہ ماہ رمضان کو ایک مین اوتری ہے سوال خدا او
جواب داؤدؑ یہ ہین خدا نے پوچہا اکیلے کیون بیٹھے ہو کہا تیری رضامندی کے لئے۔ پوچہا چپ کیون رہتا ہے کہا
تیرے ڈر سے پوچہا رنج و غم مین کیون رہتا ہے کہا تیری محبت مین پوچہا باوجود مال ہونیکے فقیر کیون ہو کہا تیرے
حق دینے سے پوچہا خاکساری کیون کرتے ہو کہا تیرے جلال سے ایک جوان خوبصورت ہمیشہ داؤدؑ کی خدمت
مین آتا تہا ایکروز بیٹہا تہا ملک الموت آئے جوان کیطرف نگاہ تیز سے دیکہا داؤدؑ نے پوچہا کیون اسکے طرف
نگاہ تیز سے دیکہا کہا آٹھ روز بعد قبض روح اس جوانکی بحکم خدا ہوگئے داؤدؑ نے جوان سے پوچہا تیری
شادی ہوئی ہے کہا نہین داؤدؑ نے کہا فلان امیر کی لڑکی سے شادی کر اور خرچ جانے یہان سے لیجا
آٹھوین روز پھر آنا جوان نے نکاح کیا عورت سے صحبت کی آٹھوین روز حاضر ہوا اُس روز ملک الموت
نہ آئے داؤدؑ نے جوان سے کہا جا آٹھوین روز پھر آنا اسی طرح تین ہفتہ گذرے تب ملک الموت آئے

داؤدؑ نے کہا کہ آپ آٹھوین روز اسکی روح قبض کرنیکو کہا تہا اور تین ہفتہ گذر گئے تب ملک الموت نے کہا خدا نے آپکے رحم پر رحم کیا اور تیس برس کی زندگی اسکو دی ایک عورت کو دوسرا مرد زنا پر مجبور کرتا تہا خدا نے ایکروز اُس عورت کی زبان پر جاری کی کہ تیری عورت کے پاس دوسرا مرد ہے وہ مرد اپنے گہبرایا تو دوسرے مرد کو اپنی عورت کے پاس بیٹہا پایا داؤدؑ کے پاس جاکر کہا عجب بلا میرے سر پر آئی عورت کے پاس دوسرا مرد بیٹہا تہا داؤدؑ نے بحکم خدا کہا جیسا تو نے کیا ویسا ہی تیرے ساتھ ہوا۔ ایک عابد کی عبادت داؤدؑ کو اچھی معلوم ہوئی وحی ہوئی کہ یہ ریا کرتا ہے اُسکے مرنے پر لوگون نے داؤدؑ سے کہا کہ مر گیا داؤدؑ نے کہا جاؤ دفن کردو خود نہ گئے لوگون نے تعجب کیا پچاس آدمی اُٹھے میت کو غسل دیا اور کہا ہملوگ گواہی دیتے ہین کہ یہ عابد نیک تہا پچاس آدمی اُٹھے اور کہا سب لوگ چلو نماز پڑہو یہ عابد نیک تہا داؤدؑ کو وحی آئی کہ جنازہ پر کیون نہ حاضر ہوا داؤدؑ نے کہا جو خبر تو نے دی تہی وحی آئی کہ مین نے سچ خبر دی تہی مگر اسوقت لوگون نے اسکے نیکی کی گواہی دی جسکو مین نے قبول کیا اور اپنی وقفیت سے در گذرا

ذکر اصحاب سبت حیات القلوب سے

اصحاب سبت اہل بصرہ سے تہے زمانہ داؤدؑ مین تہے اُنہون نے عید جمعہ کو روز شنبہ سے بدل دیا تو اُنکو شنبہ کے دن شکار مچھلی حرام کی گئی تب یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ دریا سے نہر نکالکر حوضون مین ملا دیا اور ایسی تدبیر و ترکیب بنائی کہ مچھلی حوض سے باہر نہ جا وین پس اُنہین نہرون سے مچھلی شنبہ کے دن حوضون مین چلی آتی تہین اور بمجبوری واپس نہ ہوسکتی تہین لوگ یکشنبہ کو مچھلیونکو ہاتھ سے پکڑ لیتے تہے جس سے بہت مالدار ہوگئے تہے اگرچہ علما وصلحا نے منع کیا مگر باز نرہے اور اُن مین تین گروہ تہے ایک گروہ شکار کرتی تہی ایک گروہ نہ شکار کرتی نہ منع کرتی اور ایک گروہ شکار بہی نہ کرتی اور منع بہی کرتی تہی بلکہ اُنکے باز نہ رہنے پر شہر چہوڑ کر جنگل مین چلیگی دو گروہ شہر مین رہ گئی اُسی رات عذاب الہی سے بندر اور سور ہوگئے جو چلے گئے تہے انکی حالت دریافت کرنے آئے تو یہ بندر اور سور روتے تہے اور لوگ پوچہتے تہے کہ تو فلان ہے تو سر سے اشارہ کرتے تہے کہ ہان یہ لکہا ہے کہ کچہ مار ماہی وکچہو بہی ہوگئے تہے ایک شخص کوفہ کا رہنے والا جناب امیرؑ سے کہا حکم ہو کہ لوگ ہمارے شہر مین جریث و مار ماہی نہ بیچین جناب امیرؑ اُٹھے اور کچہ لوگونکو ساتھ لیکر کنار فرات گئے اور کچہ دعا پانی پر پڑہا ایک جریث نکلا دریافت پر کہا ہملوگ اُس قوم سے ہین جو کنار دریا تہے اور آپکی ولایت قبول نہ کرنے سے صورت مسخ ہوگئی کچہ جریث و مار ماہی دریا مین کچہ سوسمار و موش جنگلی ہوگئے۔ اے مومنین محبان اہلبیت رسول قابل غور ہے کہ شکار مچھلی ممنوعہ کرنے سے ستر ہزار آدمی مسخ ہوگئے اور آل محمدؐ کو تین دن کا بہوکہا پیاسا معرکہ کربلا مین کس سختی سے شہید کیا ہے خدا اُنکو ابد الآباد داخل جہنم رکہیگا بعض کا قول ہے کہ تین دن کے بعد جو مسخ ہوئے تہے مر گئے۔

ذکر سلیمانؑ علیہ السلام حیات القلوب سے

سلیمانؑ کے داہنے طرف کرسی پر ہزار معزز آدمی اور بائین طرف ہزار کرسی پر معزز جن بیٹھتے تھے اور
اہلسنت نے لکھا ہے کہ جو تخت سلیمانؑ نے بنوایا تھا اُسمین جڑاو تصویرین جڑی ہونگی اور شیر کی بنی تھین اور
تخت پر پیر رکھتے وقت سب حرکت کرتی تھین اور ناچتی تھین معہ دیگر عجوبات کے جنکو علماے امامیہ رضوان
اللہ علیہم نے قبول نہین کیا البتہ یہ لکھا ہے کہ سلیمانؑ کی فوج جن اور آدمیون کی بساط پر رہتی تھی اوسکو
اوڑا کر جہان حکم ہوتا تھا وہان لیجاتی تھی اُسی پر سامان باورچیخانہ وغیرہ رہتا تھا اور حضرت سلیمانؑ کے
ہزار بی بی تھین اور چالیس مرد کی قوت جماع تھی اور سب سے روزانہ ملاقات کرتے تھے جن و شیطان مزدور
تھے شیطانون سے ابلیس سے پوچھا تمہاری کیا حالت ہے کہا تنگ ہین بولا باہر سے پتھر لاتے ہو تو واپسی
مین خالی جاتے ہو کہا ہان بولا ارام مین ہو سلیمانؑ کو خبر ہوئی تو حکم دیا کہ واپسی مین مٹی لیجایا کرو پھر ابلیس نے
پوچھا کیا حال ہے جواب دیا تکلیف مین ہین بولا کیا رات مین سوتے ہو کہا ہان بولا آرام مین ہو اُسکی بھی خبر ہوئی
تو سلیمانؑ نے حکم دیا رات دن کام کیا کرین تھوڑے روز بعد انتقال فرمایا یہ اشارہ ہے کہ بدکار پھر بھی سختی
نہ چاہے ایک بڑہیا نے شکایت کی کہ مجھے ہوا نے گرادیا سلیمانؑ نے ہوا کو بُلا کر پوچھا تو ہوا نے کہا بحکم خدا ایک
کشتی کو طوفان سے بچانیکو جاتا تھا سہواً دھکہ لگا بڑہیا گر گئی وحی آئی کہ بڑہیا کو اہل کشتی سے بدلہ دلایا جائے
داؤدؑ نے جب سلیمانؑ کو خلیفہ کرنا چاہا تو کچھ لوگ بولے کم عمر ہین وحی ہوئی کہ سب لوگ اپنا اپنا ڈنڈہ کوٹھری
مین رکھکر بند کر دین جسکے ڈنڈہ مین شاخ نکلے وہ خلیفہ ہو بس سلیمانؑ کے ڈنڈہ مین شاخ نکلی وہ خلیفہ
ہوئے ایکروز سلیمانؑ گھوڑونکا ملاحظہ کرتے تھے آفتاب ڈوبگیا وقت فضیلت نماز نرہا دعا کیا آفتاب لوٹ آیا
نماز پڑھا بعد نماز گھوڑونکو قتل کرادیا۔ لکھا ہے کہ سلیمانؑ نے ایک عورت یمنی سے نکاح کیا اُسکے لڑکا ہوا بہت
محبت کرتے تھے ملک الموت آئے لڑکا کیطرف تیز نگاہ سے دیکھا سلیمانؑ نے سمجھا کہ قبض روح کرینگے شیطانون سے
اور جنون سے کہا کہ لڑکا کہان چھپایا جاوے کسی نے کہا دریا مین کسی نے کہا ساتوین زمین کے نیچے کسی نے
کہا نیچے چشمہ آفتاب کے سلیمانؑ نے کہا ملک الموت ہر جگہہ پہونچین گے ایک نے اُٹھا کر بدلی اور ہوا کے
بیچمین چھپا دیا ملک الموت وہان جاکر روح قبض کر کے لاش تخت سلیمانؑ پر ڈالدے بوجہ قتل گھوڑونکے
بادشاہی مین فتور پڑا وقت جانے پاخانہ کے انگوٹھی ایک لونڈی کو دیدیتے تھے ایکروز جب پاخانہ گئے
ایک شیطان آیا اور لونڈی سے انگوٹھی لیکر تخت پر بیٹھ گیا اوس انگوٹھی کی خاصیت ظاہر کی گئی ہے کہ
جسکے ہاتھ مین ہو اُسکے تابع جن و شیطان آدمی ہوجاتے تھے اُسی کو بادشاہ سمجھتے تھے جب سلیمانؑ پاخانہ
سے آئے اور انگوٹھی لونڈی سے مانگی تو لونڈی نے جھجکار دیا کیونکہ صورت تبدیل ہوگئی تھی سلیمانؑ وہان
سے چلدئے اور کنار دریا پہونچے وہان ایک ماہی گیر کے مزدوری مین کچھ روز رہے دو مچھلی روزانہ پاتے

تہے اُسی مین گذر کرتے تہے ایکروز انگوٹھی مچھلی کے پیٹ مین سلیمانؑ نے پائی اور پہنی تو سب پھر مطیع ہوگئے شیطان
کو قید کر دیا سلیمانؑ آصف بن برخیا سے کہا کہ سب ناواقف تہے مگر تم نے کیونکر شیطان کی اطاعت کی اصف
نے کہا مین جانتا ہون جس مچھلی کے پیٹ مین انگوٹھی تہی بلکہ اُسکے مان باپ چچا تک کو جانتا ہون لیکن حکم خدا یون ہی
جاری تہا جو ہوا اور مین نے اُسکے حکم ظلم کو نہین لکہا کہی آپ ہُدہُد کو کیون دوست رکہتے ہین کہا پانی کو نیچے زمین
کے دیکہتا ہے اگرچہ اپنا پہندا نہین دیکہتا۔ دوسری روایت ہے کہ سلیمانؑ نے مسماۃ جرادہ سے نکاح کیا وہ خوبصورت
تہی اپنے باپ کی جدائی سے رنجیدہ رہتی تہی سلیمانؑ نے جن و شیطان سے اُسکے باپ کی تصویر بنوا دی اُسنے
اُس تصویر کو کپڑا پہنا دیا اور لونڈیونکو ساتھ لیجا کر سجدہ کرتی تہی چالیس روز یہ فعل محل سلیمانؑ مین ہوا جب سلیمان کو خبر ہوئی
تو وہ تصویر توڑوا ڈالی اور انگوٹھی اسیوجہ سے شیطان لیگیا اور چالیس روز بادشاہت لیکے پھر انگوٹھی پیٹ
مچھلی مین سے پائی جیسا کہ ذکر ہوا لیکن ان جملہ باتونکو علمائے امامیہ رحمۃ اللہ نے قبول نہین کی اور کہتے ہین
کہ بادشاہی سلیمانؑ کی انگوٹھی مین نہ تہی اور نہ گھوڑونکے قتل مین سلب بادشاہی ہوئی اور نہ حضرت کے
مکان مین بت پرستی ہوئی نہ نماز غفلت مین قضا ہوئی نہ لڑکا کہین چھپایا گیا لیکن ایک روز سلیمانؑ نے
کہا آج ستر عورتون سے ملاقات کرونگا جو سب عورتین لڑکون سے حاملہ ہونگی اور وہ لڑکے راہ خدا مین
جہاد کرینگے مگر انشاء اللہ نہ کہا جس سے صرف ایک عورت حاملہ ہوئی اُسکے لڑکا آدہے بدن کا پیدا ہوا لونڈیون
اوسکو لاکر تخت پر ڈالدیا جسکے نسبت یہ آیۂ قرآن مین ہے ولقد فتنا سلیمان والقینا علی کرسیہ جسدا ثم اناب ۔ یعنی بتحقیق
کہ امتحان کیا مین نے سلیمانؑ کا اور ڈالدیا لاش اوپر کرسی اوسکے کے جس سے توبہ کیا ۔ پس یہ فعل گناہ سے
نہ تہا کیونکہ پیغمبر اور نبی معصوم ہوتے ہین اور ایسا ہی انکا اعتقاد رکہنا چاہیے ایکروز سلیمانؑ معہ لشکر جن و
آدمی کے نکلے ایک چیونٹی نے چیونٹیون سے کہا گُھس چلو اندر سوراخ ایسا نہ ہو کہ یہ لشکر کچل ڈالے یہ خبر پاکر
سلیمانؑ نے چیونٹی کو بلا کر پوچھا کہ تو نے میرے ظلم سے کیون ڈرایا چیونٹی بولی کہ ڈری مین اسوجہ سے کہ تیری
عزت کو دیکھکر کہین انکو بھی خواہش دنیا نہ ہو چیونٹی نے پوچھا کہ تو بڑا ہے یا تیرا باپ داؤدؑ سلیمانؑ نے کہا
مجھے معلوم نہین ہے چیونٹی نے کہا ترک اولی سے دل داؤد مین زخم ہوا تو داؤدؑ نے محبت خدا سے دوا
کیا اونکا نام داؤد ہوا اور تو زخم سے سالم ہے اس سے تیرا نام سلیمانؑ ہوا۔ بتلا ہوا تیرے حکم مین کیون
ہے کہا مین نہین جانتا بولی اسوجہ سے ہے کہ تجکو معلوم ہو کہ یہ سلطنت تیری ہوا پر ہے اور جو کچھ کہ خدا
نے تجھے دیا ہے سب تیرے ہاتھ سے مثل ہوا کے نکل جاویگا سلیمانؑ سُنکر ہنسے ایکروز سلیمانؑ معہ لشکر
واسطے دعائے بارش نکلے دیکہا کہ چیونٹی دعا کرتی ہے کہ خداوندا گناہ اولاد آدمؑ مین ہملوگونکو جو تیری ضعیف
خلقت ہین ہلاک نہ کر یہ سُنکر سلیمانؑ لوٹ آئے کہا دوسرے کی دعا تمہارے لئے قبول ہوئی۔ قبرہ چڑیا نے
مادہ سے جفتی کیا انڈہ راہ مین رکہا لشکر سلیمانؑ نکلا مادہ ٹیڈی لیکر اور نر خرما لیکر آئے اور سلیمانؑ کو ہدیہ
مین دیا سلیمانؑ نے اُسکے سر پر ہاتھ رکہا خدا نے اُسکو تاج دیا اور لشکر دوسرے راہ سے چلا گیا انڈہ

بھجگیا ایک مچھلی نے سلیمانؑ سے کہا میری دعوت کر سلیمانؑ نے کل لشکر کا کھانا مثل پہاڑ کے دریا کے کنارہ پہ
رکھوا دیا اُسنے کھا لیا اور دریافت پر کہا کہ ہزار گروہ مثل ہمارے دریا میں ہیں سات کرڑ در روزانہ خرچ لشکر
تھا گنجشک نے مادہ سے کہا آ جفتی کریں شاید خدا بچہ دے جو خدا کا نام لے سلیمانؑ نے سُنکر کہا خواہش گنجشک
کی میرے سلطنت سے بہتر ہے ایکروز ہُدہُد غایب ہوگیا کچھ دیر بعد آیا سلیمانؑ نے پوچھا کہاں سے آتا ہے
بولا شہر سبا سے آتا ہوں وہاں ایک عورت بادشاہی اور بت پرست ہے تخت نفیس ہے سلیمانؑ نے نامہ
لکھکر ہُدہُد کو دیا اور کہا جا و دیدیا ہُدہُد نامہ لیکر گیا اور قبہ کیطرف سے تخت پر ڈالدیا بلقیس نے اُٹھاکر
دیکھا اُسمیں لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم نامہ سلیمانؑ بن داؤدؑ کیطرف سے ملکہ سبا کو معلوم ہو کہ چلی آ
مسلمان ہوکر اُسنے نامہ پڑھکر اپنے مقربوں سے اطلاع کیا اور صلاح کیا کہ کیا کرنا چاہئے سب نے کہا
جو حکم ہو تعمیل کریں ہم زبردست ہیں بولے صبر کرو اور موتی بغیر سوراخ ہدیہ میں بھیجا سلیمانؑ نے ایک کیڑا سے
سوراخ کرادیا اور ہدیہ واپس کر دیا کہا کہ مجھے اسکی ضرورت نہیں ہے پس بلقیس اپنے گھر سے روانہ
ہوئے سلیمان نے کہا کون ہے جو تخت بلقیس کا اُسکے یہاں آنے سے پہلے حاضر کرے بقولے ایک جن بقولے
آصف بن برخیا جو اسم اعظم جانتے تھے اور سلیمانؑ کے میر منشی تھے لائے بقولے بحکم خدا خود بخود پلک جھپکنے
میں تخت آگیا۔ جسکے نسبت سلیمانؑ نے شکر خدا کیا حاشیہ قرآن خلاصۃ التفاسیر میں لکھا ہے کہ رسولخدا نے کہا کہ
تخت بلقیس سلیمانؑ کے پاس علیؑ بن ابی طالبؑ لائے ظاہر میں علی میرے ساتھ باطن میں کل پیغمبروں کے
ساتھ رہے جب بلقیس آئے دیکھا اُسکا تخت رکھا ہے دریافت پر کہا گویا وہی ہے جب اندر مکان جانے
لگے مکان شیشہ کا تھا سمجھا پانی بھرا ہے کپڑہ سمیٹا تو پنڈلیاں ظاہر ہوئیں پیر میں بال تھے سلیمانؑ نے جنوں سے
نورہ بنواکر لگوا دیا بال جھڑ گئے اور سلیمانؑ نے بلقیس سے نکاح کر لیا۔ سلیمانؑ نے ایک نفیس مکان
بنوایا جب درست ہوگیا تو آپ اوپر گئے اور حکم دیا کہ بغیر اجازت اوپر دوسرا کوئی نہ آوے اور ڈنڈہ
سے ٹیک کر کھڑے ہوگئے بحکم خدا ملک الموت آئے سلیمانؑ نے پوچھا کس کے حکم سے آئے کہا بحکم خدا
بولے وہ برحق ہے کہو کون ہو کہا ملک الموت ہوں آپکی روح قبض کرنیکو آیا ہوں اُسی حالت میں
روح قبض کی سلیمان بہت دن تک ویساہی کھڑے رہے کسی کو معلوم نہ تھا کہ روح قبض ہوئی آخر
بحکم خدا دیمک نے جس ڈنڈہ کے بل سلیمانؑ کھڑے تھے اُسکو نیچے سے کھالیا قوت ڈنڈہ کم ہوگئی سلیمانؑ
کی لاش گر پڑی تب آدمی جن شیطان سب کو معلوم ہوا کہ انتقال ہوگیا جن دیمک کے مشکور ہوئے اور
اوسروز سے چاہے جہاں دیمک کو مٹی پانی کی ضرورت ہو جن وہیں پہونچاتے ہیں =

ذکر قوم سبا و ثمر حیات القلوب سے

لکھا ہے کہ چند شہر ایک دوسرے سے ملے تھے آبادی بہت تھی لوگ مالدار تھے دس روز کی راہ تک

دونو طرف باغ نفیس لگے تھے مسافرون کو دھوپ نہ لگتی تھی مگر نافرمانی خدا سے بوڑا آیا سب آدمی مع باغ و مال کے بہ گئے یہ بہی لکھا ہے کہ اس شہر مین سلیمانؑ نے ایک دریا کو بند ہوا دیا تھا اور اُس مین سوراخ کرا دیا تھا جب چاہین پانی نکالکر کھیتی و باغ سینچ لین اور پھر بند کر دین اسوجہ سے گیہون بہت پیدا ہوتا تھا یہانتک مالدار ہو گیے تھے کہ کفران نعمت کیا گیہون کے میدہ کی روٹی سے پاخانہ صاف کرتے تھے ایک عورت اپنے لڑکیکا پاخانہ روٹی سے صاف کر رہی تھی کسی مرد صالح نے دیکھکر منع کیا تو عورت نے کہا جب تک یہ بند ہے مجھے کیا پرواہ یہانتک کہ لڑکونکے پاخانہ صاف کرنیکی روٹیان مثل پہاڑ جمع ہو گئین خدا نے موشونکو بھیجا بند کاٹ دیا پانی بہ گیا آسمانی پانی برسنا بند ہو گیا گھاس تک جمنا بند ہو گئی قحط پڑا محتاج ہو گئے اور پاخانہ صاف کرنیوالی روٹیان آپسمین تقسیم کر کے کھا گئے =

ذکر حنظلہ و اصحاب رس حیات القلوب سے

عمرو قبیلہ بنی تمیم نے جناب امیرؑ سے قبل شہادت تین روز کے پوچھا کہ قصہ اصحاب رس کیسا ہے فرمایا وہ سوال تو نے کیا جو ابتک کسی نے نہین کیا اور یہ قصہ بعد میرے دوسرا بیان نہ کریگا اور اگر کوئی بیان کریگا تو مجھسے فرمایا یافث پسر نوح نے چشمہ روشناب کے کنارہ پر درخت صنوبر کا لگایا اس چشمہ کا پانی بہت گہرا اور صاف اور میٹھا تھا ابان آذر دی بہمن اسفندار فرور دین ازدی بہشت خور دار مرداد مہر شہریور یہ بارہ شہر اوس چشمہ کے کنارہ پر ہر چہار طرف آباد تھے۔ تخت ترکوز پسر غابور پسر بارش پسر سازن پسر نمرود کا اسفندار مین تھا یہ شہر بڑا تھا اوس درخت صنوبر پر کپڑا پہنا کر اون شہرون کے باشندے قربانی کرتے تھے اور قربانی کو آگ مین ڈالتے تھے جب دھوان آسمان کیطرف بلند ہوتا تھا تو درخت صنوبر کا سجدہ کرتے تھے اور روتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا اون سے خوش ہوا اور شیطان اکر درخت کو ہلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے میرے بندو ہم تم سے راضی ہوے تب سجدہ سے سر اوٹھاتے تھے اور شراب پیتے تھے اور ہر قسم کا باجا بجاتے تھے اور ہر شہر مین ایک ایک ماہ تک اسیطرح میلا کرتے تھے اسی سے عجم مین مہینونکا نام اوسی شہرونکے نام رکھا گیا پیغمبر قوم بنی اسرائیل جو اوسوقت تھے بہت کچھ سمجھایا مگر باز نرہے آخر بددعائے پیغمبر سے وہ درخت خشک ہو گی تو اون لوگون نے کہا کہ یہ شخص ہمارے خداونکو برا کہتا ہے اسی سے ہمارے خدا ہم سے ناراض ہو کر سرسبزی چھپا لیا ہے آپس مین صلاح کیا تالاب کے بیچ مین لوہے کا میڈار گاڑا اور اوس کے اندر کا پانی نکالکر پھیکدیا اور اوس مین کنوان کھودکر پیغمبر کو اوس مین ڈالکر توا سے بند کر کے میڈار اوٹھا لیا تمام دن پیغمبر اوس کے اندر شور کیا اور جان بحق تسلیم ہوے بحکم خدا جبرئیل اے اور آگ برسایا سب لوگ جل گئے یہ بہی لکھا ہے کہ اصحاب رس وہ ہین جنکی عورتین آپس مین چپٹی لڑاتی تھین کچھ ذکر انکا قصہ صالحؑ مین گذر چکا یہ بہی لکھا ہے کہ لڑکی کنواری کو بیس برس کی عمر تک پوجتے تھے پھر قتل کر کے دوسری کو پوجتے تھے اور ظاہر کیا گیا ہے کہ جو پیغمبر کنوان مین بند کیئے گئے شاید حنظلہؑ ہین

ذکر شعیاؑ و حیقوق علیہ السلام حیات القلوب سے

انکا زمانہ معمولی ہوا ہے کوئی بات قابل اظہار و انتخاب باقی نہین گئی البتہ ان صاحبون نے اپنے قوم کو حضرت عیسٰی و جناب رسول خدا کے پیغمبری کی خبر دی ہے اور شعیاؑ ظلم قوم سے بہاگے اور درخت کے اندر گہوسے شیطان مردود نے قوم سے انکا پتہ بتلادیا قوم نے آرا سے دو ٹکڑے کر دیا =

ذکر زکریا و یحییٰ علیہ السلام حیات القلوب سے

زکریاؑ نے ایکسو بیس برس کی عمر مین دعا کیا کہ خداوندا مجھے لڑکا دے جو میرے بعد وارث ہو وحی آئی کہ دیا مین تجکو لڑکا چونکہ عورت بہی زکریاؑ کی اٹہانوے برس کی تہین کہا خداوندا اس عمر ضعیف عورت اور مرد مین کیونکر لڑکا ہوگا وحی ہوئی کہ میرے قدرت سے لڑکا ہوگا کہا کہ خداوندا بیشک توسب پر قادر ہے پس یحییٰؑ پیدا ہوئے زکریاؑ مریم کی پرورش کرتے تہے شیطان نے لوگون سے کہا کہ زکریا اور مریم سے آشنائی ہے اس تہمت کے خوف سے زکریا بہاگے اور درخت کے اندر گہوس کر چہپ رہے لوگون نے آرا سے دو ٹکڑے کر دیا یحییٰ بڑے عابد تہے خوف خدا سے ہر وقت کانپتے تہے زکریا کا قاعدہ تہا کہ وقت وعظ دیکہ لیتے تہے کہ یحییٰ تو نہین ہین ایک روز وقت وعظ پہلے دیکہ لیا کہ یحییٰ تو نہین ہین مگر یحییٰ چہپکر آئے اور بیٹھ گئے زکریا نے کہا سکران نام ایک درجہ دوزخ کا ہے اوسمین بدترین گنہگار رہتے ہین یہ سنکر یحییٰ روے اور جنگل کیطرف چلے گئے اونکی مان تلاش کر کے لائین یحییٰ اون اور بال کا کپڑہ پہنتے تہے ایک بادشاہ ایک عورت کو رکہے تہا وہ عورت بڈھی ہو گئی اوس کے ایک لڑکی دوسرے مرد سے تہی عورت نے بادشاہ سے کہا اس لڑکی سے نکاح کر لے بادشاہ نے یحییٰ سے دریافت کرایون یحییٰ نے اجازت ندی تو اوس عورت نے لڑکے کو زینت کر کے بحالت نشہ بادشاہ کے پاس بہیجا بادشاہ لڑکی پر عاشق ہو گیا اور پوچہا کیا چاہتی ہے لڑکی بولی خون یحییٰ چاہتی ہون پس بادشاہ نے یحییٰ کو طشت مین ذبح کر ڈالا ایک قطرہ خون یحییٰ کا زمین پر گر گیا وہ خون ہمیشہ جوش کرتا تہا جب بخت نصر نے ستر ہزار بنی اسرائیل کو اوس خون پر قتل کرایا تب خون کا جوش کرنا بند ہوا امام حسین و یحییٰ کا قصہ عجیب ہے سفر کربلا مین امام حسینؑ یحییٰ کو ہر وقت یاد کرتے تہے یحییٰ کے پاس اکثر ابلیس آتا تہا ایک روز یحییٰ نے کہا جس شکل سے تو لوگون کو بہکاتا ہے وہ شکل مجہے دیکہلا ابلیس آیا سر پر لوہے کا توا تہا اوسمین قلابے لگے تہے قلابون مین رنگ برنگ کے کپڑون کی دہجیان لٹکتی تہین توا کے اوپر لوکر ار کہے تہا یحییٰ نے پوچہا لوکرہ کیون لئے ہے بولا لعنت جو ہوتی ہے تو لوکرہ مین لیتا ہون اوسسے زیادہ ہوتا ہے تو توا پر لیتا ہون اور ان رنگ برنگ کے کپڑون سے بہکاتا ہون میرے پیرو زیادہ عورات ہوتی ہین یحییٰ نے پوچہا میری کونسی خصلت تجہے پسند ہے۔

بولا کوئی نہین البتہ کچھ کھانا کھا لیتے ہو تو سستی آجاتی ہے عبادت مین کچھ دیری ہو جاتی ہے یحییٰ نے کہا واللہ
اب بہت کم کھایا کرونگا ابلیس بولا واللہ اب دوسرے سے کبھی اسطرح نہ بتلاؤنگا اور یحییٰؑ و امام حسینؑ و
عیسیٰؑ چھ چھ ماہ حمل مین رہے ہین ؎

ذکر مریمؑ دختر عمرانؑ حیات القلوب سے

مریمؑ لڑکی عمران کی ہین یہ عمران باپ موسی کے نہین ہین بلکہ دوسرے ہین عورت عمران نے کہا خداوندا
جو بچہ میرے پیٹ مین ہے مین نے واسطے خدمت بیت المقدس کے تیرے نذر کیا جب مریم پیدا ہوئین تو اُنکی
ماں بولین خداوندا تو خوب واقف ہے یہ تو لڑکی ہے قابل خدمت بیت المقدس کے نہین ہے مگر خدا نے مریمؑ
کو واسطے خدمت بیت المقدس کے قبول کیا نجاست سے پاک کیا مریمؑ کے پاس اکثر میوہ بہشتی بغیر فصل
مین زکریاؑ نے رکھا دیکھکر پوچھا کہان سے آیا مریم نے کہا نزدیک خدا کے رزاق سے مریم کے پرورش کیلئے
تو آدمیون مین بحث ہوئی اپنی اپنی قلم لوہے کی پانی مین ڈالا بحکم خدا قلم زکریاؑ کی پانی مین تیرنے لگی باقی
سب کی قلم ڈوب گئی پس مریم زکریاؑ کی پرورش مین آئین وقت بلوغ کے مریمؑ مسجد مین پردہ کے اندر
رکھی گئین مریمؑ کے معنے عابدہ اور خادمہ کے ہین مادر یحییٰ و مادر مریمؑ دو نو حقیقی بہن ہین فاطمہ لڑکی
محمد مصطفےٰ رسول خدا مثل مریمؑ کے ہین اُنکے پاس بھی کھانا بہشتی آتا تھا ؎

ذکر عیسیٰ علیہ السلام حیات القلوب سے

بحکم خدا جبرئیل مریمؑ کے پاس حجرہ مین آئے مریمؑ نے کہا پناہ مانگتی ہون تجھ سے جبرئیل نے کہا مین خدا کی
طرف سے آیا ہون کہ تجھے لڑکا شایستہ سے بشارت دون مریمؑ نے کہا میرے لڑکا کیونکر ہوگا نہ تو میرے مرد
ہے نہ مین بدکار ہون جبرئیلؑ نے کہا خدا نے آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا اور تیرے لڑکا بغیر باپ کے ہوگا روح
عیسیٰؑ کو گریبان مریمؑ مین پھونکا حاملہ ہوگئین نو ماہ مین عورتون کے پیٹ مین بچہ کامل ہوتے ہین بحکم خدا عیسیٰ نو
ساعت مین یا چھ ساعت مین کامل ہوئے اور چھ ماہ مین پیدا ہوئے اور درد زہ کے وقت مریم بحکم خدا طی الارض
کر کے میدان کربلا مین گئین وہان عیسیٰ پیدا ہوئے اُس جگہہ درخت خرما تھا اُسکے نیچے پیدا ہوئے جسکا نشان اب
سنگ مرمر سے سرہانے قبر امام حسینؑ بنا ہے وہین چشمہ پانی کا نکلا اُس مین مریمؑ نے غسل کیا اور بحکم خدا درخت
خرما کو ہلایا تو خرما گرے وہ کھایا حالانکہ فصل خرما کا نہ تھا کچھ جاڑہ معلوم ہوا تو یوسف نجار نے لکڑی جلا کر تپوایا
پھر بیت المقدس مین واپس گئین جب مریمؑ عیسیٰ کو گود مین لیکر آئین تو قوم کے لوگون نے دیکھکر کہا کہ اے
مریم یہ لڑکا کہان سے ہوا تیرے ماں باپ بدکار نہ تھے تو ہارون کی بہن ہے ہارون نامی کوئی مرد
بڑا بدکار تھا اُس سے مثال دیا کہ تو اُسکے طرح بدکار ہوئی بعضے کہتے ہین کہ ہارون بہت بڑا نیکوکار تھا اُس سے

مثال دیا کیونکہ مریمؑ کو لوگ پارسا جانتے تھے مریم کو بچہ لی دیکھکر متعجب ہوئے بحکم خدا مریمؑ نے اشارہ کیا کہ مین روزہ سے ہون بول نہین سکتی جو کچھ پوچھنا ہو اس بچہ سے پوچھو وہ لوگ بولے اس بچہ سے کیونکر پوچھین یہ تو ابھی پیدا ہوا ہے پس بحکم خدا عیسیٰؑ بولے کہ مین ہون بندہ خدا دیا ہے خدا نے مجھکو پیغمبری اور کتاب میرے مان کو تہمت نہ لگاؤ وہ بدکار نہین ہے بلکہ پارسا ہے اور جو کوئی تہمت لگاویگا اُسپر مین حد تہمت کی لگاونگا پس وقت پیغمبری عیسیٰؑ نے تہمت لگانیوالونکو حدی تہمت ماری۔ زمین کربلا پر زمین کعبہ کی فخر کرنے لگی تو حکم خدا ہوا کہ اے کعبہ نہ کر تو فخر کربلا پر یہ جگہہ سب جگہون سے افضل ہے اس جگہہ مین نے موسیٰؑ سے بات کیا اور اس جگہہ عیسیٰؑ پیدا ہوئے اور اس جگہہ ہوگی تربت امام حسینؑ مظلوم کی۔ ایک شخص سے عیسیٰؑ محبت رکھتے تھے اسکے عدم موجودی مین مر گیا جب عیسیٰؑ اُسکے مکان پر گئے اوسکی مان بولی کہ مر گیا عیسیٰؑ نے کہا انشاءاللہ صبح آکر بحکم خدا زندہ کرونگا پس صبح آئے اُسکے مانکو ساتھ لیکر قبر پر گئے پکارا بحکم خدا زندہ ہوکر نکلا اور پھر بیس برس تک زندہ رہکر شادی کیا لڑکے ہوئے اور یہی ہے جسکی شادی بادشاہ کی لڑکی سے ہوئی۔ اصحاب عیسیٰؑ نے خواہش کیا کہ مردہ کو زندہ کرین پس اُنکو ہمراہ لیکر عیسیٰؑ قبر سام بن نوحؑ پر گئے اور بحکم خدا زندہ کیا۔ ایک عشار کے لڑکیکو زندہ کیا ہزارون بیمار کور وزانہ دعا سے صحت دیتے تھے اپنا علاج لڑکپن مین بڈھائی کی اور بڈھائی مین لڑکپن کی کرتے تھے وقت بیماری مریمؑ سے کہتے تھے کہ فلان دوا لاؤ جب دوا آتی تو کہانے مین کراہت و ضد کرتے تھے مریمؑ کبھی کہتین کہ تو خود مانگا تو کہتے تھے کہ یہ ضد فعل بچپن کا ہے مسور کی دال زیادہ پسند تھی تیس سال زندگی دنیا مین کرکے آسمان پر اوٹہہ لے گئے واسطے قتل دجال ہمراہ صاحب العصرؑ ہونگے امت عیسیٰؑ جب عیسیٰؑ کی قتل پر آمادہ ہوئی تو عیسیٰؑ ایک حجرہ مین چھپ گئے یہودا نام ایک شخص پکڑنے کو گھسا عیسیٰؑ کو خدا نے بشکل چڑیا آسمان پر اُڑا لیا اور یہودا کی شکل بالکل بشکل عیسیٰؑ بنا دیا یہودا نکلا تو لوگون نے نہ پہچانا پکڑکر پھانسی دیدیا ہرچند یہودا چلایا کہ مین عیسیٰؑ نہ ہون مگر نہ سنا بعد پھانسی یہودا کی تلاش ہوئی تو یہودا نہ ملا اسپر بحث ہونے لگی کہ عیسیٰؑ و یہودا دونو اندر حجرہ تھے کون غایب ہے اگر یہ عیسیٰؑ تھے تو یہودا کہان ہے اگر یہودا ہے تو عیسیٰؑ کہان ہے ایک روز عیسیٰؑ دریا مین بسم اللہ کہکر چلے ایک حواری چھوٹا قد ساتھہ تہا وہ دریا مین ساتھہ چلا اوس کے دل مین خیال ہوا کہ عیسیٰؑ پانی پر جاتے ہین مین بھی پانی پر چلتا ہون عیسیٰؑ مین کیا فضیلت ہے دفعتاً ڈوبنے لگا پکارا تو عیسیٰؑ آئے پکڑ لیا اور پوچھا کیون ڈوبنے لگا اوس نے اپنے دل کی نیت ظاہر کی عیسیٰؑ نے کہا کہ تو اپنے خیال کو وہان لے گیا جہان پر خدا کو منظور نہین توبہ کر ایک روز عیسیٰؑ نکلے دیکھا ایک جگہ مجمع ہے پوچھا کیا ہے کہا شادی ہے فرمایا یہ لڑکی آج رات مر جاویگی دوسرے روز دریافت کیا تو نہ مری تھی عیسیٰؑ گئے لڑکی سے پوچھا کلہ تو نے کیا کام کیا تھا بولی ہر جمعہ کو خیرات کرتی تھی ویسا ہی کلہہ بھی کیا ہے عیسیٰؑ اُسکے بستر کو ہٹوایا اُسکے نیچے سانپ بیٹھا تھا دُم منہ مین لئے تھا فرمایا خیرات نے بچایا۔ ابلیس نے سوالات بہت کئے عیسیٰؑ نے سبکا جواب دیا کہ بحکم خدا کرتا ہون بولا چڑیا کا انڈہ جتنا ہوتا ہے اُس سے بڑا نہ ہو کیا خدا دنیا کو اندر انڈہ رکھہ سکتا ہے کہا خدا سب کر سکتا ہے یہ نہ ہونے سے اُسکے قدرت اور کمال مین فرق نہین آسکتا۔

مریمؑ ایک شخص کے مکان مین ٹھری تھین اوسکا مال چوری گیا مریمؑ کو تردد ہوا عیسیٰؑ نے کہا اندھا اور لنگڑا دونو
لیگئی ہین دریافت پر وہی دونون چور نکلے۔ ایک شخص کے گہر مین مہمان بہت آئے پانی نہ تہا عیسیٰؑ نے گہڑون مین
ہاتھ لگایا پانی سے بہر گئے۔ عیسیٰؑ پر تہمت لگائی گئی کہ ایک لڑکیکو مار ڈالا ہے حاکم نے پوچھا تو انکار کیا اُس نے
سختی کرنا چاہی تو دعا کیا لڑکا زندہ ہوگیا اور قاتل کا نام بتلا دیا۔ مریمؑ نے عیسیٰؑ کو سپرد رنگ ساز کے کیا اُس نے
عیسیٰؑ کو بہت سے کپڑے دیکر سب مین الگ الگ رنگ دہاگا باندہ دیا تہا کہ اس رنگ مین رنگنا عیسیٰؑ نے سب
کپڑون کو ایک رنگ کے مٹکا مین ڈالدیا جب رنگ ساز نے آکر دیکھا تو گھبرایا عیسیٰؑ نے کہا جلدی نہ کر اور سب
کپڑا نکالدیا جسمین جو رنگ بنانا چاہتا تہا وہی رنگ اُسمین رنگا تہا۔ صادق و صدوق دو رسول کو عیسیٰؑ نے شہر
انطاکیہ مین واسطے ہدایت کے بہیجا دونون نے ہدایت مین جلدی کی بادشاہ نے قید کردیا جہان بت تہے تب
تیسرے رسول شمعون کو بہیجا شمعون گئے اور بادشاہ سے کہا ہم آپکے خداؤن کی پرستش کرینگے حکم ہوا کہ اچہا
پس بتخانہ مین بہیجدیئے گئے سال بہر بتخانہ مین عبادت خدا کئے اور دونو سے کہا کہ تم نے ہدایت مین جلدی کی بعد
ایکسال بادشاہ کے پاس گئے بادشاہ نے کہا ہم بہت خوش ہوے تمنے ہمارے بتون کو پوجا جو چاہو مانگو شمعون نے کہا ہمکو
کچھ نہ چاہیئے البتہ دو آدمی قید مین کیون ہین بولا ہمارے دین سے ہمکو پہیرنا چاہتے تہے کہا اونکو بولاؤ بحث کرین پس
دونو آئے شمعون نے پوچھا تمہارا کیا دعوے ہے بولے ہم خدائے یگانہ کی پرستش کرتے ہین جو سب کا مالک اور خالق
ہے کہا ثبوت کیا ہے بولے ہم اندہے کو دعا کر کے آنکھ دیتے ہین شمعون نے بادشاہ سے کہا مادرزاد اندہا بولائے دو
اندہے بولائے گئے دونون کی آنکھ اونکے دعا سے روشن ہوگئین شمعون نے کہا مردہ زندہ کر سکتے ہو کہا ہان پس بادشاہ
کا لڑکا مردہ انکے دعا سے زندہ ہوا اور کہا کہ ہمکو دو آدمیون نے دعا سے زندہ کیا ہے اور دونون کو ہزارونکے بیچ مین
پہچان لیا پس بادشاہ معہ باشندگان سلطنت کے سب ایمان لائے ایکبار عیسیٰؑ معہ تین حواریونکے چلے جاتے تہے
راہ مین تین اینٹ سونے کی ملین عیسیٰؑ نے کہا اسپر خون ہوگا آگے چلے وہ تینون آدمی پاخانہ پیشاب کے بہانہ سے
پہلے آئے اور اینٹ کے پاس پہونچے تینونکا یہی ارادہ تہا کہ سب ہم لین دوسرونکو نہ دین صلاح ہوئی کہ پہلے شہر
سے کہانا آوے کہالین تو اینٹ تقسیم کرین ایک شخص کہانا لینے شہر مین گیا خود کہایا اور دونکیلئے کہانا لیکر چلا اور
اوسمین زہر ملا دیا جسمین وہ دونو کہا کر مرجاوین اور مین تینون اینٹ لے لون اور اُن دونون نے صلاح کیا
کہ جب کہانا لیکر آوے تو کہیں دیر کیون کی اور لپٹ کر مار ڈالین اور دونو ملکر اینٹ بانٹ لین جب وہ شخص
کہانا لایا تو دونو نے لپٹ کر اوسکو مار ڈالا اور کہا آؤ کہانا کہالیوین تو اینٹ تقسیم کرین وہ دونو بہی کہانا کہاکر
مر گئے اینٹ بدستور رہی راہ مین ایکروز عیسیٰؑ حواریوں کو ساتھ لئے گہوم رہے تہے ایک جنگل مین خزانہ ملا ہمراہیون
نے کہا اجازت ہو تو اسکو لے لیں کہا اس خزانہ میں سوائے رنج کچھ نہین ہے ہم خزانہ بغیر رنج کے تلاش میں
ہین تم لوگ یہین رہو ہم اس شہر میں جاتے ہیں لوگون نے کہا اس شہر کے لوگ خراب ہین مسافر کو مار ڈالتے
ہین عیسیٰؑ نے کہا جو اُنکے دنیا کا طلب گار ہوتا ہے اوسکو مارتے ہین ہمیں اُنکے دنیا سے کوئی مطلب نہین ہے شہر مین گئے

ایک اوجڑا مکان لکڑی بیچنے والے کا ملا وہ مرگیا تھا اوسکی عورت ضعیفہ تھی اور ایک لڑکا یتیم تھا لڑکا بقدر
طاقت لکڑی جنگل سے لاکر بیچتا تھا اوسمین ماں بیٹے گذر کرتے تھے عیسیٰؑ نے ضعیفہ سے کہا مجھے رات بھر اپنے
گھر مین رہنے دے ضعیفہ بولی بادشاہ کا حکم ہے کہ کوئی شخص اپنے دروازہ پر مسافر کو نہ رکھے مگر آپکی صورت
سے کچھ بزرگی پائی جاتی ہے رد سوال نہین کرسکتی جب شام ہوئی لڑکا لکڑی بیچکر آیا ماں نے کہا مہمان
عزیز آیا ہے جو کچھ ہو کھانا چاہیے لڑکا خشک روٹی لایا تھا حاضر کیا عیسیٰؑ نے کھایا اور لڑکے کیطرف نگاہ نبوت
سے دیکھا لایق اور عاقل پایا مگر رنجیدہ تھا پوچھا رنجیدہ کیون ہے اوس نے شرم سے نہ بتایا عیسیٰؑ نے بہت کچھ
سمجھایا اور کہا تیری آرزو پوری کردونگا تب لڑکے نے اپنی ماں سے پوچھا اوس نے کہا مرد عاقل قابل اور ہر
کام کا انجام کرنیوالا نظر آتا ہے اسے چھپانا لازم نہین ہے تب لڑکے نے عیسیٰؑ سے کہا کہ یہاں کے بادشاہ
کی لڑکی خوبصورت ہے مین اوسپر عاشق ہون اور یہ بھید سوائے میرے ماں کے کوئی نہین جانتا عیسیٰ نے
کہا تیرے لئے انتظام کردون لولا امر غیر ممکن ہے مگر آپ سے امید نہین کہ بلا اختیار بات مین مجھ سے مذاق
کرین عیسیٰؑ نے کہا مذاق کام جاہلون کا ہے انشاء اللہ کلہ تیرے پاس ہوگی حضرت عیسیٰؑ تمام عبادت مین مشغول
رہے لڑکا تمام رات تڑپتا رہا صبح حضرت نے کہا جا اور دروازہ بادشاہ پر جا جو نکلے اوسی سے بلا خوف کہہ
کہ بادشاہ اپنی لڑکی سے میرا نکاح کردے اور جو کچھ جواب ملے وہ مجھ سے آکر کہہ پس لڑکا دروازہ شاہی پر جاکر یہی
بات سب سے کہنے لگا بادشاہ سے لوگوں نے بطور ہنسی ذکر کیا بادشاہ بھی ہنسا اور لڑکے کو بلاکر پوچھا ہر طرح
سے سوال کیا کوئی بات دیوانہ پن یا بے عقلی کی نہ پائی صورت سے شرافت برس رہی تھی اگرچہ لباس پھٹا پورانا پہنے
تھا بادشاہ متعجب ہوکر کہا اگر لڑکی کی خواہش ہے تو ایک خوان یاقوت ابدار کا کہ جسکا ہر دانہ سو مثقال سے کم نہ ہو حاضر
کر لڑکا عیسیٰؑ کے پاس جاکر کہا عیسیٰؑ نے کہا خوان لیکر چل اور جنگل مین جاکر دعا کیا سب کنکر و پتھر یاقوت ابدار ہوگئے
کہا بھرلے اور لیجا جب لڑکا خوان لیکر گیا اور دربار مین کھولا گیا تو اوس کے روشنی سے لوگوں کی آنکھین چوندھیا گئین
بادشاہ مزید امتحان کے لئے بولا دس خوان ایسا ہی اور چاہیے لڑکا عیسیٰؑ کے پاس گیا اور دس خوان یاقوت لایا
تب بادشاہ نے لڑکے کو تخلیہ مین لیجاکر پوچھا کہ یہ انتظام کس نے کیا ہے لڑکے نے سب حال بتلایا بادشاہ بولا وہ ضرور
عیسیٰؑ بن مریمؑ ہین جلد جا اور بلا لا اکر لڑکی سے تیرا نکاح کردین پس عیسیٰؑ نے آکر نکاح پڑھایا بادشاہ لڑکے کو لایق
سمجھ کر ولیعہد کردیا اور دوسرے روز بیمار ہوکر مرگیا کل سلطنت و خزانہ و سپاہ لڑکے کا مطیع ہوا چار روز مکان مین
ضعیفہ کے رہکر چوتھے روز عیسیٰ نے ارادہ روانگی کا کیا لڑکا عیسیٰ کو دیکھکر تخت سے اوترا اور کہا یہ مہربانی جو مجھپر ہوئی اسکا
شکریہ تمام عمر نہین ادا کرسکتا ہون مگر ایک دوسری فکر دامنگیر ہوگی یہی جب تک وہ رفع نہ ہوگی یہ سب خاک ہے
وہ یہ ہے کہ اپنے جیسے غریب فقیر کو تو اس درجہ شاہی پر پہونچا دیا اور خود اس حال مین ہین کہ نہ تو آپکے پاس سواری ہے
نہ کپڑا ہے نہ غلام ہے نہ صبح شام کے کھانیکو ہے عیسیٰؑ نے کہا صاحب کے تو اپنے مراد پر اور اسد عا پر پہونچ گیا تو مجھے
ان باتوں سے کیا کام ہے لڑکا بولا یہ سب کچھ نہین ہے اگر آپ صاف نہین بتلائے عیسیٰؑ نے کہا جو کو للہ محبت کی

دنیا سے کیا کام ہے لڑکا بولا یہ سب کچھ نہین ہے اگر آپ صاف نہین بتلاتے عیسیٰؑ نے کہا جنکو لذت عاقبت کی تلاش ہی
انہین اس چند روزہ زندگی اور دار فانی کی لذتون سے کیا کام ہے کیونکہ یہ سب ناپائدار ہے پس لڑکا تخت و لباس
شاہی چھوڑ دیا اور عیسیٰؑ کیساتھ چلدیا اور عابد کامل ہوا بلکہ کہتے ہین کہ فرزند ضعیفہ بہی تہا جسکو عیسیٰؑ نے بعد مرنے کے
زندہ کیا تہا۔ عیسیٰؑ ایک شہر مین پہونچے دیکہا ایک عورت مرد مین تکرار ہوتی ہے آپ نے سبب پوچہا تو مرد نے
کہا یہ میری عورت ہے اور نیک ہے مگر باوجود کم سن ہونیکے اسکے چہرہ پر ملاحیت نہین ہے مجہے بدصورت معلوم
ہوتی ہے عیسیٰؑ نے کہا اے عورت تو کہانا کم کہایا کر تا کہ چہرہ پر تازگی آجاوے کیونکہ زیادہ کہانے سے پیٹ مین
گرانی رہتی ہے سانس جو نکلتی ہے اُس سے چہرہ خراب ہوجاتا ہے عورت کہانا کم کہانے لگی چہرہ پر تازگی آگئی شوہر
کی محبوبہ ہوگئی۔ ایک شہر کے لوگون نے شکایت کیا کہ ہمارے میوہ مین کیڑے بہت پڑتے ہین فرمایا کہ درخت
لگاتے وقت پہلے پانی ڈالو پہر مٹی ڈالو۔ دیکہا ایک شہر کے لوگونکا چہرہ پیلا آنکہین نیلی ہین عیسیٰؑ نے کہا گوشت
بغیر دہوئے کہاتے ہو چونکہ بغیر منی نکلے کسی جانور کی جان نہین نکلتی ہے یہی وجہ ہے وہ لوگ گوشت دہوکر کہانے
لگے یہ مرض جاتا رہا۔ ایک شہر مین دیکہا لوگونکے دانت گرے ہین اور منہ سے بدبو آتی ہے عیسیٰؑ نے کہا منہ کہولکر
سویا کرو جسمین ہوا اندر پیٹ سے جو آتی ہے باہر جاوے ایسا کیا اچہے ہوگئے۔ ایک شہر کے اندر گئے دیکہا سب
مرگئے ہین اونکی ہڈیان راہ مین پڑی ہین عیسیٰؑ نے کہا عذاب الٰہی سے مرے ہین ہمراہیون نے کہا زندہ کرکے
دریافت کیجئے بحکم خدا پکارا تو ایک زندہ ہوا پوچہا کیا حال ہے کہا شام کو آرام سے سوئے صبح دوزخ مین پہونچے
تو انکی پرستش اور محبت دنیا و گمراہی زیادہ ہوگئی تہی پوچہا تو کیون زندہ ہوا دوسرے نہ زندہ ہوئے بولا سبکے
منہ مین لوہے کی لگام لگی ہے چونکہ مین اوس گناہ مین شامل نہین تہا صرف بستی کے اندر رہتا تہا عذاب مین گرفتار
ہوگیا ہون بال سر کے ذریعہ سے کنار جہنم لٹکتا ہون ڈرتا ہون کہ کہین جہنم مین گر نہ پڑون۔ ایک کتا مردہ پڑا
تہا لوگون نے کہا بدبو کرتا ہے عیسیٰؑ نے کہا اسکا دانت اچہا معلوم ہوتا ہے برائی کسیکی نہ کرو چاہے کتنا ہی بڑا
ہو۔ عیسیٰؑ ایکروز چلے جاتے تہے راہ مین پانی برسا بجلی چمکنے لگی ایک خیمہ کیطرف گئے اُس مین ایک عورت بیٹہی
تہی وہان سے واپس آئے ایک غار مین گئے وہان ایک شیر سوتا تہا کہا خداوندا تو نے سبکو گہر دیا ہے مگر مجہے نہین
دیا وحی آئی کہ اے عیسیٰؑ تیرا مکان میرے محل رحمت مین ہے قیامت مین سو حور بہشت کی تجہے دونگا جو میرے
دست قدرت سے بنی ہین اور چار ہزار برس تیرے شادی کا کہانا دونگا جسکا ایک دن تمام عمر دنیا کے برابر
ہوگا۔ ایک بڈہا پہاوڑا چلا رہا تہا اوسکی مشقت دیکہکر عیسیٰؑ نے کہا خداوندا اسکے تکلیف محنت کو اوٹہالے
فوراً بڈہا پہاوڑا رکہدیا اور سو گیا پہر عیسیٰؑ نے کہا خداوندا اس سے ویسا ہی محنت کرا فوراً بڈہا پہر اوٹہا
اور پہاوڑا چلانے لگا عیسیٰؑ نے پوچہا اے بڈہے پہلے کیون پہاوڑا رکہدیا تہا بولا دلمین خیال آیا کہ کب تک
کام کرونگا عمر تو کچہ باقی نہین ہے جس سے پہاوڑا رکہکر سو گیا پہر خیال آیا کہ جب تک زندہ ہون یہی کرونگا
ایک قبر پر گذرے دیکہا کہ مردہ پر عذاب ہو رہا ہے بعد ایکسال پہر آئے دیکہا عذاب سے مردہ کو نجات ہے کہا

خداوندا کیونکر ایسا ہوا وحی آئی کہ اسکے لڑکا تہا بالغ ہوا اور کام نیک کیا اوس بدلہ مین اُسکو نجات دیگئی ہے وحی خدا جو عیسیٰ پر آئین یا جو نصیحت عیسیٰؑ نے اپنی امت کو کئی وہ بہت ہین بخیال طول نہین لکہی گئین ضرورت ہو تو حیات القلوب جلد اول ملاحظہ ہو= بعد پیدائش آدمؑ چار ہزار برس مین پیدا ہوئے=

ذکر ارمیاؑ و دانیالؑ و عزیرؑ و بخت نصر

ارمیاؑ کو معلوم ہوا کہ بخت نصر بادشاہ ہوگا بیت المقدس کو خراب کریگا بنی اسرائیلؑ کو قتل کریگا کہا خداوندا کہان ہے بخت نصر مین اوسکے پاس جاؤن اپنے اور اپنے اولاد کے لئے امان لاؤن حکم خدا ہوا کہ فلان جگہہ لنگڑا گہور پر پڑا ہے ارمیاؑ گئے اور بہت دن تک اُسکی خدمت کی جب بڑا ہوا تو اُس سے نامہ امان لکہوا لائے اور بخت نصر جنگل سے لکڑی لاکر بیچکر گذر کرتا تہا پہر تقدیر یاور ہوئی سلطنت ملی لشکر لیکر بیت المقدس پر چڑہا ارمیاؑ آئے کثرت فوج سے نزدیک نہ جاسکے نامہ کو بانس مین لٹکا کر دیکہایا اُس نے دیکہکر امان دی مگر ان کے اولاد کے نسبت کہا کہ یہان سے بیت المقدس دور ہے مین تیر پہینکتا ہون اگر وہان تک نہ پہونچی تو امان ہے پس تیر پہینکا خدا نے ہوا کے زور سے تیر بیت المقدس تک پہونچا دیا اولاد کو امان نہ دیا ارمیاؑ کو تردد ہوا کہ مردہ کیونکر زندہ ہوتے ہین خدا نے ارمیاؑ کو موت دی سو برس مردہ رکہکر پہر پہلے اونکی آنکہ زندہ کی تو دیکہا سب ٹکڑے بدن کے جو پڑے ہین یا خاک ہوگی یا جانور کہا گئی ہین اپنے اپنے جگہ سے اوڑکر آکر لپٹ گئی ارمیاؑ زندہ ہوگئے بخت نصر نے بیت المقدس کو خراب کیا خون یحییٰؑ جہان جوش کرتا تہا ستر ہزار بنی اسرائیل کو وہان قتل کیا تو خون کا جوش کرتا بند ہوا بخت نصر نے دانیالؑ کو مع ۔۔۔ مادہ شیر کے کنوان مین بند کردیا شیرنی مٹی کہاتی تہی دانیالؑ کو دودہ دیتی تہی مدتون اسطرح پر گذر ہوا پہر ایک پیغمبر بحکم خدا کہانا لائے دانیالؑ نے ہزارون شکر خدا کا کیا ایک مرد صالح تہے اونکی عورت عابدہ پارسا تہی اور بادشاہ کے پاس کبہی کبہی مرد صالح جایا کرتے تہے اور بادشاہ کے پاس دو قاضی تہے بادشاہ کو کوئی کام ضروری پڑا دونو قاضی مین سے ایک کو بہجنا چاہا اون دونو نے کہا مرد صالح کو بہیجی بادشاہ نے مرد صالح کو بہیجا مرد صالح اپنے عورت کی خبرگیری دونو قاضیون کے سپرد کیا یہ دونو قاضی خبرگیری کو گئے مگر عورت پر عاشق ہوگئے اور عورت کو زنا پر مجبور کیا اوس نے منظور نہ کیا تو کہا تجہے بادشاہ سے شکایت کرکے سنگسار کرادینگے عورت نے کہا جا ہے جو کرو ان دو قاضیون نے بادشاہ سے کہا عورت مرد صالح نے زنا کیا ہے بادشاہ متعجب ہوا مگر قاضیون کو بہی جہوٹہا نہ کہہ سکا وزیر سے کہا کوئی تدبیر عورت کے بچنے کے لئے کرنا چاہیئے وزیر نے کہا کیا کرون مجبوری ہے غرض منادی کرائی گئی کہ تیسرے روز مرد صالح کی عورت کو زنا مین سنگسار کرینگے تیسرے روز سب لوگ واسطے سنگسار کے چلے تو ایک جگہ وزیر نے دیکہا کہ کچہ لڑکے کہیل رہے ہین اوسمین دانیالؑ بہی ہین ایک لڑکا عورت بنا دو لڑکے قاضی بنے دانیالؑ نے کہا دونو قاضیون کو الگ الگ دور رکہو پہر ایک مصنوعی قاضی کو بلا کر پوچہا کہ عورت نے کس سے کہان کس روز کس طرح زنا کیا ہے تو اوس نے اپنے موافق خلاف بیان پہلے کے سب بیان کیا تو دانیالؑ نے کہا شہادت خلاف

ہے عورت پر تہمت زنا جھوٹا ہے ان دونو قاضیون کو قتل کرو یہ بات وزیر کھڑا سن رہا تھا بادشاہ سے جاکر اطلاع کیا بادشاہ نے بھی اوسیطرح قاضیون سے دریافت کیا تو دونون کا بیان مختلف تھا عورت عابدہ بچ گئی دونو قاضیون کو پھانسی ہوئی بخت نصر نے بعد خراب کرنے بیت المقدس کے خواب دیکھا کہ اوسکا سر لوہے کا پیر تانبے کا چھاتی سونیکی ہو گئی ہے اس کی تعبیر منجم نہ بتلا سکے تو دانیالؑ کو بولاکر پوچھا دانیالؑ نے کہا تو تیسرے روز مارا جاویگا غلام فارس تجھے قتل کریگا بخت نصر کولاکہ اسقدر انتظام پہرہ کا ہے اور سات قلعہ کے اندر رہتا ہون کون اسکے گا دانیالؑ کو حراست مین کیا کہا تین روز مین مارا جاؤن تو تجھے قتل کرادون اور اپنا بہت بڑا انتظام پہرہ کا کرادیا لیکن تیسرے روز بوجہ کسی رنج کے باہر نکلا غلام فارس ساتھ تھا اوسے اپنی تلوار دیکر کہا جو کوئی تجھے سے قتل کر اگرچہ مین ہون پس غلام نے بخت نصر کو قتل کر دیا قصہ عزیرؑ کو علمائے امامیہ رضوان اللہ نے قبول نہین کیا لیکن لکھا جاتا ہے جو لوگ کہتے ہین کہ باپ بیٹے ایک روز مرے مگر باپ کی عمر کم بیٹے کی عمر زیادہ یہی کہتے ہین کہ عزیرؑ نے اپنی عورت سے صحبت کی حاملہ ہو گئی پھر عزیرؑ مر گئے لڑکا پیدا ہوا اور عزیرؑ سو برس بعد پھر زندہ ہوئے پچاس برس زندگی کرکے مرے تھے دوبارہ بیس برس اور زندگی کیا پھر دونو ساتھ مرے لڑکے کی عمر ایکسو بیس برس کی باپ کی عمر ستر برس کی ہوئی دوسری روایت یہ ہے کہ اپنے ماں باپ سے عزیر و عزرہ دو بھائی پیدا ہوے ایک ہی روز پیدا ہوے ایک ہی روز مرے ایک جگہ دفن ہوے مگر ایک کی عمر پچاس برس دوسرے کی عمر ڈیڑھ سو برس کی ہوئی وجہ یہ ہے کہ عزیر بیس برس کی عمر مین مرکر بعد سو برس پھر زندہ ہوے اور تیس برس زندہ رہے پھر دونو بھائی ساتھ مرے جس سے ایک کی عمر پچاس برس کی ہوئی دوسرے کی عمر ڈیڑھ سو برس کی ہوئی۔

ذکر یونسؑ علیہ السلام حیات القلوب سے

یونس نے اپنی امت کو بہت کچھ ہدایت کئے مگر امت گمراہی سے باز نہ رہی روبیل عالم و تنوخا عابد دو دوست تھے دونو سے صلاح کیا کہا امت کے لوگ گمراہی سے باز نہین رہتے کیا کرین روبیل نے کہا کچھ روز اور صبر کیجئے اور ہدایت کیجئے شاید راہ پر آجاوین تنوخا نے کہا دعا کیجئے عذاب نازل ہو یونس نے صلاح تنوخا پر عمل کیا حکم خدا ہوا کہ فلان روز صبح عذاب نازل ہوگا یونس نے اکر قوم سے اطلاع کیا کہ فلان روز عذاب اوے گا اور خود معہ تنوخا کے شہر سے باہر نکل گئے روبیل عالم نہین گئے روز وعدہ لوگون سے کہا خدا سے فریاد کرو ورنہ عذاب مین گرفتار ہو جاؤگے اونہون نے کہا کس طرح پر فریاد کرین کہا گھر سے معہ مرد عورت لڑکا جانور معہ بچہ کے لیکر جنگل مین چلو بچون کو ماؤن سے الگ کر دو اور خود معہ عورت مرد کے سر کھول کر بناہ خدا سے فریاد کرو غرضکہ امت یونس نے موافق کہنے روبیل کے عمل کیا تو عذاب الہی جو آتی تھی بحکم خدا پہاڑ مین پھیل گئی یونس نے کہا چلو دیکھین کس طرح پر عذاب آیا جب شہر مین آئے تو دیکھا کہ سب کاشتکار اپنے

کاشت مین مشغول ہین پوچھا شہر کا حال کیا ہے اُن لوگون نے یونسؑ کو نہ پہچانا کہا خدا سے فریاد کیا عذاب ہٹ گیا اب یونس کو تلاش کر رہے ہین تاکہ ایمان لاوین یہ بات یونسؑ کو جبر معلوم ہوئی غصہ مین وہان سے چلدیا دریا کے کنارہ پہ پہونچے کشتی روانہ ہوا چاہتی تھی مگر رُک کر سوار کر لیا جب کشتی دریا کے اندر پہونچی بحکم خدا ایک مچھلی آئی اور راہ کشتی کی روک لی یونسؑ مچھلی کو دیکھکر دوسرے طرف چلے گئے مچھلی بھی دوسرے طرف آئی قرعہ ڈالا گیا تو قرعہ یونس کے نام نکلا یونسؑ کو مچھلی کے منہ مین ڈالدیا مچھلی کو حکم خدا ہوا کہ یونسؑ تیرے کہانیکو نہین دیا گیا بلکہ محفوظ رکہہ پس چالیس روز مچھلی اپنے پیٹے مین لئے تمام زیر زمین و دریائے دجلہ بغداد و قلزم و دریائے مصر و طبرستان کی سیر کرایا اور قارون سے ملے جیسا کہ قصہ قارون مین لکھ چکا ہون پھر مچھلی نے یونس کو اوگل دیا کنارہ دریا خدا نے درخت کدو کا جمادیا اوس سے دودہ یونسؑ کے پینے کو ہوتا جب کچھ قوت ہوئی تو بحکم خدا ایک کیڑہ آیا جڑ کاٹ دیا درخت کدو خشک ہوگیا یونسؑ نے کہا خداوندا کیڑے نے درخت کاٹ دیا حکم خدا ہوا کہ ایکدرخت کے خشک ہوجانے سے رنجیدہ ہوئے حالانکہ خود نہ بنایا تھا اور سو ہزار آدمی پر عذاب نازل ہونیکی کوشش کی رنجیدہ نہ ہوئے جاؤ شہر مین پس یونسؑ شہر کی طرف گئے ایک آدمی بھیڑ چراتے تھے اون سے کہا شہر مین خبر کرو کہ یونس آیا ہے اُنھون نے نہ پہچانا نہ اعتبار کیا تو بحکم خدا بھیڑیون نے گواہی دی کہ یہ یونسؑ ہین۔ پس سب مطیع ہوگئے۔ لکھا ہے کہ حکم خدا ہرگز نہین ٹلتا مگر عذاب قوم یونسؑ صرف خواہش یونسؑ کے باعث سے تھا منجانب خدا وعدہ حتمی سے عذاب نہین آیا تھا چنانچہ اسوجہ سے عذاب ٹل گیا۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ یونسؑ نے ولایت آل محمدؐ قبول کرنے مین تامل کیا تھا چنانچہ عبداللہ بن عمر نے جناب امام زین العابدینؑ سے اعتراض کیا تو حضرت نے اوس مچھلی کو کنار دریا بلایا اور پوچھا اُس نے کل حال بیان کیا اور ولایت اہلبیت رسول کی شہادت دی

ذکر متّا باپ یونسؑ حیات القلوب سے

داؤدؑ نے کہا خداوندا اپنے خاص بندہ سے ملاقات کرا حکم ہوا کہ متّا باپ یونسؑ سے ملو پس داؤد و سلیمانؑ گئے شہر مین پہونچکر دریافت کیا لوگون نے کہا جنگل کیطرف گئے ہین کچھ دیر بعد دیکھا کہ متّا لکڑی کا بوجھ سر پر لیکر آئے اور زمین پر ڈالدیا اور کہا الحمد للہ کون لیتا ہے مال پاک کو قیمت پاک سے ایک شخص نے مول کیا دوسرے نے زیادہ کیا پس ایک کے ہاتھ مین بیچا اور جو یا گیہون مول لیا اور داؤد و سلیمانؑ نزدیک آئے سلام کیا دونو کو جواب سلام دیا اور ساتھ لیکر مکان پہونچے آٹا پیسا اور گوندھکر آگ جلا کر اُس مین روٹی بنا کر ڈالدیا اور داؤد کے پاس آکر صحبت مین بیٹھ گئے پھر اُٹھے دیکھا روٹی پک گئی ہے اوٹھا کر کٹھوالی مین توڑ کر اُس مین پانی و نمک ملا کر اور دوزانو بیٹھکر کہانا شروع کیا اور دوزانو بیٹھکر بسم اللہ کہکر کہانا شروع کیا اور ہر لقمہ مین الحمد للہ کہتے تھے بعد کہانیکے کہا شکر ہے

خداوندا تیری اور تیرے نعمت کی دے تو نے مال حلال سے روزی حلال اور قوت دی تو نے مجھے لکڑی کے لانے مین اور وہ لکڑی جسکے درخت کو تو نے اپنی قدرت سے لگایا تھا اوسکے لگانے مین یا پرورش مین مجھے کوئی تکلیف نہین ہوئی تھی اور فروخت کرایا تو نے اوس لکڑی کو قیمت حلال سے اور خرید کرایا تو نے اوس قیمت سے وہ غلہ کہ جسکو تو نے اپنی قدرت سے اور فرشتہ اور آدمی کی کارسازی سے پیدا کیا یعنی شمار نہین کہ ہل بیل آدمی ملکر بویا جوتا کاٹا کون کون چیز و کام کی تفصیل کیجاوے سب تیرے ہی مہربانی و قدرت سے ہوا یہانتک کہ پسکر دیگر میرے پیٹ مین پہونچا غرضکہ ہر کام کہانے پینے مین شکر اور بسم اللہ کہتے تھے داؤد نے کہا کون ہے بندہ خدا مثل متا کے شکر نعمت الہی کا کرنیوالا باپ بیٹے رخصت ہو کر چلے گئے۔

ذکر اصحاب کہف در قیم حباب القلوب سے

جناب امیرؑ نے علماء یہود کو جواب دیا کہ قفل آسمان شرک بخدا ہے یعنے مشرک عورت ہو یا مرد اوسکی عبادت آسمان پر نہین جاتی کنجی آسمان کی گواہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے جو قبر صاحب قبر کو لیکر زمین پر گئے وہ مچھلی یونسؑ ہے جس نے اپنے قوم کو ہدایت کی اور وہ نہ آدمی سے تھا نہ جن سے تھا وہ مورچہ ہے جو سلیمانؑ سے ملا تھا اور پانچ چیز جو زمین پر چلے مگر مان کے پیٹ سے پیدا نہین ہوئے آدمؑ حواؑ ناقہ صالحؑ گوسفند ابراہیمؑ اعصائے موسیٰؑ ہے پھر سوال یہودی پر جواب دیا کہ دقیانوس نامی ایک بادشاہ تھا اوسکے شہر کا نام افسوس تھا اُس نے ایک مکان میل میل مربع بنوایا اور اُسکی چھت شیشہ کی سو سو ہزار گز مربع بنوائی اور چار ہزار کھمبہ سونیکا اور ہزار قندیل سونیکی لگوائی اور زنجیر بھی اوسکی سونیکی تھین اوس مین خوشبودار روغن جلاتا تھا اور اسی کٹر کی روشندان بنوایا تھا اوسکے ذریعہ سے تمام دن آفتاب چمکتا رہتا تھا اور سونیکا تخت بنواکر جواہرات سے جڑا دیا تھا اسی کرسی یاقوت و زبرجد پر داہنے طرف سرداران لشکر و اسی کرسی یاقوت زبرجد پر بائین طرف بادشاہان روم بیٹھتے تھے اور جڑاؤ ٹوپی سر پر رکھتے تھے پچاس لڑکے بادشاہ ہونگے جڑاؤ کپڑے پہنے ہر وقت غلامی مین کھڑے رہتے تھے تین غلام تملیخا مکشلمینا مسلمینا داہنے طرف اور تین غلام مرنوش شاذر نوس بائین طرف کمر بستہ کھڑے رہتے تھے اور ایک غلام چاندی کے کٹورا مین پسا ہوا مشک لئے دوسرا آدمی چاندی کے کٹورا مین گلاب کا عرق لئے تیسرا آدمی ایک چڑیا سکھلائے ہوئے لئے کھڑے رہتے تھے جب بادشاہ سیٹی دیتا تو وہ چڑیا گلاب مین ڈوبکر مشک مین لوٹکر بادشاہ کے سر پر اوڑتی اور پر جھاڑ کر گلاب مشک گراتی یہ باتین باعث غرور بادشاہ کا ہوا لوگون سے اپنے کو خدا کہلانے لگا۔ خبر آئی کہ بادشاہ فارس کی چڑہائی لڑائی کے لئے ہے یہ خبر سنکر بادشاہ گھبرایا اور خوف سے تخت پر پاخانہ پیشاب ہو گیا تملیخا نے یہ حال دیکھکر اپنے دلمین سوچکر کہا کہ اگر یہ خدا ہوتا تو اسکو یہ تردد و پریشانی نہ ہوتی دوسرے روز چھون آدمی جمع ہوئے اور آپس مین صلاح کیا کہ دقیانوس گمراہ ہے اسکے شہر سے کسی طرح نجات حاصل کرنی چاہئے چھون نے صلاح کیا

کہ اس شہر سے نکل جانا چاہئے تملیخا نے اپنا ایک باغ تین ہزار روپیہ مین بیچا اور سب گھوڑون پر سوار ہو کر جلدی راہ
مین گھوڑون سے اوتر کر پیدل ہو گئے کہا راہ خدا مین پیدل چلنا چاہئے ایک چرواہا ملا اُس سے دودہ مانگا اُس نے دیا
اور کہا معلوم ہوتا ہے آپ لوگ بادشاہ ہین بولے ہم جہوٹہہ نہین بول سکتے تو ہمین امان دے اور اپنا قصہ سب بیان
کیا چرواہا سنکر بولا مین بہی شریک ہون تہوڑی دیر صبر کیجئے ٹہرئے مین بکریان مالکون کو سونپ آؤن بس گیا اور بکریان
سپرد کر کے چلا آیا ایک کتا جو چرواہے کے پاس رہتا تہا اوسکا نام قطمیر تہا وہ بہی ہمراہ ہوا بہت ہانکا مگر واپس نہ گیا بلکہ
بحکم خدا گویا ہوا کہ ہم کو ساتہہ لو تم لوگونکا نگہبان رہونگا چنانچہ سب ایک ساتہہ ایک غار مین گئے اور سو گئے تین سو نو برس
سوتے رہے پہر آنکہ کہلی کہا کچہہ دیر سوئے یا کہ تمام دن سوئے پہر کہا بازار جا کر کچھ کہانا لانا چاہئے جسمین کہاوین مگر شکل
بدلکر جانا چاہئے کہ کوئی پہچان نہ سکے اور پہر عذاب دقیانوس مین گرفتار نہ ہون تملیخا غار سے نکل کر چرواہے کا پورانا کپڑا پہن
کر روانہ ہوئے راہ مین نئے نئے طرز کا کپڑا پہنے نئے نئے آدمیون کو دیکہتے روٹی بیچنے والے کے دوکان مین جا کر یک روپیہ
جسکا وزن ساڑھے دس درہم تہا دیا اوس نے بہاری وزن روپیہ کا دیکہہ کر کہا شاید تو نے کہین خزانہ پایا ہے اوسوقت کے
بادشاہ کا نام عبد الرحمن تہا اوسکے پاس لے گیا بادشاہ نے کہا عیسیٰؑ پیغمبر کا حکم ہے کہ اگر کوئی خزانہ پاوے تو اوسسے خمس
لیا جاوے پس اسسے بہی خمس لیا جاوے تملیخا نے کہا اے بادشاہ ہمنے خزانہ نہین پایا بلکہ ہمنے ایک باغ اپنا بیچا ہے اور اس شہر
مین ہمارا گہر ہے اور سب حالات اپنے ظاہر کئے بادشاہ کو اپنے مکان پر لے گیا مکان سے ایک مرد بڈہا جس کی بہوین ہاتہی
سی لٹکی تہین نکلا تملیخا کا نام سنا تو کہا یہ میرا دادا ہے بادشاہ گہوڑے سے اوترا اور تملیخا کو اپنے کندہے پر سوار کر لیا لوگ دوڑ
دوڑ کر تملیخا کے بوسے لیتے تہے اور بادشاہ معہ لشکر در غار تک گیا مگر خوف غالب ہوا اندر نہ جاسکا دیکہا کتا پاؤن پہلائے مہیب
شکل سے دروازہ غار پر بیٹہا ہے تملیخا اندر گہس گیا ساتہیون سے سب حال ظاہر کیا سب نے مل کر خدا سے دعا کیا پہر نیند
آگئی اور سو گئے دو دو فرشتہ سب پر موکل ہین سال مین ایک مرتبہ یا دو مرتبہ اس کروٹ سے اُس کروٹ بدل دیتے ہین دہوپ
انکے بغل سے روزانہ نکل جاتی ہے انپر نہین پڑتی اور کتا دروازہ پر پیر پہلائے بیٹہا ہے اور دروازہ پر لوگون نے جو عبادت
خانہ بنا دیا ہے وہ ہے کہ زمانہ رسول خداؐ مین حضرت علیؑ معہ تین صحابیون کے بحکم رسول خداؐ انکے ملنے کو گئے تہے سب نے سلام کیا
جواب سلام نہین پایا صرف جناب امیرؑ کے سلام کا جواب دیا اور کہا ہم بات نہین کرتے مگر پیغمبر یا وصی پیغمبر سے یہ ہے حال
اصحاب کہف کا جو قرآن مین ذکر ہے لکہا ہے کہ تین آدمی سفر مین جاتے تہے پانی برسنے لگا بجلی چمکنے لگی تو ایک
غار مین گہس گئے پہاڑ سے ایک پتہر گرا دروازہ آگے جانیکا بند ہو گیا تینون نے کہا کوئی صورت رہائی کی نہین
ہے البتہ جو کام جس نے خلوص دل سے و نیت سے رضامندی خدا کے لئے کیا ہو تو اُس بدلے مین خدا سے رہائی طلب
کرے پس ایک شخص بولا خداوندا تو خوب جانتا ہے میرے ماں باپ ضعیف تہے بچے کم سن تہے مین تیرے حکم کی
تعمیل مین ماں باپ کی اطاعت کرتا رہتا جب تک اُنکو کہلا نہ دیتا تہا لڑکونکو نہ کہلاتا تہا ایکروز میرے ماں باپ
سو گئے مین باہر سے آیا اور تمام رات اُنکے سرہانے کہڑا رہا کہ جاگین تو کہلاؤن مگر وہ نہ جگے میرے بچے بہت کچہہ روئے
چلائے مگر مین نے اونکو بہی کہانا نہ دیا کیونکہ میرے ماں باپ بہوکے تہے اس کہنے پر پتہر کچہہ سرک گیا دوسرے نے کہا

خداوندا تو جانتا ہے کہ مین اپنے چچا کی لڑکی پر عاشق ہوا زنا کرنا چاہا اُس نے کہا جب تک سو اشرفی جمع کیا اور دیا جب اُسکے درمیان ران بیٹھا وہ بولی خدا سے ڈر مہر خدا کو حرام سے مت توڑ یہ سُنکر مین تیرے خوف سے ڈر کر ہٹ آیا اور چھوڑ دیا اس کہنے پر پتھر کچھ اور سرکا تب تیسرے نے کہا خداوندا تو جانتا ہے کہ ایک شخص میری مزدوری کرکے چلا گیا مزدوری نہ لے گیا مین نے اُسکے جنس مزدوری سے کھیتی کیا اور اُسکے ذریعہ سے بکری گائے بہت ہوئین ۔ یا یہ کہ ادھے درہم مزدوری کے دس ہزار درہم ہوئے مگر کچھ روز بعد جب وہ مزدور آیا اور اپنی مزدوری مانگی تو مین نے وہ سب دیدی یہ بات مین نے تیرے خوشی و رضا کے لئے کی ہے سب پتھر ہٹ گیا اور تینون صحیح نکل آئے یہ اصحاب رقیم ہین =

ذکر اصحاب اخدود حیات القلوب سے

حبشہ مین ذونواس نامی ایک بادشاہ تھا اُس نے اپنا نام یوسف رکھا تھا دین یہود کا پیرو تھا قبیلہ حمیر کو اپنا مطیع کئے تھا اُسکو معلوم ہوا کہ ایک گروہ نجران مین ہے اُنکا مذہب نصرانی ہے اور در اصل وہ لوگ طریقہ عیسٰی و انجیل پر عمل کرتے تھے ذونواس لشکر لیکر نجران گیا جو لوگ دین نصرانیت پر تھے اونکو بلا کر دین یہودیت پر مجبور کیا اون لوگون نے انکار کیا تب بعض کو قتل بعض کو جلا دیا قریب ہزار آدمیونکے سب تھے ایک شخص دوس نامی گھوڑے پر سوار ہوکر بھاگ گیا اُسکا پیچھا کیا مگر نہ پایا اور ذونواس مقام صنعا چلا گیا ۔ حاشیہ خلاصۃ البقا مین بحوالہ تفسیر مجمع البیان لکھا ہے کہ ذونواس کے پاس ایک ساحر تھا وہ ذونواس کو گمراہ کئے تھا ذونواس کو خدا کہلواتا تھا بولا مین ضعیف ہوگیا ہون کوئی لڑکا ہو تو اُسے جادو سکھلادون میرے بعد تجھے مدد دے چنانچہ ایک لڑکا ذونواس نے اُسکے سپرد کیا وہ لڑکا روزانہ ساحر کے پاس جادو سیکھنے جاتا تھا راہ مین ایک عابد تھا اُسکے پاس بھی جانے لگا لڑکے کو علم عابد اچھا اور علم ساحر بُرا معلوم ہوا عالم کا معتقد ہوگیا بیمارونکو دعا سے صحت دینے لگا عابد نے کہا تو کسی روز خود بلا مین گرفتار ہوگا اور مجھے بھی بلا مین گرفتار کریگا آخر بادشاہ کے کسی مقرب کا لڑکا مرگیا لڑکے نے دعا سے زندہ کر دیا بادشاہ کو معلوم ہوا لڑکے سے پوچھا سحر سے زندہ کیا ہے اُسنے کہا نہین بلکہ خدا کے حکم سے زندہ کیا ہے بادشاہ نے پوچھا کس سے سیکھا بولا عابد سے بادشاہ نے عابد کو بلایا اور پھانسی دیدیا لڑکے سے کہا یہ دین چھوڑ دے اُس نے انکار کیا تو اُسکے قتل کا حکم دیا مگر کسی طرح وہ قتل نہ ہوا تب لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تو مجھے کسی طرح قتل نہ کرسکیگا البتہ کل شہر کے باشندونکو جمع کرکے اور میرے ترکش سے ایک تیر نکالکر کہہ کہ اس لڑکے کے خدا کے نام پر یہ لڑکا مرجاوے پس بادشاہ نے سب کو جمع کرکے لڑکے کے ترکش سے تیر لیکر مارا اور کہا بنام خدا یہ لڑکا مرجاوے پس وہ لڑکا شہید ہوگیا حاضرین نے کہا ہم ایمان لائے اس لڑکے کے خدا پر بادشاہ گھبرا گیا اور غصہ مین آکر سبکو قتل کرا دیا وہ ہین اصحاب اخدود جناب امیرؑ نے فرمایا حبشہ مین قوم حبشی سے خدا نے کسی کو پیغمبر کرکے بھیجا پیغمبر نے ہدایت کی لوگون نے

قبول نہ کی بلکہ لڑائی کی کچھ لوگ قتل ہوئے کچھ لوگ معہ پیغمبر کے قید ہوئے = گڑھا کھود واکر آگ لگوا دیا کہا جو شخص دین
اس پیغمبر سے انکار نہ کریگا جلا دیا جاویگا بہت سے لوگ جلا دے گئے ایک عورت چھ ماہ کا لڑکا لئے تہی اُس سے کہا اس دین
کو چہوڑ نہیں تو تو جلا دیجا دیگی عورت نے پہلے چاہا آگ مین کود پڑے مگر بچہ کو دیکہکر ہٹ گئے بچہ بحکم خدا گویا ہوا کہ یہ جلنا
رضامندی خدا سے ہے پس عورت معہ بچہ کے کود پڑی جلگئی۔ دوسری روایت ہے کہ فرمایا جناب امیرؑ نے ایک بادشاہ دین کتاب
مجوس پہ تہا بگروز بحالت نشہ بہن اور مان سے زنا کیا ہوش مین آیا تو برا معلوم ہوا مگر اور لوگون سے کہا یہ فعل حرام
نہین ہے بلکہ حلال ہے سب نے انکار کیا تو اُنکو آگ مین جلوا دیا = خلیفہ دوم نے ایک شہر جو ملک شام مین تہا وہان
لشکر بہیجا بعد فتح سردار لشکر نے ایک مسجد بنائی بعد طیاری مسجد گر گئی تین مرتبہ مسجد طیار ہوئی اور بعد طیاری
گر گئی اطلاع آئی تو خلیفہ نے لوگون سے سبب پوچہا کسی نے کچھ جواب نہ دیا دریافت پر جناب امیرؑ نے فرمایا
اوس جگہہ ایک پیغمبر کو قتل کر کے دفن کر دیا ہے جو اپنے خون مین ابہی تر ہین سردار کو لکہہ دو کہ اُس پیغمبر کو
وہان سے کہود کر دوسری جگہہ بعد نماز لاش دفن کر دین اور پہر مسجد طیار کرین پس کہودا تو لاش ملی نکالکر دوسری جگہہ
دفن کیا اور مسجد طیار کی پہر نہ گری = اشعب بن قیس ملعون نے جناب امیرؑ سے کہا مجوس صاحب کتاب نہین
ہین اپنے فرمایا انکے کتاب تہی اور پیغمبر تہا انکا بادشاہ اپنی لڑکی سے زنا کیا معلوم ہونے پر قوم کے لوگون نے
گہیر لیا کہا تو نے بیجا کیا تجھے حد گناہ مارین گے بولا آدمؑ ہمارے سب کے باپ نے بہن بہائی سے نکاح کیا اوسی
طریقہ پہ ہم بہی ہین سب نے کہا ٹہیک کہتا ہے اور اسپر اتفاق کر کے یہ فعل حرام حلال کیا خدا نے اُنکے علم کو
بہلا دیا کتاب غائب ہوگئی۔ جاماسپ نامی ایک پیغمبر قوم مجوس مین بارہ ہزار چمڑہ گائے پر لکہی ہوئی کتاب
لائے مگر قوم مجوس نے پیغمبر کو قتل کیا کتاب کو جلا دیا = ایک گمراہ نے جناب صادقؑ سے سوال کیا اور جوابات پاکو
مسلمان ہوا = سوال یہ ہین - پوچہا قوم مجوس پہ پیغمبر آیا اور کتاب لایا مگر قوم مجوس نے قبول نہ کیا۔ پوچہا خالد
بن سنان پیغمبر تہا۔ فرمایا نہین وہ بدوی تہا = پوچہا زردشت پیغمبر تہا۔ فرمایا زردشت امر باطل پہ تہا دعوی
پیغمبری کا کیا بعض ایمان لائے بعض ایمان نہ لاکر زردشت کو شہر سے نکال دیا تو اوسکو جنگلی جانور کہا گئے پوچہا عرب حق
پر ہین یا کہ مجوس فرمایا عرب ایام جہالت مین بہی دین ابراہیمؑ پر تہے مجوس نہ تہے اور کیخسرو بادشاہ قوم مجوس نے تین سو
پیغمبر کو قتل کیا غسل جنابت دین ابراہیمؑ سے ہے عرب غسل کرتے تہے مجوس نہین کرتے تہے عرب ختنہ کرتے تہے
مجوس نہین کرتے تہے عرب مردہ کو غسل دیتے تہے مجوس نہین دیتے تہے عرب مردہ گاڑتے تہے مجوس نہین گاڑتے
تہے بلکہ جنگل مین پہنکدیتے تہے مجوس مان بہن لڑکی سے نکاح کرتے تہے عرب حرام جانتے تہے مجوس کعبہ سے منکر تہے
عرب حج کرتے تہے اور کتاب توریت و انجیل پر اقرار کرتے تہے۔

ذکر جرجیس حیات القلوب سے

راذانہ نام ایک بادشاہ شام مین نہایت بت پرست تہا اوسکے پاس جرجیسؑ نے جاکر بت پرستی سے منع کیا تو اوسکو سیخ آہنی سے

زخمی کیا گوشت بدن نکل پڑے پھر لوہے کی میخ گرم کرا کے تمام بدن مین دغوا دیا مگر شہید نہ ہوئے تو بڑا میخ لوہے کا بنوا کر
سر پر گاڑا مغز سر نکل پڑا تب ایک کھمبہ لوہے کا سترہ آدمی سے اوٹھوا کر چھاتی پر رکھوا دیا جب رات ہوئی تو ایک فرشتہ
بحکم خدا آیا اور کہا خدا نگہبان ہے صبر کرو چار مرتبہ تمہین تکلیف پہونچا وینگے مین بحکم خدا اگر آپ کے درد کو دور کردونگا
صبح جرجیس علیہ السلام کو بادشاہ نے پٹوایا اور تمام جادوگرون کو بولا کر مار ڈالنے کی تدبیر کی کچھ اثر نہ ہوا پھر زہر کھلایا اوس نے بھی
کچھ اثر نہ کیا جادوگر یہ حال دیکھکر خدا پر ایمان لائے بادشاہ نے اونکو قتل کرا دیا پھر بادشاہ جرجیس کو ٹکڑے ٹکڑے کرا
کے کنوان مین ڈلوا دیا بحکم خدا میکائیل علیہ السلام آئے اور صحیح و سالم نکالدیا پھر جرجیس بادشاہ کے پاس آئے ایک سردار معہ چار ہزار
آدمیون کے ایمان لایا بادشاہ نے اون سب کو قتل کرا دیا جرجیس علیہ السلام کو جلوا کر خاک اوڑوا دیا بحکم خدا میکائیل آئے اور زندہ
کر دیا جرجیس علیہ السلام پھر بادشاہ کے پاس گئے ایک گمراہ بولا چہ کھمبہ لکڑی خشک کے جو لگے ہین انمین ڈالی پتہ میوہ نکل آوین دعا کے
جرجیس علیہ السلام سے اوسیوقت ڈالی پتہ میوہ آگئے مگر ایمان نہ لایا بادشاہ نے جرجیس علیہ السلام کو دو لکڑی کے بیچ مین بندھا کر آرا سے دو ٹکڑے
کرا دیا اور جرجیس علیہ السلام کو دیگ مین ڈلوا کر اور پکوا کر ایک کرا دیا بحکم خدا اسرافیل علیہ السلام آگے اور زندہ کر دیا جرجیس علیہ السلام پھر بادشاہ کے پاس
گئے ایک عورت نے کہا میری گائے مردہ کو زندہ کر دیجئے جرجیس نے بحکم خدا زندہ کر دیا بادشاہ نے جرجیس علیہ السلام کو قتل کرا دیا تب خدا
نے ایک عذاب بھیجا سب مر گئے۔

خالد بن سنان علیہ السلام حیات القلوب سے

ایک شہر مین سالانہ ایک غار سے آگ نکلتی تھی کھیتی اور حیوانات وغیرہ کو جلا دیتی تھی خالد بن سنان علیہ السلام نے کہا اگر ہم آگ
کا آنا بند کر دین تو ایمان لاؤ گے کہا ہان لائینگے جس روز آگ نکلی خالد علیہ السلام اوس کو لوٹا لے گئے اور غار مین گھس گئے سب نے جانا جل گئے
کچھ دیر کے بعد نکلے کہا تم لوگون نے جانا کہ اب نہ نکلین گے حالانکہ یہ فعل ہمارا بحکم خدا تھا مین فلان روز مرونگا دفن کر دینا
پھر ایک روز چند جانور میرے قبر پر حاضر ہون گے تو تم لوگ میری لاش کھود کر نکالنا اور جو چاہنا پوچھنا مین قیامت تک کے
حال سے اطلاع دونگا مگر جب جانور آئے اور لوگ جمع ہوے تو کھودنے کی صلاح نہ ہوئی۔

ذکر پیغمبران جنکا نام معلوم نہین حیات القلوب سے

ایک پیغمبر نے چالیس سال اپنی قوم کو ہدایت کی مگر ایمان نہ لائے عید کے دن سب جمع تھے پیغمبر سے کہا معجزہ سے زرد آلو
لائے پیغمبر نے خشک لکڑی گاڑ دیا اور دعا کیا درخت ہوا پھولا پھلا زرد آلو پھلا جو ایمان لائے اون کے منھ کا بیا میٹھا ہوا جو
کمر اور رہا اوس کے منھ کا بیا کڑوا ہوا ایک پیغمبر کو وحی ہوئی کہ صبح تجھے پانچ چیز ملینگے پہلے کو کھا لینا دوسرے کو چھپا دینا تیسرے
لے لینا چوتھے کو نا امید نہ کرنا پانچوین سے بھاگنا جب صبح پیغمبر گھر سے نکلے اور چلے تو دیکھا کہ بہت بڑا پہاڑ آگے ہے حیران
کیا کہ یہ کیونکر کھایا جاوے جاتے جاتے جب نزدیک پہونچے تو ایک لقمہ ہو گیا اوٹھا کر کھا لیا وہ غصہ تھا وقت غصہ جبر ہوتا ہے
اگر ضبط کرے تو تھوڑا سا ہے پھر آگے چلے تو سونے کا طشت ملا اوسکو گاڑ دیا اور چلدیا کچھ دور چلکر لوٹکر دیکھا تو پیچھے چلا آتا تھا

وہ عمل صالح ہے کار خیر و نیک کتنا ہی چہپایا جاوے مگر ظاہر ہو جاتا ہے آگے چلے تو ایک چڑیا ملی اوسکو لے لیا وہ نصیحت
تہی نصیحت کو سن لینا چاہئے فائدہ دیتی ہے آگے چلے تو ایک باز ملا بولا مین بہوکا ہون تہوڑا گوشت اپنے بدن سے کاٹکر
کر دیدیا وہ سایل تہا سایل کا سوال رو نکرنا چاہئے جو کچھ ہو دینا چاہئے آگے چلے تو مردہ ملا اوسے بہاگے وہ غیبت
تہی غیبت سے بہاگنا چاہئے ایک عابد برصیصا نام بوجہ کثرت عبادت مشہور تہا لوگ اوسکے دعا سے شفا پاتے
تہے ایک عورت مجنون کو اوسکے بہائی شیطان کے ترغیب سے عابد کے پاس چہونڑ آئے شیطان نے عابد
کو بہگا کر زنا کرایا حمل رہگیا لڑکا ہوا مار کر گاڑہ دیا اور شیطان نے عورت کے بہائیون سے خبر کی اوس کے بہائی بادشاہ کو
لیکر آئے لڑکے کی لاش برآمد ہوئی عابد نے اقبال کیا حکم ہوا عابد کو پہانسی دیجاوے شیطان نے عابد سے کہا یہ سب
کام ہم نے کرایا ہے ہمارا سجدہ کرو تو کوئی تدبیر کر کے بچا دون عابد نے اشارہ سے سجدہ کیا شیطان چلا گیا عابد کو پہانسی
ہو گئی زنا قتل سجدہ غیر خدا ان سب باتون کا گنہگار ہوا سب عبادت ضایع ہو گئی سچ ہے بدون قدرت و توفیق و
مرضی الہی کوئی صورت نجات نہین ہے جریج نام ایک عابد تہے ایک روز نماز مین تہے اونکی مان نے پکارا جواب ندیا
اوس نے کہا خدا تیری مدد نکرے پس ایک عورت زانیہ آئی اوس کے لڑکا ہوا بولی نطفہ جریج سے ہے حکم ہوا کہ جریج
کو پہانسی ہو جریج کی مان سنکر رونے چلانے لگی جریج نے کہا اب کیا روتی ہے تیرے بددعا کا یہ نتیجہ ہے لوگون نے کہا
یہ کیا کہتے ہو کہا لڑکے کو لاؤ لڑکے کو لائے تو جریج نے کہا بحکم خدا سچ بول لڑکا شیرخوار بحکم خدا گویا ہو کر بولا کہ مین نطفہ جریج
سے نہین ہون بلکہ دوسرے سے ہون جریج پر الزام زنا غلط ہے پس جریج پہانسی سے بچ گئے اور اپنے مان کے
اطاعت مین تمام عمر رہے ایک شخص کہتا تہا کہ عافیت متقیون کو ہے شیطان نے پوچہکر کہا نہین عافیت امیرون
کو ہے دونو مین بحث ہوئی اس بات پر شرط پایا کہ اگر کوئی دوسرا کہدے کہ عافیت متقی کو ہے تو شیطان کا ایک ہاتھ
کاٹا جاوے اور اگر کہے کہ عافیت امیرون کو ہے تو اوس شخص کا ہاتہ کاٹا جاوے پس دوسرے شخص نے شیطان کے بات
کی تصدیق کی اوس شخص کا ایک ہاتہ شیطان نے کاٹ لیا اوس کے بعد پہر اوس نے کہا عافیت متقی کو ہے پہر حجت
ہوئی حسب بالا تصفیہ ہوا اوس شخص کا دوسرا ہاتہ بہی شیطان نے کاٹ لیا اوس کے بعد

بہی پہر اوس نے کہا عافیت نشان متقیونکو ہے شیطان بولا اس مرتبہ یہ شرط ہے کہ جسکی بات غلط ہو اوس کا
سر کاٹا جائے اوس شخص نے منظور کیا آگے تصفیہ کو چلے بحکم خدا فرشتہ آیا اوسنے کہا عافیت پرہیزگار کو ہے
اور شیطان کو قتل کر دیا اور اوس شخص کے دونو ہاتہ درست کر دیئے ۔ ایک قاضی نے وقت وفات اپنی
عورت سے کہا بعد موت میری لاش غسل و کفن کر کے تخت پر رکہنا انشاء اللہ مجہہ سے کوئی بدی نہ دیکہین گی
عورت نے ویسا ہی کیا کچہہ روز بعد عورت نے دیکہا قاضی کے دماغ کو کیڑے کہا رہے ہین قاضی کی عورت
دیکہکر ڈری رات کو قاضی نے اپنی عورت سے خواب مین کہا تیرا بہائی میرے پاس
ایک شخص کے مقابلہ مین میرے پاس انصاف کو آیا میرے دلمین خیال گذرا کہ خداوندا یہ میرا سالا حق

ہوپس وہ بحق تہالیکن چونکہ مین نے خیال عزیزداری کا کیا تہا اوسیکا یہ بدلہ ہے جو کہڑے کہارہے ہین۔ قوم
قوم بنی اسرائیل نے پیغمبر وقت سے کہا جب ہم چاہین تو پانی برسے نہ چاہین تو نہ برسے پیغمبر کی دعا سے خدا نے
منظور کیا پس جسکو جسوقت پانی کی ضرورت ہوئی پانی مانگا کاشت کی حالت ہر سال سے اچھی ہوئی مگر
کا ہنگام مالش کیا تو دانہ نہ تہا چلانے لگے پیغمبر سے کہا یہ کیا ہوا پیغمبر نے خدا سے التجا کیا وحی ہوئی کہ ہمارے تدبیر سے نہین ہے یہ لوگونکے پنے اختیار
پہر رکہا ایسا ہوا ایک کبوتر کا انڈہ ایک شخص اُٹھا لیجاتا تہا کبوتر نے خدا سے دعا کیا حکم ہوا کہ اس مرتبہ تیری مدد
کرونگا جب اُس نے انڈہ دیا تو وہ شخص جو انڈہ لیجاتا تہا دو روٹی گہر سے لیکر چلا ایک روٹی خیرات کردیا اور
انڈہ اُٹہا لیگیا بوجہ کرنے خیرات کے سالم رہا۔ ایک شخص نے تین سال برابر واسطے پیدا ہونے لڑکے کے دعا
کیا مگر نہ ہوا کہا خداوندا کیون میری دعا قبول نہین ہوتی خواب دیکہا کہ دل صاف سے دعا نہین کرتا نیک نیت ہوکر
دعا کیا تو لڑکا پیدا ہوا = ایک شخص کے ایک لڑکا عورت پارسا سے تہا دو لڑکے غیر پارسا سے تہے مرتے وقت
وصیت کی کہ ترکہ ایک لڑکیکا ہے بعد اوسکے مرنیکے لڑکون نے اپنے حق کا دعوی کیا شہر مین تین بہائی
عادل مشہور تہے وہان گئے سب سے چہوٹے بہائی کے پاس گئے دیکہا ایک مرد بہت ضعیف ہے اُس نے کہا یہ
تصفیہ میرا بڑا بہائی کریگا اوسکے پاس جاؤ وہان گئے دیکہا ایک مرد آدہی عمر کا بیٹہا ہے اُوس نے کہا تصفیہ کو
میرے بڑے بہائی کے پاس جاؤ وہان گئے دیکہا ایک مرد جوان بیٹہا ہے ان لوگون نے تعجب سے پوچہا کہ تم لوگونکی
یہ حالت کیون ایسی ہے اوس قاضی نے کہا میرے چہوٹے بہائی کی عورت بدمزاج ہے میرا بہائی ہمیشہ رنجیدہ
رہتا ہے اسی سے اوسکی وہ حالت ہے دوسرے بہائی کی عورت کبہی خوش کرتی ہے کبہی رنجیدہ کرتی ہے
جسکے باعث اوسکی وہ حالت ہے میری عورت سوائے میری رضامندی کے کبہی رنج نہین پہونچاتی اس
وجہ سے میری یہ حالت ہے اب تم لوگ جاؤ اور اپنے باپ کی لاش کہود کر قبر سے نکالکر ہڈی جلا دو پہر میرے
پاس آؤ پس وہان سے تینون گئے دو لڑکے جو غیر عضیفہ سے تہے پہاوڑا لیکر آمادہ قبر کہودنے کے ہوئے جو
لڑکا عورت عضیفہ سے تہا تلوار لیکر نکلا اور کہا اگر قبر پہ پہاوڑا چلایا تو قتل کردونگا جاؤ مین حصہ نہ لونگا
اون دونون نے آکر کہا کہ وہ قبر کہودنے سے مانع ہے قاضی نے کہا جاؤ مال لاؤ جب مال آیا تو اوس لڑکے کو
دلایا جو قبر کہودنے سے مانع ہوا تہا۔ امام موسیٰؑ کاظم سے روایت ہے کہ ایک شخص سے کسی نے خواب مین کہا کہ
تیری آدہی عمر ارام مین ادہی تکلیف مین گذرے گی بتلا پہلے ارام چاہتا ہے یا کہ تکلیف اُس نے کہا مین اپنی
عورت سے اکثر صلاح لیتا ہون اوس سے پوچہہ لون صبح ہوئے عورت نے ذکر کیا عورت نے کہا اول عمر مین آرام
مان گو پہر خدا مالک ہے جب پہر رات ہوئی تو خواب مین اوس سے پوچہا جواب دیا کہ اول عمر مین آرام چاہتا ہون
چنانچہ خدا نے اوسے ہر طرح سے دولت دی اوس نے عورت کی صلاح سے تمام فقیر ہمسایہ عزیز کو جس نے جو مانگا
دینے مین کمی نہ کی جب آدہی عمر ہوئی تو پہر خواب مین دیکہا کوئی کہتا ہے کہ تیرے احسان اور شکر کے بدلہ مین خدا نے
تمام عمر کو آرام دیا امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ ایک مرد پریشان نے خدا سے شکایت اپنے تکلیف کی کی

خواب دیکھا کہ وہ درہم حلال چاہتا ہے یا کہ دو ہزار درہم حرام اوس نے کہا دو درہم حلال چاہتا ہوں کہا تیرے
سرہانے دو درہم رکھے ہین جاگا تو دیکھا کہ دو درہم رکھے ہین اونہین لے کر بازار سے ایک درہم کی مچھلی لایا اور
عورت سے کہا اسے اودھیڑ اوس نے ملامت کیا اور کہا مین ہاتھہ نہ لگاؤن گی مرد نے خود مچھلی کو چیرا اوس کے پیٹ
سے دو موتی چالیس ہزار درہم کی نکلین اوسے بیچ لیا امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ ایک عالم بنی اسرائیل کو فرشتہ
نے کہا بعد مرنے کے سو کوڑا ماردن گا عالم نے کہا مجھے قوت برداشت کی نہین ہے کہا ننانوے کوڑے ماردن گا
کہا مجھے طاقت برداشت کی نہین ہے کہا اٹھانوے کوڑا مارون گا کہا قوت تحمل کی نہین ہے غرضنکہ کم کرتے کرتے
آخر مین کہا ایک کوڑا ماردن گا اب نہین ٹل سکتا عالم نے پوچھا یہ سزا کس وجہ سے ہے کہا ایک روز بغیر وضو نماز پڑھی ہے
اور ایک روز ایک شخص کی فریاد کو نہین سنی پس ایک کوڑا مارا قبر آگ سے بھر گئی ایک شخص نے مکان بلند بنوایا
جب بن گیا تو امیرون کی دعوت کی فقیرون کو جانے سے روک دیا دو فرشتہ بشکل فقیر آئے تو ہٹادئے گئے بصورت
امیر آئے تو بڑی عزت سے بیٹھائے گئے فرشتون کو حکم خدا ہوا کہ مکان کو نیچے زمین مین دھنسا دو فرشتون نے مکان زیر
زمین کر دیا امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ ایک عابد محتاج تھا دروازہ رزق ہر طرح سے بند تھا عورت کے مال
سے گذر تھا اوسکا مال بھی سب ختم ہو گیا صرف ایک کمربند ازار کا باقی تھا عابد بازار مین گیا وہان دروازہ دوکاندار
بند تھا تب دل مین کہا دریا سے وضو کرلین وہان گئے دیکھا ایک شکاری سڑی مچھلی پکڑے ہے عابد نے کہا اس کمربند
کے بدلہ مین مچھلی دیدے مجھے اوس نے دیدی عابد مچھلی گھر مین لایا اور چیرا تو اوس کے پیٹ سے موتی نکلی جس کو بیس
ہزار روپیہ مین بیچا ایک فقیر آیا سوال کیا عابد نے ایک تھیلی روپیہ کی دیدی عورت نے کہا اسطرح کے خرچ مین
کب تک رہیگا کچھہ روز بعد سایل پھر آیا اور وہ تھیلی عابد کو واپس دی کہا مین فرشتہ ہون امتحان کو بحکم خدا آیا تھا تو نیک
بندہ و شاکر بخدا ہے حمران نے امام محمد باقرؑ سے سوال کیا کہ حق آپکا کب ظاہر ہوگا آپنے فرمایا ایک عالم کے پاس پڑھ
کار ہنے والا ایک شاگرد تھا اور علم دریافت کرتا عالم کا لڑکا بالکل نہ پڑھتا غرضنکہ جاہل مطلق رہا وقت موت عالم نے اپنے
لڑکے سے کہا کہ جو مشکل پڑے تو شاگرد کے پاس جانا جب عالم مرگیا بادشاہ نے خواب دیکھا تو اوس کی تعبیر کے لیے عالم
کی تلاش ہوئی معلوم ہوا کہ عالم مرگیا ہے بادشاہ نے پوچھا کوئی لڑکا ہے معلوم ہوا ایک لڑکا ہے حکم ہوا لڑکے کو بلا ؤ سپاہی
بولانے گئے لڑکے نے کہا معلوم نہین کیون بولایا ہے کوئی بات متعلق علم اگر پوچھے گا تو کیا جواب دون گا خیال کیا کہ باپ نے
کہا تھا مشکل پڑے تو شاگرد کے پاس جانا پس وہان گیا اور شاگرد سے کہا معلوم نہین بادشاہ نے کیون ہمکو بولایا ہے
اگر کوئی بات علم کی دریافت کریگا تو کیا بتلاؤن گا مین تو جاہل ہون شاگرد نے کہا بادشاہ نے خواب دیکھا ہے اوسکی
تعبیر پوچھے گا اگر انعام مین ہم کو بھی تم حصہ دینے کہو تو ہم بتلادین لڑکا بولا قسم ہے حصہ دونگا اور لکھہ بھی دیا شاگرد نے
کہا بادشاہ نے خواب دیکھا ہے کہ یہ زمانہ کس کا ہے تم کہنا یہ زمانہ بھیڑیٔ کا ہے پس لڑکا گیا بادشاہ نے پوچھا کہین معلوم
ہے ہم نے تم کو کیون بولایا ہے لڑکا بولا ہان معلوم ہے اپنے خواب دیکھا ہے کہ یہ زمانہ کس کا ہے بادشاہ بولا ٹھیک یہی
خواب ہے بتلاؤ کس کا زمانہ ہے لڑکا بولا یہ زمانہ بھیڑیٔ کا ہے بادشاہ بہت خوش ہوا اور انعام دے کر رخصت کیا

لڑکا بولا یہ روپیہ گھر رکھون شاید اب مجھے شاگرد کے پاس جانیکی ضرورت نہ پڑے تھوڑے روز بعد بادشاہ نے
پھر خواب دیکھا لڑکا بولایا گیا لڑکا سرمندہ ہوا کہ شاگرد سے مین نے بے وفائی کی ہے کس طرح اوس کے سامنے جاون
مگر خیال کیا کہ عذر کرونگا اور معافی مانگونگا غرضکہ شاگرد کے پاس جاکر عذر کر کے معافی چاہئے اور خواب کی کیفیت دریافت
کئے شاگرد نے دوبارہ بھی قسم وتحریر لے کر بتلایا کہ کہنا اس مرتبہ کے خواب کا زمانہ بکری کا ہے لڑکا بادشاہ کے پاس
گیا اور کہا کہ یہ زمانہ بکری کا ہے پھر بادشاہ سے انعام لے کر آیا کبھی کبھی دل مین کہتا تہا کہ شاگرد کو حصہ دینا چاہئے مگر
ندیا اور بادشاہ نے تیسرا خواب دیکھا اور بولایا لڑکا پھر شاگرد کے پاس گیا بعد قسم وتحریر نسبت حصہ کے شاگرد نے کہا
کہنا یہ زمانہ ترازو کا ہے لڑکا بادشاہ کے پاس گیا اور کہا یہ زمانہ ترازو کا ہے پھر بادشاہ خوش ہوا اور انعام دے کر رخصت
کیا اس مرتبہ لڑکا انعام کا روپیہ لے کر سیدھے شاگرد کے پاس گیا اور کہا اپنا حصہ لے لیجئے شاگرد بولا تم نے وفائے
وعدہ کیا مجھے روپیہ کی ضرورت نہین ہے چونکہ پہلے مرتبہ زمانہ بھیڑی کا تہا بھیڑیا وعدہ پورہ نہین کرتا تو نے بھی
وعدہ وفا نہ کیا دوسرا زمانہ بکری کا تہا بکری کا ارادہ پس وپیش مین رہتا ہے اوسیطرح تو بھی پس وپیش مین تہا
تیسرا یہ زمانہ ترازو کا ہے اور ترازو کا کام ہے کہ پورا وزن کرے پس تو نے بھی وعدہ کو پورہ کیا اس چند باتون سے
امام معصوم کا اشارہ تہا کہ جب یاور وفادار ہونگے اوس وقت ہمارا حق ظاہر ہوگا جسکا وقت ظہور صاحب العصر
علیہ السلام پر ہے امام رضاؑ سے روایت ہے کہ ایک عابد نے چالیس سال عبادت کر کے قربانی کئے قربانی قبول نہ
ہوئی دل مین خیال کیا کہ مین نے کچھ گناہ کیا ہے جس سے میری عبادت منظور خدا نہین ہے بہت نادم ہوا وحی
ہوئی کہ یہ ندامت تیری چالیس برس کی عبادت سے بہتر ہے دوسری روایت امام رضاؑ سے ہے کہ ایک بادشاہ نے
شہر آباد کیا بعد آبادی لوگون کی دعوت کی اور سپاہی لگا دیا کہ سب سے پوچھین اس شہر مین کیا عیب ہے مین عابد
آئے بولے دو عیب ہے ایک یہ کے شہر خراب ہو جائیگا دوسری یہ کہ مالک شہر مر جاویگا بادشاہ کو خبر ہوئی عابدون
کو بولا کر پوچھا کوئی شہر ایسا بھی ہے کہ جس مین یہ عیب نہ ہو عابدون نے کہا ہان آخرت کا مکان کبھی خراب نہ ہوگا اور
اوس کے رہنے والے ہمیشہ زندہ رہینگے بادشاہ بادشاہی چھوڑ کر فقیرون کے ہمراہ ہوگیا کچھ روز بعد الگ ہوگیا عابدون
نے کہا کیون ہملوگونکا ساتھ چھوڑتا ہے کیا کوئی برائی ہملوگون کی ہے بادشاہ بولا برائی آپ لوگون نے کچھ نہین
کی لیکن آپ لوگ ہم کو پہچانتے ہین اور ہماری عزت کرتے ہین جو ہمکو نہ جانتا ہوگا ہم اوس کے ساتھ رہینگے امام محمد
باقرؑ سے روایت ہے کہ کچھ لڑکے بادشاہون کے عبادت کرتے تھے ایک قبر دیکھی تو خدا سے سوال کیا کہ یہ مردہ زندہ
ہو تو اوسے موت کا مزہ دریافت کرین بحکم خدا زندہ ہوا اور دریافت پر کہا ننانوے برس گذرے جب مرا ہون مگر ابھی
تک تلخی موت کی جو وقت جان کنی ہوئے ہے باقی ہے اور اسوقت معلوم ہوا گویا قیامت برپا ہوئی اوس کے
خوف سے اوسیوقت بال سفید ہوگئے امام رضاؑ سے روایت ہے کہ ایک شخص بنی اسرائیل کے لڑکا نہین
ہوتا تہا پھر خدا نے لڑکا دیا تو خواب مین دیکھا کہ جس روز شادی ہوگی لڑکا مر جاوے گا روز شادی لڑکے نے ایک
بڈھے کو کھانا کھلایا اوس نے دعا کئے کہ تو زندہ رہے لڑکے کے باپ نے پھر خواب دیکھا کہ تیرا لڑکا بڈھے کی دعا سے

زندہ رہا امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ ایک شخص عبادت کرتا تہا اوس کے لڑکے چڑیا پکڑ کر پر نوچتے تھے
اوس نے منع نہ کیا پس خدا نے زمین کو حکم دیا اوس شخص کو نگل گئی امام زین العابدینؑ سے روایت ہے کہ ایک
کشتی مین کئے آدمی جا رہے تھے کشتی ڈوب گئی ایک عورت بہ کر کنارے دریا کسی جنگل مین لگی وہان ایک مرد ٹہگ
اور بدکار رہتا تہا اوس نے عورت سے پوچہا تو آدمی ہے کہ جن عورت بولی آدمی ہون پہر کچہ نہ بولا عورت کو زمین پر گرا دیا اور
زنا کرنا چاہا عورت کانپ کانپ کر آسمان کیطرف دیکہ رہی تھی مرد نے کہا ڈرتی کیون ہے مرد بولا تو نے کبہی یہ
کام کیا ہے عورت نے کہا کبہی نہین کیا مرد بولا تو اوس وقت بحالت بے اختیاری خدا سے ڈرتی ہے تو
مین تجہ پر مسلط ہون خدا سے کیون نہ ڈرون عورت کو چہوڑ کر اپنے گہر چلدیا اور دل مین ارادہ کیا کہ توبہ
کرون راہ مین ایک عابد ملا دونو ساتھ چلے دہوپ گرم تھی عابد نے کہا خدا سے دعا کر و بدلی کا سایہ ہوجائے
مرد بولا میرے پاس کوئی نیکی نہین ہے عابد بولا مین دعا کرون تم آمین کہو پس عابد نے دعا کیا مرد نے آمین
کہا بحکم خدا ایک بدلی آکر سایہ کر لیا کچہ دور ساتھ چلے پہر دونو کی راہ الگ ہوگئی اپنے اپنے راہ چلے بدلی مرد کی
طرف چلی عابد بولا تو نے کہا کہ میرے پاس کوئی نیکی نہین ہے پہر بدلی تیرے ساتھہ کیون ہوئی مرد نے قصہ
عورت کا بیان کیا عابد بولا کہ تو خوف خدا سے جو تو ڈرا تو خدا نے تیرے اوپر یہ مہربانی کی اب آئندہ سے
خیال رکہنا امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ ایک بادشاہ قوم بنی اسرائیل سے تہا اوس کے پاس ایک
قاضی تہا قاضی کے ایک بہائی تہا اوس کے پاس ایک عورت اولاد پیغمبر سے تھی عابدہ اور خوبصورت تھی بادشاہ
کو کوئی کام ضروری پیش ہوا تو قاضی سے کہا کوئی اعتباری آدمی ہو تو بہیجا جاوے قاضی نے کہا میرے بہائی سے
زیادہ کوئی معتمد نہین ہے پس قاضی نے اپنے بہائی سے جانے کو کہا اوس نے کہا میرے عورت کی نگرانی و خبر
گیری آپ کرین تو مین جاؤن قاضی نے منظور کیا اور بہائی کو بہیجدیا عورت کی خبر گیری کو کبہی کبہی جاتا تہا
ایک روز عورت کو دیکہا کہ بہت خوبصورت ہے عاشق ہوگیا سوال زنا کیا عورت نے انکار کیا تو کہا بادشاہ
سے تیری شکایت کرکے سنگسار کرادونگا ورنہ میری خواہش پوری کردے عورت نے کہا جو چاہے سو کر مین یہ فعل گناہ
کا ہرگز نہ کرون گی قاضی نے بادشاہ سے کہا مجکو تصدیق ہو چکی ہے کہ میرے بہائی کی عورت نے زنا کیا ہے بادشاہ
نے بلا تحقیق حکم دیدیا کہ سنگسار کردی جاوے پس عورت سنگسار کردی گئی مگر بحکم خدا سے زندہ رہی
رات کو نکل کر چلدی جنگل و بیرانہ کرتی زخمی صبح ایک دیر راہب مین پہونچی راہب نے اوس کو دیکہکر رحم کیا اوس
کو اپنے دیر مین رہنے کو جگہ دی اور علاج کرکے اچہا کیا اچہی ہو جانے پر راہب کے ایک لڑکا تہا اوس عورت
کے سپرد کیا تا کہ اوس کی خدمت کرے کچہ روز بعد راہب کا غلام عورت پر عاشق ہوا زنا کرنا چاہتا تہا بہت
مجبور کیا عورت نے انکار کیا تب راہب کے لڑکے کو قتل کر ڈالا اور راہب سے کہا اس عورت کی شرارت سے
لڑکا قتل ہوا ہے راہب کو لڑکے سے محبت تھی اوس کے قتل ہونے سے رنجیدہ ہوا عورت سے کہا ہم نے
تیرے ساتھہ نیکی کیا تو نے میرا لڑکا کیون مارا عورت نے انکار کیا تو راہب بولا مجہے منظور نہین کہ یہان کو رہے

بیس روپیہ دے کر عورت کو رات ہی کو دیر سے نکال دیا کہا تو جہان چاہے چلی جا عورت تمام رات چل کر صبح ایک
شہر مین پہونچی دیکھا ایک شخص کو پھانسی ہو رہی ہے پوچھا کیون پھانسی ہوتی ہے لوگون نے کہا اس شہر کا قاعدہ
ہے کہ اگر کوئی کسیکا بیس روپیہ قرض رکھتا ہو اور نہ دے تو وہ پھانسی پا جاوے اسپر بیس روپیہ قرض کے ہین
اوسکے عیوض مین پھانسی پاتا ہے عورت نے وہ بیس روپیہ جو راہب نے دیا تھا دے کر چھوڑوا دیا اور چل دیا
مرد ملزم عورت سے بولا کہ تو نے میرے ساتھ بلا جان پہچان سلوک کیا تیرے ساتھ رہکر تیری خدمت کرونگا
دو نو کنار دریا پہونچے وہان دو کشتی طیار چلنے پر تھین مرد نے عورت سے کہا تم یہان بیٹھو ہم مزدوری کر کے
کچھ کھانے کو لاوین کشتی والون کے پاس پہونچا پوچھا اس کشتی مین کیا چیز ہے اونھون نے کہا ایک ہم لوگون
کے سواری کو ہے ایک مین سامان سوداگری لاکھون روپیہ کا ہے مرد نے کہا ان سب سے قیمتی چیز ہمارے
پاس ہے لو تو دین اون لوگون نے پوچھا کیا چیز ہے بولا لونڈی خوبصورت ہے جس کے مقابلہ مین تلاش سے کبھی
نہ ملے پہلے دیکھ لو پھر قیمت طے کرو پس ایک آدمی جا کر دیکھ آیا مرد نے کہا قیمت ہم کو دیدو ہم چلے جاوین
تب اس لونڈی کو بولا دو وہ آنے پر راضی ہو گئی جبرا لیجانا چاہا چنانچہ دس ہزار روپیہ اون لوگون سے لے کر چلا
گیا سوداگرون نے عورت کو بولایا تو عورت نے کہا کیون بولاتے ہو سوداگر بولے تیرا مالک بیچ گیا ہے عورت
نے کہا وہ میرا مالک نہ تھا مگر سوداگر سختی پر آمادہ ہوئے تو عورت مجبوراً چلی آئی سوداگر آپس مین ایک دوسرے
کا اطمینان نہ کر کے عورت کو مال کی کشتی پر بیٹھا دیا اور آپ سب دوسری کشتی مین رہے راہ مین کشتی سواری
سوداگرون کی ڈوب گئی اور کشتی مال مع عورت کے بچ گئے ایک جنگل مین پہونچی عورت کشتی سے اوتر گئی کشتی
باندھ دی وہان کا آب و ہوا اور مقام نہایت دل پسند تھا پسند کر کے مقیم ہوئی پیغمبر وقت کو وحی ہوئی
کہ بادشاہ قاضی راہب وغیرہ سے کہو کہ فلان جنگل مین جا کر ایک عورت سے اپنے اپنے گناہ کی معافی
مانگین جسمین ہم بھی معاف کرین پس سب لوگ عورت کے پاس آئے کسی نے نہ پہچانا پہلے بادشاہ نے کہا
یہ قاضی میرا آیا اور کہا میرے بھائی کی عورت نے زنا کیا ہے مین نے بلا طلب گواہی حکم سنگسار دیدیا ڈرتا
ہون کہ مجھسے کچھ گناہ ہوا ہو خدا سے دعا کیجئے معاف کرے عورت نے کہا خدا بخشے بیٹھ جاؤ پھر شوہر نے
بھی نہ پہچانا کہا میری عورت بہت حسین اور لائق تھی مین ایک کام کو گیا عورت کو اپنے بھائی کے سپرد
کر گیا واپسی پر معلوم ہوا کہ زنا مین سنگسار ہو گئی ڈرتا ہون کے اوس کے خدمت مین مجھ سے کوئی
قصور ہوا ہو خدا سے میرے بخشش کی دعا کیجئے کہا خدا بخشے بیٹھو اور بادشاہ کے پاس بیٹھا دیا پھر قاضی آیا
اور کہا مین اپنے بھائی کی عورت پر عاشق ہوا تھا زنا پر مجبور کیا اوس نے انکار کیا تو مین نے بادشاہ سے تہمت
زنا لگا کر سنگسار کرا دیا خدا سے میرے بخشش کی دعا کیجئے کہا خدا بخشے بیٹھو اور شوہر سے کہا سنا پھر راہب
آیا اور کہا کہ ایک عورت زخمی میرے دیر مین آئی مین نے اوس کو جگہ دی دوا کیا اچھی ہوئی تو اپنا لڑکا
خدمت کرنے کو اوس کے سپرد کیا لڑکا قتل ہوا میرے غلام نے کہا اس عورت کے شرارت سے لڑکا قتل

ہوا ہے دریافت پر عورت نے قتل کرنے سے انکار کیا مگر مین نے رات ہی کو عورت کو دیہہ سے نکال دیا ڈرتا ہون کہ جانور رکہا گئے ہون دعا کیجئے کہ خدا بخشے بیٹہو بچہ غلام آیا اور کہا مین عورت پر عاشق ہوا زنا پر مجبور کیا اُس نے انکار کیا تو راہب کے لڑکے کو مار ڈالا اور عورت پر قتل کا الزام لگا کر رات مین نکلوا دیا خدا سے میرے بخشش کی دعا کیجئے۔ عورت نے کہا خدا بخشے اور راہب سے کہا سنا اور جب وہ مرد آیا جس کو پہانسی سے چھوڑوایا تہا اور اُس نے اپنا قصہ بیان کیا تو عورت نے کہا تو نہ بخشا جاویگا کیونکہ تو نے اُسکے بدلہ احسان مین بدی کی اور شوہر سے کہا وہ عورت تیری مین ہون اور یہ قصہ سب میرا ہے اب ایسی حالتون مین مرد کی ضرورت مجھے نہین ہے یہ کشتی و مال لیجئے اور آپ جائیے مین یہین رہکر عبادت کرون گی امام زین العابدین سے روایت ہے کہ ایک شخص بیمار ہوا بحالت بیماری کفن چور کو بلا کر دو کفن رکہدیا اور کہا انمین سے جو اچہا ہو ایک لے لو ایک میرے لئے چھوڑ دو میرے مرنے کے بعد میرے کفن کو نہ اوتارنا کفن چور بولا کہ یہ کفن مین نہ لونگا تم میرے ہمسایہ نیک ہو مگر مرد بیمار نے ضد کر کے ایک دیدیا بعد مرنے کے کفن چور بولا کہ یہ کیا جائے کہ مین نے اس کے کفن کو چورایا ہے پس آیا اور قبر کھودا ناگاہ آواز آئی کہ مت لے چنانچہ ڈر کر چھوڑ دیا گھر مین اکر لڑکون سے کہا کہ مین تمہارا کیسا باپ تہا بیٹے بولے باپ مہربان تھے بولا میرے مرنے کے بعد میری لاش جلا کر آدہی راکہ دریا مین آدہی راکہ ہوا مین اڑا دینا پس اوسکے مرنے کے بعد لڑکون نے ویسا ہی کیا خدا نے سب راکہ جمع کرا کے کفن چور کو زندہ کیا اور پوچہا یہ فعل تو نے کیون کرایا بولا خداوندا تیرے خوف سے حکم ہوا کہ جب کہ تو نے میرے خوف سے ایسا کیا تو مین نے تجہے بخشدیا امام محمد باقر سے روایت ہے کہ ایک عورت بنی اسرائیل مین زناکار تہی بہت لوگ اوسپر فریفتہ تہے ایک روز ایک جوان بولا کہ فلان عابد اسے دیکھے تو فریفتہ ہو جاوے عورت سن کر اوٹہی اور کہا ابہی جاکر بہکاتی ہون دروازہ عابد پر آئی اور پکارا کہ آپ مجہے پناہ دو دروازہ کہو عابد نے انکار کیا تو کہا کچہہ آدمی بنی اسرائیل کے مجہہ سے ارادہ زنا کرنے کا رکہتے ہین اگر آپ پناہ نہین دینگے تو وہ اگر مجہہ سے زنا کرین گے عابد نے یہ سنکر دروازہ کہول دیا عورت اندر آئی اور کپڑے بدن سے اوتار دیا ننگی ہو گئی اوسکی خوبصورتی دیکہہ کر عابد بدحواس ہو گیا اور بیتاب ہو کر عورت کے اوپر ہاتہہ ڈالا ہاتہہ ڈالتے پر ہوش آیا کہ گناہ کر رہا ہون چولہا مین آگ جل رہی تہی آگ مین ہاتہہ ڈالدیا عورت نے پوچہا کیا کرتے ہو کہا ہاتہہ جلاتا ہون شاید آگ آخرت سے خدا نجات دے عورت باہر نکل کر چلائی کہ عابد اپنا ہاتہہ جلا رہا ہے لوگ دوڑے مگر دیکہا ہاتہہ جل چکا ہے امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ ایک عابد عورتون سے دور رہتا تہا اور شیطان سے بچا تہا ایک روز رات مین ایک عورت مہمان آئے اوس کے وجہ سے شیطان نے وسوسہ ڈالا تو انگلی آگ مین جلاتا تہا تمام رات جب وسوسہ شیطانی ہوتا تو ایک انگلی ہاتہہ کی جلا دیتا تہا اسی مین رات گذری صبح عابد نے عورت سے کہا جا تو بد مہمان تہی امام جعفر صادق نے فرمایا کہ ہر شخص کو ثواب عبادت موافق اوسکے عقل کے ملتا ہے جیسا کہ لکہا ہے کہ ایک عابد کسی اچہے جنگل مین عبادت کرتا تہا ایک فرشتہ نے اوس کی عبادت

زیادہ و ثواب کم دیکھ کر خدا سے سوال کیا تو فرشتہ کو حکم ہوا کہ عابد کی مصاحبت کر فرشتہ آیا اور اوس کے ساتھ ایک
روز رہکر عبادت کیا صبح فرشتہ نے عابد سے کہا یہ جنگل بہت اچھا ہے عابد نے کہا جنگل تو اچھا ہے مگر ایک عیب
ہے فرشتہ نے پوچھا کیا عیب ہے عابد بولا یہانپر کوئی گدھا خدا کا نہین ہے جو عمدہ عمدہ گھاس چرتا فرشتہ بولا خدا
کو گدھے کی ضرورت نہین ہے فرشتہ کو وحی ہوئی کہ اسکا ثواب اسی بیعقلی سے کم ہے = ابو حمزہ ثمالی سے روایت
ہے کہ فرزندان پیغمبر سے ایک شخص تہا اوسکے مال بہت تہا راہ خدا مین غریب مسافر کو دیتا تہا اُسکے مرنے پر لڑکا
نابالغ تہا عورت مثل شوہر محتاج فقیر مسافر کو خیرات کرتی تھی کچھ روز مین وہ دولت نہ رہی بالغ ہونے پر
لڑکا جسطرف جاتا سب لوگ پیار کرتے تھے اُس کے باپ کو اور اُس کو دعا دیتے تھے لڑکے نے اپنی مان
سے پوچھا کہ کیون لوگ ہماری عزت بہت کرتے ہین اور ہمارے باپ کی تعریف کرتے ہین ....
........اُس کی مان بولی تیرا باپ مالدار تھا سخاوت کرتا تہا اُس کے مرنے پر مین نے بہی
بہت خیرات کیا اب مال نہ رہا لڑکا بولا میرا باپ اپنا مال خرچ کرتا تہا جس سے خدا خوش تہا اور برکت دیتا
تہا تو نے غیر کے مال کو خرچ کیا اسوجہ سے مال نہ رہا لڑکے کی مان بولی مجھے امید نہین کہ تو مجھے حلال نکرے
لڑکا بولا مین نے حلال کیا بتلا کچھ اور روپیہ ہے اُس نے کہا سو روپیہ ہے لڑکا بولا دے خدا اسی مین برکت دیگا
اپنی مان سے سو روپیہ لیکر تجارت کو چلا راہ مین ایک لاش ملی جس کے چہرہ سے بہلائی اور بزرگی برس رہی
تہی خیال کیا یہ کوئی مرد صالح ہے اسکو غسل و کفن دینا چاہئے اس سے بہتر کوئی سوداگری نہین ہے پس
اُسکے غسل کفن مین اسی روپیہ خرچ کر دیا بیس روپیہ لیکر چلا راہ مین ایک مرد ملا پوچھا کہان جاتے ہو کہا
سوداگری کو جاتا ہون مرد بولا پونجی کسقدر ہے کہا بیس روپیہ بولا بیس روپیہ مین کیا ہوگا لڑکا بولا اگر خدا چاہے
تو تہوڑے مین بہت کر دے مرد بولا اگر کوئی تدبیر سوداگری کے منافع کی بتلا دون تو مجھے بہی منافع مین حصہ دو گے
لڑکا بولا ہان دونگا مرد نے کہا آگے ایک مکان ملیگا تمہاری دعوت مالک مکان کریگا جب غلام تمہین کہانا
کہانیکو بلانے آویگا تو اُسکے ساتھ ایک کالی بلی ہوگی تم اُس سے وہ بلی بیس روپیہ مین خرید لینا پہلے
غلام بہت انکار کریگا پھر تمہاری ضد پر دیدیگا تم بلی کو ذبح کر کے اُس کے سر کو جلا کر مغز کی راکھ لے
لینا اور جب فلان شہر مین پہونچنا تو کہنا کہ ہم آنکھ کی دوا کرتے ہین وہان کا بادشاہ اندھا ہے بہت لوگ
دوا کرنے گئے مگر آنکھ اچھی نہ ہوئی تو پہانسی پا گئے مگر تم ہرگز نہ ڈرنا اور ایک سلائی سے زیادہ ہرگز
کسی دن نہ لگانا اگرچہ وہ ضد بہی کرے پس لڑکا آگے چلا اور مکان ملا دعوت ہوئی بلی خرید اسر جلایا
مغز کی راکھ لیکر شہر مین پہونچا بادشاہ کی آنکھ اچھی ہوئی بادشاہ نے اپنی بیٹی سے شادی کی ایک سال بعد رہا
بعد ایک سال عورت اور بہت سا مال اسباب لیکر روانہ ہوا اُس مرد سے ملاقات ہوئی مال اسباب ادہا
دیا تو مرد نے کہا عورت بہی حصہ مین ہے لڑکے نے کہا ہان مگر آپ سب مال و اسباب لے لیجئے عورت مجھے
دیدیجئے مرد نے کہا ہرگز نہین ادہا لونگا لڑکا آرہ لایا تاکہ عورت کو دو ٹکڑے کر دے تب مرد بولا مجھے اب ضرورت نہین ہے

تمنے وعدہ پورا کیا مین فرشتہ ہون یہ سب دولت خدا نے تم کو اوس لاش کے غسل کفن کرنے کے بدلہ
مین دئے ہے امام علی رضا سے روایت ہے کہ ایک عابد بنی اسرائیل مین تھا کبھی کام دنیا نہ کرتا تھا ابلیس
مردود نے اپنی آواز ناک سے اپنے کل شاگردون کو بولایا جب آئے تو کہا کون اِس عابد کو گمراہ کر سکتا
ہے ایک نے کہا مین شراب کے ذریعہ سے بہکاؤنگا ابلیس بولا شراب کی اوسے خواہش نہین ہے ایک
نے کہا عورت کے ذریعہ سے بہکاؤنگا ابلیس بولا عورت کی اوسے ضرورت نہین ہے ایک بولا نیکی اور
عبادت کے ذریعہ سے بہکاؤنگا ابلیس بولا بیشک تو بہکا سکتا ہے پس وہ شیطان آدمی کے شکل مین
عابد کے پاس پہونچا اور عبادت مین مشغول ہوا عابد کو کہانا پینا سونا پاخانہ پیشاب کی ضرورت ہوتی تھی اور
شیطان کو ان باتون کی ضرورت نہ تھی رات دن عبادت مصنوعی مین رہتا تھا عابد کو اپنی عبادت اوس کے
عبادت کے مقابلہ مین کم معلوم ہوئی شیطان کے پاس جاکر پوچھا تو جواب نہ دیا دوبارہ پھر گیا اور پوچھا تو
شیطان بولا مجھسے ایک گناہ ہوگیا ہے اور عبادت مین قوت زیادہ آتی ہے عابد بولا وہ کون گناہ ہے بتلاؤ تو
مین بھی کرون اور عبادت مین قوت پیدا کرون شیطان بولا اس شہر مین جاؤ اور فلان زانیہ عورت سے دو
روپیہ دے کر زنا کرو عابد نے کہا میرے پاس روپیہ نہین ہے شیطان نے دو روپیہ اپنے پاس سے دیا عابد
اپنے کپڑہ عبادت کے پہنکر عورت زانیہ کا مکان پوچھتے چلے لوگون نے بتلا دیا سمجھا کہ عورت زانیہ کو ہدایت
کرنے جاتے ہین جب عورت کے مکان مین گئے تو عورت کو دو روپیہ دے کر کہا اوٹھہ عورت اندر مکان
گئی اور عابد کو بولا کر پوچھا کہ اس لباس سے میرے پاس کوئی نہین آتا کہئے آپ کیون کر اس کام کو آئے
عابد نے قصہ بیان کیا عورت بولی گناہ کا نہ کرنا آسان ہے توبہ کرنا مشکل ہے اس فعل مین عبادت زیادہ نہین
ہوتی بلکہ یہ دروازہ گناہ کا ہے وہ شخص شیطان ہے جو آپ کو یہ فعل بتاتا ہے اب واپسی مین وہ آپ کو نہ ملے
گا عابد یہ بات سنکر واپس گیا شیطان چلا گیا تہا نہ ملا اوسی روز وہ زانیہ مرگئی صبح اوس کے دروازہ پر لکھا تھا
کہ یہ عورت بہشتی ہے اس کے جنازہ پر حاضر ہو مگر بوجہ شک کوئی آدمی دفن کرنے کو نہ گیا تین روز لاش
پڑی رہی پھر موسیٰ کو وحی ہوے کہ جاکر اس کے لاش کو غسل کفن دے کر نماز پڑھو اور دفن کرو اس نے
ہمارے عابد کو گناہ سے بچایا ہے ہم نے اس کو بخش دیا موسیٰ نے جاکر دفن کیا امام جعفر صادقؑ سے روایت
ہے کہ تبع بادشاہ یمن کا تھا اپنے ملک سے لشکر اور عالم فاضل لے کر آیا پہلے اوس کے دل مین تہا کہ خانہ
کعبہ کو خراب کرے پس بیمار ہوگیا اوسکی بہوین آنکھون پر لٹک آئین تو خیال کیا کہ جو ارادہ مین نے خرابی خانہ کعبہ
کی کیا ہے اوسی وجہ سے بیمار ہون اپنے ارادہ سے باز رہا تو یہ کیا کچھ روز پیدائش رسول خدا کا منتظر رہا پھر کچھ
لوگون کو جو خاص مین سے تھے اونکو چھوڑ کر چلا گیا اور کہہ گیا کہ جب وہ پیغمبر پیدا ہو تو میرا اسلام کہنا اور
کہنا کہ تبع آپ کا پیرو تھا اشعار

شہدت علی احمد انہ رسول من اللہ باری النسم + فلو مد عمری الی عمرہ لکنت وزیراً لہ و ابن عم -

یعنی گواہی دیتا ہون مین اوپر احمد محمد مصطفیٰ کے کہ جو رسول اللہ کے ہین پس اگر ہماری عمر اونکی عمر تک ہوتی
تو مین خواہش کرتا اس بات کی کہ مین ہوتا اونکا بہائی چچازاد اور وزیر۔ یہ مضمون کتاب دوازدہ مجلس اہل
سنت سے لکہا گیا ہے امام محمدؑ باقر سے روایت ہے کہ سلمان فارسی نے کہا کہ فارس مین ایک بادشاہ
تہا نام اوس کا روزبین تہا اور ظالم تہا ظلم بہت کیا تو بیمار ہوا اچہا نہ ہوتا تہا خدا نے ایک پیغمبر کو بہیجا
اوس نے کہا کہ لڑکا تازہ پیدا ہوا ہو ماں گود مین لئے ہو باپ ذبح کرے اوس کے خون سے تیرا علاج
ہو سکتا ہے بادشاہ بولا ماں باپ کب راضی ہون گے پیغمبر نے کہا لالچ روپیہ سے راضی ہون گے
تلاش کیا گیا تو ایک شخص بہت محتاج تہا اوس کے لڑکا پیدا ہوا تہا روپیہ بہت پانے کے لالچ مین راضی
ہوے ماں نے گود مین لیا باپ ذبح کرنے پر آمادہ ہوا لڑکا بحکم خدا بولا اے بادشاہ میرے ماں باپ کو
میرے ذبح کرنے سے روک یہ ماں باپ میرے بد ہین بادشاہ ڈر گیا اور چہوڑ دیا خواب مین بادشاہ نے
دیکہا کوئی کہتا ہے کہ جس خدا نے بچہ کو گویا کیا ذبح سے بچایا وہ تجہے صحت دے گا تو ظلم سے ہاتہہ اوٹہا بادشاہ
کو صحت ہوے تمام عمر انصاف سے کام کیا ابن بابویہ رحمۃ اللہ نے ابو رافعہ سے روایت کیا ہے کہ جبرئیل
ایک کتاب لائے اور رسول خدا کو دی اوس مین پیغمبران و بادشاہان گذشتہ کا حال درج تہا مختصر حال
یہ ہے کہ اسنج بن شجان بادشاہ نے دو سو چہیاسٹہ برس بادشاہی کی اکیاون برس اوس کے بادشاہی کرنے
سے مرعیٰؑ پیغمبر ہوئے جب عیسیٰؑ آسمان پر چلے گئے تو شمعون بن حمون الصفا خلیفہ ہوئے بعد شمعون
کے یحییٰ بن ذکریا پیغمبر ہوے اوسوقت اردشیر ابن اشکان بادشاہ ہوا اوس نے چودہ سال دس ماہ
بادشاہت کی اوس کے بادشاہی کے آٹہوین سال یحییٰؑ کو یہودیون نے قتل کیا یحییٰؑ نے شمعون
کو وصی کیا بعد اردشیر کے اوس کا لڑکا شاپور بادشاہ ہوا اکیس سال بادشاہت کی علم خدا اوسوقت یعقوب
پسر شمعون کے پاس تہا اور حواری عیسیٰؑ اونکے ہمراہ تہے پہر بخت نصر بادشاہ ہوا ایک سو ستاسی سال
بادشاہت کی اور ستر ہزار بنی اسرائیل کو خون یحییٰ پر قتل کیا اوس کے سینتالیس سال بادشاہت کرنے پر
عزیزؑ کو خدا نے پیغمبر کرکے بہیجا اون لوگون پر جو خوف موت سے بہاگے تہے اور عزیزؑ کو مع اونکی امت کے موت
آئی اور پہر بعد سو برس کے عزیزؑ مع اپنے امت مردہ کے زندہ ہوئے اور بخت نصر کے اوس کا لڑکا مہرویہ
بادشاہ ہوا اور سولہ برس چہبیس روز بادشاہی کی اور دانیال کو کنوان مین قید کیا اور اون کے اصحاب کو
جو اصحاب اخدود کہلاتے تہے آگ مین جلوا دیا بعد عزیزؑ دانیال ہوے تہے بعد دانیالؑ ملیخا لڑکا دانیال خلیفہ
ہوئے اسوقت ہرمز بادشاہ ہوا تینتیس سال تین ماہ چار روز بادشاہ رہا اوسکے بعد بہرام بادشاہ ہوا
چہبیس سال بادشاہ رہا خلیفہ ملیخا رہے بعد ملیخا اون کے لڑکے انشو خلیفہ ہوے درمیان عیسیٰؑ و محمدؐ چار سو
اسی برس کا عرصہ گذرا اس درمیان مین بعد انشو کے فرزندان و اولاد انشو کے یکے با دیگرے خلیفہ ہوتے
رہے اور بعد بہرام کے اس کا لڑکا سات برس بادشاہ رہا پہر شاپور لڑکا ہرمز کا ... سال بادشاہ رہا اس

ٹوپی بادشاہ ہنوائی اور سر پر رکھی بعد شاپور کے اردشیر اُس کا بھائی بادشاہ ہوا اُسی کے وقت مین اصحاب کہف
جاگے اور خلیفہ اُس وقت وسجا پسر انشو تھے بعد اردشیر کے اُس کا لڑکا شاپور بادشاہ ہوا پچاس برس رہا
اُس کا لڑکا یزدجرد اکیس ۲۱ سال پانچ ماہ بادشاہ رہا خلیفہ وسجا رہے پھر نسطور پسر وسجا خلیفہ ہوئے اور
بادشاہ بہرام ہوا چھبیس سال سترہ روز بادشاہ رہا خلیفہ نسطور رہے پھر فیروز لڑکا یزدجرد کا ستر
سال بادشاہ رہا خلیفہ نسطور رہے پھر نسطور کو وحی الٰہی ہوئی تو مرعیدا کو خلیفہ کیا اور بعد فیروز کے اُس کا لڑکا فلاس
چار سال بادشاہ رہا خلیفہ مرعیدا رہے اور فلاس کے بعد قباد چالیس سال بادشاہ رہا بعد قباد جاماسف
چھیاسٹھ سال بادشاہ رہا اور خلیفہ مرعیدا رہے بعد جاماسف کے کسریٰ لڑکا قباد کا بادشاہ ہوا چھیالیس
سال بادشاہ رہا حافظ دین مرعیدا رہے پھر مرعیدا کو وحی الٰہی ہوئی کہ نور حکمت و علم خدا کو سپرد بحیرا
راہب کے کرین پس بحیرا قریب زمانہ جناب رسولِ خدا تک رہے اور بعد کسریٰ ہرمز بن کسریٰ بادشاہ
ہوا اڑتیس ۳۸ سال بادشاہ رہا بعد ہرمز پرویز بادشاہ ہوا ظلم و سرکشی کا زمانہ جب طول گذرا اور زمانہ بادشاہت
نوشیروان عادل کا تھا اُسوقت جناب رسولِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ السلام پیدا ہوئے۔ ابن بابویہ
نے لکھا ہے کہ اسحٰق بن ابراہیم طوسی کہتے ہین کہ مین نے اپنی عمر ستانوے مین دیکھا کہ ہندوستان مین
ایک بادشاہ جس کا نام سرپایک تھا اور شہر صوج مین رہتا تھا اُسکی عمر نوسو پچیس برس کی گذری تھی اور
مسلمان تھا اُس نے کہا مجھے جناب رسولِ خدا نے حذیفہ بن الایمان کو و عمرو بن العاص کو و اسامہ بن زید
کو و ابو موسیٰ اشعری و صہیب رومی کو بھیجکر مسلمان کیا ہے اور نماز اس ضعف مین اشارہ سے پڑھتا تھا

علی آتے ہین جان آئی دوبارہ جسم بیجان ہین
بڑی مدت کے ارمان قبر کے اندر نکلتے ہین

عدو سے عین کے پیدا سن پیری انسان ہے
جوان سی سالہ ہے لام علی سے یہ نمایان ہے

عدد ہین ی کے دس پس دس برس تک عقل نادان ہے
ہویدا عین و لام یاسے یہ اسرار پنہان ہے

علی کا نام یہی نام خدا کیا راحت جان ہے
عصا شیر پیری تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے

سرجدا شد از حسین و گشت تاریخ آشکار
از عدد شش بے نقط از ہم حروف نقطہ دار

رفتم بباغ فکر دو وہم ہمسر چمن
در طوق چیدن گل تاریخ پنجتن

ہر غنچہ را کشودم و جستم ز ہر گلی ؎
تا گہ ماند از بلبل آمد بگوش من ؎

احمد و فاطمہ و حسین و علی حسن ؎
تاریخ فوت شان مجو الا ز یاسمن ؎

اول دو حرف بہر محمد و فاطمہ ؎
باقی سہ حرف بہر حسین علی حسن ؎

ی ل ع
۱۰ ۳۰ ۷۰

مسٹر کارلائبل نے کتاب ہیروز اینڈ ہیروز شپ لکچر دوئم اور مسٹر ڈیونپورٹ نے کتاب اپالوجی فر تھے خلد اونکی عمر

مسٹر واشنگٹن اروِنگ نے کتاب محمد اینڈ ہز سکسیسرس مین اور تفسیر ثعلبی مین اور تفسیر ابن مردویہ مین اور دلائل النبوت
مین اور معارج النبوت مین اور امام احمد بن حنبل اور نسائی نے دعوت ذوالعشیرہ کے بابت لکھا ہے کہ جب رسولخدا
کو تاکیدی حکم رب العزت سے ہوا کہ اشاعت اسلام مین کوشش کر تو جناب نبوی نے حضرت علی سے کہا کہ ایک صاع
طعام اور ایک ران بکری کا کھانا اور ایک قدح دودھ طیار اور مہیا کر چنانچہ حسب ارشاد رسولخدا کے طیار ہوا اور
قریب چالیس مرد جوانان بنی ہاشم کو بلا کر رسولخدا نے آسودہ کر کے کھلا دیا حالانکہ وہ کھانا اونلوگون مین سے
ایک کے لئے تھا بعد کھانے کے ابولہب بولا کہ محمد نے جادو کر دیا یہ سنکر سب چلے گئے بعد اوسکے دوسرے دن پھر ویسا ہی
کھانا بموجب حکم رسولخدا حضرت علی نے طیار کیا اور وہ سب لوگ آکر کھا چکے تب اون سب لوگون سے رسولخدا نے
فرمایا کہ خدا نے ہمکو پیغمبر کر کے بھیجا ہے اور دونون جہان کی نعمت ہمارے ذریعہ سے اونلوگونکو ملیگا جو ہماری مدد
کرینگے مین چاہتا ہون کہ تم لوگون مین سے کون ہے جو ہماری مدد مین شریک ہو وہ ہمارا بھائی اور وصی اور
وزیر ہو یہ بات سنکر کسی نے کچھ جواب نہ دیا تو جناب امیر جو اوسوقت سولہ برس کے تھے اوٹھے کہا مین طیار
ہون رسولخدا نے فرمایا تم ابھی بیٹھو غرضکہ تین مرتبہ یہ گفتگو رسولخدا نے اعادہ کیا اور ہر تین مرتبہ سوا علی کے
دوسرا حامی نہ ہوا تب رسولخدا نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کر کہا دیکھو میرے بھائی میرے وصی اور میرے خلیفہ
دنیا اور آخرت کو اسکی بات سنو اور تعمیل حکم کرو چنانچہ کارلائبل نے خصوصیت کے ساتھ لکھا ہے کہ ایک ان بڈھے
ادہیڑ عمر کے آدمی اور ایک جوان سولہ سالہ کو ایسا دعوی تمام دنیا کے برخلاف کرنے پر سب قہقہ لگا کر منتشر ہوگئے
مگر یہ بات قابل ہنسی نہ تھی بلکہ بہت ہٹک تھی یہ جوان علی صاحب اخلاق اور محبت رسول خدا مین یکتا اور
بہادر اور جری اور شیر ایسا بہادر تھا جو وقتاً فوقتاً اوس سے ظاہر ہوئین مزاج مین سچائی رحم دلی قابل تعریف
تھی جو ایک جوانمرد دیندار کو ہونا چاہیے

ذکر بوذاسف و بلوہر حکیم کتاب عین الحیات سے

ایک بادشاہ ہندوستان مین رہتا تھا اوسکے پاس ہر طرح کی حکومت سلطنت سپاہ موجود تھی جو شخص اوسکے ظلم وطغیانی کی تعریف کرتا تھا اوسے وہ دوست رکھتا اور تمام ملک مین بت پرستی پھیلادی تھی حالانکہ اوسکے پہلے علم دین اور عالم خداشناس زیادہ تھے بادشاہ نے ایک روز اپنے ایک لڑکپن کے رفیق کو دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ترک دنیا کرکے عبادت خدا مین مشغول ہے۔ بادشاہ یہ بات سنکر غصہ ہوا اور اوسکو طلب کیا جب وہ آیا تو اوسکو لباس عابدین مین دیکھکر ناراض ہوا اور کہا یہ کیا لباس ہے جو تو نے اختیار کیا ہے مین نے سمجھا تھا۔ کہ تو ہمارے ملک مین شریف اور سلائق ہے مگر تو نے اپنے مال اور اولاد کو ضائع کیا اور تابع بدکارون کے ہوا ہمنے تجھے بلایا تھا کہ تجھسے اپنے کسی کام مین مدد لین۔ عابد بولا اے بادشاہ میرا تجھپر کوئی حق نہین ہے۔ البتہ تیرے عقل کو تجھپر حق ہے اگر غصہ نہ ہو اور غور و فکر سے سنی تو کہون۔ بادشاہ بولا کہ کیا کہتا ہے۔ عابد نے کہا یہ ناراضی مجھپر کسوجہ سے ہے۔ آیا مین نے اپنا کچھ نقصان کیا ہے یا کہ بادشاہ کے خدمتمین کوئی کام خلاف مرضی یا گناہ کا کیا ہے بادشاہ بولا تیرا نقصان میرے نزدیک میرا نقصان ہے مین نہین چاہتا کہ کوئی رعیت اپنا نقصان کرے اور مین اعتراض نہ کرون۔ عابد بولا مجھے امید نہین ہے کہ آپ بلا سمجھے بوجھے مجھپر کچھ سختی کرین پس اگر آپ حسد و حرص دنیا سے الگ ہوکر اور انصاف کو راہ دیکر سنین تو کچھ عرض کرون بادشاہ بولا کہہ کیا کہتا ہے۔ عابد نے کہا لڑکپن مین مینے سنا کوئی کہتا ہے کہ نادان آدمی جو بات کہ بے اصل و بیکار ہے اوسکو اچھا جانتا ہے۔ اور جو بات اچھی ہے اور کام مین آویگی۔ اوسکو بری جانتا ہے۔ یعنی دنیا جو چندہ روزہ ہے۔ اوسے کسقدر محبت ہے اور عاقبت جو ہمیشہ کیلیئے ہے۔ اوسکی کچھ فکر نہین ہے یہ بات میرے دل مین اثر کر گئی اور خیال کیا تو دیکھا کہ زندگی کو موت ہے۔ تونگری کو فقیری ہے خوشی کو رنج ہے صحت کو بیماری ہے۔ قوت کو کمزوری ہے عزت کو بیعزتی ہے یعنی ہر زندہ کو ایک روز مرنا ہے اور تونگری مین محتاجی اسوجہ سے ہے کہ مثلاً آدمی پیادہ چلنے سے مجبور رہتا ہے تو صرف آرزو اسقدر رکھتا ہے کہ خدا اگر وسعت دے تو کوئی جانور سواری کیلیے خرید لے جب کسی طرح جانور خریدنے کی گنجائش ہوگی۔ اور خرید لیا تو جانور کے دانہ چارہ رسی زین لگام وغیرہ بہت سے باتون کی فکر دامنگیر ہو جاتی ہے پس اسطرح پر بہت سی باتون مین متردد رہتا ہے۔ کبھی آرزو سے خالی نہین رہ سکتا اور خوشی کے ساتھ رنج ہے۔ مثلاً ایک شخص کے لڑکا ہوا پیدا ہوتے وقت بہت خوشی ہوتی ہے۔ بعد مین اسکے کھانا کپڑا بیماری وغیرہ مین ہر وقت متردد رہتا ہے۔ اگر مر گیا تو خوشی سے کہین زیادہ رنج ہوتا ہے۔ اگر کچھ مال ملنے سے خوشی ہوئی تو اوسکے نقصان ہو جانے کا زیادہ رنج ہوتا ہے۔ اور صحت کیساتھ بیماری کیون نہو جبکہ چار چیز یعنی پانی مٹی ہوا آگ سے آدمی کی پیدائش ہے۔ اون چارون مین سے ایک بھی بگڑا تو بیماری موجود ہے۔ یا اگر قوت اور خون کی زیادتی ہوئی تو بیماری ناگہانی مثل طاعون یا ہیضہ وغیرہ کے ہونے مین دیری نہین۔ اور قوت کو کمزوری کیون نہ ہو جبکہ ہر طرح کی بیماریان موجود ہین۔ عزت کو بیعزتی اسوجہ

سے ہے کہ ہرگز کسی کا زمانہ عزت برابر نہین رہا اور اکثر کو عزت کے بعد بے عزتی ہوئی اور سزاوار ذلت وہی ہے جسکے دنیا
مین ہر طرح کا سامان اور اسباب موجود ہے عزت کا زمانہ تھوڑا ہے ذلت کا زمانہ زیادہ ہے اور ہر وقت رات دن اندیشہ
ہے کہ مال مین آفت آوے یا کوئی بلا عزیز اقارب ہمراہیون پر آوے یا کوئی مصیبت آوے یا موت آوے اور جسقدر
سامان مال اسباب جمع کیا ہے وہ سب چھوٹ جاوے صرف اوسکی حسرت ساتھ لے جاوے پس مذمت کرتا ہون
اے بادشاہ اس دنیا کی جو کچھ کسی کو دیتی ہے چھین لیتی ہے صرف اوسکا حساب گردن پر رہتا ہے اور جسکو کپڑا دیا اوسکو
ننگا کیا جسکو بلند کیا اوسکو پست کیا اپنے عاشق اور طلبگار کو ہمیشہ رنج و غم مین مبتلا رکھتی ہے گمراہ کرتی ہے اوسکی
جسنے اوسکی اطاعت کی مکر کرتی ہے اوسکے ساتھ جسنے اوس پر یقین کیا غرضکہ دنیا ایک گھوڑا سرکش و بدمزاج ہے. دوست
بیوفا ہے اور راہ خراب ہے اور مقام نیچا اور اونچا ہے جو اسکے ساتھ وفاداری کرے یہ اُسکے ساتھ بیوفائی کرے جو اسکے ساتھ بہت
سیدھا رہے یہ اوسکے ساتھ ٹیڑھی رہے کبھی کسی کو بہت سے نوکر دیتی ہے کبھی اوسی کو دوسرے کے یہان نوکر کراتی ہے
کبھی کسیکو ہنساتی ہے پھر اوسی کو رولاتی ہے کبھی کسیکو دوسرے کے غم مین رولاتی ہے کبھی اوسکے غم مین دوسرون کو
رولاتی ہے کبھی کسی سے خیرات کراتی ہے پھر اوسیکو دوسرے کے طرف ہاتھ مانگنے کو پھیلواتی ہے عین عزت مین ذلیل
کرتی ہے بزرگی مین حقیر کرتی ہے زندگی کے ساتھ موت ہے اُف ہے ایسے مکان مین جسکی یہ کیفیت ہو شام کو بادشاہ بناتی
ہے صبح کو فقیر کرتی ہے شام کو ہاتھ مین سونے کا جوڑا پہنے ہے صبح خالی ہاتھ ہے رات کو فرش مخمل پر آرام کیا ہے صبح خاک
مین لوٹتا ہے رات کو ناچ باجا دیکھ رہا ہے صبح اوسکی لاش پر لوگ روتے چلاتے ہین رات کو اپنے عزیز اقارب کے ساتھ
بیٹھا ہے صبح اوسکے عزیز اوس سے بھاگتے ہین صبح خوشبو لگائے گھوم رہا ہے شام کو اوسکی لاش سڑی بدبو کرتی ہے پس
آدمی کو دنیا مین کسی وقت قہر غضب اور فساد سے نجات نہیں ہے آدمی مرجاتا ہے ہاتھ خالی لے جاتا ہے آنکھ خشک
ہوجاتی ہے دنیا نے بہت لوگون کو خراب کرکے دوسرون کو اون کے جگہ مین رکھا اور کسی کے جانے سے پرواہ یا رنج
نہ کیا ایک کو دوسرے کے گھر مین ٹھہراتی ہے ایک کی چیز دوسرے کو دیتی ہے ایک کا جھوٹا دوسرے کو کھلاتی ہے
رذیل کو شریف کی جگہ اور بے عقل کو عاقل کی جگہ دیتی ہے ایک محتاج کو امیر بناتی ہے ایک امیر کو محتاج بناتی ہے. ایک
پیدل کو سواری دیتی ہے ایک سوار کو پیدل چلاتی ہے اور جو تو نے یہ کہا اے بادشاہ کہ مینے اپنے اولاد عزیز کو ضائع کیا
تو مین نے انکو ہرگز ضائع نہیں کیا بلکہ اُن سے رغبت ہے البتہ پہلے مین دوست اور دشمن نہین جانتا تھا اور اب جان و
پہچان گیا ہون عورت لڑکا بھائی دوست جن کو مین جانتا تھا دراصل وہ چند جانور کے مانند پائے گئے کوئی مانند شیر
کے پھاڑنے والے کوئی مانند بھیڑیا کے کھانے والے کوئی مانند کتون کے فریاد کرنیوالے کوئی مانند لومڑی کے مکر کرنیوالے
اور سب اپنے اپنے چال سے نقصان پہونچانیوالے پائے گئے اے بادشاہ اگر تو غور سے خیال کرے تو معلوم ہوجاوے
کہ اکیلا ہے کوئی ساتھی نہین ہے جو جماعت تیرے خدمت مین ہیں یہ سب اپنے مطلب سے ہین اور چاہتے ہین کہ
تیرا کام نکرین اور تنخواہ زیادہ لین اور جنکو تو عزیز جانتا ہے تو ان کا بطور غلام ہے وہ کسی طرح پوچھنے سے راضی نہین ہین -
چاہے ہے تو اونکو کل خزانہ دے دے جب بھی اور ملنے کے امیدوار ہین اور اگر دینے مین کمی کرے یا نہ دے تو دشمن مین

پس ان وجوہات سے تو اکیلا ہے اور جن کو میں اپنا دوست عزیز جانتا ہوں وہ ایسے نہیں ہیں بلکہ میرے خیر خواہ ہیں
اون میں اور ہم میں عداوت نہیں ہے نہ وہ ہم سے سچ بولتے ہیں ہم اون سے سچ کہتے ہیں ہم اور وہ ایک دوسرے کی
مدد کرتے ہیں اگر ہم گمراہ ہو جاویں تو وہ ہم کو راہ بتلادیں اگر ہم اندھے ہو جاویں تو وہ ہم کو روشنی دیں اگر کوئی دشمن ہمارے
اوپر حملہ کرے تو وہ ہم کو بچاویں اگر کوئی ہم کو تیر مارے تو وہ اپنے اوپر لیں اور ہمکو اور ان کو مکان کی ضرورت نہیں ہے مال
اور اسباب دنیا کو چھوڑ دیا ہے ہمیں اہل دنیا لے لیں۔ پس کثرت مال دنیا سے ہم لوگوں کو پرواہ نہیں ہے ہم نے دنیا
سے ہاتھ اٹھایا ہے اے بادشاہ ایسے ہیں ہمارے یار و عزیز و اقربا جن سے ہم نے دوستی کی ہے اور دوسروں سے
دوستی قطع کی ہے اور چھوڑ دیا ہے ان لوگوں کو جن کو جاد و بھری آنکھوں سے دیکھتے تھے اب سلامتی اور پناہ میں ہیں۔
اے بادشاہ یہ ہے حقیقت دنیا کی جو میں نے بیان کی اور بیکار چیز ہے اور یہ ہیں عزیز و اقارب جنکو سنا تو نے لیس ہے اصل
دبیکار دنیا کو میں نے چھوڑ دیا اور آخرت کو قبول کیا اور اے بادشاہ اگر تو سنے تو میں تجھسے عاقبت کے وہ حالات بیان کروں
جن کی انتہا نہیں ہے ان باتوں سے بادشاہ کو کچھ فایدہ نہ دیا اور کہا تو جھوٹ کہتا ہے سوائے رنج و پریشانی کے تو نے کچھ
نہیں پایا تو میرے ملک سے نکل کہ تو خراب ہے اور دوسروں کو بھی خراب کریگا اب تک بادشاہ کے کوئی لڑکا نہ تھا بلکہ لڑکے
کی طرف سے ناامیدی ہو گئی تھی مگر پیدا ہوا لڑکا بہت خوبصورت پیدائش لڑکے سے بادشاہ بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ ان بتوں نے
جنکی عبادت کرتا ہے یہ لڑکا دیا ہے تمام خزانہ بتوں پر تقسیم کر دیا اور ایک سال تک خوشی کی اور لڑکے کا نام یوذاسف رکھا اور
نجومیوں کو بلا کر ستارہ پیدائش کو دریافت کیا سب نجومیوں کے بیان سے معلوم ہوا کہ یہ لڑکا سردار ہوگا اوسکے مرتبہ کو دوسرا
نہ پہونچے گا مگر ایک نجومی جو بادشاہ کا زیادہ اعتباری تھا بولا سردار تو ہوگا مگر عابدوں کا اور آخرت کا دنیا یا ریاست یا بادشاہت
سے اسکو کوئی تعلق نہ ہوگا۔ بادشاہ یہ بات سنکر رنجیدہ ہوا پس علاحدہ ایک شہر خالی کرا کے چند غلام ملازم اپنی اعتبار
کے ہمراہ کر کے شاہزادہ کو اوسمیں رکھا اور تاکید کیا کہ موت و مرگ و آخرت کی باتیں لڑکے کے پاس کبھی نہ بیان کی جاویں
تاکہ عبادت اور دین کیطرف متوجہ نہ ہو اور ایک کو دوسرے کے اوپر جاسوس و مخبر بنایا اور اسی خیال سے علما اور زہاد
کا دشمن ہو گیا تاکہ اسکے ملک میں نہ رہیں ورنہ دین پر مائل کریں گے اوس بادشاہ کا ایک وزیر تھا جو سب کام ریاست کا
کرتا تھا بہت سچا خیر خواہ تھا بہت دوست تھا رعایا اوس سے راضی تھی یہ بات دوسرے سرداروں و امیروں کو ناگوار
تھی چاہتے تھے کہ اوسکو ذلت ہو پہونچاویں ایک روز بادشاہ مع وزیر شکار کو گیا ایک درہ میں ایک مرد زخمی درخت کے نیچے
پڑا وزیر کو ملا وزیر کے دریافت کرنے پر کہا مجھے جنگلی جانور نے زخمی کیا ہے وزیر اوسکی حالت دیکھکر رونے لگا اوس
مرد نے کہا آپ ہم کو اپنے ساتھ لے چلیں انشاء اللہ نفع پاویں گے وزیر نے کہا ضرور لے چلوں گا اگرچہ نفع نہو لیکن بتلا کیا
نفع ملے گا جس کا وعدہ کرتا ہے کیا کوئی کام جانتا ہے یا کوئی علم جانتا ہے مرد نے کہا بات کے سوراخ کو بند کرتا ہوں
جبکہ کوئی فساد بات سے نہ پیدا ہو وزیر بولا بہت اچھا اور اسکو اٹھوا لایا علاج کیا اچھا ہو گیا امیر وغیرہ نے آپس میں
صلاح کر کے بادشاہ سے کہا کہ یہ وزیر اس فکر میں ہے کہ بادشاہی آپکے بعد آپکی لے لے اسوجہ سے رعیت اور سب کے
ساتھ سلوک کرتا ہے میرے بات کی تصدیق اس طرح ہوگی کہ حضور وزیر سے کہیں کہ ہمارا ارادہ ہے ملک و ریاست چھوڑ کر

عبادت میں مشغول ہوجاؤن جب یہ بات وزیر سنے گا تو دل مین خوش ہوگا اور ظاہر مین رو نے لگا جب یہ بات سنی تو کہا اگر
یہ حالت اوسکی مجھے معلوم ہوگی تو تمام عمر وزیر سے بات نہ کرونگا جب وزیر آیا تو بادشاہ بولا تو جانتا ہے کہ کسقدر حرص مجھے دنیا
اور ملک کے جمع کرنے پر تھی مگر اب خیال آتا ہے کہ اب تک نہ کچھ فایدہ اوٹھایا ہے نہ آیندہ کچھ فائدہ ہوگا سب دنیا ہاتھ سے چلی
جاوے گی اور خراب ہوجاوے گی بادشاہی چھوڑکر عبادت کرون اے وزیر تیری کیا راے ہے وزیر کو لوگ جانتے تھے کہ وہ
خدا پرست اور رقیق القلب ہے جسوقت دنیا اور عاقبت کا حال سنے گا فوراً رونے لگیگا اسی سے یہ تدبیر شکایت کے متعلق
سوچی گئی تھی پس وزیر یہ بات سنکر رو دیا اور بولا اے بادشاہ جو چیز بے زوال ہے اور کام آوینگے وہ آخرت کا کام
ہے اور دنیا کی سب چیز فانی ہے اگرچہ آسانی کے ساتھ آتی ہے یہ صلاح آپکی بہت ٹھیک ہے وزیر کی یہ بات سنکر بادشاہ کو
برا معلوم ہوا مگر اُسوقت منہ سے کچھ نہ کہا وزیر کو معلوم ہوگیا کہ بادشاہ رنجیدہ ہوگیا ہے مگر اس کا سبب معلوم نہ ہوتا تھا۔
اس خیال میں متفکر فرش پر پڑا تھا اوس مرد زخمی کی بات کو یاد کیا اور بولا کر کہا کہ تونے کہا تھا کہ بات کی سوراخ کو
باندھتا ہون مرد بولا کیا کچھ ضرورت پڑی ہے وزیر نے کہا ہان مین بادشاہ کا بڑا مقرب اور اعتباری تھا مگر اب کچھ ناراض
سا معلوم ہوتا ہے شاید کبھی راضی نہ ہو اور نہ کبھی بات کرے مرد نے کہا کوئی سبب معلوم ہوتا ہے تو وہی بات جو بادشاہ
سے ہوئی تھی آپ بتائی تو مرد بولا مین سمجھ گیا اور دروازہ و سوراخ بات کو باندھتا ہون انشاءاللہ اے وزیر بادشاہ کو شبہ
دلایا گیا ہے کہ تو چاہتا ہے بادشاہ بادشاہی چھوڑ دے اور تو بادشاہی کرے۔ پس صبح کو آپ لباس وزارت کو اُتار دین
اور پھٹا پرانا کپڑا پہنکر عباد کے لباس مین بادشاہ کے پاس جاوین اور کہین کہ حضور نے جو کہا تھا کہ دنیا چھوڑ کر عبادت
کرنی چاہئے بہت اچھا ہے۔ پس مین نہیں چاہتا کہ حضور اکیلے جنگل مین عبادت کرین اور مین ساتھ نہ ہون اسلئے طیار
ہون کہ جب آپ چلین تو مین بھی ساتھ چلون وزیر نے ایسا ہی کیا یہ باتین وزیر کی بادشاہ سنکر خوش ہوا اور دل سے ناراضگی
دور ہوگئی۔ مگر حکم دیدیا کہ جسقدر عباد اسکے ملک مین ہون نکل جاوین ورنہ قتل کردیے جاوین گے۔ چنانچہ عباد چلے گئے
یا چھپ گئے ایک روز بادشاہ شکار کو نکلا دیکھا دو عابد جاتے ہین بولا کر کہا میری سلطنت سے باہر کیون نہین گئے۔
عابد بولے تیرا حکم پہونچا کہ میرے ملک سے نکل جاوین ورنہ قتل ہوجاوینگے چنانچہ ہم جانے کو طیار ہین بادشاہ بولا پھر دہ
کیون جاتے ہو کہا ہم غریب ہین سواری و زادراہ ہمارے پاس نہین ہے اسی سے جانے مین دیری ہوئی بادشاہ
بولا جنکو خوف جان ہوتا ہے وہ بغیر سواری اور توشہ جلد چلے جاتے ہین۔ عابدون نے کہا ہم کو موت سے ڈر نہیں ہے
بلکہ موت مین خوش ہین بادشاہ بولا تمنے خود کہا کہ تیرے آدمی آئے اور کہا چلے جاؤ۔ ورنہ قتل ہوجاؤگے۔
جیسے ہم جانتے ہین یہی موت سے ڈرنا ہے عابد بولے یہ جانا ہمارا خوف موت سے نہین ہے بلکہ اس وجہ سے
ہے کہ جان بوجھ کر قتل نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ جان بوجھ کر قتل ہونے مین خدا کے آگے
گنہگار ہوتا ہے بادشاہ یہ باتیں سنکر غصہ ہوا اور حکم دیدیا کہ دونون عابد آگ میں جلا دیے جاوین اور ملک مین جا
دوسرے عابد جو ہون وہ بھی پکڑ پکڑ کر جلا دیے جاوین پس وہاں کے لوگون کی یہ عادت ہوگئی کہ جو عابد پاتے تھے
اونکو جلا دیتے تھے اور اوسی سے رواج ہوگیا کہ اپنے مردون کو بھی جلا دیتے تھے یہانتک کہ کوئی عابد زاہد وہان نہ رہا

بہت تو پکڑ کر جلادئے گئے بہت سے چھپ گئے اور اس عرصہ مین بادشاہ کا لڑکا کچھ بڑا ہوا اوسکے پاس سوائے
امور سلطنت جسکی ضرورت بادشاہون کو ہوتی ہے دوسری بات موت زندگی عاقبت کے مطلق ذکر نہ ہوتا تھا مگر خدا نے
شاہزادہ یوذاسف کو وہ عقل دی تھی کہ اوسکی باتین سنکر لوگ حیران رہتے تھے۔ شاہزادہ نے عقل سے معلوم کیا کہ مجھے
اس شہر مین قید کر رکھا ہے جس سے باہر جانے مین دوسرے سے بات کرنے مین روکتے ہین حالانکہ یہ ملازم بالکل بے عقل
اور معمولی حیثیت کے آدمی تھے دل مین آیا کہ جب میرا باپ آوے تو اوس سے دریافت کرون پھر خیال کیا کہ سب بندوبست
میرے باپ کے طرف سے ہوگا وہ ہرگز نہ بتلائے گا بس اوس شخص سے جو اوسکے ملازمون کا سردار تھا اور شاہزادہ کے
ہر کام نگرانی کا مختار تھا ایک روز بولا کہ ہم جانتے ہین ہمارا باپ ہمیشہ زندہ اور بادشاہ نرہے گا ضرور مین یہان کا بادشاہ
ہون گا اوسوقت تو میرے نزدیک دو حال سے ایک حال پر ہوگا یا یہ کہ بہت بڑا دوست یا یہ کہ بہت بڑا دشمن وہ بولا دشمن
کیون ہونگا کہا اگر کوئی بات تجھسے پوچھون اور تو سچ نہ بتاوے اور پھر دوسرے آدمی سے سچی بات مجھے معلوم ہوجاوے
تو میرے ساتھ اپنے اختیار تک برائی کرون گا۔ ان باتون سے شاہزادہ کے اوسے یقین ہوگیا۔ بولا جو پوچھے گا سچ بتلاونگا
بس شاہزادہ کے دریافت پر کل حال نجومیون کے کہنے کا اور بادشاہ کے اس تدبیر محافظت وغیرہ کا مفصل بیان کیا۔
شاہزادہ سنکر چپ رہا ایک روز جب بادشاہ آیا تو کہا اے بادشاہ مین جانتا ہون کہ نہ مین ایسا رہونگا جیسا کہ ہون۔
اور آپ ایسے رہین گے جیسے کہ ہین زمانہ اپنا رنگ بدلتا رہتا ہے اور جس بات سے آپ مجھے بچاتے ہین اوس فکر مین مین
ڈوبا رہتا ہون ناحق آپ ہم کو قید کئے ہین بادشاہ بولا اے بیٹا مین چاہتا تھا کہ تمکو سوائے آرام دوسرے بات حاصل
نہ ہو مگر جب کہ تم اسمین ناراض ہو تو تمھین اختیار ہے حکم دے دیا کہ شاہزادہ باہر نکلا کرے۔ بس شاہزادہ کی سواری
نکلی راہ مین تمام انتظام کرا دیا گیا کہ سوائے خوشی اور آرام کے دوسرا سامان اوسکے نظر نہ آوے اور اس روز سے اکثر
جانے لگا ایک روز ملازمون کو غافل پاکر باہر گیا دیکھا دو آدمی چلے جاتے ہین ایک کی آنکھہ سوجی ہے اور چہرہ کا
رنگ زرد ہے اور گالو پر جھریان پڑی ہین۔ اور دوسرا اندھا ہے شاہزادہ انھیں دیکھکر کانپ گیا اونکی حالت دریافت
کی تو لوگون نے بتلایا کہ یک بیمار ہے دوسرے کی آنکھ کی روشنی جاتی رہی ہے شاہزادہ نے پوچھا کیا یہ باتیں بہت
ہوتی ہین لوگون نے کہا ہان پوچھا کوئی اس سے بے خوف بھی ہے کہا نہیں۔ یہ حالت دیکھہ اور سنکر شاہزادہ
بہت رویا اور واپس آیا اپنی عزت باپ کی بادشاہت اوسکے نظر مین حقیر ہوگی۔ کچھ روز بعد پھر نکلا ایک بڈھے کو دیکھا
کہ بال سفید ہوگئے ہیں بدن کی کھال سمٹ گئی ہے آہستہ آہستہ چلتا ہے متعجب ہوکر پوچھا کہ یہ کیا حال ہے ۔
لوگون نے کہا بڈھا ہوگیا ہے۔ پوچھا یہ حال کب ہوتا ہے کہا قریب سو برس کی عمر مین ہوتا ہے پوچھا اسکے بعد کیا ہوتا ہے
کہا مرجاویگا بولا مہینہ تیس روز کا ہوتا ہے سال بارہ مہینہ کا ہوتا ہے عمر سو برس کی ہوتی ہے پس کس جلدی
سے دن مہینہ کو ختم کرتا ہے اور مہینہ سال کو ختم کرتا ہے۔ اور سال عمر کو ختم کرتا ہے یہ باتین کرتا مکان مین لوٹ آیا تمام رات
نہ سویا چونکہ شاہزادہ عقل و عنبو دار رکھتا تھا جس بات کو دیکھتا تھا بغور خیال کرتا تھا مگر اپنے باپ سے یہ باتین چھپائے
رکھتا تھا ایک روز پھر اوسی مرد سے جو شاہزادہ کا مقرب تھا شاہزادہ نے پوچھا کہ تو جانتا ہے۔ کوئی شخص ایسا بھی ہے

جکا طریقہ ہمارے طریقہ سے دوسرا ہو مرد نے کہا ایک جماعت عباد کہلاتی تھی اُن کو بادشاہ نے نکلوا دیا وہ اس ملک سے چلے گئے اور خوف سے کہین چھپے ہین انتظار مین ہین کہ خدا زمانہ باطل دور کرے اور امر حق و دین کو ظاہر کرے تو وہ بھی ظاہر ہون۔ شاہزادہ یہ بات سنکر دلتنگ ہوا اور اس کے رنج کو طول کھینچا مگر شاہزادہ کی عقلمندی اور ترک دنیا اور تلاش امر حق کی خبر تمام ملک مین پھیل گئی حکیم بلوہر جو ملک سراندیپ مین تھے لایق اور عالم کامل تھے یہ خبر سنکر کچھ کتابین دینی صندوق مین لیکر شاہزادہ کے ملاقات کرنے کو روانہ ہوے تاجرون کے لباس مین ہوکر شاہزادہ کے دروازہ پر آمد و رفت شروع کی اور جو مرد شاہزادہ کا رازدار تھا اُس سے دوستی پیدا کی ایک روز تنہائی مین اُس سے کہا کہ مین سوداگر ہون میرے پاس ایک چیز بہت قیمتی ہے کوئی دوسری چیز اُس خوبی کی نہین ہے انکھ مین روشنی آتی ہے بہرہ سننے لگتا ہے بلکہ ہر ایک درد کی دوا ہے چاہتا ہون کہ شاہزادہ کے پاس تک پہونچ جاوے مرد بولا جو بات تو نے کہی آج تک کسی سے یہ بات مین نے نہین سنی تو مرد عاقل معلوم ہوتا ہے مگر جب تک مین وہ چیز دیکھ نہ لون تو شاہزادہ سے کیا کہون پہلے مجھے دکھلا دے اگر مناسب ہوگا تو شاہزادہ سے کہون گا حکیم نے کہا کہ مین حکیم بھی ہون مین تیری انکھ مین ایسی روشنی اور قوت نہین دیکھتا کہ تو اُسے دیکھ سکے بلکہ ڈرتا ہون کہ تو اسے دیکھکر اندھا نہ ہو جاوے شاہزادہ چونکہ جوان ہے اُس کی انکھ تیز ہے اُس سے اس بات کا کسیطرح اندیشہ نہین ہے دیکھکر اگر وہ پسند کریگا تو لے لیگا نہ پسند کریگا نہ لیگا پس اُس مرد نے شاہزادہ سے بلوہر کی باتین جاکر ظاہر کین شاہزادہ سمجھ گیا کہ میرا مطلب اس سے حاصل ہوگا بولا رات کو اُسے میرے پاس ضرور حاضر کر فرق نہ ہو مرد نے بلوہر سے اکر کہا بلوہر کتابونکی صندوق اُٹھا کر اور رات کو لیکر شاہزادہ کے پاس پہونچکر سلام کیا شاہزادہ نے جواب سلام دیا اور اٹھکر تعظیم کی مرد چلا گیا بلوہر اور شاہزادہ رہ گئے بلوہر نے کہا آپ نے میری بڑی عزت کی شاہزادہ نے کہا اپکی عزت اسوجہ سے کی کہ آپ سے بہت بڑی آرزو پوری ہونیکی امید ہے بلوہر نے کہا آپنے میرے ساتھ سلوک مثل اس بادشاہ کے کیا ہے۔ کہتے ہین کہ ایک بادشاہ کسی ملک کا خیر و خوبی مین مشہور تھا ایک روز معہ لشکر کہین جاتا تھا راہ مین دو آدمی بیٹھے پرانے کپڑے پہنے فقیرونکے شکل مین ملے بادشاہ گھوڑے سے اتر کر ان کے پاس آیا اور سلام کر کے ہاتھ ملایا وزیر لوگ یہ بات دیکھکر رنجیدہ ہوے اور بادشاہ کا بھائی جو کچھ گستاخ تھا اُس سے کہا کہ بادشاہ کو سمجھا دو ایسی حرکت آیندہ نہ کرے کہ جسمین لوگ ہنسین بادشاہ کے بھائی نے بادشاہ کو اس بارہ مین بہت کچھ ملامت کی بادشاہ نے سنکر دبی زبان سے کچھ ایسا جواب دیا کہ جس سے ناراضی یا رضامندی کچھ معلوم نہ ہوئی بادشاہ کا بھائی چلا گیا کچھ روز بادشاہ چپ رہا پھر ایک روز حکم دیا کہ اُس کے بھائی کے دروازہ پر موت کی منادی دیجاوے یعنی قاعدہ تھا کہ جسکو پھانسی دیجاتی تھی اس کے دروازہ پر منادی کرائی جاتی تھی پھانسی کی منادی سنکر بادشاہ کا بھائی روتا پیٹتا کپڑے پھاڑے ہوے بادشاہ کے پاس پہونچا بادشاہ نے کہا کہ تو ایک آدمی کے حکم سے منادی ہونے پر جو تیرا بھائی ہے اسطرح پر رو رہا ہے

حالانکہ تو جانتا ہے کہ تجھسے کسقدر محبت رکھتا ہون اور پھر تجھسے کوئی قصور بھی نہین ہوا ہے اور مین
نے جب کے گناہون سے بھرا ہون اور خدا کے منادی کو سنکر دو بزرگ آدمی کی عزت کی تو تو نے مجھے
ملامت کی جامین جانتا ہون وہ فعل تیرا نہ ہو وزیرون نے کہلایا ہے انہین بھی جلد معلوم ہوگا کچھ روز
بعد بادشاہ نے چار صندوق بنوائی دو صندوق تو سونے کی بنوائی اس مین دنیا کی بد بودار چیزین بھرا
کر قفل لگوادیا اور دو صندوق معمولی لکڑی کی بنوائی اُس مین عمدہ جواہرات بھرا دی جب لوگ جمع
ہوئے تو بادشاہ نے کہا ان صندوقون کی قیمت بتلائو وزیرون نے کہا جو سونے کا صندوق ہے بظاہرا
قیمتی ہے اور لکڑی کا صندوق ہے کم حیثیت کا ہے بادشاہ نے کہا جسقدر تمہارے پاس عقل ہے وہ کہنے
کہا پس لکڑی کا صندوق کھلوایا جواہرات سے سب کی آنکھین چوندھیا گئین تمام بن روشنی ہوگئی اور سونے
کی صندوق کھلوائی تو بدبو سے لوگ ناک بند کرنے لگے بادشاہ نے کہا وہ دو آدمی جنکی مین نے تعظیم
کی تھی وہ مثل اس لکڑی کے صندوق کے تھے جن مین اندر جواہر بھرا ہے اور جو لوگ بظاہر لباس اور
زیور سے سجے ہین ان کا اندر ایسا ہی گندہ ہوتا ہے جیسا کہ یہ سونے کا صندوق ہے پس اے شاہ زادہ
آپ مثل اُس بادشاہ کے ہین یہ بات سنکر شاہ زادہ جو تکیہ سے لگا بیٹھا تھا اٹھکر سیدھا ہوگیا اور کہا زیادہ
کیجئے ای حکیم - بلوہر نے کہا کسان مکان سے بیج لیکر جاتا ہے اور بوتا ہے جو دانہ راہ مین پڑتا ہے اُسکو
چڑیا چن جاتی ہین اور جو دانہ اُس پتھر پڑتا ہے جس کے اوپر تھوڑی سی مٹی پڑی ہے پہلے جمامگر جب
اُس کی جڑ پتھر پر پہونچی تو خشک ہوجاتا ہے اور جو دانہ اس زمین پر پڑتا ہے جہان پر کچھ پیڑ کانٹون کے
ہین مگر جب وہ جما تو جمکر انہین کانٹون مین لپٹ کر خراب جاتا ہے اور جو دانہ عمدہ زمین پر پڑتا ہے وہ جمتا ہے اور
پیڑ ہوکر پھولتا اور پھلتا ہے پس اے شاہ زادہ کسان عالم ہین اور دانے علم و حکمت ہین ان کی تمثیل یہ ہے کہ عالم
کسان دانہ علم کو بوتا ہے یعنے ظاہر کرتا ہے تو جو دانہ چڑیا کہا جاتی ہین وہ یہ ہے کہ عالم سے اچھی بات سنکر لوگ
بالکل پرواہ نہین کرتے اور جو دانہ کہ پتھر کے مٹی پر جمکر خشک ہوجاتا ہے وہ یہ ہے کہ بہت سے آدمی جب عالم سے اچھی
بات سنتے ہین تو خوش ہوتے ہین اور عمل کرنے کے لئے کچھ دیر یاد بھی رکھتے ہین پھر وہو مات ناقص سے بھولا دیتے
ہین اور دانہ کانٹون مین جم کر پھر کانٹون مین لپٹ خراب جاتا ہے وہ یہ ہے کہ بہت سے لوگ عالم سے اچھی
بات سنتے ہین تو خوش ہوکر یاد کرتے ہین اور دو چار روز عمل بھی کرتے ہین آخر مین وساوس شیطانی اور خیال
نادانی مین پھنسکر چھوڑ دیتے ہین اور جو دانہ جم کر بڑھتا اور پھولتا پھلتا ہے وہ یہ ہے کہ مرد عاقل خدا شناس عاقبت
اندیش جو بات اچھی سنتا ہے اس کو یاد رکھتا ہے اور اُس پر مردانہ طیار ہوکر عمل کرتا ہے اور حفاظت کرتا ہے بھولتا
نہین - شاہ زادہ نے کہا ای حکیم جو بیج آپنے میرے دلمین بویا چاہتا ہون کہ جم کر درخت ہوکر قایم رہے اور پھولکر
پھلے کوئی مثل اہل دنیا اور فریب دنیا اور بیان کیجئے - بلوہر نے کہا ایک آدمی کو ہاتھی مست نے کھدیڑا وہ آدمی
بھاگا اور ایک کنوے مین دو جڑ لٹکتی تھین انہین کو پکڑ کر لٹک گیا نیچے پیر کے دیکھا تو چار سانپ منہ کھولے

ہوئے بیٹھے ہین اوپر دیکھا تو دو چوہے سفید و سیاہ دونون جڑون کو کاٹ رہے ہین پھر نیچے دیکھا تو ایک اژدہا
منہ کھولے اندر کنوان کے بیٹھا ہے کہ اگر گرے تو نگل جاؤن پھر اوپر نگاہ کیا تو دیکھا کہ جڑ کے پاس تھوڑی سی
شہد لگی ہے پس شہد کو چاٹنے لگا کچھ پرواہ سانپ کے کاٹنے اور جڑ کے کٹنے کی نہ کی وہ کنوان دنیا ہے
جس مین ہزارون آفت اور مصیبت موجود ہین دونو جڑ آدمی کی عمر ہے دونو چوہے سفید و سیاہ رات اور
دن ہین جو مثل چوہون کے زندگی جڑ کو رات دن کم کرتے ہین - گویا کاٹتے ہین اور جلد عمر کو کم کر کے
ختم کر دیتے ہین اور چار سانپ پیر کے نیچے کے سودا صفرا بلغم خون ہین معلوم نہین کہ یہ چارون کس وقت
بگڑ جاوین اور ہلاک کرین اور اژدہا جو منہ پھیلائے بیٹھا ہے وہ موت ہے کہ اپنے وقت کی منتظر ہے
اور شہد جس نے سبکو بھلا دیا وہ کام دنیا مثل مال و دولت وغیرہ کے ہے جس مین لوگ موت اور
عاقبت اور کام نیک کو بھلائے رات دن دیوانہ بنے ہین - یوذاسف نے کہا یہ مثل بہت ہی مطابق
اہل دنیا سے ہے دوسری مثل بیان کیجے - بلوہر نے کہا کہ ایک شخص کے تین دوست تھے ان مین ایک
دوست سے اتنا محبت کرتا تھا کہ رات دن اس کی حفاظت مین رہا کرتا تھا جس مین دوسرے کے
پاس نہ جاوے اور ایک دوست سے اس قدر محبت کرتا تھا کہ مجھے تکلیف ہو تو ہو مگر دوست کو تکلیف
نہ ہو تیسرے دوست سے کبھی کبھی اتفاق سے ملتا تھا یا کہ یاد کرتا تھا ایکبارگی اُس کی طلبی بادشاہ
کے یہان سے ہوئی فوج کے سپاہی پکڑ لے گئے اب اُن دوستون کے مدد کی ضرورت پڑی گھبرا کر
پہلے دوست کے پاس گیا اور کہا کہ مین تیرا رات دن نگہبان رہا سوائے تیرے فکر کے دوسری فکر
نہ تھی اب مین تیرے مدد کا محتاج ہون بتلا کیا مدد کریگا پہلا دوست بولا کہ مین تیری کچھ مدد نہین کر سکتا
ہون میرے بہت دوست ہین ہان شاید دو گز کپڑہ دیکر تیرے ساتھ سلوک کرون پھر دوسرے دوست
کے پاس جاکر کہا کہ تو جانتا ہے کہ تیرے خاطر داری مین مین نے اپنے اوپر کسقدر تکلیف گوارہ کی تھی اس
وقت مجھے تیرے مدد کی ضرورت ہے بتلا کیا مدد کریگا وہ دوست بولا مین خود اپنے بلا مین گرفتار ہون
مجھے بالکل فرصت نہین ہے تو اپنا کام خود کر میری تیری دوستی آج سے چھوٹ گئی ممکن ہو گا تو چند
قدم پہونچا کر واپس آؤن گا اور اپنے کام مین لگ جاؤن گا - پھر تیسرے دوست بقدر کے پاس گیا
اور شرم سے کہا کہ افسوس کرتا ہون کہ تیرے ساتھ کوئی سلوک مین نے نہین کیا اور آج مجھے تجھسے امداد کی
ضرورت ہے وہ دوست بقدر بولا کہ مین تیرے ساتھ ہون اور کسی وقت تجھسے غافل اور جدا نہ ہونگا ہر مقام
پر کام دونگا اور تجھے خوشخبری دیتا ہون کہ جو چیز تو نے مجھے دی ہے وہ موجود ہے بلکہ اُس سے سوداگری کر کے کچھ نفع
بھی اُس مین شامل کر دیا ہے امید ہے کہ وہ تحفہ تیرا دیکھکر بادشاہ تجھسے خوش ہو اور بلا سے تجھے نجات دے وہ شخص
جب دوستون کے حال سے خبردار ہوا تو دلمین کہا کہ کونسی بات پر زیادہ افسوس کرون آیا اس دوست کے
ساتھ جس سے بدسلوکی کی ہے یا ان کے دو دوست جسکے ساتھ سلوک کرنے مین رات دن ہزارون

طرح کی تکلیفیں مصیبتیں اٹھائیں ہین اور آج سو کہا جواب ملا یہ تینون دوست یہ ہین اول مال دولت ہے
کہ آدمی رات دن اس کے جمع کرنے مین اور اس کے حفاظت و نگہبانی مین کیا کیا کوشش کرتا ہے اور اخیر مین موت
کے وقت اُس سے کوئی مدد نہین ملتی ہان شاید کفن مل گیا - دوسرا دوست عزیز و اقربا بیوی بچے ہین ان کے لئے
لوگ اپنے اوپر کیا کیا مشقت اٹھاتے ہین مگر وقت موت کوئی مدد نہین کرتا سوا اسکے کہ قبر تک پہونچا کر لوٹ آوے
اور اپنے کام و فکر مین مبتلا ہو گئے - تیسرا دوست بقدر اعمال ہے اُس کو آدمی بالکل خیال نہین کرتا شاید کوئی اچھا کام
کبھی اتفاق سے ہو جاتا ہے پس اگر کچھ کام خیر کیا ہے تو بادشاہ عادل خداوند کریم کے سامنے وہی ساتھ دیگا پس
اے شاہ زادہ کسقدر نادانی و لاپرواہی ہے کہ ایسے وفادار دوست سے بے خبر ہے - یوذاسف نے کہا دوسری
بیان کیجئے بلوہر نے کہا ایک شہر کا یہ دستور تھا کہ وہان کے لوگ بہت امیر کبیر لایق عاقل سب کچھ تھے مگر بادشاہت
کسی راہ چلنے والے کو جو دوسرے شہر کا رہنے والا ہوتا تھا دیتے تھے خود نہ کرتے تھے اور جب یکسال گذر جاتا تھا تو
بادشاہت سے اتار کر ایک جنگل مین جہان نہ تو کھانا تھا نہ پانی اور نہ گھر تھا نہ کوئی سامان آرام وہان لیجا کر بند کر آتے
تھے بلکہ ہر طرح کے جانور شیر بھیڑیا سانپ بچھو ضرر پہونچانے والے موجود ہوتے تھے اتفاقاً کوئی مسافر وہان پہونچگیا
اُس روز دوسرے کو بادشاہت دینی تھی اُسی مسافر کو پکڑ کر تخت پر بیٹھلا دیا تو بین چلین سلامی ہوئی نذرین
گذرین مسافر آدمی ہوشیار اور سمجھدار تھا اپنے دلمین خیال کیا راہ چلتے اس طرح سے سلطنت دے دینا کوئی
بھید ہے مگر اسکی اصلیت یہان کے لوگون سے نہ معلوم ہوگی یہ لوگ ہر گز نہ بتلاوینگے اس لئے وہان کے لوگون سے
کچھ مخالطت نہ ہوا اپنے وطن کا رہنے والا کوئی آدمی جس کو جانتا تھا کہ وہ یہان اس شہر مین رہتا ہے اور یہان کے حالات
سے واقف ہے اُس کو بلا کر مشورہ کیا اُس نے سب حالات سے وہان کے خبردار کیا اور کہا سال بھر بعد تمہین بھی
اُسی جنگل مین قید کر دینگے مصلحت یہ ہے کہ اس سال بھر کی بادشاہت مین آپ جسقدر رہا ہین اور ہو سکے اُس جنگل
مین سامان بھیجدین اور مکانات بنوا دین کنوان نہر تالاب کھدوا دین بعد سال جب وہان جانا تو اس سے گذر کرنا
اُس شخص کی صلاح کے مطابق مسافر بادشاہ نے سال بھر مین بہت سا سامان گذر کرنے کے لائق بھیجدیا اور بنوا دیا
اور جب وہان گیا تو وہ سب اُس کے کام مین آیا - یہ مثال اس بات کی ہے کہ ہر شخص اپنے اس زندگی مین بادشاہ ہے
جو کچھ کام و عمل خیر کریگا وہ عاقبت کے مکان دوامی مین کام آویگا عاقبت مثل اسی جنگل کے ہے جو اوپر ذکر ہوا - بلوہر
نے کہا اے یوذاسف تو ہے وہ بادشاہ جس نے وہان کے لوگون سے موافقت نہ کی دوسرے سے مشورہ کیا اور
مین وہ آدمی ہون جس نے مشورہ دیا ہے پس ارادہ ہے کہ تجھے صلاح نیک دون اور حالات دنیا و اہل دنیا
و عاقبت کے کامون سے تجھے اچھی طرح خبردار کرون یوذاسف نے کہا دوسری تعریف عاقبت کی بیان کیجئے
حالات دنیا جیسا کہ آپنے فرمایا مجھے بھی التصدیق ہو چکی ہین بلوہر نے کہا اے شاہ زادہ ترک دنیا کیجئے آخرت بہتر ہے
جو کوئی تلاش آخرت کی کرے دنیا چھوڑ دے جس مین جلد بادشاہی آخرت کی پاجاوے اور کیون زہد اختیار نہ کرے
جب کہ خداوند کریم نے عقل دی ہے اور دیکھتا ہے کہ اگرچہ دنیا بہت ہو اور مال اسباب جمع ہو مگر فانی ہے اور بدن نہ تو

ہمیشہ کے لئے ہے اور نہ اُس کو کچھ قیام ہے اور نہ کسی کو اختیار ہے کہ کوئی بلا اپنے اوپر سے دور کر سکے گرمی اس
بدن کو گلا دیتی ہے گرم ہوا اسکو سڑا دیتی ہے آفتاب سے جل جاتا ہے جانور اس کو کھا لیتے ہین چڑیا چونچ سے سوراخ
کر دیتی ہین لوہا اسکو کاٹ دیتا ہے صدمون سے پریشان ہو جاتا ہے علاوہ اس کے ہر طرح کی بیماریان گھیرے ہین
جن سے ہر وقت خوف ہے اور سات آفت مین ہر وقت مبتلا رہتا ہے بھوک پیاس گرمی سردی درد ڈر موت
پس دنیا مین جو چیز کم ہے عاقبت مین بہت ملیگی یوذاسف نے کہا میرے خیال مین جن لوگون کو میرے باپ نے
نکالدیا ہے وہ آپ کے دین مین تھے اُن مین اور آپ مین کوئی فرق نہ تھا بلکہ ایک تھے ۔ بلوہر نے کہا ہان یوذاسف
نے کہا ہمنے سنا ہے کہ سب آدمی انکی عداوت مین متفق تھے بلوہر نے کہا ہان یوذاسف نے کہا اسکا سبب
کیا ہے بلوہر نے کہا آپ کیا کہتے ہین ایسے لوگون کی نسبت جو جھوٹ نہین بولتے عاقل ہین جاہل نہین ہین کسی کو رنج
نہین دیتے نماز بہت پڑھتے ہین رات کو جاگتے ہین سوتے کم ہین روزہ رہتے ہین کھاتے کم ہین اور سب بلا مین
صبر کرتے ہین احوال دنیا مین فکر کرتے ہین مال اور اہل دنیا سے دل نہین لگاتے لالچ کسی کے مال مین نہین کرتے
یوذاسف نے کہا کیونکر اہل دنیا ایسون کی عداوت مین جمع ہو جاتے ہین حالانکہ آپس مین تکرار رکھتے ہین بلوہر نے کہا
ان کی مثال مثل کتون کے ہے جس طرح چند کتے کسی مردار پر جمع ہون اور اُس کے کھانے مین آپس مین ایک
دوسرے سے لڑین اور بھون کین اور جب کوئی آدمی اس طرف سے گذرے جس کو اُن کے مردار سے نہ کوئی مطلب ہے
اور نہ وہ اُن کے کھانے مین روک ٹوک کرتا ہے تو کل کتے باوجود اُس تکرار کے جو آپس مین کرتے تھے سب ملکر اُس
آدمی کی طرف دوڑتے ہین اور بھونکتے ہین اور کودتے ہین پس مردار کے مانند یہ دنیا ہے اور اہل دنیا مانند اُن کتون کے
ہین کہ آپس مین مال دنیا کے لئے طرح طرح کے جھگڑے فساد خون ایک دوسرے کا کرتے ہین مگر صاحب دین جس کو
اُن کے دنیا سے کوئی واسطہ نہین ہے اور نہ جھگڑا کرتا ہے تب بھی اُس پر مانند کتون کے حملہ کرتے ہین اے شاہزادہ
اگر تو تعجب کرے تو تعجب کر اہل دنیا سے کہ تمام کام انکا دنیا کے جمع کرنے مین ہے اور جس کو دیکھتے ہین کہ ہمارے دنیا سے
اُسے کوئی غرض نہین ہے اُس کے ساتھ سختیان کرتے ہین پس کونسی حجت اہل دنیا کو ایسون کے ساتھ عداوت کی ہے
یوذاسف نے کہا کوئی اور بات کہئے بلوہر نے کہا جب حکیم کسی بیمار کا علاج کرتا ہے تو پہلے ہی سے قوت کی غذا نہین دیتا
بلکہ پہلے جلاب دیتا ہے اور قوت کی چیزون سے پرہیز کراتا ہے اور ناقص مادہ کے اخراج کی دوا دیتا ہے جب مرض دور ہو جاتا ہے
تو اسے قوت دینیوالی چیز آہستہ آہستہ کھلاتا ہے ۔ یوذاسف نے کہا اور کہئے بلوہر نے کہا ایک بادشاہ کا ملک بڑا لشکر
زیادہ مال اسباب بہت تھا ۔ مگر دوسرے ملک کے لینے کو دوسرے بادشاہ پر لشکر تیار ہوا عورت لڑکا ساتھ لیکر چڑھائی
کی لڑائی ہونے پر ہار گیا کچھ سپاہ قتل ہو گئے کچھ باقی رہ گئے انکو اور عورت لڑکے کو لیکر بھاگا اور دریا کے کنارہ ایک
جنگل مین جاکر چھپا گھوڑون کو اس خوف سے چھوڑ دیا کہ اُن کی آواز سے دشمن کو پتہ لگ جاویگا تمام رات خوف سے
اس جنگل مین پڑا رہا دشمن کے گھوڑون کی ٹاپ کی آواز سنکر ڈرتا رہا کہ پہونچا چاہتے ہین کسی طرح خوف مین رات
کٹی صبح ہوئی دیکھا دریا سے پار اترنا ممکن نہ تھا دشمن کے خوف سے جنگل کے باہر جا نہ سکتا تھا اس کے علاوہ تکلیف

بھوک پیاس کی تھی کہانے کو کچھ پاس نہ تہا بچے نادان بھوک سے چلاتے تھے دو روز اسیطرح بسر کئے بلکہ ایک
لڑکا بھوک سے مرگیا اُس کو دریا مین ڈالدیا پھر ایک روز اور کسیطرح بسر کاٹا آخر مین گھبرا کر عورت سے کہا اگر ہم سب
مرجاوین گے تو کیا فائدہ ہے اگر کچھ مرجاوین اور کچھ باقی رہ جاوین تو میرے نزدیک اچھا ہے میری یہ راے ہے کہ ان
لڑکون مین سے کسی کو ذبح کرین اور سب کی زندگی رہنے کے لئے کہاوین اور اگر اس کام کے کرنے مین کچھ دیری
کرونگا تو سب دبلے ہوجاوین گے قابل کہانے کے نرہین گے اگر صورت نجات بھی ہوگی تو یہان سے جا نہ
سکین گے عورت نے کہا مجھے منظور ہے پس ایک لڑکے کو ذبح کیا اور پکا کر کہایا اے شاہزادہ بتلا کہ ایسا کہانا
ان لوگون نے خواہش سے پیٹ بھر کر کہایا ہوگا یا کہ چند لقمہ زندہ رہنے کیلئے کہایا ہوگا شاہزادہ نے کہا بلکہ نہایت
ہی مشکل سے کچھ کہایا ہوگا۔ بلوہر نے کہا پس ایسا ہی کہانا پینا خاصان خدا و طالبان آخرت کا اور بھلوگون کا
ہوتا ہے۔ یوذاسف نے کہا اے حکیم یہ باتین جو آپ مجھے بتلا رہے ہین لوگون نے اپنی عقل سے معلوم کرلی
ہین یا کہ خدا نے ان کو بتلائی ہین جو لوگون نے سیکھی ہین بلوہر نے کہا جو بات مین اپکو بتلا رہا ہون یہ ایسی نہین ہے
کہ آدمی اپنے عقل سے بنائے بلکہ کام آدمی کا صرف انتظام عیش آرام لذت وغیرہ ہے اور یہ باتین جو مین کہتا ہون آسمانی
ہین اور خدا کی طرف سے ظاہر ہوئین ہین اور یہ باتین اہل دنیا کے اعمال کو جو بُرے کرتی ہین اور برائیون کو بتلاتی
ہین اور ظاہر کرتی ہین خدا اپنے پیغمبرونکو بذریعہ وحی امر حق معلوم ہوتا ہے اور آدمی پیغمبرون کے زبان امر حق کو
پاتے ہین اے شاہزادہ تجھے امر حق خدا کی طرف سے ملا ہے شاہزادہ نے کہا اے حکیم کوئی گروہ ایسا بھی ہے
جو تمہارے خلاف آدمیونکو ترک دنیا پر ہدایت کرتا ہو۔ بلوہر نے کہا مجھے یقین نہین ہے کہ یہان البتہ دوسرے
ملک مین ایک گروہ ہے کہ زبان سے حق کہتے ہین مگر انکا عمل حق پر نہین ہے اسوجہ سے ہمارا اور انکا طریقہ مختلف
ہے شاہزادہ نے کہا کسوجہ سے خدا نے اپکو برحق کیا ہے حالانکہ امر حق آسمانی ایک جگہ سے تمکو اور انکو ملا ہے۔ بلوہر نے
کہا کل امر حق خدا کی طرف سے ایک ہے اور سب کو ایک راہ بتلایا ہے پس ایک گروہ قبول کرکے قاعدہ سے عمل
کرتے ہین اور دوسرون کو بھی موافق حکم خدا ہدایت کرتے ہین ظلم نہین کرتے کوئی بات خلاف شرع و دین نہین
کرتے اور دوسرا گروہ زبان سے امر حق قبول کرتے ہین مگر موافق حکم عمل نہین کرتے ہین اور نہ دوسرون کو موافق
شرع بتلاتے ہین اسوجہ سے راہ شرع کو بگاڑ دیا ہے اور ان دونو فرقون مین بہت بڑا فرق ہے یعنے جو شخص دین کو
خراب کرے وہ دین کی حفاظت کرنے والے کے برابر نہین ہوسکتا یا جو شخص ہر رنج و بلا مین صبر کرے اُس کے
مقابلہ مین وہ شخص نہین ہے جو تہوڑی سی مصیبت مین حق کو چھوڑدے پس وہ لوگ دین مین بدعت پھیلاتے
ہین اور ہم دین مین اصلاح کرتے ہین ہمیشہ سے سنت خدا اس طرح پر جاری تھی کہ زمانہ زمانہ پیغمبر ہوتے رہتے
اور مختلف زبانون مین خلق کو دین حق کیطرف ہدایت کرتے تھے اور جب انکا دین پھیل جاتا تھا تو سب لوگ ایک
راہ پر چلتے تھے اور شرع اُس پیغمبر کا روشن رہتا تھا اور کسی قسم کا تکرار اُن مین نہ ہوتا تھا اور جب تمام خلق پر دین
اُس پیغمبر کا رواج پا جاتا تہا اور حجت خدا سب پر تمام ہوجاتی تھی اور عالم دین و احکام خدا کے قایم رکھنے والے ہوجاتے

تھے تو خدا اس پیغمبر کو اُس کی زندگی کے ختم ہونے پر آپ اپنے گھر رحمت مین لیجاتا تھا تو اس پیغمبر کے بعد اس کی امت تھوڑے دن راہ حق کو نہ چھوڑتی اور نہ اُس مین کچھ ردبدل کرتی جب کچھ روز گذر جانے پر جاہل اور ظالم تابع نفس و شیطان دین مین بدعت پھیلانے والے عالم فاضل حق شناس پر غالب ہوکر طرح طرح نقصان اور تکلیف پہونچانے لگتے تو وہ عالم فاضل خوف جان سے چھپ جاتے اور اپنا علم کسی پر ظاہر نہ کرتے اور جو عالم ظاہر بھی رہتے انکو جہلا اور اہل خلاف بقدرر کہتے جس سے علم و دین خدا مین دن بدن کم ہوکر کچھ عرصہ کے بعد جہالت اور گمراہی تمام پھیل جاتی اور اسپر بھی وہ گمراہ اپنے کو برحق اور صاحب کتاب کہتے اور سمجھتے اور کتاب کے معنی اپنے غرض بیجا کے موافق لگاتے چنانچہ قرآن مین ہے ۔ وما اختلف الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاءھم العلم بغیا بینھم ومن یکفر بایات اللہ فان اللہ سریع الحساب ۔ اور نہین اختلاف کیا ان لوگون نے کہ دئے گئے ہین کتاب مگر پیچھے اس سے جبکہ ایا ان کے درمیان علم سرکشی سے آپس مین درمیان اپنے یعنے جھگڑہ کرکے اور اپنے مطلب کے معنی لگاکر ایات اللہ مین کفر کیا پس تحقیق اللہ جلد حساب لیگا پس اسوجہ سے ہمارے اور اس گروہ کے درمیان اختلاف ہے شاہزادہ نے کہا کیا وجہ ہے کہ کسی وقت پیغمبر ہوتے ہین کسی وقت نہین ہوتے ۔ بلوہر نے کہا یہ اس طرح پر ہے کہ مثلاً ایک بادشاہ کا کوئی ملک ویران ہے اس کی آبادی اسے منظور ہے تو کسی معتبر و لایق کو وہان تعنات کیا اور اپنے پسند کے موافق ہدایات دے دی کہ اسطرح سے آباد ہو رعایا کے ساتھ ایسا برتاؤ ہو اس طرح پر کام کیا جاوے اور بہت سے قسمون کے درخت جو اس کے منظور نظر ہون لگوانے کی تاکید کرے اور حکم کرے کہ نہر بھی واسطہ آب پاشی درختونکے بنائی جاوے وہ معتمد جاکر بادشاہ کے حکم کے مطابق اسیقدر سب کام کرے بعد درست ہو جانے سب کام اور آباد ہو جانے ملک کے معتمد مرجاوے اور مرتے وقت بحکم بادشاہ کسی کو اپنا جانشین کرکے جو اس کام کے کرنے کی لیاقت و حیثیت رکھتا ہو اسکو پوری ہدایت تعمیل حکم بادشاہ کے لئے کرجاوے مگر لوگ ظالم و باغی ہوکر جانشین کے حکم کو نہ مانین رعایا اجاڑ دین نہر توڑکر خشک کردین درختون کو کاٹ کر گرادین یہ خبر پاکر بادشاہ ضرور معتمد اختیاری دوسرا بھیجکر درستی ملک کی کرا لگا ایسا ہی کام حق سبحانہ تعالے کا ہے ۔ شاہزادہ نے کہا یہ باتین حکمت کی کیا میرے باپ سے کسی نے کہی ہے بلوہر نے کہا شاید کسی نے کہی ہو اور بادشاہ نے نہ سنی ہو یا پورے طور سے نہ کہا ہو یا کہنے والے نے پورے طور پر کہنے کا موقعہ نہ پایا ہو شاہزادہ نے کہا کیون پورے طور پر نہ کہا ہوگا بلوہر نے کہا جب تک کوئی شخص سمجھ نہ لیا جاوے کہ اسرار حکمت الہی کو اچھی طرح سنیگا نہین کہا جاتا جیسا کہ لکھا ہے کہ ایک بادشاہ بڑا عاقل اور رعیت پرور مشہور تھا اُس کے ایک وزیر تھا جو سچائی و نیک صلاح مین بادشاہ کو کام ملک و رعیت مین مدد دیتا تھا عاقل پرہیزگار ترک دنیا مین راغب اور خدمت علماء و صلحا مین پہونچا ہوا تھا اور ان سب کا دوست تھا اور بادشاہ وزیر کو بہت بڑا دوست رکھتا تھا کوئی بات وزیر سے چھپا نہ رکھتا تھا ۔ ایسا ہی وزیر بھی بادشاہ سے کوئی بات چھپا نہ رکھتا تھا مگر دین کے متعلق بادشاہ سے کبھی کوئی بات ظاہر نہ کرتا تھا بلکہ براہ تقیہ بادشاہ کے بتون کو سجدہ کرتا تھا لیکن دلمین بادشاہ کے گمراہی سے رنجیدہ رہتا تھا یہان تک کے اپنے مذہب کے علما و صلحا و عزیزون سے جو اُس کے دین برحق مین تھے اُن سے مشورہ لیا کہ کیا کرنا چاہیئے اُن سب نے کہا

ہرگز دین کے متعلق کچھ نہ کہہ ایسا نہ ہو کہ اثر نہ کرے اور تجھپر اور تیرے اہل دین پر سختی کرے ہان موقعہ دیکھتے رہنا اگر
دیکھنا کہ جو کہیگا اس سے وہ اچھی طرح سنیگا اور کچھ اثر کریگا تو کہنا پس وزیر ہمیشہ وقت کا منتظر تھا اور بادشاہ کے ساتھ بصلاح
اور خیر خواہی سے پیش آتا تھا اور بادشاہ باوجود کفر اور گمراہی کے ملایم دل اور سیدھا رعیت پرور تھا پس ایک روز پانی برسا
تو رات کو بادشاہ نے وزیر سے کہا آج چلو شہر کی سیر کرین حالات دریافت کرین وزیر نے کہا بہت اچھا دونو نکلے
گھوم گھوم کر شہر دیکھا آخر مین شہر کے کچھ دور روشنی معلوم ہوئی بادشاہ نے وزیر سے کہا دیکھنا چاہئے کیا ہے پس دونو
گئے تو دیکھا جہان پر تمام شہر کا میلہ کوڑا پھینکا جاتا ہے ایک جھونپڑا مین ایک بڈھا پھٹا پرانا گھور کا کپڑہ پہنے گوبر اور کندہ ڈھکا
تکیہ لگائے بیٹھا ہے اور بہت ہی بدشکل ہے اور اسیطرح کا کپڑہ پہنے نہایت بدشکل ہاتھ مین گلاس اور شراب کا
کونڈہ لئے ایک عورت کھڑی ہے بڈھے کو شراب پلاتی ہے اور خود پیتی ہے بڈھا شراب پیکر خوش ہوتا ہے اور طنبور
بجا کر گاتا ہے اور وہ عورت ناچتی ہے ایک دوسرے کے خوبصورتی کی تعریف کرتے ہین اور جیساکہ امیرون بادشاہون
کی تعریف ہوتی ہے ایک دوسرے کی تعریف کرتے ہین بہت دیر تک بادشاہ اور وزیر کھڑے دیکھتے تھے اور اُنکے
اُس حال پر تعجب کرتے تھے پھر واپس آئے بادشاہ نے کہا ای وزیر ہمکو اور تمکو ایسی خوشی اور لذت تمام عمر نہ ملی ہوگی
جیساکہ ان دونون کو اس وقت ہے یقین ہے کہ روزانہ ان کی یہی حالت ہو وزیر موقعہ پاکر بولا اے بادشاہ
ایک گروہ جو بادشاہی ہمیشگی کی تلاش مین ہین ان کے نزدیک میری وزارت اور ایکی بادشاہت اور
خوشی لذت آرام لباس ایسا ہی برا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے ہمکو اور ایکو ان دونون کے لباس شکل خوشی پر
تعجب معلوم ہوتا ہے۔ بادشاہ نے کہا اس گروہ کو جانتا ہے وزیر نے کہا ہان جانتا ہون بادشاہ نے کہا وہ کون
ہین وزیر نے کہا وہ لوگ ہین جو بادشاہی اور خوشی لذت آرام آخرت کو پہچانتے ہین دین الہی کو جانتے ہین
بادشاہ نے کہا ملک آخرت کون ہے وزیر نے کہا وہ آرام ہے جس مین تکلیف نہین وہ امیری ہے جس مین غریبی
نہین وہ خوشی ہے جس مین رنج نہین وہ تندرستی ہے جس مین بیماری نہین وہ بیخوفی ہے جس مین ڈر نہین وہ زندگی ہے
جس مین موت نہین بادشاہی بے زوال ہے آخرت ایک مکان پایدار ہمیشہ کے لئے ہے زندگی اُس مین ہمیشہ کی ہے
رد و بدل اس مین کبھی نہین ہے خدا اُس کے رہنے والے کو کبھی درد ڈر رنج بڈھاپا بیماری بھوک پیاس موت
نہین دیتا ہمیشہ جوان رکھتا ہے جملہ فکر دن سے بیفکر رکھتا ہے بادشاہ نے کہا ایسے مکان مین جانے کے لئے کوئی ذریعہ
اور راستہ جانتا ہے وزیر نے کہا ہان وہ گھر اُس کو ملتا ہے جو تقوی اور پرہیزگاری کا توشہ لیکر تلاش کرے بادشاہ نے
کہا اب تک تو نے مجھے ایسے مکان سے کیون اطلاع نہ دی تھی وزیر نے کہا تیرے حکومت اور ثروت کے ڈر سے
بادشاہ نے کہا جب کہ ایسا مکان ہے جیساکہ تو نے تعریف کی تو لازم نہین کہ مین اُسکو چھوڑ دون اور محروم رہون
کوشش اُس مین جانے کی نہ کرون بلکہ اُس مین جانے کے لئے ہزارون کوشش اور انتظام کرنا چاہیے
وزیر نے کہا اجازت ہو تو اور بھی حالات آخرت بیان کرون بادشاہ نے کہا ضرور کہہ اور ہمیشہ رات دن یہی باتین
مجھسے کیا کر دوسرے کام کی طرف مجھے مخاطب نہ ہونے دے کیونکہ یہ بات سہل نہ جاننی چاہیے اور نہ اُس سے غافل ہونا

چاہیئے پس وزیر کی باتون سے بادشاہ کو راہ نجات اور عاقبت کی ملیگی - یوذاسف نے کہا مین سوائے فکر نجات آخرت
کے دوسری فکر نہ کرون گا چاہتا ہون رات کو آپکے ساتھ چلدون - بلوہر نے کہا آپکو طاقت نہین ہے کہ میری ہمراہی کر سکین اور
نہ آپکو اتنا صبر ہوسکتا ہے کہ میرے ساتھ چلین میرے پاس نہ تو سواری ہے نہ شام صبح کے کہانے کو ہے اور نہ دولت ہے نہ گھر ہے فقط
یہ کپڑہ پہٹا پرانا جو پہنے ہون اتنا ہی ہے اور شہر شہر پہرتا ہون کہین ٹھہرتا نہین ہون ایک جگہ سے دوسری جگہ ایک روز کا کہانا
ساتھ نہین لیجاتا ہون یوذاسف نے کہا امید ہے کہ جس نے یہ سب قوت آپکو دی ہے وہ مجھے بھی قوت دے بلوہر نے کہا اگر
اس طرح پر میری ہمراہی آپکو منظور ہے تو آپ مثل اُس لڑکے کے ہونگے جو امیر کا لڑکا فقیر کی دامادی اختیار کر کے دونو جہان کی
نعمت پائی شاہزادہ نے کہا کہیئے یہ قصہ کیسا ہے بلوہر نے کہا کہتے ہین کہ ایک جوان امیر کا لڑکا تہا اُس کے چچا کی لڑکی بہت
خوبصورت تھی مال دولت بہت تہا اُس کے باپ نے اُس لڑکی سے شادی کرنا چاہا جوان کو منظور نہ تہا مگر اپنے باپ سے
نہ بتلایا چہپکر بہاگ کر اپنے شہر سے دوسرے شہر چلدیا راہ مین ایک فقیر کے مکان پر پہونچا دیکہا ایک لڑکی پہٹا پرانا کپڑا پہنے دروازہ
پر کہڑی ہے جوان اُس کو دیکہکر خوش ہوا پوچھا تو کون ہے لڑکی بولی مین ایک بڈہے فقیر کی لڑکی ہون جو اس مکان مین رہتا ہے
جوان نے اُس بڈہے کو بلاکر کہا اس لڑکی کی شادی مجھسے کر دے بڈہا بولا تو امیر کا لڑکا ہے یہ لڑکی فقیر کی ہے تو کیونکر پسند کر سکتا ہے
جوان نے کہا تیری لڑکی میرے پسند ہے میری شادی ایک لڑکی سے جو بہت خوبصورت تہی اور بڑے مالدار کی بیٹی ٹہہرتی تھی
تہی مین اُس سے راضی نہ تہا بہاگ کر چلا آیا ہون تو اس لڑکی سے نکاح کر دے انشاء اللہ سوائے نیکی کے کوئی بات تیرے
مرضی کے خلاف مجھسے نہ ہوگی بڈہا بولا کیونکر اپنی لڑکی تجھے دون جب کے مین راضی نہین ہون کہ میری لڑکی میرے سامنے سے
باہر جاوے اور تیرے عزیز بھی راضی نہ ہون گے اگر تو ان کے پاس لے جاویگا جوان نے کہا کہ مین تیرے پاس رہون گا تیری لڑکی
یہان سے نہ لیجاؤن گا بڈہے نے کہا اپنے لباس امیری کو اتار دو اور غریبونکا لباس پہنکر میرے گھر مین چلو جوان اپنا کپڑہ اتارکر
پہٹا کپڑہ پہنکر بڈہے کے پاس بیٹھ گیا بڈہا جوان سے حالات دریافت کرنے لگا اُس کو معلوم ہوا کہ عقلمند ہے اور یہ کام بیوقوفی سے
نہین کیا جوان سے بڈہے نے کہا جب کے تو میرے فقیری پر راضی ہوا تو اُٹھ اور جوان کو ایک غار مین لے گیا جوان نے دیکہا
کہ بڈہے کے مکان کے پیچھے بہت بڑی عمارت کا محل بنا ہے اُس طرح کا مکان اپنے عمر مین نہین دیکہا تہا اور خزانہ مین
لے گیا دیکہا تمام دنیا کی چیز موجود ہے اور ان سب کی کنجی بڈہے نے جوان کو دیدی اور کہا یہ سب مکان اور خزانہ
اسباب تیرا ہے چاہے جو کر تو نیک جوان ہے پس اُس جوان نے ترک زینت ظاہری کر لے کے بدلہ مین تمام دنیا کا
آرام پایا - یوذاسف نے کہا امیدوار ہون کہ مین بھی مانند اُس جوان کے ہون جس نے بڈہے کی فقیری کو منظور کیا
اور قوی ہو جو وہ بڈہا جس نے جوان کو آزماکر سب دولت سپرد کر دی مجھے معلوم ہوتا ہے کہ تو بھی میرے عقل کا امتحان لے
رہا ہے بتلایئے عقل کے بابت تجھے کیا معلوم ہوا بلوہر نے کہا اگر یہ بات میرے ہاتھ مین ہے تو صرف دیکہکر مین تیرے عقل کا امتحان
کر لیتا لیکن لازم ہے کہ مین موافق سنت پیشوایان ہدایت و اماماں رہنما کے جو جاری ہے اُس طرح پر چہپی باتون کو تجربہ سے
معلوم کرون اور ڈرتا ہون کہ خلاف سنت کوئی امر واقع نہ ہو جس سے دین و راہ حق مین مخل ہون آج مین جاتا ہون
رات کو تیرے پاس آیا کرونگا اور تو بھی اے شاہزادہ جو نصیحت اور بات مجھسے سنی ہے اُس کو عقل اور فکر سے سوچ اور

ہر چیز کو جلد تصدیق نہ کر اور کسی فکر مین جلد راضی نہ ہو جب تک کہ اچھی طرح سوچ سمجھکر اُس کی اصلیت معلوم نہ ہو جاوے
اور ڈرتا رہ کہ خواہش نفس اور شبہ شیطان تجھے حق سے پھیر کر ناحق کی طرف نہ لیجاوے اور جس مسئلہ مین تجھے شک ہو اُس مین
خوب غور کر کے پھر مجھسے بحث کر اور جب چلنے کا ارادہ ہو مجھسے بتلا اس رات اسقدر باتونکو ختم کر کے شاہزادہ کو رخصت کر کے
حکیم بلوہر باہر چلے گئے اور دوسری رات پھر آے اور سلام کیا اور عادی بیٹھ گئے دعا یہ تھی کہ خدا سے سوال کرتا ہون جو پہلا ہے اور
سب چیز سے پہلے رہا ہے کوئی چیز اُس سے پہلے نہین رہی ہے اور آخر ہے یعنے سب چیز کے پیچھے رہیگا جب کے کوئی چیز
نہ رہ جاویگی اور وہ رہ جاویگا اُس کو فنا نہین ہے بزرگی اُس کی ہمیشہ رہیگی وہ اکیلا ہے اُس کے خدائی مین کوئی شامل
نہین ہے اور خلقت کے پیدا کرنے مین کسی کی مدد نہین کی اور سب چیز پر اختیار رکھتا ہے ہر شخص اُس کا محتاج ہے وہ
کسی کا محتاج نہین ہے مانند اور مثال اُسکا کوئی نہین ہے اُس کے بادشاہی مین مدد کی ضرورت نہین ہے اے شاہزادہ
وہ تجھے بادشاہ منصف اور پیشوا اہل دین کا بناوے اور تقوی اور پرہیزگاری مین تجھکو قایم رکھے اور تیرے ذریعہ سے گمراہون کو
ایمان کی روشنی عطا کرے اور تجھے ترک دنیا اور زہد کی توفیق دے اور تجھے صاحب عقل کا دوست قرار دے اور تجھے
جاہل اور گمراہون کا دشمن بناوے مجھے اور تجھے اُس وعدہ گاہ پر پہونچاوے جس کی تعریف پیغمبرون نے کی ہے بہشت
عالیہ اور مقام فردوس مین ہماری امید خدا پر ظاہر ہے خدا کا خوف ہمارے دلمین چھپا ہے اور ہماری انکھ اُس کے مہربانی
کی منتظر ہے اور ہماری گردن اُس کے تابعداری مین جھکی اور ذلیل ہے اور کل کام ہمارا اس کے مدد اور توفیق سے ہے
شاہزادہ یہ باتین سنکر رو دیا اور بلوہر حکیم کے عقل اور سمجھ پر حیران ہو کر پوچھا کہ اے حکیم بتلا تیری عمر کیا ہے بلوہر نے کہا بارہ برس کے
شاہزادہ نے کہا بارہ برس کی عمر کا لڑکا نادان ہوتا ہے اور تو اس ساٹھ سال کی عمر کو بارہ سال کہتا ہے - بلوہر نے کہا -
پیدائش کے حساب سے بے شک ساٹھ برس کا ہون مگر تو نے عمر پوچھی اور عمر زندگی کو کہتے ہین اور زندگی نہین ہے
مگر جو دن کے دین حق و عمل خیر کرنے مین گذرے اور ترک دنیا مین کٹے پس جب سے کہ مین اس راہ پر چلتا ہون بارہ
برس گذرے ہین پہلے اس کے بسبب جہالت اور کمی عمل کے بطور مردون کے تھا اُن کو گنتی مین نہین لاتا - شاہزادہ
نے کہا ای حکیم جو شخص کہ کھاتا ہے پیتا ہے چلتا ہے اس کو مردہ کیون کہتے ہو حکیم نے کہا اسوجہ سے مردہ کہتا ہون کہ اندہا
اور بہرہ مانند مردون کے ہین اسکو اندہا کہین گے جو صریح آنکھ سے دیکھتا ہے اور تصدیق نہین کرتا اور اس کو بہرہ کہین گے
جو خود کان سے سنتا ہے اور خیال نہین کرتا - یوذاسف نے کہا جب کہ تو حیات ظاہری کو حیات نہین جانتا اور اس
زندگی پر خوش نہین ہے تو اسی موت کو بھی موت نہ جانتا ہوگا بمقابلہ اُس حیات معنوی کے جو رکھتا ہے بلوہر نے کہا اگر
اس زندگی کی پرواہ ہوتی اور اس کے زوال سے کراہت ہوتی تو مین ایسے جھگڑے مین نہ پڑتا اور نہ تیرے پاس آتا ایسے
مقام مین کہ تیرا باپ کسقدر اہل دین سے عداوت رکھتا ہے پس اسی سے سمجھ لو کہ موت کو موت نہین جانتے اور اس زندگی
کو زندگی نہین جانتے اور موت سے کراہت نہین رکھتے اے شاہزادہ تو نہین دیکھتا کہ جو لوگ دین مین کامل ہین وہ اُن
چیزون کو جسے اہل دنیا محبت رکھتے ہین مثل مال دولت کے چھوڑے ہین اور بوجھ عبادت کو یہانتک اٹھاتے ہین کہ
تمام عمر فارغ نہین رہتے پس جو شخص لذت دنیا سے مطلب نہ رکھے زندگانی دنیا کی اُس کو کیا پرواہ ہے اور جسکو آرام دنیا

پسند نہ ہو وہ موت سے کیون ڈرے شاہزادہ نے کہا سچ کہتے ہو اے حکیم ایا خوش ہو کہ موت کلہ آجاوے بلوہر نے کہا خوش
ہون کہ کلہ نہین آج آجاوے جو کوئی نیک اور بد جانتا ہے اور جانتا ہے کہ خدا کے نزدیک بدلہ ہے تو برا کام خوف خدا سے چھوڑ دیتا ہے
اور ثواب کی امید سے نیک کام کرتا ہے اور جو کوئی یقین خدا پر رکھتا ہے اور اُس کے وعدونکی تصدیق کرتا ہے وہ موت کو دوست
رکھتا ہے اسواسطے کہ موت کے بعد خدا کی مہربانی مین رہیگا اور دنیا کے فساد سے بیخوف ہو کر آخرت کی سعادت سے ملیگا یوذاسف
نے کہا ایسا آدمی ممکن ہے کہ بامید نجات موت سے پہلے اپنے کو ہلاک کرے اور آخرت کے سعادت کو پہونچے اے حکیم کوئی مثال
اہل دنیا اور اُن کے بتون کی عبادت کی بیان کیجئے۔ بلوہر نے کہا ایک شخص نے باغ لگایا اُس کی نگہبانی اور انتظام مین بہت
کوشش کرتا تہا اتفاقاً ایک دن ایک کنجشک اُس کے درخت پر بیٹھی میوہ کہا رہی ہے وہ شخص دیکھکر غصہ ہوا اور جال لگا
کر پہنسایا اور چاہا کہ مار ڈالے خدا نے اُس کنجشک کو گویا کیا اُس نے مالک باغ سے کہا کہ تو مجھے ذبح کرنا چاہتا ہے اور مجھ مین
اسقدر گوشت نہین ہے کہ تیرا پیٹ بہر جاوے یا کچھ طاقت تجھمین آوے مین ایک بات تجھ بتلاؤن جو تجھے میرے ذبح کرنے کہا
نے سے اچھی ہے مرد نے کہا کہ کیا ہے کنجشک نے کہا مجھے چھوڑ دے تو مین تین بات نصیحت کی تجھے بتلاؤن اگر اُنکی حفاظت
تو کریگا تو تمام دنیا کے مال سے زیادہ ہوگا مرد نے کہا مین چھوڑ دونگا تو باتین بتلا کنجشک نے کہا جو مین کہتا ہون اُسکو یاد کر
اور عمل کر افسوس اور رنج نکر جو چیز یا وقت ہاتھ سے نکل جاوے یقین نہ کر اُس چیز کی جو مشکل ہے اور عقل سے دور ہے طلب نکر
اُس چیز کو جو تیرے ہاتھ مین پہر نہ آسکے مرد جب یہ باتین سُن چکا تو کنجشک کو چھوڑ دیا وہ اڑ کر ایک درخت کی ڈال پر بیٹھ گئی اور
مرد سے کہا اگر تجھے معلوم ہو جاوے کہ میرے چھوڑ دینے سے تیرا کیا نقصان ہوا ہے تو تو تمام عمر افسوس کریگا مرد نے کہا وہ کیا چیز ہے کنجشک
نے کہا اگر تو مجھے ذبح کرتا تو ایک موتی میرے پیٹ سے مرغ کے انڈہ کے برابر نکلتی جس سے تو تمام عمر کے لئے بے پرواہ ہو
جاتا اُس مرد نے جب یہ بات سنی تو کنجشک کے چھوڑ دینے سے بہت رنجیدہ ہوا دلمین افسوس کیا لیکن ظاہر نہ کیا اور کہا
جو ہو گیا سو ہو گیا اُس کا ذکر اب مت کر تو آمین تجھے اپنے گہر لے چلون بڑے آرام مین رکھون کنجشک نے کہا اے جاہل
مین جانتا ہون کہ تو مجھے پا جاوے گا تو ذبح کر ڈالیگا اور جو باتین مین نے اپنی جان کے بدلہ مین تجھے بتلائی اُس سے تجھے کچھ
فائدہ نہ ہوا کیا مین نے تجھے ابھی نہین بتلایا کہ جو گذر جاوے اُس کا افسوس نہ کر اور جو بات ہونے کے قابل نہ ہو اُس
کی تصدیق نہ کر اور جو چیز ہاتھ سے نکل جاوے اُس کے واپسی کی کوشش نہ کر مگر تو میرے چھوڑ دینے سے دلمین افسوس
کرتا ہے اور جب کے مین تیرے ہاتھ سے چھوٹ گیا تو پہر کیسے آؤن گا مگر تو مجھے بلاتا ہے اور تو تصدیق کرتا ہے کہ میرے پیٹ
مین موتی انڈہ کے برابر ہے حالانکہ تمام گوشت ہڈی پر ملا کر مین انڈہ کے برابر نہین ہون۔ بلوہر نے کہا ایسے ہی یہ بت پرست
ہین کہ بت کو خود بناتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ ہمارے پیدا کرنے والے ہین اور خود بتون کی نگہبانی کرتے ہین کہ جسمین اُن کو چور نہ لے
جاوین جب بھی کہتے ہین کہ یہ ہمارے نگہبان ہین اور مددگار ہین اپنے مال سے سامان پوجہ بنواتے ہین کہانے کو دیتے ہین اور
کہتے ہین کہ یہ ہمارے روزی دینے والے ہین اور اُن سے طلب کرتے ہین وہ چیز جس کے دینے کی اُن مین طاقت نہین اور
جو چیز کہ نہین ہو سکتی اُس کی تصدیق کرتے ہین پس صاحب باغ اور بت پرست عقل مین برابر ہین یوذاسف نے کہا سچ
کہتے ہو اے حکیم مین نے بھی ان بتون کے حال کو عقل سے سمجھ لیا ہے اور اُن کی عبادت کبھی نہین کی اور نہ اُن سے کبھی

کوئی امید رکھی خبر دیجئے آپ مجھے اُس بات سے جو سکھلاتے ہو اور خود بھی اُس کو پسند کرتے ہو۔ بلوہر نے کہا مدار اُس
دین کا جسکو مین آپ سے بتلاتا ہون دو چیز پر ہے ایک خدا کو پہچاننا دوسرے اُن چیزون پر عمل کرنا جس سے خدا خوش ہو یوذاسف
نے پوچھا خدا کو کیونکر پہچانے حکیم نے کہا خدا کو اس طرح پر پہچانے خدا اکیلا ہے اُس کے خدائی مین کوئی شریک نہین ہے وہ
سب کا پیدا کرنے والا ہے اور سب اُس کے پیدا کئے ہوئے ہین وہ باقی ہے اور سب فانی ہین وہ عزیز ہے اور سب خوار و
ذلیل ہین اُس کو خواب نہین ہے غفلت نہین ہے وہ کھاتا نہین پیتا نہین کسیکا اُسپر زور نہین وہ کسی بات سے عاجز نہین
آسمان زمین ہوا پانی جنگل دریا پہاڑ کل چیز اُس کے حکم مین ہے اور یہ سب چیز کچھ نہ تھے خدا نے اپنی قدرت سے سب کو
بنایا ہے ہمیشہ رہا ہے اور رہیگا فنا اُسکو نہین ہے اختلاف اُس کو نہین ہے اگرچہ بہت دن گذر جاوے مگر ایک حال سے
دوسرا حال نہین ہوتا کوئی جگہ اُس سے خالی نہین ہے اور کسی جگہ پر بیٹھا بھی نہین ہے سب چیز سے خبردار ہے کوئی چیز اُس پر
چھپی نہین ہے مہربان اور منصف ہے اپنے تابعدار کو ثواب دیتا ہے گناہ کرنے والے کو عذاب دیتا ہے چاہے کہ جسمین خدا خوش
ہو وہ کام کرے اور جس کام مین خدا ناراض ہو اُسکو نہ کرے یوذاسف نے کہا کون عمل ہے جسمین خدا کی رضامندی ہے بلوہر
نے کہا رضامندی خدا کی اسمین ہے کہ اُسکے حکم کے خلاف کوئی کام نہ کرے کسی آدمی کو وہ بات نہ سکھلاوے جسکو خود پسند نہ
کرے اور بُرا جانے جو بات اپنے اوپر پسند نہ کرے وہ دوسرے پر بھی جایز نہ رکھے سب کے ساتھ سلوک کرے اور انصاف
کرے مطابق سنت پیغمبرون کے یہی باعث خوشی خدا ہے شاہزادہ بولا اور کہیئے بلوہر نے کہا جب سے مین نے دیکھا کہ
دنیا ہمیشہ ایک رنگ سے دوسرا رنگ بدلتی ہے اور اہل دنیا ہمیشہ نشانہ تیر رنج و غم و بلا و درد و موت مین مبتلا ہین
اور صحت کو بیماری ہے جوانی کو بڈھاپی ہے امیری کو غریبی ہے خوشی کو رنج ہے عزت کو بیعزتی ہے بے خوفی کو خوف ہے زندگی
کو موت ہے عمر بہت تھوڑی ہے موت اپنی گھات مین ہے حکم خدا سے تیر چلانے والے تیر تقدیر کو ہر شخص کیطرف کمان
سے ملاے کھڑے ہین کہ کب حکم ہو مار دین اور بدنکو سستی کمزوری سب گھیرے ہین اور کسی کو خود اختیار نہین ہے کہ اپنے
اوپر سے یہ آفت ہٹا سکے اس سے یقین ہوا کہ دنیا زایل ہونے کو ہے اور نہ رہے گی جو کچھ دیکھا اِس سے آیندہ کی حالت بھی
دریافت کرنے پس دنیا کو پہچانا اور اس سے پرہیز کیا اور اُس کے عیبون کو جانا تو کنارہ کیا۔ اے شاہزادہ مین دیکھتا کہ
دنیا مین جن کو بادشاہی نعمت عیش آرام خوشی مال دولت ملی ہے اسپر لوگ حسد کرتے ہین جن کو تندرستی جوانی
خوبصورتی ملک اور فارغ البالی حاصل ہے یکایک دنیا اُن سے لوٹ کر عین خوشی و آرام مین صدمہ و رنج پہونچاتی ہے عزت
سے بے عزت کرتی ہے فارغ البالی سے بدحالی و پریشانی مین لاتی ہے اور کشادگی سے تنگی جوانی سے بڈھاپی زندگی سے
موت مین لاتی ہے اور ڈال دیتی ہے ایک مکان تنگ تاریک مین جہان پر کوئی یار دوست مددگار عزیز اقربا بھائی
بہن ماں باپ جورو لڑکا نہین ہین جو ہمیشہ دنیا مین دم بھرتے تھے آج کوئی ساتھ نہین ہین کہ ایسی مصیبت اور نازک وقت
مین کچھ سہارا دین بلکہ کل مال دولت ملک جو اُسکا قایم مقام ہوا اُس کے قبضہ مین پہونچا اور اُسکو کوئی یاد بھی نہین کرتا
گویا ہرگز مالک کسی زمین یا چیز کا نہ تھا اے شاہزادہ دنیا کو اپنا گھر نہ جان اور مکان قرار نہ دے اس کے سامان کو چھوڑ دے تف
ہے دنیا پر اور اُس کے سامان پر شاہزادہ نے کہا تف ہے دنیا پر اور اُس کے فریب مین آنیوالے پر اور رو دیا اور کہا

اے حکیم کوئی بات اور کہی جو علاج درد کا ہو بلوہر نے کہا عمر بہت تھوڑی ہے اور رات دن کم ہوتی جاتی ہے اور یہاں سے کوچ کرنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے اور اگرچہ عمر زیادہ بھی ہو لیکن پھر بھی مرنا تو ضرور ہے جس نے دنیا میں اسباب قیام جمع کیا اُس کو بھی دنیا سے جانا ضرور ہے پس جو کچھ جمع کیا ہے چھوٹ جاوے گا اور جو چیز درست کی ہے وہ خراب جاوے گی مکانات بلند اور عمارت بڑی جو بنائی ہے سب گر جاوے گی نام اس کا زبان سے اور یاد اُس کی دل سے بھول جاوے گی روح اس کی نکلجاوے گی بدن اس کا سڑ جاویگا جو کچھ کمایا ہے باعث حسرت و افسوس کا ہوگا بادشاہی اس کی دوسرے کے قبضہ میں ہوگی لڑکے اور اولاد پریشان اور محتاج ہوں گے عورتیں اُس کی لاوارث ہوں گی جو کچھ کسی کو دیا ہوگا وہ لے لیا جاویگا اور اُس کے مال کو تقسیم کرلیں گے دشمن اُس کے خوش اور دوست اُس کے پریشان ہوں گے ملک اس کا خراب ہوگا ٹوپی اس کی دوسرونکے سروں پر ہوگی اس کے مال پر دوسرا قابض ہوگا اور اس کے مکان سے اُس کو نکالکر اکیلے بے یار و مددگار قبر کے گڑھے میں ڈالدینگے نہایت اندھیری اور خوف کی جگہ میں چھوڑ دیں گے اے شاہزادہ مرد عقلمند کو چاہیے کہ ہمیشہ اپنے خیالات کو اور دل کو نصیحت کرتا رہے جیسا کہ امام عادل دنیا کے لوگوں کو سمجھاتے ہیں اور رعیت کے کاموں کے لئے ہر طرح کی اصلاح دیتے ہیں اور اپنے دلوں کو اُن باتوں سے باز رکھتے ہیں جن میں عذاب ہے اور نفس کو خواہش اور شہوت سے باز رکھتے ہیں تاکہ اُس سے نفع پہونچے اور جس بات میں ثواب ہو وہ کرے اور خوش رہے اور جس میں عذاب ہو اُسے چھوڑ دے اور ڈرے کیونکہ خدا نے عقلمند کی تعریف کی ہے اور جاہل کی مذمت کی ہے اور جو کچھ ہو سکے نیک کام کرے اور اُس کو کم نہ سمجھے کیونکہ شیطان مردود کے دو حربہ ہیں ایک یہ کہتا ہے تیری عقل کمزور ہے اور جو کچھ تو کرتا ہے اس سے کچھ فائدہ نہیں ہے غرض یہ کہ محبت علم و طلب علم سے باز رکھتا ہے اور بزرگی و کمال کو نظر میں بے قدر ثابت کرتا ہے اور بیجا کاموں کے طرف دل کو لگاتا ہے پس جو کوئی اس طرح میں اُس کے فریب میں آگیا پھر اُس کی رہائی مشکل ہے اور اگر اس طرح کے فریب میں نہ آیا اور دل و عقل کو مضبوط رکھا تو شیطان پر غالب آجاتا ہے دوسرا حربہ یہ ہے کہ جب دیکھتا ہے کہ یہ فریب میں نہیں آتا اور نیک کام اور کمال کے حاصل کرنے میں کوشش کرتا ہے تو اُس کو اُس درجہ کے کمال اور علم کی طرف مائل کرتا ہے جس کا انجام اس پر دشوار ہے اور مجبور ہو اس سے یہ مطلب ہے کہ تھوڑی عبادت و ریاضت کرنے نہیں دیتا کثرت عبادت و ریاضت کی طرف متوجہ کراتا ہے اور جب اُس کو بہت محنت و تکلیف زیادہ ہوئی تو دل میں وسوسہ ڈالا کہ اس کا کرنا مشکل ہے عبث تکلیف بے وجہ اٹھاتا ہے اور ناحق عمر خرچ کرتا ہے بیکار ہے چھوڑ دے اس وسیلہ سے باز رکھکر شیطان اپنا کام کرتا ہے پس چاہیے کہ جو کچھ ہو سکے تھوڑا یا بہت بطریق سنت پیغمبر و امام عمل خیر کرتا رہے اور شیطان مردود سے دور رہے کیونکہ اس کو ہر جگہ دخل ہے اور طرح طرح کے مکر و حیلہ سے پیش آتا ہے شیطان اور لشکر شیطان رات دن اسی فکر میں رہتے ہیں اُن کو اپنے کام میں کبھی سستی نہیں رہتی عدد شیطان سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا پس خدا سے سوال ہے کہ ہم کو اور سب کو اپنی سایہ رحمت میں رکھ کر شر شیطان سے بچاوے کیونکہ بدون مدد خدا شیطان پر کسی کو غلبہ نہیں ہو سکتا پھر شاہزادہ نے کہا اور کہی بلوہر نے کہا عادل وہ ہے جو دوسرے کے مقابلہ میں اپنے نفس سے انصاف کرا دے ظالم وہ ہے جو اپنے ظلم کو انصاف اور دوسرے کے انصاف کو ظلم جانے عاقل وہ ہے جو انتظام آخرت کا دنیا میں نیکی سے کرے بے عقل وہ ہے

کہ دنیا کے کام میں مصروف رہے اور اُس کو مضبوط پکڑلے اور رات دن اپنی عمر دنیا کے جمع کرنے میں خرچ کرے
اور گناہ اس کا کام ہو سعادت مند وہ ہے جس کی عاقبت بخیر ہو شقی وہ ہے جس کا ختم اعمال ناراضی خدا پر ہو اور نیک کو برا
نہ جانو چاہے برا آدمی کرتا ہو اور کام بد کو اچھا نہ جانو چاہے نیک آدمی کرتا ہو جو شخص حکم خدا کی تعمیل پوری کرے دین میں
سچا رہے اور گناہ اور اعمال بد سے دور رہے وہ فرمانبردار ہے حسنات وہ ہے جو قول و فعل میں سچی نیت ہو قول و فعل میں نیت
بد ہو وہ سیئات ہے میانہ روی ارادہ و ہمت میں سچائی نیت ہے ہمیشہ زوال و فنا دنیا کو سمجھنا اور جو کام باعث ناراضی خدا ہو
اُس کو چھوڑ دینا میانہ روی ہے شاہزادہ نے کہا اے حکیم اچھی طرح سنو میرے سوال کو جس میں مجھے سب سے زیادہ
فکر ہے بعد اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آگاہ کیا اپنی مہربانی سے وہ باتیں جس کو میں نہیں جانتا تھا اور مجھے دین کی
چند باتیں بتلائیں کہ جس کو میں نہ جانتا تھا اور سکھلائیں مجھے وہ بات جس کے جاننے کی مجھے امید نہ تھی بلوہر نے کہا پوچھو
جو چاہو شاہزادہ نے کہا خبر دیجئے آپ مجھے اس شخص کے حال سے جو لڑکپن سے بادشاہ ہو اور بت پرستی کی لذت دنیا میں
پلا عیش اور آرام میں پڑا ہو کر بڑھاپے میں پہونچا اپنی تمام عمر میں خدا کو نہ پہچانا ایک ساعت لذت اور شہوت دنیا سے باز
نہ رہا بلکہ اس کی نیت ہمیشہ ہر طرح کی لذت دنیا کی اور مال اسباب دولت کے جمع کرنے میں مصروف رہی ہو اپنی عقل کو سب
کے عقل سے بڑھ کر جانے اور جس قدر عمر بڑھتی جاوے حرص اس کی ان باتوں میں زیادہ ہو کام دنیا میں دیوانہ بنا ہو
دین جھوٹا اس کے نزدیک سچا ہے اپنے دین کے جھوٹوں کو سچا جانے انکو دوست رکھے آخرت جو باعث نجات ہے
اس سے غافل رہے اپنے سنگدلی سے خراب نیت سے نیک کو بد بد کو اچھا سمجھے اہل دین سے عداوت رکھے بلکہ اپنے ملک
سے نکالدے کچھ اگر ہیں تو وہ خوف سے حق بات نہیں کرتے چھپے ہیں اور انتظار میں ہیں کہ خدا امر دین کو رواج اور قوت دے
تو ظاہر ہوں آیا ایسے آدمی کو بھی امید ہے کہ آخر عمر میں یہ سب برائیاں چھوڑ کر حق کی طرف رغبت کرے نجات پاوے اور
جو گناہ کیا ہے وہ بھی جانے گناہ اس کا معاف ہو کر عاقبت بخیر ہو بلوہر نے کہا بتلاؤں تجھے یہ سوال کس کے لئے ہے
شاہزادہ نے کہا جو عقل تجھے خدا نے دی ہے اس سے یہ بات جان لینا کچھ مشکل نہیں ہے بلوہر نے کہا اس حالت کا تیرا
باپ ہے اور تو نے یہ سوال محبت پدری سے کیا ہے چاہتا ہے کوشش کر کے اس کو راہ حق پر لاوے کیونکہ لڑکے پر باپ کا بہت
حق ہے تو ڈرتا ہے کہ ایسا نہ ہو تیرا باپ اس عذاب میں جس کا خدا نے وعدہ کیا ہے گرفتار ہو شاہزادہ نے کہا ٹھیک
پس جو کچھ اس معاملہ میں میرے باپ کے نسبت آپ کو بطریق شرع معلوم ہو بیان کیجئے میں ڈرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو اسے
موت آجاوے افسوس و شرمندگی عذاب میں گرفتار ہو پھر اس وقت کا افسوس شرم کچھ کام نہ آوے نہ مجھ سے کچھ فائدہ
ہو پہونچ سکے پس اس معاملہ میں مجھے تسلی دیجئے کہ میرے دل سے فکر لے کیونکہ میں متردد ہوں کوئی علاج نہیں
جانتا بلوہر نے کہا اس معاملہ میں میری سمجھ ایسی ہے کہ خدا اپنی رحمت سے کسی کو محروم یا نا امید نہیں کرتا امید ہدایت
سب کے لئے ہے اگرچہ بہت بڑا ظالم بدکار گمراہ ہو کیونکہ خدا نے اپنی رحمت و مہربانی کی تعریف کی ہے کل
گناہ گنہگاروں کا توبہ اور استغفار سے معاف کرتا ہے نقل ہے کہ گذشتہ زمانہ میں ایک بادشاہ تھا عقل اور علم اس کا
مشہور رعیت پر بہت بڑا مہربان تھا قضاء الٰہی سے مر گیا رعیت اس کے رنج میں پریشان ہوئی بادشاہ کے کوئی لڑکا

نہ تھا مگر ایک عورت حاملہ تھی منجم اور کاہنوں نے کہا کہ اُس کے لڑکا ہوگا اس وجہ سے رعیت نے دوسرا بادشاہ نہ بنایا
لڑکے کے ہونے کے منتظر رہے وزیروں نے سلطنت کا انتظام ویسا ہی رکھا جیسا کہ بادشاہ کے حیات میں تھا
پس منجموں کے کہنے موافق لڑکا پیدا ہوا رعایا سردار ملازم لڑکے کے پیدائش سے بہت خوش ہوئے ایک سال تک
ناچ باجہ رنگ خوشی خلاف شرع کے کیے اُس ملک میں جو لوگ خدا دوست راہ حق کے جاننے والے تھے کہنے لگے کہ خدا
نے یہ لڑکا اپنی مہربانی سے دیا ہے مگر تم لوگوں نے خدا کے حکم کے خلاف گناہ اور بیجا کاموں میں اُس کے شکریہ کو
ادا نہ کیا فعل ناجائز برخلاف شرع کرکے شیطان کو خوش کیا خدا کو ناراض کیا سب نے کہا یہ لڑکا مہربانی خدا سے ہوا ہے
ہم لوگ اس کا یقین کرتے ہیں علماء نے کہا جب کہ تمھیں یقین ہے یہ لڑکا مہربانی خدا سے ہوا ہے تو پھر خدا کو ناراض
کرکے اُس کے دشمن شیطان کو کیوں خوش کیا رعیت نے کہا اے صاحبو اب جو کچھ تم کہو اور بتلاؤ ہم اُس طرح پر عمل
کریں علماء نے کہا یہ برے کام جو شیطان کے خوشی کے لئے ہیں اس کو چھوڑ کر عبادت اور زہد سے خدا کا شکریہ ادا
کرو تا کہ خدا تمہارے گناہوں کو معاف کرے رعیت نے کہا جس طرح پر آپ کہتے ہیں ہم لوگوں کو اس قدر قوت نہیں
ہے کہ ایسی عبادت کرسکیں علماء نے کہا شیطان کے خوشی کے لئے گناہ کرنے میں تمھیں قوت تھی اور خدا کی عبادت
میں مجبوری ظاہر کرتے ہو رعیت نے کہا شہوت نفس اور مکروہات دنیا ہم پر غالب ہیں قوت دی ہیں جس سے فعل
ناجائز میں ہم مستعد رہے اور کار خیر میں ہماری نیت کمزور ہے اس سبب سے عبادت خدا میں مجبور ہیں پس ہمارے
اوپر مہربانی کیجیے اور تھوڑی تھوڑی عبادت خدا ہم کو بتلائیے زیادہ بوجھ عبادت کا ہم پر نہ رکھیے تو علماء نے
کہا اے بیوقوفو اولاد اہل جہالت اور گمراہوں کے ہو اور وہ بدبختی اور گمراہی تم کو سہل ہے اور دونوں جہان کی نیکی تمھیں
بوجھ ہے رعیت نے کہا اے علماء و حکماء و صلحا ہم تمھارے ملامت سے خدا کی بخشش کے درگاہ میں پناہ لیجاتے ہیں
پس ہمارے سستی کی مذمت نہ کرو اور جہالت سے مثال نہ دو کیونکہ ہمارا خدا رحیم بخشنے والا ہے اگر ہم اُس کی اطاعت
کریں گے تو وہ ہمیں بخشدیگا پس ہم خدا کے عبادت میں اُسی قدر زمانہ کوشش کریں گے جس قدر ہم نے اُس کے خلاف
حکم خواہش نفس سے گناہ کیا ہے امید ہے کہ خدا ہم کو بخشدے اور ہمارے آرزو کو پورا کرے جیسا کہ ہم کو نیستی سے
ہستی میں لایا ہے رعایا کے اس گفتگو سے علماء کو ان کے نیت کی درستی کی تصدیق ہوئی اور ان کے کہنے
سے راضی ہوئے پس ایک سال تک رعایا نے روزہ رکھا عبادت کی راہ خدا میں مال خرچ کیا جب ایک سال اس
طرح پر گذرا تو کاہنوں نے کہا رعیت کے اس فعل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکا آدھی عمر گناہ اور بیجا کاموں میں بسر
کرے گا اور آدھی عمر عبادت و ریاضت میں بسر کریگا علاوہ اس کے اس لڑکے کی پیدائش کے وقت میں زہرہ و
مشتری دونوں کا دخل تھا زہرہ سے ناچ رنگ اور بیجا کام متعلق ہیں اور مشتری سے عبادت اور زہد متعلق ہیں
پس وہ لڑکا جوان ہوا بادشاہ ہوا النشاء جوانی اور مستی سلطنت حکومت میں ظلم فساد کھیل کود میں مصروف ہوا
جو لوگ اس کے اس فعل سے راضی ہوتے اور ساتھ دیتے اُن سے وہ خوش ہوتا اور جو شخص اس فعل ناجائز سے
منع کرتا اسے دشمن رکھتا اور اپنی طاقت اور ہمت اور بہادری اور دلیری اور تندرستی اور دشمنوں پر فتح یابی سے

مغرور ہو کر کوئی ایسا کام بیجانہ تھا جس کو نہ کیا ہو اور کوئی آرزو نہ تھی جو اُسے میسر نہ ہوئی ہو اور جو کچھ چاہا وہ کیا
یہان تک کہ اُسکی عمر بتیس سال کی گذری بہت سی دختران سلاطین زوجیت میں اور کثرت سے پسران امرا
خدمت میں خوبصورت لونڈیان اور نفیس گھوڑے بہت تھے ایک روز حکم دیا کہ ایک جگہہ ایک سو بیس گز لمبا ساٹھ گز
چوڑا امکان بنایا جاوے جس کی زمین سونے کی ہو اور اس میں جواہرات جڑے جاویں اس کی چھت اور دیوار
بھی سونے کی ہو اُس میں بھی زمرد و قسم قسم کے جواہر موتی لگائی جاوین اُس پر جڑاؤ بچھونا بچھایا جاوے
اور جو کچھ جواہرات نامی یا کہ سامان عمدہ خزانہ میں ہون وہ سب اُسی جگہہ رکھے جاوین عورتیں اور لونڈیان آراستہ
ہو کر مقام مناسب مین بیٹھیں اور کل سامان خزانہ وغیرہ اپنے اپنے موقعہ سے رکھا جاوے اور وزیر سردار امیر
حاکم عمال منشی سپاہی پیادہ جملہ ملازمان فوجی اور ملکی معہ ہاتھی گھوڑا وغیرہ سجکر کھڑے ہون غرض یہ تھی کہ کسی
مقام بلند سے یہ سب سامان دیکھکر طبیعت کو خوش کرے جب یہ انتظام ہو گیا تو لباس شاہی پہن کر ٹوپی جڑاؤ سر
پر رکھ کر تخت پر گیا اور سب سامان دیکھ کر خوش ہوا اور جب ملازم اور لشکر کی نظر اُس کے اوپر پڑی تو سب نے
جھک کر سلام کیا اور سجدہ میں گر پڑے بادشاہ نے اپنی کثرت سپاہ اور ملازم اور سامان کو دیکھ کر اپنے کسی غلام
سے کہا سب کو دیکھ چکا اب آئینہ لا تو اپنی شکل اور خوبصورتی اور سجاوٹ دیکھوں جب آئینہ آیا اور اپنی
شکل دیکھنے لگا تو دیکھتا کیا ہے کہ کل سیاہ بالوں کے درمیان میں ایک بال سفید جیسا کہ بہت سے سیاہ
کوے کے درمیان میں ایک سفید کوا ہو نظر پڑا یہ بال سفید دیکھتا تھا کہ بادشاہ کانپ گیا خوف کھا گیا اثر رنج و
غم اس کے چہرہ پر ظاہر ہو گیا خوشی اُس کی رنج سے بدل گئی اپنی عقل سے سمجھا کہ یہ سفید بال اِس بات کی خبر
دیتا ہے کہ جوانی آخر ہوئی بڑھائی آئی اور یہ سب سلطنت اور آرام ہاتھ سے جاتا رہیگا زوال آجاوے گا
موت قریب ہے جس کو کوئی روک نہیں سکتا قلعہ فوج خزانہ کوئی کام نہ آویگا سب کنارہ ہو جاوینگے جس
بادشاہ کو لوگون نے پکڑ کر تخت پر لیجا کر بٹھایا تھا وہ خوف کھا کر تخت سے اتر کر پیدل ننگے پیر بھاگا اور اپنے کل
ملازمون کو بلا کر پوچھا کہ اے لوگو ہم تمہارے کیسے بادشاہ تھے اور تمہارے ساتھ کیسا برتاؤ کیا اور کیا سلوک
کیا سب نے کہا آپ ہمارے اچھے بادشاہ اور غریب پرور تھے سب طرح کی مہربانی کرتے تھے آپ کے احسان
کا شکریہ ہم ادا نہیں کر سکتے بادشاہ نے کہا باوجود اس کے کہ تم لوگ اس کثرت سے ہو مگر ہمارے دشمن کو جس اتے
ہمارے مکان میں دخل کر لیا کچھ انتظام نہ کیا حالانکہ تم لوگ اسی لئے تھے سب نے کہا حضور وہ دشمن کہاں ہے
ہم لوگ اس کو دیکھ سکتے ہیں یا کہ نہیں بادشاہ نے کہا وہ خود نظر نہ آویگا البتہ اُس کے اثر و علامت کو دیکھ سکوگے سب
نے کہا ہم لوگ دشمن کے دور کرنے کو تیار ہیں عاقل اور حکیم بہت ہیں دشمن کو دکھلا دیجئے تو اُسے نکالدیں بادشاہ
نے کہا ہم نے دھوکا کھایا تم لوگوں کو بطور بھائی عزیز لڑکے کے سمجھا اپنی دولت تمہیں کھلادی اور اپنے حفاظت
کے لئے تم لوگوں کو شہر اور قلعہ بنوادئے ہتھیار دی مگر تم لوگوں نے کچھ خبر نہ لی اگر تم لوگ اسکے دور کرنے کی
قوت نہیں رکھتے تو ہم نے غلطی کی جو تم سے ایسی امید رکھی اور اگر تم لوگ قوت رکھتے ہو اور نہیں روکا تو تم لوگ

نمک حرام اور دشمن ہو سب نے کہا جو دشمن ہمارے نظر سے گذرے اس کو ہم تلوار و بندوق تیر سے ہٹا سکتے ہیں
اور جس دشمن کو ہم آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے اس کے دور کرنے کی طاقت ہم لوگوں میں نہیں ہے بادشاہ نے کہا
ہم نے تمھیں دشمن کے دور کرنے کے لیے رکھا ہے یا نہیں کہا ہاں بادشاہ نے کہا جو دشمن ہم کو نقصان پہونچاوے
اس کو روک سکتے ہو یا کہ جو نقصان نہ پہنچاوے اس کو کہا جو دشمن حضور کو نقصان پہنچاوے اس کو بادشاہ نے کہا
ہر دشمن نقصان پہنچانے والے کو روک سکتے ہو یا کہ کسی کو نہیں جواب دیا ہاں سب دشمن کو روک سکتے ہیں بادشاہ
نے کہا یہ سفید بال موت کا قاصد آیا ہے اور کہتا ہے کہ تیری بادشاہی نہ رہیگی اور جو آباد کیا ہے ویران ہو جاوے
گا جو مکان محل بنوایا ہے سب گر جاویگا اور جو کچھ جمع کیا ہے سب لٹ جاویگا دشمن تیرے خوش یار تیرے حیران
ہوں گے لشکر تیرا تجھے چھوڑ دیگا عزت تیری نہ رہیگی لڑکے تیرے یتیم ہونگے بھائی عزیز تیرے تجھے روئیں گے
تجھے تنہا قبر میں بند کر دیں گے بدن تیرا سڑ جاویگا کیڑے کھائیں گے تیرے مکان میں تیرا دشمن بیٹھے گا تجھے
کوئی یاد بھی نہ کرے گا سب نے کہا ہم آپ کو آدمی جانور سے بچا سکتے ہیں بڑھاپے موت زوال سے نہیں بچا سکتے
ور نہ اپنے اوپر سے انھیں ٹال سکتے ہیں بادشاہ نے کہا آخر کوئی علاج ہے کہا کوئی علاج نہیں ہے بادشاہ نے
کہا اس سے چھوٹے دشمن کو ہٹا سکتے ہو پوچھا وہ کون ہیں کہا درد رنج پوسے یہ امور تقدیر الہی ہیں ان کو دوسرا
نہیں روک سکتا بادشاہ نے کہا جب کہ تم لوگ تقدیر الہی کو روک نہیں سکتے تو پھر کیا فائدہ ہم کو تم سے پہونچے گا
سب نے کہا ہم لوگ حکم خدا کے دور کرنے کی طاقت نہیں رکھتے آپ کو خدا نے توفیق حق دی ہے کہی اب کیا ارادہ ہے
بادشاہ نے کہا ہمارا ارادہ ہے کہ تمھارے عوض دوسرے لوگوں سے تعلق پیدا کریں جو ہمارے ساتھ ہمیشہ رہیں
اور اپنے وعدہ کو پورا کریں موت کے بعد بھی ہمراہ رہیں زندگی ہیں ہم سے علحدہ نہ ہوں اور کوئی ہم کو نقصان نہ
پہنچا سکے جس کام کے کرنے میں لوگ عاجز ہیں وہ ان کے اختیار میں ہے سب نے کہا وہ کون ہے بادشاہ نے کہا
جن کو تمہاری دوستی میں بھلا دیا کبھی یاد نہ رکھا سب نے کہا اپنی پرانی مہربانی ہم سے دور نہ کیجیے ہمارے اور ان کے
دونوں کے ساتھ دوستی رکھیے بادشاہ نے کہا تم لوگ پابند حرص اور خواہش دنیا کے ہو تم ہمارے حکم حق کی تعمیل نہ
کروگے سب نے کہا اے بادشاہ جیسے آپ پہلے تھے اب نہ رہے ایسا ہی ہم لوگ بھی پہلے کے موافق نہیں ہیں
بادشاہ نے کہا جب تک تم لوگ ہمارے حکم حق کی تعمیل کروگے تو ہم تمھارے ساتھ ہیں اگر نہ کروگے تو الگ ہو
جاویں گے بس اس شرط پر بادشاہ امر حق اور خدا پرستی پر بادشاہت کرتا رہا سب حکم کے تعمیل میں رہے اور ملک و
سپاہ بھی زیادہ ہوئی تیس سال اور بادشاہی کی کل چونسٹھ برس بادشاہی کی آدھی عمر ظلم اور فساد سے آدھی عمر خیر
اور خوبی صلاح سے اور نیکی سے گذری نعمت دونوں جہان جس کو کہتے ہیں وہ اس بادشاہ کو حاصل ہوئی ابودوست
نے کہا اس قصہ سے میری طبیعت بہت خوش ہوئی کوئی ایسا اور قصہ کہیے بلوہر نے کہا نقل کرتے ہیں کہ ایک بادشاہ
تھا فاسق تھا اس کی رعیت تنگی اور پریشانی میں تھی اس کے دشمن اس پر زور آور تھے بادشاہ کے ایک لڑکا تھا
بہت ہی سنجیدہ طبیعت پرہیزگار خدا پرست اور رعیت دوست تھا رعیت کو بھی خدا پرستی پر مائل کرتا تھا یاد

خدا پر سب کو ہدایت کرتا تھا کل کاموں میں خدا سے پناہ و مدد چاہتا تھا اور خدا سے عہد کیا کرتا تھا کہ اپنے عہد حکومت
میں پوری ہی اطاعت خدا کریگا جب اُس کا باپ مر گیا اور خود بادشاہ ہوا عیش آرام حکومت بادشاہی ملک آبادی
خزانہ سپاہ اُس کے ہاتھ میں آیا تو یہ سب باتیں اور سامان اُس کے گمراہی کی باعث ہوئیں خدا کو بھول گیا جو کوئی
اُس کے خلاف ہوتا اُسے قتل کرتا اس حال میں بادشاہی اُس کی طول کو پہنچی دن بدن فساد رعیت میں زیادہ ہوا دین
حق کا مطلق وہاں نام نہ رہا اور جو کچھ جھوٹ یا ظلم وہ کرتا تھا یا کہتا تھا اس کی سب تعمیل کرتے تھے تمام گمراہی پھیل گئی یہاں
تک کہ سب رعایا اور ملازمان کی اولاد جہالت اور گمراہی میں پرورش پاکر جوان ہوئی خدا کی عبادت بالکل اُن کے
درمیان سے اُٹھ گئی نام خدا کسی کو یاد نہ رہا بلکہ اس بادشاہ کو سب اپنا خدا جانتے تھے حالانکہ اُس بادشاہ نے اپنے
باپ کے وقت میں جب کہ خود لڑکا تھا خدا سے وعدہ کیا تھا کہ جب وہ بادشاہ ہوگا ایسی عبادت خدا کرے گا کہ کسی
پہلے بادشاہ نے نہ کی ہوگی مگر جب بادشاہی میں پہنچا غرور بادشاہت نے اس وعدہ اور نیت کو بھلا دیا مستی حکومت
نے ایسا بیہوش کیا کہ آنکھ حق کی طرف سے بالکل بند ہوگئی اس کے اور امیروں کے درمیان ایک مرد صالح تھا اُس
کی قدر اور عزت بادشاہ کے نزدیک بہت زیادہ تھی اس مرد کو یہ گمراہی بادشاہ کی ناگوار تھی چاہتا تھا کہ بادشاہ کو وہ
وعدہ جو لڑکپن میں خدا سے کیا ہے یاد دلائے مگر بادشاہ کے ثروت و حکومت سے ہمت نہ پڑتی تھی اور اہل دین میں سے
سوائے اُس کے یا ایک اور شخص جس کو اور کوئی نہ جانتا تھا چھپا تھا تیسرا کوئی نہ تھا پس ایک دن مرد صالح
نے جرأت کر کے ایک پرانے مردہ کا کلہ اوٹھا کر اپنے کپڑوں میں لپیٹ کر لایا اور بادشاہ کے پاس داہنے طرف بیٹھ گیا اور
پھر اپنے کپڑے سے سر کو نکال کر آگے رکھ لیا اور پیر سے کچل کر باریک کر دیا ہڈیوں کے ٹکڑوں سے تمام مجلس کو گندہ
کر دیا بادشاہ یہ حرکت دیکھ کر بہت غصہ میں آیا حاضران دربار حیران ہوئے جلاد تلوار کھینچکر حکم بادشاہ منتظر ہوے کہ
حکم قتل کا دیتا ہی ہے مگر بادشاہ نے باوجود اس غصہ کے صبر کیا حکم قتل نہ دیا کیونکہ اُس زمانہ کے بادشاہوں کا یہ
دستور تھا کہ باوجود غرور اور گمراہی کے نہایت بردبار ہوتے تھے اس وجہ سے کہ امیر کے ساتھ سختی کرنی رعایا کے بد
دلی کا اور ملک کے ویرانی کا باعث ہے بادشاہ مجلس سے اُٹھ گیا پھر دو روز برابر مرد نے ایسا ہی کیا مگر بادشاہ
چپ رہتا جو تھے روز پھر مرد نے سر کے ساتھ حسب مذکورہ حرکت کی پھر ایک ترازو نکال کر اس کے ایک پلڑے
میں ایک روپیہ رکھا دوسرے پلڑے میں مٹی رکھ کر تولی اور وہ مٹی اٹھا کر کچھ اُس سر کے آنکھ میں کچھ منہ میں
ڈالدی یہ حالت دیکھ کر بادشاہ بیتاب ہوگیا طاقت صبر کی نہ رہی بولا میں جانتا ہوں کہ یہ جرات اور گستاخی
تجھے اسوجہ سے ہوئی جو میرے پاس سب سے زیادہ دوست ہے اور تیرے ساتھ اکثر درگذر کرتا ہوں علاوہ
اس کے معلوم ہوتا ہے کہ اس فعل سے تجھے کوئی غرض ضرور ہے مرد صالح سجدہ میں گر پڑا اور بادشاہ کے پیر کو چوم کر
کہا اے بادشاہ ایک ساعت ہمارے طرف مخاطب ہو کر سنو تو ایک بات حکمت کی کہوں کیونکہ حکمت کی بات مثل تیر
کے ہے کہ اگر تیر نرم زمین پر پہنچا تو گڑ گیا اور اگر زمین سخت ہے تو باہر گر پڑتا ہے ایسا ہی کلام حکمت اگر عقلمندی اور
نیک نیتی سے سنا جاوے تو اثر کرتا ہے اور اگر لاپرواہی سے سنے تو اثر نہیں کرتا یوں ہی کلام حق مثل پانی کے ہے

جیسے کہ پانی اگر اچھی نرم زمین پر برسا تو اس سے درخت جما پھل پھلے اور اگر پانی زمین کھاری یا کنکریلی پر برسا تو بہ گیا
وہاں کچھ نہ جما اور آدمی کی حرص اور خواہش مختلف ہیں اور دل میں عقل اور ہوس سے باہم بحث ہوتی ہے پس اگر ہوس
عقل پر غالب ہوئی تو کام نیک اور بات نیک کو منظور نہیں کرتی اور اگر عقل ہوس پر غالب ہوئی تو حرص حسد اور برائیاں اور
ہر طرح کے گناہوں سے باز رہتا ہے اے بادشاہ لڑکپن سے اب تک میں نے عقل اور علم کے سیکھنے میں بہت
کوشش کی اور سیکھی اور ہر بات کو دریافت کی ایک روز میں بادشاہوں کے قبرستان میں گیا وہاں اس سر کو پایا چونکہ
بادشاہوں سے مجھے زیادہ محبت ہے اس سر کو دھڑ سے الگ مٹی میں لپٹا ذلت میں پڑا دیکھ کر افسوس کیا اور
اُٹھا لایا مکان میں بستر ریشمی پر رکھا گلاب کیوڑا چھڑکا دل میں خیال کیا کہ اگر یہ سر کسی بادشاہ کا ہے تو یہ خدمت میری
اثر کریگی خوبصورتی جوانی پھر آجاویگی اور اگر سر کسی فقیر غریب کا ہے تو ایسا ہی رہے گا پس بہت دنوں تک میں نے
اس سر کی خدمت و عزت کی مگر کچھ حاصل نہ ہوا جیسا تھا ویسا ہی رہا تب میں نے اپنے ایک غلام سے جو سب غلاموں
میں بے قدر ہے اُس کو حکم دیا کہ جہاں تک ہو اس سر کے ساتھ بے عزتی کر غلام نے میرے حکم کے موافق لات
جوتہ سے بہت بے عزتی کی جب بھی کچھ اثر نہ کیا اور نہ کچھ ردوبدل ہوا میں نے سمجھا کہ عزت اور بے عزتی اس کے ساتھ
برابر ہے تب میں نے علما و حکما سے اس کے نسبت پوچھا اُن سے بھی کوئی جواب معقول نہ ملا چونکہ بادشاہ کو عاقل
صاحب حکمت جانتا ہوں اس لئے تیرے پاس لایا ہوں کہ اس سر کی حالت تجھ سے دریافت کروں مگر خوف
سے دریافت نہ کر سکا آخر تو نے خود دریافت کیا اس لئے عرض ہے کہ تبلا یہ سر بادشاہ کا ہے یا فقیر کا اور اپنے
دل میں میں نے سوچا کہ بادشاہوں کی آنکھ کسی چیز سے آسودہ نہیں ہوتی اُن کی حرص ہمیشہ بڑھتی رہتی ہے چاہے
تمام دنیا مل جاوے مگر اور زیادتی کی کوشش میں رہتے ہیں مگر اس سر کی آنکھ اور مونہ روپیہ بھر مٹی سے بھر گئی
اگر تو یہ کہے کہ یہ سر کسی غریب کا ہے تو میں ثبوت دیتا ہوں کہ بادشاہوں کے قبرستان سے اس کو لایا
ہوں ضرور یہ سر کسی بادشاہ کا ہے اس پر بھی یقین نہ ہو تو میں بہت سے سر بادشاہوں اور فقیروں کے لاتا ہوں
تو کوئی شرف اور عزت بزرگی بادشاہونکی معلوم کر کے مجھے تبلا دے اور اگر یہ کہتا ہے کہ بادشاہ کا سر ہے تو خیال کر
اے بادشاہ کہ یہ سر بھی کبھی مانند تیرے زینت اور عزت میں تھا جو آج اس حال کو پہنچا ہے پس میں نہیں چاہتا
کہ تو بھی کسی دن اس حال کو پہنچے اور پامال دوست دشمن کا ہو مٹی میں مل جاوے کیڑے تیرے بدن کو کھالیویں
جمعیت سے علحدہ ہو کر اکیلا ہو جاوے عزت سے بے عزت ہو اور تجھے ایک اندھیرے مکان میں کہ چار گز سے کم
ہو بند کر دیں تیری بادشاہی دوسرے کے قبضہ میں ہو تیری یاد سب کے دلوں سے دور ہو جاوے جس کو تو نے
عزت دی ہو وہ ذلیل ہو اور جس کو تو نے ذلیل رکھا ہو وہ صاحب عزت ہو دشمن تیرے خوش دوست تیرے پریشان
ہوں اولاد تیری یتیم ہوں عورتیں تیری محتاج ہوں اور دوسرا شوہر کریں یہ باتیں سن کر بادشاہ نے رو دیا مرد
صالح نے بہت سی باتیں اس طرح کی کیں بادشاہ بولا خدا تجھے بدلا نیک دے تو نے اچھی نصیحت کی اور یہ گروہ جو
میرے گرد جمع ہے خدا ان کو بلا میں گرفتار کرے پس بادشاہ نیک کام کی طرف متوجہ ہوا انجام اس کا بخیر ہوا

یوذاسف نے کہا اور کہیے اے حکیم۔ بلوہر نے کہا پہلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا اس کے کوئی لڑکا نہ تھا اُس
نے لڑکا ہونے کی بڑی فکر کی ہر طرح کا علاج کیا کچھ فائدہ نہ کیا آخر عمر میں ایک لڑکا ہوا جب چلنے کے قابل ہوا تو
ایک روز قدم اُٹھایا اور کہا قیامت کے دن کیا کرو گے جو اپنے اوپر ظلم کرتے ہو دوسرا پیر اُٹھایا اور کہا بڈھے ہو گے تیسرا
پیر اُٹھایا اور کہا مرو گے یہ باتیں کہکر اپنی حالت لڑکپن میں ہو کر لڑکوں میں کھیلنے لگا بادشاہ یہ حال دیکھ کر متفکر ہوا نجومی
کاہن عالم کو بلا کر یہ حال بتلایا اور ان سے کہا کہ مجھے اس لڑکے کے ستاروں کی حالت سے خبر دو اس بھید کے
دریافت کرنے میں کسی کی عقل کام نہ آئی مگر ایک نجومی بولا کہ یہ لڑکا پیشوائے دین اور عباد ہوگا لڑکے کو بادشاہ نے
دایہ کے سپرد کیا اور بڑی حفاظت و نگہبانی میں رکھا ہر وقت آدمی ساتھ رہتے کبھی اکیلے نہ رہنے پاتا یہاں تک کہ
جوان ہوا ایک روز سب ملازموں کو غافل پاکر بازار کی طرف گیا دیکھا ایک مردہ پڑا ہے پوچھا یہ کیا ہے کہا مر گیا ہے پوچھا
پہلے کیسے تھا کہا اچھا تھا تندرست تھا کھاتا تھا پیتا تھا چلتا پھرتا تھا پوچھا کیوں مرا کہا بڈھا ہو گیا تھا عمر گذر گئی وہاں سے
آگے چلا دیکھا ایک بڈھا جاتا ہے پوچھا یہ کیا ہے کہا یہ مرد ضعیف ہے عمر زیادہ ہو گئی ہے اس کے عضو کمزور ہو گئے ہیں
پوچھا پہلے یہ لڑکا تھا اور اب ایسا ہوا ہے سب نے کہا ہاں وہاں سے آگے چلا دیکھا ایک بیمار پڑا ہے پوچھا یہ کیا ہے
کہا بیمار ہے پوچھا پہلے کیسے تھا کہا تندرست تھا بولا ایسی حالت میں تمام دنیا پاگل ہو گئی ہے جو انجام نہیں سوچتی اس
عرصہ میں نوکر لوگ ڈھونڈھتے ہوئے آئے اور شاہزادہ کو پکڑ لے گئے جب شاہزادہ مکان میں پہونچا پلنگ پر لیٹ گیا چھت کی
لکڑیوں پر نگاہ کی دیکھ کر پوچھا یہ کیا چیز ہے کہا گیا کہ لکڑی ہے پوچھا پہلے کیسے تھی کہا پیڑ تھا کاٹا گیا اور شہتیر بنائی گئی اس
درمیان میں بادشاہ کا آدمی شاہزادہ کی حالت دریافت کرنے آیا سب نے کہا باتیں فکر کرتا ہے مگر مثل دیوانہ کے کرتا ہے
بادشاہ نے پھر علما نجومی کو بلا کر پوچھا کسی نے کچھ نہ بتلایا وہی منجم پھر بولا کہ یہ لڑکا پیشوائے دین اور عباد کا ہوگا
صلاح ہوئی کہ اس لڑکے کا بیاہ کر دیا جاوے تلاش کی گئی کوئی عورت خوبصورت نو عمر سے نکاح کیا اور بادشاہ
نے اُس عورت سے کہا میرے صرف یہی ایک لڑکا ہے دوسرا نہیں ہے تو جب اُس کے پاس جاوے تو مہربانی
اور خوشامد سے اپنی طرف مخاطب کرے پس جب رات ہوئی اور وہ عورت اور شاہزادہ یکجا ہوئے تو عورت بہت
بڑی مہربانی سے پیش آئے اور لیٹ گئے پردہ شرم ہٹا دیا شاہزادہ نے کہا رات بڑی ہے وقت صحبت بہت ہے خدا
تجھے مبارک کرے صبر کر کھانا کھالیں اس کے بعد صحبت میں مشغول ہوں پس شاہزادہ کھانا کھانے لگا اور عورت شراب
پینے لگی یہاں تک کہ شراب پی کر مست ہو گئی بیہوش ہو کر سو گئی شاہزادہ چوکیداروں کو غافل پاکر عورت کو سوتی
چھوڑ کر گھر سے نکل کر شہر میں اپنے ایک دوست کے پاس پہونچا اس کا کپڑا خود پہنا اس کو ساتھ لیا اور دوسرے
ملک کو چلدیا اور تمام رات راستہ چلا صبح ایک جنگل میں چھپ رہا اور یہاں صبح عورت کے پاس خدمتگار لوگ آئے
پوچھا شاہزادہ کہاں ہے بولی ابھی میرے پاس تھا میں سو گئی معلوم نہیں کہاں گیا اور شاہزادہ اپنے دوست
کو لئے تمام رات چلتا تھا دن میں چھپ رہتا تھا یہاں تک کہ ایک دوسرے شہر میں پہونچا وہاں کے بادشاہ کی لڑکی
بہت خوبصورت تھی مگر اُس کا قول تھا کہ شوہر اپنے پسند سے کروں گی اسی لئے ایک مکان بلند میں جھروکہ کے

سامنے بیٹھی رہا کرتی تھی اس شاہزادہ کو دیکھ کر بھڑک گئی حالانکہ شاہزادہ پھٹا پرانا لباس پہنے تھا مگر نور نجابت اُس کے پیشانی سے ٹپک رہی تھی شاہزادی اس کے دریائی محبت میں ڈوب گئی اپنے ماں باپ کو اطلاع دی کہ اگر شادی کروں گی تو اس جوان سے کروں گی بادشاہ بیگم نے کوٹھے پر آکر دیکھا پھر بادشاہ اپنا کپڑا بدلکر بازار میں شاہزادہ کے پاس گیا پوچھا تم کون ہو کہاں سے آئے ہو شاہزادہ نے کہا کیوں پوچھتے ہو کیا مطلب ہے میں غریب اور مسافر ہوں بادشاہ نے کہا آپ غریب نہیں معلوم ہوتے آپ اس شہر کے لوگوں میں سے نہیں ہیں شاہزادہ نے کوئی معقول جواب بادشاہ کو نہ دیا بادشاہ چلا آیا اور سپاہی بھیجکر شاہزادہ کو طلب کیا سپاہی جا کر پکڑ لائے بادشاہ نے کرسی پر بٹھلایا لڑکی اور عورت کو پردہ میں بٹھلایا شاہزادہ سے کہا میری لڑکی اب تک بغیر مرد کے ہے عاقل اور ہوشیار ہے خوبصورت ہے آپ کو پسند کیا ہے شادی کر لیجیے میں آپ کو اس قدر مال دونگا جس سے آپ امیر ہو جاویں گے شاہزادہ نے کہا مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے کہیے تو ایک مثل بیان کروں بادشاہ نے کہا کہیے شاہزادہ نے کہا کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ کا لڑکا اپنے کسی دوست کے یہاں دعوت کھانے گیا رات کو کھانا اور شراب میں مشغول ہوا اُس کے ساتھی شراب پی کر بیہوش ہو گئے شاہزادہ بھی بیہوشی میں آدھی رات اپنی معشوقہ کے ملنے کے خیال میں اکیلا گھر کی طرف چلدیا راہ میں ایک سڑی ہوئی بدبودار لاش ملی سمجھا کہ میری معشوقہ ہے اور اُس کے بدبو کو عطر و گلاب سمجھا تمام رات اُس لاش سے لپٹا رہا صبح ہوتے جب نشہ اترا اپنی حالت دیکھی کہ سڑی لاش سے لپٹا رہا کپڑہ تمام خون پیپ میں تر ہے بھاگا اور مکان میں جا کر غسل کیا لباس بدلا اور دل میں شرم اور افسوس کیا خدا تجھے عمر دے اے بادشاہ بتلا کہ ایسی حالت میں وہ شاہزادہ جان بوجھ کر پھر کبھی ایسی حرکت کرے گا بادشاہ نے کہا کبھی نہیں شاہزادہ نے کہا میری حالت بھی ایسی ہی ہے بادشاہ بیگم اور لڑکی کی طرف متوجہ ہو کر کہا سنا بیگم بولی آپ نے ہمارے لڑکی کی خوبصورتی جیسی کہ ہے تعریف نہیں کی مجھے اجازت ہو تو بات کروں بادشاہ نے کہا اے شاہزادہ میری عورت نے آج تک مرد غیر سے بات نہیں کی مگر آپ سے بات کرنا چاہتی ہے شاہزادہ نے کہا اُسے اختیار ہے بیگم بولی اے شاہزادہ میری لڑکی ایسی لائقہ اور ہوشیار ہے جس کی تعریف بہت ہے اور وہ خوبصورتی خدا نے دی ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں تلاش سے دنیا میں شاید نہ ملے گی اگر آپ شادی کر لیں گے تو لوگ حسد کریں گے شاہزادہ نے کہا اے بادشاہ حکم ہو تو ایک مثل بیان کروں بادشاہ نے کہا کہو شاہزادہ نے کہا چند چوروں نے شاہی خزانہ میں سیندھ لگائی اندر گئے ایک سے ایک بڑھ کر مال دیکھا مگر ایک گھڑا سونے کا تھا جو ہیرا اور موتی جڑے تھے مہر لگی تھی اُس کو دیکھا تو آپس میں کہا جب کہ گھڑا اس عمدگی سے بنا ہے تو مال ضرور اس میں بہت اچھا اور قیمتی ہوگا اسی کو لے چلو جب اُس گھڑا کو اٹھا لائے جنگل میں لے گئے کوئی پاس سے نہ ہٹتا تھا ایک دوسرے کا اطمینان نہ کرتا تھا جب گھڑے کا منہ کھولا تو کوئی سانپ خونخوار اُس میں سے نکلے سب کو کاٹ کھایا خدا آپکی عمر بڑی کرے اے بادشاہ جو کوئی حال اُس گھڑے سے خبردار ہوگا کہیں کبھی اُس گھڑے کے پاس جاوے گا بادشاہ نے کہا کبھی نہ جاویگا شاہزادہ نے کہا یہی حال ہمارا ہے تب لڑکی نے کہا اے باپ اجازت ہو تو میں اس کے پاس آؤں اور بات کروں یہ میری شکل و خوبصورتی جو خدا نے مجھے دی

ہے دیکھیے یقین ہے کہ ضرور پسند کریگا بادشاہ نے شاہزادہ سے کہا کہ لڑکی نے اب تک کسی دوسرے کو اپنی شکل نہیں
دکھائی اور نہ کسی سے اب تک بات کی ہے چاہتی ہے کہ آپ کے مقابلہ میں آکر کچھ بات کرے شاہزادہ نے کہا اسکو اختیار
ہے پس لڑکی نکلکر آئی نہایت ناز وانداز سے ہنستی مسکراتی اور کہا اے شاہزادہ جو خوبصورتی بدن آنکھ خدا نے مجھ کو
دی ہے ابھی ثانی مجھے نظر نہیں آئی مگر میں تیرے اوپر عاشق ہوں تو مجھے ناپسند کر اور نہ مجھ سے انکار کرو اور یہ ظلم مجھ پر
نہ کر کہ تمام عمر تیرے فراق میں گھلوں مجھ سے نکاح کر لے شاہزادہ نے بادشاہ سے کہا اگر حکم ہو تو ایک مثل بیان
کروں بادشاہ نے کہا کہو شاہزادہ نے کہا ایک بادشاہ کے دو لڑکے تھے بادشاہ پر ایک دوسرے بادشاہ نے
چڑھائی کی اور شکست دیکر ایک لڑکے کو پکڑ لیگیا اور اپنے یہاں لیجاکر قید کر دیا اور حکم دیا کہ جو کوئی آوے اُس پر
ایک کنکر مارے اس حال سے وہ لڑکا بادشاہ کا بہت دن تک قید رہا پھر اس کے بھائی نے اپنے باپ سے کہا کہ مجھے
فکر ہے کہ اپنے بھائی کو جاکر چھڑا لاؤں اُس نے کہا اچھا ہے پس وہ دوسرا لڑکا بہت سامان ناچ باجہ گانیوالی طرح طرح
کی چیزیں سوداگری ہمراہ لیکر روانہ ہوا وہاں پہونچکر تمام سامان شہر میں کھولدیا لوگ مشغول ناچ باجہ تماشہ خرید مال
میں ہوئے خود چھپکر جہاں اسکا بھائی تھا آیا اور حسب معمول ایک کنکری اٹھاکر اُس نے بھی مارا اس کا لگنا
تھا کہ وہ لڑکا چلاکر بولا مجھے مار ڈالا چوکیدار دوڑکر جمع ہوئے اور کہا اب تک سیکڑوں کنکر پتھر کھایا کبھی نہ رویا
آج اس کے کنکر سے کیوں اُٹھا رو دیا اس نے کہا وہ انجان مجھے آشنا معلوم ہوتا ہے اُس روز اس کا بھائی چلا آیا دوسرے
روز اپنے نوکروں سے کہا آج سامان سستا بیچو چنانچہ سامان سستا بکنے لگا تمام شہر کے لوگ خریدنے لگے بھائی پھر چھپ
کر آیا اور قید خانہ میں جاکر اپنے بھائی کی زنجیر کاٹکر اور کندھے پر چڑھاکر شہر کے باہر لیگیا کئی روز دوا کیا جب
اوسے آرام ہوا چلنے لائق ہوگیا تو کہا کہ ہم نے دریا سے اترنے کے لئے کشتی گھاٹ پر لگادی ہے یہاں سے چلا جا
گھر پہنچ جاوے گا وہ لڑکا نکلکر چلا اتفاق سے راہ بھولگیا ایک کنواں میں گر پڑا اس کنواں میں بہت بڑا اژدہا تھا اور
کنواں میں ایک درخت تھا دیکھا اُس درخت پر بارہ غول رہتے ہیں اور درخت کے جڑ میں بارہ تلوار ننگی لگی ہیں اور
ضرورت ہے کہ درخت کے اوپر جاوے ورنہ اژدہا نگل جاویگا پس بہت سی کوشش کرکے جڑ کی تلواروں سے بچکر درخت
کے اوپر گیا اور کسی ڈال پر پہونچا وہاں پر غولوں کو بہت کچھ حیلہ وفریب سے راضی کرکے بچکر دریا کے کنارے پر پہونچا
کشتی پر سوار ہو کر مکان پہونچا بتلائے بادشاہ جس نے ایسی مصیبت سے نجات پائی ہوگی پھر جان بوجھ کر ایسی جگہ
پر جاوے گا بادشاہ نے کہا کبھی نہ جاوے گا شاہزادہ بولا کیفیت میری بھی اسی قسم کی ہے بادشاہ بیگم شاہزادی اپنے
امید سے ناامید ہوئے تب شاہزادہ کے دوستے شاہزادہ سے کان میں کہا اگر آپ اس لڑکی کو منظور نہیں کرتے تو
میری شادی اس کے ساتھ کرا دیجیے شاہزادہ نے کہا میرا دوست کہتا ہے کہ اس لڑکی کی شادی میرے ساتھ
کرا دے اے بادشاہ اس کی تمثیل یہ ہے کہ ایک آدمی کئی آدمیوں کے ساتھ ایک کشتی میں سفر میں روانہ ہوئے
اتفاقاً وہ کشتی ڈوب گئی وہ مرد بہ کر کسی جنگل میں دریا کے کنارے پر لگا وہاں بہت سے غول تھے غول کی لڑکی
اُس پر عاشق ہو گئی اپنے مکان میں لیگئی نکاح کرکے تمام رات اُس کے صحبت میں رہی صبح اُس مرد کو قتل کر گئے

آپس میں بانٹ کر کھالیا کچھ روز بعد ایک دوسرا آدمی جو اس حال سے آگاہ تھا وہ بھی وہاں پہنچ گیا غول کی لڑکی
نے اس کے ساتھ بھی نکاح کیا تمام رات صحبت کی وہ مرد چونکہ اس حال سے آگاہ تھا خوف سے نہ سویا جب غول
کی لڑکی اس کے قتل کے انتظام میں اٹھی وہ مرد نکلکر بھاگا دریا کے کنارے پہنچا کشتی روانہ ہو چکی تھی اس نے فریاد
کیا اہل کشتی نے رحم کھا کر سوار کر لیا اس کے وطن میں پہنچا دیا جب صبح ہوئی غولوں نے لڑکی سے کہا اس مرد کو لا کھا دیں
لڑکی نے کہا وہ تو بھاگ گیا غولوں نے کہا تو جھوٹ کہتی ہے نہیں بھاگا تو نے اکیلے کھا لیا ہے ہم لوگوں کو حصہ
نہیں دیا ہم لوگ اس کے عوض تجھ کو مار کر کھاویں گے ورنہ اس کو حاضر کر وہ لڑکی غول مجبور وہاں سے روانہ ہو کر
اس مرد کے پاس آدمی کی شکل بنکر پہنچی اور اس مرد سے کہا اس سفر میں کیا حالت گذری اس مرد نے غول کے ہاتھ
سے رہائی کی کیفیت بھی بیان کی تب وہ بولی کہ اب تو بے فکر ہے مرد نے کہا ہاں بولی میں وہی غول کی لڑکی ہوں
آئی ہوں تجھ کو پکڑ لیچلوں وہ مرد رونے لگا اور قسم دیا کہ للہ مجھ کو مت ماریں اپنے سے اچھا کوئی آدمی بتلاتا ہوں
اس غول کی لڑکی نے رحم کھا کر کہا بہت اچھا مرد اور غول کی لڑکی ساتھ چلے بادشاہ کے پاس پہونچے غول کی لڑکی
نے کہا اے بادشاہ یہ میرا شوہر ہے میں اس سے محبت رکھتی ہوں اور یہ مجھ سے ناراض ہے نفرت کرتا ہے موافق حق
میرے اور اس کے فیصلہ کر دیجیے بادشاہ اسکی صورت پر عاشق ہو گیا مرد کو الگ لیجا کر کہا اگر تو اس سے ناراض ہے تو
مجھے دیدے میں اس پر عاشق ہو گیا ہوں مرد بولا اگر آپ کو پسند ہے تو لے لیجیے بیشک ایسی عورت بادشاہوں کے
لائق ہوتی ہیں ہم ایسے غریب کو نہ چاہیے بادشاہ لڑکی غول کو اپنے گھر لیگیا تمام رات اس کے ساتھ آرام کیا صبح
جب سو گیا تو غول کی لڑکی بادشاہ کو قتل کر کے ٹکڑہ ٹکڑہ کر کے اس کا گوشت اپنے جنگل میں اٹھا لیگئی اور آپس میں
بانٹ کر کھا لیا اے بادشاہ کہیے جو شخص ایسی حالت دیکھ چکا ہو وہ پھر ایسے جنگل میں اُن غولوں کے پاس جاویگا
بادشاہ نے کہا ہرگز نہ جاویگا یہ قصہ سنکر شاہزادہ کا دوست بولا مجھے بھی منظور نہیں اور بادشاہ سے دونوں رخصت
ہو کر چلے گئے عبادت خدا میں مصروف ہوئے ملک ملک شہر شہر گھوم گھوم کر حالات دنیا سے عبرت لیتے رہے یہاں
تک کہ اس کے عبادت و زہد کی چاروں طرف شہرت ہو گئی اور اس کے ذریعہ سے بہت لوگ راہ خدا پر آگئے اپنے
باپ کے گمراہی کو خیال کر کے ایک آدمی بھیجکر اپنے باپ سے کہلا بھیجا کہ میں نے بہت لوگوں کو راہ خدا پر چلایا آپ
بھی اس راہ ناحق کو چھوڑ کر راہ حق پر آئیے اس کا باپ سن کر گھر سے مع اپنے عورت بچوں کو لیکر آیا اور ملا اور
طریق حق کو دیکھ کر سعادت آخرت میں ملا ۔ بلوہر یہاں تک قصہ کہکر شاہزادہ سے رخصت ہو کر باہر گیا چند روز آتا
جاتا رہا آخر بالکل رخصت ہو کر چلا گیا شاہزادہ یوذاسف کو بلوہر حکیم کے بعد بہت بڑی گھبراہٹ ہوئی اور
رنج میں رہتا تھا یہاں تک کہ وہ وقت آیا کہ وہ اہل دین و عباد کی طرف جا کر لوگوں کو ہدایت کرے پس بحکم خدا
ایکبار وہ خلوت میں ایک فرشتہ آیا اور کہا اے خیر اور سلامتی خدا و ملک یم میں چل تو آدمی ہوشیار ہے اور جانوروں
میں گرفتار ہے خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ خوشخبری اس کے مہربانی کی تجھے دوں اور عاقبت کی باتیں جو تجھے
ابھی ظاہر نہیں ہوئیں بتلاؤں میری بات سن اور قبول کر میرے کہنے سے باہر نہ ہو لباس دنیا کو اُتار

دے شہوت دنیا کو دور کر اور چھوڑ بادشاہی دنیا کو جو ایک روز فانی ہے اور اس کو قیام نہیں ہے خوبی آخرت کو
ہے قول اور فعل میں سچا رہ متصف پیشہ رہ تو امام اور پیشوا اہل دین کا ہوگا شاہزادہ نے فرشتہ سے یہ بشارت سنکر
سجدہ شکر ادا کیا اور کہا اے فرشتہ تیرے حکم اور اطاعت سے باہر نہیں ہوں جو کچھ کہ تو مصلحت جانے کریں اپنے
خدا کی مہربانی کا مشکور ہوں اور تیرے احسان کا ممنون خدا کی یہ عین مہربانی مجھ پر ہے جو دشمنوں سے مجھے نجات
دی ہے میں ہمیشہ اسی اندیشہ میں تھا کہ آج اے فرشتہ تو نے اگر مجھے یہ بشارت دی فرشتہ نے کہا تو تیار رہ
میں بعد چند روز پھر آونگا تجھے لیچلونگا شاہزادہ یوذاسف چلنے کے فکر میں ہوا مگر کسی دوسرے سے ظاہر نہیں
کیا جس روز جانا تھا آدھی رات وہ فرشتہ آیا جب کہ لوگ سوتے تھے شاہزادہ نے صرف اپنے وزیر سے بتلادیا
اور جانا کہ سوار ہوا اس وقت ایک جوان خوبصورت کسی ملک کا حاکم آیا اور سلام کیا اور پوچھا کہ اے شاہزادہ کہاں جاتا ہے
ہم کو آج کل کچھ مشکل پڑی ہے تو صاحب عقل اور منتظم ہے رعیت اور ملک کو چھوڑ کر کہاں جاویگا جب سے تو پیدا ہوا
ہر طرح کی خوش حالی ہم لوگوں میں ہے یوذاسف نے کہا کہ میرا دوست اپنے ملک میں جا اور رعیت سے سلوک کر میں وہاں
جاتا ہوں جہاں پر میرا خدا مجھے بھیجتا ہے اگر تو میرے ساتھ ہو تو تجھے بھی کچھ حصہ نیک ملے گا گھوڑے پر سوار ہوا
جہاں تک سواری پر جانے کا حکم تھا گیا پھر گھوڑے سے اتر کر پیدل ہو گیا وزیر گھوڑے کو پکڑے ساتھ ساتھ آوازیں
مار مار کر روتا چلا جاتا تھا اور کہتا تھا کس طرح تیرے ماں باپ کو منہ دکھلاونگا اور جب پوچھیں گے تو کیا جواب دوں گا
اور تو اہل تکلیف کو کیونکر گوارہ کرے گا بھوک پیاس کیونکر سہے گا ڈھیلوں پر کیوں کر سوئے گا شاہزادہ اس کو دلاسا
دے کر اور اپنا کپڑا اس کو پہنا کر ایک انگوٹھی پہنے تھا وہ دیکر کہا تو جا میرا باپ تیری خاطرداری کرے گا اور میں
دوسرا ہی جگہ تیری سفارش کر دوں گا پس وزیر لوٹا اور شاہزادہ آگے گیا ایک جگہ پہنچا دیکھا ایک چشمہ نہایت
عمدہ ہے پانی صاف میٹھا ہے وہاں ایک درخت نہایت سایہ دار ہے میوہ لگے ہیں اور اس درخت پر بہت سی چڑیاں
جمع ہیں میوہ اس درخت کا توڑ کر کھایا تو بہت ہی مزہ دار تھا تعبیر کیا کہ یہ بشارت موت ہے اس اندیشہ میں تھا
کہ چار فرشتہ آئے اور یوذاسف کو جانب آسمان لے گئے خدا نے علم معارف سے آگاہ کیا اور پھر زمین پر فرشتے
واپس لائے تین چلے گئے ایک ہمیشہ کے لیے ساتھ رہا تمام ملک گھومتا رہا اور ہزاروں آدمیوں کو ہدایت کر کے
دین حق راہ محمدی پر لایا اور زمین سولابط جو اس کے باپ کے ملک میں تھا وہاں پہنچا اس کا باپ خبر پا کر معہ
سردار حاکم عملہ منشی سپاہی سوار کرکے آگے ملا اور بڑی عزت کی اور یوذاسف نے بہت سی ہدایت اس کو کی اور
راہ حق بتلائی پھر وہاں سے زمین کشمیر میں گیا وہاں کے لوگوں کو ہدایت کی آخر میں جب زمانہ زندگی کا ختم ہو گیا
تو یابد نامی ایک شاگرد جوان کے ساتھ تھا اور معتمد تھا علم و کمال میں کامل تھا اسے وصیت کی اور کہا کہ میری
روح عنقریب عالم قدس میں جاویگی تم فرائض خدا کو اچھی طرح ادا کرنا راہ حق کو نہ چھوڑنا باطل کو نہ پکڑنا
عبادت الٰہی جیسا کہ چاہیے کرنا اور مجھے غسل دے کر کفن پہنا کر دفن کر دینا اور ہمارے قبر پر عمارت بنانا یہ
باتیں کہہ کر سر اپنا پچھم و سر پیر پورب کیا اور انتقال کیا شاگرد بموجب ہدایت اور حکم یوذاسف کے تعمیل کی

عرض محرر ہے کہ یہ قصہ امورات عاقبت کے لئے قابل غور اور خیال ہر بندہ کے لئے دُرِ نایاب ہے عاجز نے اس کو بہت ہی مختصر اور خلاصہ لکھا ہے ورنہ ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ غفران ماب نے اس کو زبان فارسی میں بہت ہی تشریح سے عبارت معقول میں لکھا ہے اور چونکہ کتاب حیات القلوب جلد اول میں جملہ نبی و پیغمبر کا حال لکھا ہے اس میں لکھا ہے کہ قصہ یوذاسف بوجہ طول دوسری کتاب میں لکھا جاوے گا چنانچہ کتاب عین الحیات میں تحریر فرمایا ہے احقر نے حالات جمیع پیغمبران و بزرگان میں اس کو بھی شامل کر دیا امید ہے کہ جملہ مومنوں کو خداوند کریم ہوا وحرص دنیا سے بچا کر امورات آخرت کی طرف متوجہ کرے بہ طفیل رسولخدا ائمہ دوازدہ امام چہاردہ معصوم علیہ السلام

حاشیہ قرآن خلاصۃ التفاسیر میں لکھا ہے کہ مقام دنیا عجب مقام عبرت ہے یہ سرائے فانی قابل سکونت اہل بصیرت نہیں ہے چنانچہ درباب انقلاب معاملات دنیا عبدالملک بن عمیر روایت کرتے ہیں کہ ایک روز وہ تھا کہ میں نے سر مبارک جناب امام حسینؑ کا کوفہ میں رکھا ہوا عبداللہ بن زیاد لعین کے آگے اس کے دار الامارہ میں دیکھا اور پھر کوفہ میں عبداللہ ابن زیاد دمشقی کا سر مختار بن ابی عبیدہ ثقفی کے آگے رکھا دیکھا پھر کوفہ میں مختار کا سر مصعب ابن زبیر کے آگے رکھا دیکھا اور پھر کوفہ میں مصعب کا سر روبرو عبدالملک بن مروان کے دیکھا بارہ برس کے عرصہ میں میں نے یہ سب ماجرا دیکھا ایسی صورت میں اس دنیائے فانی پر دل لگانا بے سود ہے ؛

عرش میں تین لاکھ پایہ ہیں اور ایک دوسرے سے تین لاکھ برس کا فاصلہ ہے اور منزلیں جو آسمان پر ہیں جس میں چاند اندر ایک ماہ کے دورہ کرتا ہے اٹھائیس ہیں دو شب لحاق کے۔ کہ وہ اٹھائیسویں شب اور ونتیسویں شب ہے اور تیسویں شب بھی ہو سکتی ہے اور نام منزلوں کے یہ ہیں ؛

شرطین۔ بطین۔ ثریا۔ دبران۔ ہقعہ۔ ہنعہ۔ ذراع۔ نثرہ۔ جبہہ۔ طرف۔ زبرہ۔ صرفہ۔ عوا۔ سماک۔ زعفرہ زبانا۔ اکلیل۔ قلب۔ شولہ۔ نعایم۔ بلدہ۔ ذابح۔ سعد بلع۔ سعد سعود۔ سعد الاخبیہ۔ فرع المقدم۔ فرع الموخر بطن الحوت۔ برج بارہ ہیں حمل۔ ثور۔ جوزا۔ سرطان۔ اسد۔ سنبلہ۔ میزان۔ عقرب۔ قوس۔ جدی۔ دلو۔ حوت اور یہ منزلیں شمس۔ قمر۔ زہرہ۔ مشتری۔ مریخ۔ زحل۔ عطارد۔ کے ہیں۔ اور حق تعالیٰ نے مقام کواکب سبعہ سیارہ کا ان برجوں میں مختلف مقرر کیا ہے قمر ہر برج میں اڑھائی روز رہکر اٹھائیس دن میں منزلوں کو طے کرتا ہے اور شمس ہر برج میں ایک ماہ رہکر منازل کو ایک سال میں طے کرتا ہے اور عطارد ہر برج میں دس روز اور زہرہ ہر برج میں پانچ روز اور مریخ ہر برج میں چالیس روز اور مشتری ہر برج میں ڈیڑھ برس اور زحل ہر برج میں دو برس رہتا ہے اور یہ اختلاف موافق حکمت و مصلحت خدا ہے اور احکام شرع کا شمس و قمری پر ہے

احقر شیخ علی عباس

باب دوم

ذکر حالات جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

از حیات القلوب

امام جعفر صادقؑ نے جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ چار لاکھ چوبیس ہزار برس قبل پیدائش آدمؑ کے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ و ائمہ طاہرین کو خدا نے پیدا کرکے حجاب قدرت میں بارہ ہزار برس اور حجاب عظمت میں گیارہ ہزار برس اور حجاب منت میں دس ہزار برس حجاب رحمت میں نو ہزار برس حجاب سعادت میں آٹھ ہزار برس حجاب کرامت میں سات ہزار برس حجاب منزلت میں چھ ہزار برس حجاب ہدایت میں پانچ ہزار برس حجاب نبوت میں چار ہزار برس حجاب رفعت میں تین ہزار برس حجاب ہیبت میں دو ہزار برس حجاب شفاعت میں ایک ہزار برس رکھا اور یہ نور ہمیشہ تسبیح خدا کرتا رہا جب آدمؑ کو خدا نے پیدا کیا تو یہ نور مقدس پشت آدمؑ میں سپرد کیا گیا اور ہمیشہ آباء طاہرین سے منتقل ہوتے ہوتے عبد المطلب تک پہونچا عبد المطلب سے دو حصہ ہو کر ایک حضرت عبد اللہ کو ایک حضرت ابوطالب کو ملا حضرت عبد اللہ سے جناب رسول خدا اور حضرت ابوطالب سے جناب امیرؑ پیدا ہوئے پھر رسول خدا سے حضرت سیدہ فاطمہ زہرا پیدا ہوئیں اور علی و فاطمہ سے سید جوانان بہشت حسن و حسین پیدا ہوئے۔ جب یہ نور ہاشم جس کو عمرو العلا بھی کہتے تھے انکو ملا تو وہ حضرت جس طرف جاتے تھے پتھر و کنکر درخت کل اشیاء اُن سے بات کرتے تھے اور خوش خبری پیدائش نبی آخر الزمان کی دیتے تھے ہاشم ہر سال دعوت حاجیاں ساتویں ذالحجہ سے بڑی دہوم سے کرتے تھے ایک سال قحط پڑا تو آپنے اونٹونکو شام میں بھیج کر بیچا اور دعوت حاجیوں کی حسب دستور کی یہ خبر تمام میں مشہور ہوگئی نور پیغمبر آخر الزمان آپ کے پیشانی نورانی پر روشن تھا اپنے قوم کی لڑکیوں سے شادی کی نور منتقل نہ ہوا ایک روز رنجیدہ ہو کر کعبہ کے پاس سو رہے تھے خواب دیکھا کہ یہ نور رحم سلمٰی دختر عمرو ساکن مدینہ کو سپرد کریں ہاشم بہت سا سامان تجارت اور اپنے بھائی مطلب کو اور چالیس نفر مرد اپنے قبیلہ کو ساتھ لیکر روانہ ہوئے جب مدینہ میں پہنچے مطلب برادر ہاشم نے سلمٰی کے باپ عمرو سے نسبت شادی کے کہا وہ بہت خوش ہوئے سلمٰی سے کہا یہ صاحب خانہ کعبہ ہیں انکی عزت تمام دنیا میں مشہور ہے تیری شادی ان سے کرتا ہوں سلمٰی سنکر چپ رہیں کچھ جواب نہ دیا جب یہ خبر شہر مدینہ میں ہوئی تو سب لوگ رنجیدہ ہوئے کیونکہ سلمٰی بہت خوبصورت تھیں اور عاقلہ مشہور تھیں بہت لوگ امیدوار تھے شیطان ایک بڈھے مرد کی شکل میں آیا اور سلمٰی سے کہا میں ہاشم کے ساتھیوں سے ہوں تیری عمر و خوبصورتی پر

مجھے افسوس آتا ہے اسلئے ظاہر کرتا ہوں کہ یہ مرد جس کے ساتھ تیری شادی ہوئی ہے عورت کو دوست نہیں رکھتا عورت
سے کم خواہش رکھتا ہے اگر رکھی بھی تو دو ماہ سے زیادہ نہیں رکھتا بہت سی عورتیں کر کے طلاق دیدیا ہے اور لڑائی میں
بھگوڑا ہے سلمےٰ نے کہا اگر ایسا ہے تو میں منظور نہ کرونگی چاہے مجھے قلعہ خیبر کو سونا بھر کر دے شیطان اتنا کہہ کر چلا گیا اور
ایک دوسرے بڈھے کی شکل میں پھر آیا اور یہی باتیں کر کے چلا گیا پھر تیسرے شکل سے آیا اور ایسا ترغیب دے گیا یہ متواتر
خبر سنکر سلمے کو بہت بڑا رنج ہوا جب پدر سلمے گھر میں آئے تو سلمے نے یہ بات اپنے باپ سے کہی اُنکے باپ نے کہا ہاشم بہت
بڑے بہادر ہیں سخی ہیں عورت دوست ہیں یہ بات تجھ سے ضرور شیطان نے کہی ہے دوسرے روز ہاشم کو جب سلمے نے
خود دیکھا تو عاشق ہو گئیں پیام بھیجا کہ آپ ہماری مہر میں اندیشہ نہ کریں میں اپنے مال سے آپکی مدد کرونگی مطلب اور سلمی
کے باپ سے مہر کے بابت گفتگو ہونے لگی مطلب نے کہا سو اونٹ سیاہ آنکھ سرخ بال مہر دونگا ابلیس لعین ایک بڈھے مرد کی
شکل میں اس جگہہ بیٹھا تھا سلمی کے باپ سے رو کر کہا مہر بہت کم ہے سلمی کے باپ نے اس کے کہنے سے کہا کیا میرے
لڑکی کی قدر یہی ہے مطلب نے کہا ایک ہزار مثقال سونا اور دونگا پھر ابلیس نے اشارہ کیا تو عمرو سلمی کے باپ نے کہا
نزدیک ای اور کہی مطلب نے کہا ایک خروار عنبر اور دس جامہ مصری اور دس جامہ عراقی اور دونگا پھر شیطان نے
اشارہ کیا عمرو نے کہا ابھی کم ہے مطلب نے کہا پانچ لونڈی خدمت کو دونگا پھر شیطان نے اشارہ کیا عمرو نے کہا جو کچھ
دوگے سب آپ کا ہے مطلب نے کہا دس اوقیہ مشک اور پانچ قدح کافور اور دونگا پھر شیطان نے اشارہ کیا تو عمرو
سلمی کے باپ نے شیطان سے کہا تو نے مجھے اس مجلس میں شرمندہ کیا مطلب نے شیطان کو مجلس سے دور کیا اتنے سردار
یہود لونگا بولا یہ بڈھا عاقل ہے اس کے صلاح سے باہر کیوں ہوتے ہو ہم غریب آدمی کو لڑکی نہ دینگے اور دوسرے
جگہہ کا رہنے والا ہے چار سو یہود جو وہاں موجود تھے تلوار کھینچکر آمادہ لڑائی ہوئے چالیس سادات حرم کعبہ ہمراہی ہاشم
نے بھی تلوار کھینچی مطلب نے یہودیوں کے سردار کو قتل کیا اور ہاشم نے شیطان کو پکڑ کر گرا دیا وہ مردود نور محمدی کو دیکھ
کر ہاشم کے ہاتھ سے ہوا ہو گیا ہاشم اور اصحاب ہاشم نے ستر یہودیوں کو قتل کیا جب یہ خبر مدینہ میں ہوئی تمام مرد و عورت
دوڑ آئی اور پھر گئی جب بھی یہود بھاگ گئی عمرو نے ہاشم اور مطلب سے کہا کہ درگذر کیجئے ہاشم و مطلب معہ ہمراہی اپنے خیمہ
میں آئے نکاح ہوا مہر دیا گیا دعوت ہوئی سلمی کے باپ عمرو نے مہر مذکرہ سے دوچند سامان اور مال دیا سلمی اور ہاشم
سے ملاقات ہوئی نور پیغمبری رحم سلمی میں گیا ہاشم حالت حمل میں سلمی کو چھوڑ کر شام کی طرف مال لیکر روانہ ہوئے اور وصیت
کی کہ مطلب میرا بھائی حرم کعبہ میں خلیفہ رہے سلمی مدینہ میں رہیں ہاشم نے شام میں پہنچکر مال بیچا اور بہت سا تحفہ سلمی
کو بھیجا اس کے بعد شام میں ان کا انتقال ہو گیا سلمی کو جب خبر وفات ہاشم کی معلوم ہوئی تو بہت رنجیدہ ہوئیں جب
لڑکا پیدا ہوا تو سر میں ایک بال سفید تھا اس وجہ سے شیبتہ الحمد نام رکھا گیا شیبتہ الحمد بہت جلد بڑے ہوئے سات
برس کی عمر میں کھیل رہے تھے ایک شخص کعبہ کا رہنے والا مدینہ کسی کام کو گیا تھا شیبتہ الحمد کی خوبصورتی دلیری بہادری
دیکھ کر پوچھا تمہارا کیا نام ہے تو کہا کہ میں شیبتہ الحمد ہاشم ابن عبد مناف کا بیٹا ہوں تو کون ہے کہاں رہتا ہے اس نے
کہا میں مکہ کا رہنے والا ہوں شیبتہ الحمد نے کہا میرے چچاؤں سے کہہ دینا کہ وصیت ہاشم کو جلد بھول گئے جو میری

خبر نہ لی پس یہ خبر اُسنے جاکر مطلب سے کہی مطلب مدینہ گئی اور شیبۃ الحمد کو کھیلتے پایا اُن کے خوشی کے موافق اونٹ پر
سوار کر کے لیکر جلدی یہود جو ہمیشہ دشمن نور محمدؐ کے تھے یہ خبر سن کر بہت سے لوگ لڑائی کو آئے مگر لڑ نہ سکے سلمیٰ شیبۃ الحمد
کے ماں بھی معہ اپنے اقربا کے آئیں شیبۃ الحمد نے کہا ہم مجبور رہیں ہمکو اجازت دیجئے تو حرم خدا میں جاویں سلمیٰ نے کہا اچھا جاؤ مگر
مجھے یاد رکھنا جب مطلب شیبۃ الحمد کو مکہ میں لائے تو لوگوں نے پوچھا یہ کون ہے مصلحتاً کہا میرا غلام ہے اسوجہ سے شیبۃ الحمد کا
نام عبد المطلب ہوگیا عبد المطلب قیامت میں تنہا مبعوث ہونگے کیونکہ اسوقت میں سوائے اُنکے روئے زمین میں دوسرا کوئی اُنکا
دوست خدا یا پیرو نہ تھا۔ اصحاب فیل بعضے کہتے ہیں کعبہ کے مقابلہ میں ایک بتخانہ یمن میں بادشاہ یمن نے بنوایا اور کہا اس میں سجدہ کرو اور
حج کرو ایک قریشی نے اُس میں پائخانہ یا پیشاب کر دیا یہ باعث فساد کا ہوا یا یہ کہ اُنکے کسی بتخانہ میں کعبہ کے رہنے والے سوداگروں نے
کھانا بناکر آگ چھوڑ گئے آگ لگ کر بتخانہ جل گیا غرض کہ کوئی وجہ ہو جس سے ابرہا ابن الصباح کو بادشاہ حبشہ نے معہ چند ہاتھیوں کے
بھیجا کہ خانہ کعبہ کو جاکر خراب کرے وہ آکر کعبہ کے نزدیک مقیم ہوا عبد المطلب کے اسی اونٹ جو حاجیوں کے دعوت کے لئے رکھے
تھے اُس کے ملازم اگر پکڑ لے گئے عبد المطلب لباس بزرگان پہن کر ابرہا کے پاس جانے لگے تو لوگوں نے کہا مت جاؤ وہ قتل
کر ڈالیگا عبد المطلب نے کہا کیا اختیار جو وہ مجھے قتل کر سکے اُسکے پاس گئے بیٹھے اُسنے ہاتھی اُنکے طرف چھوڑوا دیا وہ ہاتھی اُنکو دیکھ کر سجدہ
میں جھک گیا ابرہا متعجب ہوا بولا کیوں آئے ہو عبد المطلب نے کہا میرے اونٹ تیرے نوکر لائے ہیں اُسکے لئے آیا ہوں ابرہا
غصہ ہوا کہا ہم تمہارے عبادت خانہ کو گرانے آئے ہیں اُسکے بابت کچھ گفتگو نہیں کرتے اونٹ لینے کو آئے ہو عبد المطلب نے
کہا وہ گھر خدا کا ہے مجھ سے کچھ مطلب نہیں پس اپنے اونٹ اُس سے واپس لائے جب وہ مردود ہاتھی لیکر کعبہ کے طرف آیا تو ہاتھی
بھاگ گئے عبد المطلب نے حضرت عبد اللہؑ سے کہا کہ کوہ ابو قبیس پر جاکر دیکھو دریا کے طرف سے کیا چیز آتی ہے جب عبد اللہؑ
گئے دیکھا مثل سیاہی کے بہت سی چڑیا ابابیل آرہی ہیں وہ چڑیاں کنکر ایک ایک منہ میں ایک ایک دونوں چنگل میں لئے ہیں
جب لشکر ابرہا کے سر پر آئیں ایک ایک کنکر سب کے سر پر گرایا وہ کنکر سر پر گرے سر توڑ کر نیچے سے نکل گئے وہیں سب مر گئے یہ حال
دیکھ کر ایک ادمی اس لشکر کا بھاگا اور وطن میں جاکر حال بیان کیا پھر آسمان کی طرف دیکھا تو ایک چڑیا اُڑ رہی تھی اُس چڑیا نے ایک
کنکر اس پر بھی گرایا وہ بھی مر گیا حناطہ قاصد ابرہا کا جو پہلے عبد المطلب سے جاکر کچھ گفتگو گستاخانہ کر چکا تھا وہ سب سے پہلے مرا تھا۔
قبیلہ جرہم جو زمانہ اسمٰعیلؑ سے حرم کعبہ کے محافظ تھے اُس پر قبیلہ خزاعہ لڑائی میں غالب ہوئے تو قبیلہ جرہم نے دو ہرن سونے
کی اور تیرہ تلوار چاہ زمزم میں ڈالکر پتھر اور مٹی سے بند کر دیا تھا جس کا پتہ کوئی نہ جانتا تھا ایکروز عبد المطلب نے خواب دیکھا کہ
جہاں سے سوتے نکلتے ہیں اور ان چیونٹو کو سفید کوئے کھاتے ہیں کھودو عبد المطلب نے قریش سے کہا کہ چاہ زمزم کھودنا چاہئے
سب نے انکار کیا تو اپنے لڑکے حارث کو ساتھ لیکر چاہ زمزم جس کا پتہ خواب میں پایا تھا کھودا اس جگہ تیرہ تلوار اور دو ہرن
سونے کی ملیں خواب میں یہ بھی دیکھا تھا کہ ایک تلوار گم ہو جاوے گی جو وقت ظہور صاحب الامر علیہ السلام کو ملیگی پس ایسا ہی
ہوا ایک تلوار گم ہوگئی ہے اور چاہ زمزم نکلا قریش نے دعوے کیا کہ جو چیزیں ملی ہیں ان میں ہم کو بھی حصہ ملنا چاہئے عبد المطلب
نے کہا ہم ہرگز تم لوگوں کو حصہ نہ دیں گے تم نے ہم کو کچھ مدد نہیں دی تصفیہ اس پر ٹھہرا کہ ایک عورت کاہنہ شام میں رہتی
ہے جو وہ کہے وہ کیا جاوے اس تصفیہ کے لئے عبد المطلب اور قریش روانہ ہوئے راہ میں عبد المطلب کا پانی ختم ہوگیا اور

قریش کا پانی باقی رہا پہلے عبد المطلب نے اپنے ساتھیوں سے کہا قبر کھود لو اگر مریں تو بلا دفن کیے نہ رہیں اسکے بعد کہا کوشش کرنا
چاہیے شاید خدا کہیں پانی دے اپنے ناقہ پر سوار ہوئے ناقہ اٹھا تو اُس کے پیر کے نیچے سے پانی جاری تھا قریش کو بلا کر دکھایا سب
نے دیکھا اور پانی پیا تو بہت میٹھا تھا قریش نے کہا اب لوٹ چلو معلوم ہو گیا زمزم اور جو کچھ اُس میں ملا ہے سب آپ کا ہے
عبد المطلب سے کُل قریش دبتے تھے اور سردار جانتے تھے مگر بدلے ابن نوفل جو پہلے کعبہ میں بزرگ مشہور تھا وہ حسد کرتا تھا اُس
نے ایک روز عبد المطلب سے کہا کہ تمہیں کس بات پر فخر ہے تم یہان مدینہ مین اکیلے آئے ہو اور اکیلے ہو عبد المطلب نے
درگاہ خدا میں دعا کی کہ خداوندا اگر دس یا زیادہ لڑکے تو مجھے دے تو ایک لڑکا تیری راہ مین قربانی کرون پس عبد المطلب
کے عبد اللہ ۔ ابوطالب ۔ زبیر ۔ حمزہ ۔ حارث ۔ عیداق ۔ مقوم ۔ حجل ۔ ابولہب ۔ ضرار ۔ عباس پیدا ہوتے تو عبد المطلب
نے سب لڑکوں کو جمع کر کے کہا ہم نے ایک کو خدا کے نذر کیا ہے قربانی ہونے پر کون راضی ہے کوئی نہ بولا عبد اللہ نے کہا میں راضی
ہون آپ کو اختیار ہے عبد المطلب بہت خوش ہوئے پھر قرعہ ڈالا گیا قرعہ عبد اللہ کے نام نکلا تین مرتبہ قرعہ ڈالا ہر مرتبہ قرعہ
عبد اللہ کے نام پڑا جب قربانی کرنا چاہا تو واویلا مچ گیا اور سب لوگوں نے کہا عبد اللہ کے نام اور دس اونٹ کے نام قرعہ ڈالا
جاوے ۔ چنانچہ دس اونٹ اور عبد اللہ کے نام پر قرعہ ڈالا تو قرعہ عبد اللہ کے نام نکلا تب دس اونٹ کے بدلے بیس اونٹ رکھی
گئی جب بھی قرعہ عبد اللہ کے نام نکلا پھر تیس اونٹ پھر چالیس پھر پچاس پھر ساٹھ پھر ستر پھر اسی پھر نوے تک برابر عبد اللہ کے
نام قرعہ نکلتے گئے جب سو اونٹ پر قرعہ ڈالا تو اونٹوں کے نام قرعہ نکلا عبد المطلب نے کہا نہیں تین مرتبہ برابر جب تک قرعہ
اونٹوں کے نام نہ نکلیگا میں منظور نہ کرونگا پس تین مرتبہ برابر اونٹوں کے نام قرعہ ڈالا گیا اور تینوں مرتبہ برابر اونٹوں کے نام
قرعہ نکلا تو سو اونٹ قربانی ہوئی چونکہ نور پیغمبر آخر الزمان پشت حضرت عبد اللہ میں تھا حضرت عبد اللہ کو قربان نہیں ہونا
تھا صرف خدا کو سو اونٹ کے بدلہ میں قربانی منظور تھی اور ایک فضیلت یہ بھی جناب رسول خدا کو منجانب خدا ملتی تھی جس سے یہ
امر بھی ہوا جیسا کہ فرمایا رسول خدا نے کہ میں ہوں بیٹا دو ذبیح کا یعنی اسمٰعیلؑ یا اسحاقؑ و نیز یہ کہ حضرت عبد اللہ کا ورنہ قبل پیدائش
آدمؑ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ کے پیدائش کی خبر خداوند کریم فرشتوں کو دے چکا تھا اور کُل پیغمبر خبر دیتے گئے تو
قربانی حضرت عبد اللہ میں وہ بات کہاں ہوتی پس جب حضرت عبد اللہ جوان ہوئے تو انکی شادی حضرت آمنہ بنت وہب سے
ہوئی اور جناب رسول خدا محمد مصطفےٰ پیدا ہوئے آپ کے معجزات وقت پیدائش بکثرت کتابوں میں درج ہیں اس مختصر میں
گنجائش اُس کے درج کرنے کی نہیں ہے بعدہ جانے حمل کے حضرت عبد اللہ کا انتقال ہو گیا اور جب چھ یا کہ دو برس
چار مہینہ کے ہوئے تو آپکی ماں بھی انتقال کر گئیں اور جب آٹھ سال کے ہوئے تو عبد المطلب بھی انتقال کر گئے اور ابوطالب
کے پرورش میں سپرد کر گئے لکھا ہے کہ پیدائش رسول خدا کے پہلے ایک عالم فارس قوم یہود نے خواب دیکھا کہ کچھ مضبوط
اونٹ عربی گھوڑوں کو کھینچ رہے ہیں اور دریائے دجلہ سے اتر کر ملک عجم میں پھیل گئے ہیں اور یہی خواب بادشاہ کسریٰ نے بھی دیکھا
بادشاہ کسریٰ نے نعمان ابن منذر بادشاہ عرب کو لکھا کہ کوئی عالم عرب سے بھیجدو تو اُس سے اپنے خواب کی تعبیر دریافت
کروں اُس نے عبد المسیح کو بھیجا وہ گیا اور خواب کی حالت سن کر کہا اسکی تعبیر میں نہیں جانتا البتہ میرا خالو سطیح جو شام
میں ہے وہ جانتا ہے بادشاہ نے کہا اچھا جا کر دریافت کر عبد المسیح اونٹ پر سوار ہو کر گیا مگر اوس وقت پہونچا جب

کہ سطیح جان کنی میں تھا عبد المسیح نے کہا میں ایک بات دریافت کرنے کے لئے بہت دور سے سفر کر کے تکلیف اوٹھا کر آیا مگر آگر نا امید ہوا
سطیح نے یہ بات سنی تو آنکھ کھول دی اور بولا تو راہ دور سے ضرور آیا مگر اس وقت آیا جبکہ میں دنیا سے سفر کرنے کو طیار ہوں سن تو
بادشاہ کسریٰ کے خواب کی تعبیر دریافت کرنے کو آیا ہے چودہ کنگورے قلعہ کسریٰ کے گر گئے دریا ساوہ خشک ہوگیا اونٹوں نے
عربی گھوڑوں کو دجلہ سے اُتار دیا معہ چند عجوبات کے یہ حالتیں کیوں ہوئیں اسکی کیفیت یہ ہے کہ عرب میں ایک پیغمبر ہوگا عرب
اور عجم اُس کے قبضہ میں ہوگا اونٹ پر سوار ہوگا بادشاہ عرب اور عجم میں دوسرا نہ رہے گا پس عبد المسیح سنکر واپس آکر بادشاہ
سے سب حال ظاہر کیا کہتے ہیں کہ سطیح کے صرف سر تھا باقی ہاتھ پیر کچھ نہ تھے مثل لوتھڑا گوشت کے تھا جو سب جمع ہوکر
سمٹ جاتا تھا زبان اور آنکھ اُسکی ہلتی تھی سوائے سر کے اور ہڈی اُسکے بدن میں نہ تھی اسکو ٹٹی پر رکھ کر آدمی اٹھا کر دوسرے
جگہہ لیجاتے تھے یہ بھی لکھا ہے کہ رسولخدا کے پیدائش کے پہلے کاہن جادوگر شیطان اور جن بہت کچھ دنیا میں فساد پھیلائے
تھے کاہن لوگ جن اور شیطان کو قابو میں کر لیتے تھے جن و شیطان آسمان پر جاتے تھے اور فرشتوں کی بات آپس میں جو ہوتی
تھی وہ سنکر آکر کاہنوں سے کہتے تھے یعنے خداوند کریم جو کچھ آئندہ ہونے والی بات کی فرشتوں کو حکم دیتا تھا وہ فرشتے آپس
میں ذکر کرتے تھے جن اور شیطان اُس باتوں کو سنکر کاہنوں سے کہتے تھے علاوہ اس کے کاہنوں کو کچھ خاصیت ستاروں کی
بھی معلوم تھی چنانچہ ربیع ابن مازن جس کو سطیح کہتے تھے بڑا عالم و کاہن تھا اور شام میں رہتا تھا دوسرا شق ابن ہاشم یمنی
تھا قبل پیدائش رسولخدا کے ایک روز سطیح بلندی پر بیٹھا تھا آسمان کی کیفیت دریافت کرتا تھا کچھ ستارہ گرتے اور ایک اور
حکمنا نظر آیا گھبرا کر نیچے آیا اور دمشق کو خط لکھ کر جو کچھ خود دیکھا تھا اطلاع دی اُس نے جواب لکھا کہ ہم نے بھی ایسا ہی دیکھا
ہے ان دونوں کے علاوہ زرقا یمنی بلکہ یمن بھی کاہنہ تھی اُسکے آنکھ میں اس قدر روشنی تھی کہ تین دن کے راہ کی چیز
اس طرح پر دیکھتی تھی کہ گویا نزدیک کھڑی ہے سطیح نے اُس کو بھی خط لکھا اور صبیح اپنے غلام کو لیکر بھیجا اس کا خط اتفاق
روز کے راہ پر پہونچا تو زرقا نے اپنے غلاموں سے کہا ایک آدمی سوار سطیح کا بھیجا ہوا آرہا ہے اُسکے عمامہ میں ایک خط
ہے تیسرے دن صبح یہاں پہونچے گا صبیح تیسرے دن صبح پہونچا اور خط زرقا کو دیا اس نے کہا اے صبیح یہ خط سطیح کا ہے
ہے اس میں خبر قبیح درج ہے اور جواب لکھا کہ جو حالات تو نے دیکھے ہیں وہی ہم نے بھی دیکھے ہیں اسکی حالت یہ ہے کہ
عرب میں ایک پیغمبر پیدا ہوگا وہ سب کاہنوں کو اور سب دینوں کو خراب کریگا بادشاہوں کو ذلیل کریگا اے سطیح اسکا کچھ
انتظام جلد ہونا چاہیئے اوسکے ہلاکت کی تدبیر ہونی چاہیئے تو جلد چل میں بھی جلد عرب میں آتی ہوں یہ خط دیکھ کر سطیح بہت
رویا اور اسی وقت روانہ مکہ ہوا جب مکہ میں پہونچا تو ابوجہل اور شیبہ و عتبہ و عاص سے پہلے ہی ملاقات ہوئی بولے اے
سطیح کس اچھے کام کو آیا ہے سطیح بولا خدا تمھیں برکت دے مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے البتہ آیا ہوں کہ تم کو خوشخبری
پیدائش محمدؐ بن عبد اللہ کی سناؤں کہاں ہیں عبد المطلب اور غیر دلیر اُنکی اولاد یہ بات اُن مردودوں کو پسند نہ آئی پس
حضرت ابوطالب اور کل اولاد عبد المطلب اُس کے پاس گئے وہ کعبہ کے نزدیک پڑا تھا اُن لوگوں نے کہا ہم اپنا حسب
نسب جب تک اس کے علم کو دریافت نہ کرلین گے نہ بتلاوین گے حضرت ابوطالب سطیح کے غلام کو تلوار اور نیزہ راہ
مین انعام دیکر آئے تھے غلام سطیح کے پاس نہین پہونچا ابوطالب پہونچ گئے اور سلام کیا سطیح نے کہا سلام ہو تم پر اور رجوع

انعام دیا ہے گوارہ ہو کس گروہ عرب سے ہو ابو طالب نے مصلحتاً کہا گروہ بنی جمع سے ہون سطیح نے کہا اپنا ہاتھ میرے
مُنہہ پر رکھو جب ابو طالب نے اپنا ہاتھ سطیح کے مُونہہ پر رکھا بولا تم نے میرے غلام کو نیزہ و تلوار دی تو ہے بہترین اس
زمانہ کا تیرے بھائی اور تجھ سے پیغمبر اور وصی پیغمبر پیدا ہونگے تو ہے چچا پیغمبر کا مت چھپا تو ہم سے اپنا نسب ابو طالب
یہ بات سن کر متعجب ہوئے کہا مجھے خبر دے جو کچھ ہونے والا ہے۔ سطیح بولا تیرے بھائی عبد اللہ کے لڑکا ہوگا محمد نام
جو پیغمبر ہوگا اور تمام روئے زمین اُس کے آگے ذلیل ہوگی دین ابراہیم کو برپا کریگا اور ایک لڑکا تمھارے ہوگا وہ ہوگا وصی
پیغمبر اور صاحب تلوار اور بہادر ہمراہی کریگا پیغمبر کی ہر سختی اور تکلیف مین اُس کے تلوار کے سامنے کوئی نہ آویگا اور جو
کوئی آویگا وہ قتل ہوگا اُس کے ہاتھ سے دشمن کو ہرگز نجات نہ ملیگی یہ حالات سنکر ابو جہل ملعون بولا کہ یہ بلا پہلی ہے جو ہم لوگون
پر بنی ہاشم کی طرف سے گذری ابو طالب نے کہا اے قریش جو کچھ سطیح نے کہا اُسکو سنو اور اقرار کرو اور دل سے بغض و حسد
کو دور کرو عقبہ ابن حجاج بولا کہ اے ابو طالب کاہن سب جھوٹے ہوتے ہین انکی تصدیق نہ کرو پھر بلاؤ ہمارے سامنے دریافت
کرو پھر سطیح بولایا گیا جب آیا تو کہا افسوس کیا انکار ہے اُس بات پر جس کی مین نے خبر دی ہے مگر مجبور ہوں یہ بات ہونے
والی ہے مین منظور نہیں کرتا کہ وہ پیدا ہو اور کاہنوں کو برباد کرے اُسکے پیدا ہونے مین میری زندگی بیکار ہے بلاؤ تم عورتوں کو
تو مین بتلادون اُس عورت کو جس سے پیدا ہوگا پس تمام مکہ کی عورتوں کو بلایا عورتین آئین صرف آمنہ و فاطمہ نہ آئین
سطیح نے کہا قسم ہے خانہ کعبہ کی کہ دو عورتین نہین آئین اُن دونوں میں سے ایک حاملہ ہے پیغمبر سے دوسری وصی پیغمبر
سے جلد حاملہ ہوگی جب آمنہ و فاطمہ بنت اسد آئین تو بولا یہ ہین وہ دونو عورتین ان دونو سے پیدا ہون مگے پیغمبر و وصی
پیغمبر پس ابو جہل چلایا کہ اے قریش قتل کرو اسی وقت عبد اللہ اور ابو طالب اور آمنہ و فاطمہ اور سطیح کو جس مین اس
فساد کا دروازہ آج ہی بند ہو جاوے ابو طالب نے ابو جہل پر تلوار ماری اُسکا سر مجروح ہو گیا اور تمام قریش نے سطیح پر
حملہ کر دیا بنی ہاشم کو قوت مقابلہ نہ تھی ابو طالب عبد اللہ اور آمنہ اور فاطمہ کو لیکر خانہ کعبہ میں گھسے حضرت آمنہ کہتی ہین
کہ مین بوجہ خوف کانپتی تھی میرے پیٹ سے بچہ نے کہا مت گھبرا یہ لوگ کچھ نہین کر سکتے اور دیکھا مین نے کہ دروازہ آسمان
کے کھل گئے جبرئیل آئے اور پکارا مین ہون جبرئیل برادر محمد مصطفےٰ رسول خدا ان پر کوئی صدمہ نہیں پہونچا سکتا اور
ایسی تیز ہوا چلی آگل قریش کے آدمی گھبرا گئے منبہ ابن حجاج ابو طالب کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابو طالب آپکی بزرگی
سب پر ظاہر ہے مصلحت یہ ہے کہ سطیح کو یہاں سے رخصت کرد و ابو طالب نے سطیح سے کہا مصلحت یہ ہے کہ آپ
یہاں سے چلے جائیں سطیح نے کہا بہتر ہے مگر جب وہ لڑکا پیدا ہو تو میرا سلام کہنا سطیح روانہ ہوا بنی ہاشم کچھ دور پہنچانے
گئے اور سطیح نے یہ بھی کہا کہ ایک عورت زرقاء نام کی یمن سے آویگی وہ میرے بات کی تصدیق کریگی پس جب سطیح جا رہا تھا
اُسی وقت زرقاء آگئی تو سطیح نے کہا اے بلائے عظیم یعنی زرقاء پس زرقاء پہونچگئی اور سلام کرکے بولی کہ مین خوشخبری
پیدائش نبی آخر الزمان کی دینے آئی ہون اور جس طرح سطیح نے بتلایا تھا زرقاء نے بھی بتلایا اس کے پہلے حضرت عبد اللہ
ہمراہ عبد المطلب ایک مرتبہ یمن گئے تھے وہان پر زرقاء نے دیکھا کہ اُنکے پیشانی پر نور پیغمبر آخر الزمان چمک رہا ہے اس وجہ سے
ایک تھیلی روپیہ کی لیکر عبد اللہ کے پاس آئے اور کہا کہ یہ روپیہ لو اور ہم سے ایک مرتبہ جماع کرو عبد اللہ نے کہا ہم

زنا نہین کرتے تو گنہگار بنانے آئی ہے تلوار لیکر دوڑے کہ اُس عورت کو قتل کردین مگر زرقا بھاگ گئی عبد المطلب آئے تو دیکھا
عبد اللہ ننگی تلوار لیئے ہین پوچھا کیا حال ہے کہا ایک عورت آئی اور یہ کہا تو مین نے اس کے قتل کو تلوار نکالی تھی عبد المطلب
نے کہا وہ زرقا بہنی ہے چاہتی ہے کہ نور پیغمبر آخر الزمان کو لیلے خدا کا شکر ہے کہ تُسنے بچایا جب زرقا مکہ مین آئی تو اُس
کو یہ فکر ہوئی کہ حمل آمنہ کا کسی طرح پر گرادیا جاوے یا آمنہ مار ڈالی جاوین تکنا نام عورت جو بنی ہاشم کے عورتونکی دایہ تھی
اُس سے دوستی کیئے ایک روز جن کی آواز آئی کہ کاہنہ مین جو چاہتی ہے نہ ہوگا بلکہ ذلیل ہوگی زرقا یہ بات سن کر
اُٹھی اور کہا کہ تو میرا پرانا دوست ہے عرصہ سے کیون نہیں آیا بولا ہم آسمان پر جاتے تھے فرشتونکی بات سُنتے تھے آج کل
نہیں جانے پاتے فرشتہ حربے ہانکتے ہیں اور آسمان پر شور ہے کہ خدا کا ہونیکے خراب کرنیوالے اور بت توڑنے والے کو جلد
پیدا کریگا پس میں آیا ہون کہ تجھے منع کرون تو اپنے ارادہ سے باز آ اور چلی جا زرقا بولی تو جا مین اپنے ارادہ سے باز نہ رہون
گی یہ باتین تکنا سن رہی تھی صبح زرقا سے بولی کہ تو رنجیدہ کیون ہے زرقا بولی اے بہن مجھے بہت بڑا رنج ہے یہ لڑکا
جو آمنہ کے پیٹ میں ہے جادوگر اور کاہن بت پرست کو ذلیل کریگا میرا سخت دشمن ہے اسی رنج و فکر مین ہون چاہتی ہون
کہ مجھ سے کوئی روپیہ لیلے اور آمنہ کو مار ڈالے ایک تھیلی روپیہ کی لاکر رکھدی تکنا روپیہ دیکھ کر لالچ مین آگئی بولی میں عورات
بنی ہاشم کا بال گوندھتی ہون شاید کوئی تدبیر بن آوے زرقا بولی تدبیر یہ ہے کہ جب تو بال گوندھنے آمنہ کے پاس جاوے
تو چھری زہر بجھی لیتی جا اور جب آمنہ کو غفلت مین پا تو چھری ماردے زہر ایسا اثر کریگا کہ مر جاویگی اور تیرے طرف سے بدلہ
مین جو روپیہ لگے گا مین دونگی تکنا نے کہا بہت اچھا مین ایسا کرونگی مگر تو کوئی ایسی تدبیر کر کہ سب لوگ بنی ہاشم اور اہل
مکہ کسی کام مین لگ جاوین زرقا نے کہا بہت اچھا پس زرقا نے تمام بنی ہاشم اور اہل مکہ کو دعوت میں بلایا کئی اونٹ
ذبح کرائے اور بہت سا کھانا پکوایا جب سب جمع ہوگئے تو زرقا نے تکنا سے کہا اب تو جا اور کام آمنہ کا تمام کر تکنا گئی جب
آمنہ کے پاس پہونچی آمنہ نے کہا آج دیر سے کیون آئی بولی آج مجھے بڑا درد تھا مجبوراً آئی ہون آؤ سر گوندھدون جب حضرت
آمنہ بال کھول کر بیٹھ گئین تو چپکے سے تکنا نے چھری اٹھائی مگر اعجاز نور پیغمبر سے تکنا کے دل کو کسی نے پکڑ لیا آنکھ بند ہوگئی
ہاتھ کانپا اور چھری گر گئی اور خود تکنا چلائی کہ والی رنج حضرت آمنہ نے دیکھا تو چھری زمین پر پڑی تھی شور کیا عورتین اٹھین
تکنا کو پکڑ لیا پوچھا کیا بات ہے تکنا نے کہا زرقا کو پکڑو اُسکے کہنے سے مین نے آمنہ کے قتل کا ارادہ کیا تھا زرقا کی تلاش ہوئی
نہ ملی بھاگ گئی حالات معجزات رسول خدا کے قبل پیدائش اور بعد پیدائش کے بہت ہین جو عام طور سے عوام مین مشہور ہین
اور بڑی کتابین مثل حیات القلوب جلد دوم مین کل درج ہین اُن کے لکھنے کی گنجائش اس مختصر مین نہین تھی۔ اور نہ حال معراج
لکھا گیا جب رسول خدا بڑے ہوئے اور حضرت خدیجہؓ سے عقد ہوا اور چالیس سال کی عمر مین وحی آنے لگی او کفار مکہ
رنجیدہ ہوئے بعثت رسالت کے چھٹوین سال کفار مکہ یعنی قریشیون نے جب دیکھا کہ حمزہ بھی شریک اسلام ہوئے اور
اکثر بنی ہاشم مدد کرتے ہین تو دار الندوہ مین جو قریش کے مشورہ کی جگہ ہے وہان جمع ہوئے اور آپس مین صلاح کی
اور عہد نامہ لکھا کہ بنی ہاشم کو نہ کھلا دین اور نہ اُنکے یہان کھاوین اور نہ اُن سے خرید فروخت کرین اور نہ اُنکو لڑکی دینا
بلکہ اونکی لڑکی ہے لین جب مین بنی ہاشم مجبور ہو کر محمد کو ہمارے سپرد کرین ہم قتل کر ڈالین اور یہ نامہ لکھ کر کعبہ کے اندر

لٹکا دیا جب یہ خبر ابوطالب کو ہوئی تو بنی ہاشم جو چالیس مرد تھے اُن سب کو جمع کر کے کہا کہ قسم خانہ کعبہ کی اگر محمدؐ کے پیر مین کانٹا گڑا تو ہم تم سب کو قتل کرین گے اور پہاڑ مین ایک درہ تھا حضرت ابوطالب وہان ایک مکان بنواتے تھے اُسکا دروازہ سب بند کرا کے صرف ایک دروازہ رکھا اُسی کو شعیب ابوطالب کہتے ہین اُس مین رسولؐ خدا معہ اپنے چند مددگارون کے رہنے لگے رات دن سب لوگ رسولؐ خدا کی نگرانی رکھتے تھے پہلی رات ایک جگہہ رکھتے تھے بعد آدھی رات دوسرے جگہہ رکھتے تھے اور جناب امیر دل وجان سے نگہبانی کرتے تھے اور قریش کی عداوت یہان تک بڑھی کہ علاوہ مکہ والون کے دوسری جگہہ کے جو سوداگر آتے تھے تو اُنکو بھی تاکید کرتے تھے کہ بنی ہاشم کو سودا دو گے تو تمھارا مال لوٹ لین گے اس وجہ سے نہ تو مکہ والے غلہ وغیرہ بنی ہاشم کو دیتے تھے اور نہ باہر کے سوداگر دیتے تھے صرف سال مین دو مرتبہ ایک جب ماہ رجب مین عمرہ ہوتا تھا اور دوسرے مرتبہ ماہ ذالحجہ مین جب حج ہوتا تھا تو باہر کے لوگون سے سامان کھانے پینے کا خرید لیتے تھے درمیان مین اگر ختم ہو جاتا تھا تو سخت تکلیف اُٹھاتے تھے یہان تک کہ بچے بھوکھون مرتے تھے اور رات کو روتے چلاتے تھے جو بعض بعض قریش کو بھی ناگوار ہوتا تھا اور صبح مکہ والے آپس مین کہتے تھے کہ بنی ہاشم پر یہ تکلیف بہت سخت دیگئی ہے کچھ لوگ اپنے فعل پر نادم ہوئے مگر عہد نامہ کی وجہ سے مجبوری ظاہر کرتے تھے اور جناب رسولؐ خدا نے دعا کی تو درہ کے اندر بہت سے درخت جو اُس مین ہر طرح کے میوہ پھلتے تھے اور سب لوگ کھاتے تھے خدا نے دیمک کو بھیجا عہد نامہ مین جو شرطین تھین سب کو چاٹ لیا صرف نام خدا باقی رہ گیا جبرئیل آئے اور رسول خدا کو یہ حال بتلایا رسولؐ خدا نے حضرت ابوطالب سے کہا۔ ابوطالب کعبہ کی طرف گئے اہل مکہ کے لوگ شریک عہد نامہ تھے ابوطالب کو آتے دیکھ کر کہا کہ ابوطالب اب گھبرا گیا ہے اس لئے آتا ہے کہ ہم سے صلح کرے اور محمدؐ کو ہمارے سپرد کرے ہم قتل کر ڈالین جب نزدیک پہونچے تو سب نے اُٹھ کر تعظیم کی اور کہا کیا اب تنگ آگئے ہو اب محمدؐ کو ہمارے سپرد کرو گے ابوطالب نے کہا قسم خدا کی ہرگز نہین بلکہ ہمارے بھتیجہ نے خبر دی ہے کہ جو عہد نامہ تم لوگون نے لکھا تھا اُس کا کل مضمون بحکم خدا دیمک چاٹ گئی سوائے نام خدا اب اُس مین کچھ باقی نہین ہے پس دیکھو اگر یہ بات صحیح ہے تو تم لوگ اپنے فعل سے باز رہ کر ظلم سے ہاتھ اٹھاؤ اور اگر جھوٹ ہے تو ہم محمدؐ کو تمھارے سپرد کر دین گے اُن لوگون نے عہد نامہ کو اتارا مہر بدستور لگی تھی جب کھولا تو اندر سوائے نام خدا سب حروف دیمک چاٹ گئی ہین تب مطعم بن عدی و ابوالبختری بن ہشام و زہیر بن امیہ نے کہا ہم اس عہد نامہ سے بیزار ہین اور بہت لوگون نے ان کی تائید کی نامہ پھاڑ ڈالا گیا ابوجہل نے بہت کوشش کی کہ نامہ نہ پھاڑا جاوے مگر اُن لوگون نے پسند نہ کیا تب بنی ہاشم کو اور اپنے مددگارون کو لیکر رسولؐ خدا درہ سے اپنے گھر آئے اور ابوطالب بیمار ہوئے جناب رسول خدا نے کہا اے چچا اگرچہ آپ ہمارے اسلام مین دل سے شریک ہین مگر ظاہری کلمہ بھی پڑھ دیجیے جس مین سب کو معلوم ہو جاوے چنانچہ ابوطالب نے کلمہ پڑھ دیا اور راہی جنت ہوئے اُن کے تیسرے دن حضرت خدیجہ بھی جنت کو گئین اُس سال کا نام رسول خدا نے عام الحزن رکھا یہ واقعہ سال دہم مبعوثی رسالت کا ہے۔ رسولؐ خدا ایام حج مین حاجیون سے تبلیغ رسالت کرتے تھے تو اکثر مشرک لوگ پتھرون سے آپ کو زخمی کرتے تھے ایک روز حضرت کو پتھرون سے زخمی کیا تو ایک باغ مین پناہ لی اوس

باغ مین عتبہ وشیبہ دونو بیٹے تھے رسول خدا انکو دیکھ کر رنجیدہ ہوئے کیونکہ یہ دونون سخت دشمن تھے مگر ان دونون
نے اپنے غلام عداس نام سے جو نینوا کا رہنے والا تھا ایک طبق انگور دیکر کہا جا محمد کو دے آ وہ لایا تو حضرت نے
پوچھا کہ تو کہان کا رہنے والا ہے اُس نے کہا مین نینوی کا رہنے والا ہون رسول خدا نے کہا وہ شہر میرے بھائی یونس
کا ہے اور قصہ یونس کا ذکر کیا عداس پڑھا تھا حالات یونس سے واقف تھا قصہ یونس سنکر ایمان لایا اور سجدہ مین گر پڑا
جب لوٹ کر گیا تو عتبہ وشیبہ نے کہا تو سجدہ مین کیون گیا اسنے حضرت کی تعریف کی تو دونو بولے کہ محمد نے تیرے اوپر
جادو کر دیا ہے۔ اُسی درمیان مین مدینہ مین قبیلہ اوس خزرج مین لڑائی ہوئی تھی قبیلہ اوس سے قبیلہ خزرج پر فتح پائی
تو اسعد قبیلہ خزرج کا مکہ اس غرض سے آیا کہ مکہ والون سے میل کرکے قبیلہ اوس پر چڑھائی کرین یہان مکہ مین آیا
تو رسول خدا کے دعوت اسلام کرنے کی خبر پائی چونکہ علمائے یہود سے انکو معلوم ہوتا تھا کہ مدینہ مین محمد نام ایک
پیغمبر مکہ سے آویگا اُسکے وجہ سے اہل مدینہ کو بڑی عزت ملے گی اسعد وقت طواف خانہ کعبہ رسول خدا کو دیکھا اور ایمان
لایا پھر اسعد کے ہمراہ رسول خدا نے مصعب کو جو اپنے مان باپ کے بہت پیارے تھے مگر مان باپ نے انکو اسلام لانیکے وجہ سے
مار پیٹ کرکے گھر سے نکال دیا تھا رسول خدا کے خدمت مین آکر قران اور علم دین پڑھا تھا مدینہ بھیجا وہ مدینہ مین جاکر
لوگون کو قرآن پڑھکر سناتے تھے اور لوگ مسلمان ہوتے تھے مصعب کے آنیسے پیشتر اور اوس خزرج کے لڑائی کے بعد
عبداللہ بن ابی کو سب لوگ پیشوا کرنا چاہتے تھے مگر مصعب کے آجانے پر وہ ارادہ نہ رہا اس وجہ سے عبداللہ لوگون
کو اسلام لانے سے منع کرتا تھا پھر اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ نے اسلام قبول کیا مصعب نے اسکی خبر رسول خدا
کو دی رسول خدا نے یہ خبر پاکر جنلوگون کے آقربا تنگ کرتے تھے اُن سے کہا کہ مدینہ چلے جاؤ اس وجہ سے رسول خدا کے آنے
کے پہلے ہی بہت لوگ مدینہ آگئے اور مدینہ والے سب کو جگہ وگھر اپنے اپنے یہان ٹھہرنے کو دیتے تھے اسعد بن زرارہ
برا بن معرور عبداللہ بن حرام رواح بن عبادہ منذر بن عمرو عبداللہ بن رواحہ سعد بن ربیع عبادہ بن صامت مدینہ
سے مکہ آئے اور رسول خدا سے اسلام قبول کرکے وعدہ کیا کہ آپ مدینہ مین تشریف لائیے ہم لوگ آپکی مدد کرینگے
اور یہ لوگ نقبا کہلائے گی مانند نقبا موسی پھر یہ لوگ مدینہ کو واپس آئے جب اسلام کی قوت بڑھی اور زیادتی ہونے
لگی تو قریش اور بھی زیادہ دشمن ہوئے دار الندوہ مین صلاح کے واسطے جمع ہوئے ہر قبیلہ اور خاندان سے ایک
ایک آدمی جسکی عمر چالیس برس کی ہو واسطہ صلاح کے حاضر ہوئے ابلیس ملعون بھی پہونچا کہا مین قبیلہ مضر سے
ہون اور داخل مشورہ ہوا ابوجہل بولا ہم لوگ ہمیشہ سے مکہ مین صاحب عزت تھے محمد ہماری عزت ذلیل کرتا
ہے ہمارے خداؤن کو برا کہتا ہے میری رائے مین ہے کہ کسی کو بھیجکر قتل کرا دون مدد کہ دیدون شیطان بولا کہ جو کوئی
محمد کو قتل کریگا وہ بھی قتل کیا جاویگا یہ رائے ناقص ہے تب عاص بن وائیل وامیہ بن خلف وابی بن خلف نے
کہا ایک مکان مضبوط بنا کر اُس مین بند کر دین راہ آنے جانے کی نہ رہے کھانا پانی اُس مین دیتے جاوین اُسی مین مرجاوے
جیسا کہ زہیر وامرء القیس ہلاک ہوئے شیطان بولا یہ رائے اور ناقص ہے کیونکہ بنی ہاشم ایسا کب کرنے دین
گے اور ایام حج مین اگر عرب کو معلوم ہو جائے گا تو وہ مکان سے نکال دینگے تب عتبہ وشیبہ نے کہا اپنے ملک سے

نکال دین گے شیطان بولا یہ رائے سب سے زیادہ ناقص ہے اگر محمدؐ زندہ باہر چلا دیگا تو اُسکی زبان مین وہ تاثیر ہے کہ جس وجہ سے بہت بڑی فوج جمع کرکے آویگا اُسوقت تم لوگ اس کا مقابلہ نہ کرسکوگے تمھین یہان سے نکال دیگا سب نے کہا اے شیخ پھر کونسی تدبیر کی جاوے شیطان بولا میری رائے یہ ہے کہ مکہ کے کل قبیلون مین سے ایک ایک آدمی ساتھ لیکر محمدؐ کو قتل کرو بلکہ مناسب ہے کہ کوئی ایک آدمی بنی ہاشم کا بھی شریک ہو اس مین بنی ہاشم پھر مقابلہ کرنے لائق نہ رہینگے اگر بدلہ مانگین گے تو سب مل کر دیدینا پس اس بات پر ابوجہل و شیطان راضی ہوئے اور دوسرے لوگون نے بھی تائید کی پھر صلاح ہوئی کہ رات کو مکان کے اندر گھس کر قتل کرین جب رات کو آئے تو ابولہب بولا مکان مین عورتین بچہ ہین اس وقت ہم اندر نہ جانے دین گے رات کو تاکین کہین جانے نہ پاوے صبح قتل کرین خدا نے جبرئیل ؑ کو بھیجا رسول خدا کو قریش کے ارادے سے مطلع کیا اور حکم دیا کہ مدینہ کے طرف ہجرت کرو رات کو نکل جاؤ اپنے بستر پر علی کو سلادو اُسے کوئی صدمہ نہ پہونچیگا رسول خدا جب حکم خدا سے مطلع ہوئے تو جناب امیرؑ سے کہا جناب امیرؑ نے کہا میرے بستر پر سونے سے آپ کے جسم و جان پاک کو تو کوئی صدمہ نہ پہونچیگا فرمایا نہین پہونچیگا بلکہ خدا نے ہمارا اور تمھارا امتحان کیا ہے مثل ابراہیمؑ و اسمٰعیلؑ کے یعنے ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ سے بہت محبت رکھتے تھے تو خدا نے حکم دیا کہ اے ابراہیمؑ اسمٰعیلؑ کو میرے راہ مین قربان کر چنانچہ ابراہیمؑ نے اسمٰعیلؑ سے ذکر کیا تو اسمٰعیلؑ بڑے خوشی سے راضی ہوکر چھری کے نیچے لیٹ گئے اور ابراہیمؑ بڑے خوشی سے چھری لیکر اسمٰعیلؑ کے ذبح کرنے کو تیار ہوئے اور وقت ذبح خدا نے گوسفند لیکر جبرئیلؑ کو بھیجا اسمٰعیلؑ کو چھری کے نیچے سے کھینچ لیا اور گوسفند لٹا دیا تھا ایسا ہی مثل اسمٰعیلؑ کے تم ہمارے نزدیک سب سے زیادہ دوست ہو تم جان دینے کو تیار ہو ہم مثل ابراہیمؑ کے باوجود اس قدر محبت کے اپنے بستر پہ تمھین سلاتے ہین جہان لوگ تلوار لیئے آمادہ قتل ہین امیرالمومنان نے یہ سنکر سجدہ شکر خدا کا ادا کیا سب سے پہلے یہ سجدہ شکر خدا کا جناب امیرؑ نے کیا ہے اور آیتہ نازل ہوئی ومن الناس من یشتری النفسہ ابتغاء مرضات اللہ یعنے کون ایسا ہے جو بیچے اپنی جان کو خدا کی رضامندی مین۔ لکھا ہے جس رات رسول خدا علی کو اپنے بستر پر لٹا کر غار کی طرف گئے خدا نے جبرئیلؑ کو اور میکائیلؑ کو بلا کر کہا کہ تم دونون مین بہت محبت ہے ہم ایک کی عمر کم اور ایک کی عمر زیادہ کرتے ہین پس کون تم مین سے اپنی عمر کو کم پسند کرتا ہے ان دونون فرشتون نے فرمان خدا سے کہا ہم اپنی اپنی عمر زیادہ چاہتے ہین حکم خدا ہوا دیکھو علیؑ کو اپنی زندگی کو محمدؐ کے جان کے لیئے بالکل پرواہ نہ کرکے کیسے بے خوفی سے پڑا ہے جہان بہت سے دشمن قتل کرنے کو گھیرے ہین تم دونون جاؤ اور حفاظت کرو علیؑ کی پس دونون فرشتے آئی جبرئیلؑ داہنے اور میکائیلؑ بائین کھڑے ہوئے اور تمام رات نگہبانی کی قریش کے لوگ آئے پہلے کہا سوتے مین قتل کرو پھر کہا جگا لو تب قتل کرین پتھر پھینکا تو جناب امیرؑ نے سر چادر سے نکالکر کہا کیا کرتے ہو لوگون نے آواز پہچانی سمجھے رسول خدا کہین چلے گئے ابوجہل بولا اس سے کوئی مطلب نہیں ہے اُس کو فریب دیکر محمدؐ اپنی جگہہ پر سلا گیا ہے جس مین یہ مارا جاوے علیؑ نے کہا اے ابوجہل مین فریب یا دھوکے سے نہین سوتا ہون بلکہ جان بوجھ کر سوتا ہون اور خدا

اپنے رسولؐ کی نگہبانی مین ہے چاہے تو تجھے اور تیرے ہمراہیون کو ابھی ہلاک کرے صرف اس وجہ سے مہلت ہے
کہ تم مین سے اکثر لوگ خود ایمان لاوین گے اور بہتون کی اولاد ہوگی وہ ایمان لاوین گے غرض کہ سب لوگ تلاش
مین لگے اور جب جناب رسول خداؐ مکان سے نکلے تھے تو جو لوگ نگہبانی مین کھڑے تھے اون پر ایک مٹھی خاک
اٹھا کر ڈالی اور کہا خراب ہون تمھارے منہ اُن سب کی آنکھین بند ہوگئین سو گئے رسول خداؐ نکل گئے کسی کو خبر نہ ہوئی ہند
بن ابی ساتھ تھے آگے چلے تو راہ مین حضرت ابوبکر ملے اُن کو بھی ساتھ لیا غار ثور مین پہنچے حضرت ابوبکر کو رکھ لیا ہندہ
کو کسی کام کے لئے واپس کردیا غار کے اندر گھس گئے تو دروازہ غار پر بحکم خدا مکڑی نے جالا بُن دیا چڑیا نے گھونسلا
بنایا قریش نشان پہچانتے وہان تک گئے پھر لوٹ گئے یہ بھی لکھا ہے کہ در غار بہت تنگ تھا حضرت کے معجزہ سے
کشادہ ہوگیا جب اندر چلے گئے تو پھر ویسا ہی ہوگیا جس سے معلوم نہ ہوتا تھا کہ آدمی اسکے اندر گیا ہے تیسرے
دن رسول خداؐ مدینہ روانہ ہوئے جو اونٹ حضرت ابوبکر نے دو سو روپیہ مین لیا تھا اسکو سات سو مین حضرت کے
ہاتھ بیچا تھا اُس پر سوار ہوکر گئے قریش نے منادی دی کہ جو کوئی شخص محمدؐ کو پکڑ دے سو اونٹ اُس کو انعام مین ملےگا
سراقہ بن مالک پکڑنے کو چلا جب حضرت کے قریب پہونچا تو حضرت کے سجدے سے اُس کا گھوڑا پھنس گیا اُس
نے کہا کہ یا حضرت دعا کیجئے میرا گھوڑا چھوٹ جاوے مین واپس جاؤن حضرت نے دعا کی گھوڑا نکل آیا مگر سراقہ
نے پھر ارادہ حضرت کے پکڑنے کا کیا تو پھر گھوڑا پھنس گیا تین مرتبہ ایسا ہی ہوا آخر مین مجبور اُسراقہ لوٹا اور حضرت
سے کہا کہ میرے اونٹ آگے آتے ہون گے اگر ضرورت ہو تو لے لیجئے گا حضرت نے کہا مجھے ضرورت نہین ہے
جب حضرت غار میں تھے تو قریش در غار پر آئے اُن کے آواز کی آہٹ پاکر حضرت ابوبکر رونے لگے حضرت نے فرمایا
مت ڈرو ہمارا کچھ نہین کرسکتے ہمارے ساتھ خدا ہے اور پھر جب سراقہ قریب پہونچا جب بھی حضرت ابوبکر رونے لگے پھر
حضرت نے چپ کرایا اس کے نسبت بہت کچھ رد و قدح فریقین مین ہے اس موقعہ پر گنجایش تحریر نہین ہے سراقہ واپس آیا
حضرت روانہ ہوئے ام معبد کے مکان مین پہنچے کھانا مانگا نہ تھا ایک بڈھی بکری تھی جو عرصہ سے بیمار تھی دودہ اس کے
کچھ نہ تھا حضرت نے اُس کے اوپر ہاتھ پھیرا دودھ ٹپکنے لگا دوہا اور سب نے آسودہ ہوکر پیا ام معبد یہ معجزہ
دیکھ کر بولی یا حضرت میرا لڑکا سات برس کا ہے اب تک نہ بولتا ہے اور نہ اُٹھ کر چلتا پھرتا ہے حضرت نے خرما
منہ مین چبا کر کھلا دیا اُسی وقت چلنے اور بولنے لگا اور خرما کے تخم کو گاڑ دیا اُسی وقت ایک درخت ہوگیا اور پھلا وہ
درخت بارہ مہینہ پھلتا تھا حضرت کے قدم کے برکت سے اُس جگہہ تمام سبزی جم گئی جب ام معبد کا مرد آیا اور
اُس کو حضرت کے آنے کا حال معلوم ہوا تو اُس کو یقین ہوگیا کہ حبیب اللہ پیغمبر کا حال علماء یہود نے اپنی کتاب سے خبر
دیتے تھے یہی ہے اپنے عورت بچہ کو لیکر مدینہ آیا اور مسلمان ہوا جب حضرت مدینہ پہنچے تو وہان سے جناب امیرؑ کو مع فاطمہؑ
دختر خود و فاطمہ مادر جناب امیرؑ کو بلایا جناب امیر مکہ سے روانہ ہوئے تو آٹھ سوار نے آکر راہ روکی جناب امیر پر جناح نے تلوار چلائی
جناب امیرؑ نے اُسے روک کر کے ایسی تلوار جناح پر لگائی کہ وہ مع گھوڑے کے دو ٹکڑہ ہوگیا اور پھر دو سوار پر بھی حملہ
کیا تو وہ سب بھاگ گئے جناب امیرؑ سب کو ساتھ لیکر مدینہ پہونچے جناب رسول خداؐ سے ملے مکہ مین جو مسلمان

ہو چکے تھے جس کو جب موقعہ ملا مدینہ چلے گئے حضرت عمارؓ و اُن کے ماں باپ روانہ ہوئے تو قریش نے پکڑ لیا اور کہا رسول خدا
کو برا کہو عمارؓ کے باپ یاسر و اُن کی ماں نے نہین کہا تو شہید کر دیگی سب سے پہلے یہی اسلام مین شہید ہوئے ہین اور
عمارؓ نے تقیہ کر کے رسول خدا کو برا کہا تو چھوڑ دیگی چھوٹ کر رسول خدا کے خدمت مین پہونچے اور رو رو کر حال کہا رسولخدا
نے کہا اچھا کیا پھر ضرورت ہو تو ایسا کرنا خدا نے معاف کیا اور یہ آیۃ نازل کیا اِلَّا مَنْ اُکْرِہَ وَ قَلْبُہٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ یعنے برا
کہتے ہین کراہت سے اور دل اُن کے بھرے ہین ایمان سے رسولخدا کے آمد کی خبر سنکر انصار مدینہ روزانہ آکر انتظار
مین راہ دیکھا کرتے تھے اور واپس جاتے تھے جس روز پہونچے اس روز بھی پہلے آئے اور واپس گئے جب گھر مین پہونچے
تو خبر ہوئی کہ رسولخدا آگئے لوگ دوڑے رسولخدا مقام قبا مین قبیلہ عمرو بن عوف مین مکان کلسوم بن ہدم مین ٹھہرے
پھر وہان سے خثیمہ ادی کے یہان گئے وہان سے بعد تین روز یا بارہ روز کے جب جناب امیرؑ آگئے تو اندر مدینہ گئے
جب قبا سے روانہ ہوئے تو ہر شخص اپنے یہان ٹھہرنے کو عرض کرتا تھا رسولخدا نے کہا جہان پر ہمارا اونٹ بحکم خدا
بیٹھیگا وہین پر ہم ٹھہرینگے اور مہار اونٹ چھوڑ دیا اونٹ جب مکان ابوایوب انصاری کے پاس پہونچا تو بیٹھ گیا راہ
مین عبداللہ بن ابی جس کو رسولخدا کے آنے سے پہلے مدینہ کی سرداری ہونے والی تھی حضرتؐ کو دیکھ کر منھ و ناک
مین کپڑہ بھر کر کہا آگے جا جس نے بلایا ہے اس کے یہان ٹھہر سعد بن عبادہ بولے یا حضرت اس کے بات کو خیال نہ
کیجیے حسد سے کہتا ہے آپ میرے گھر مین چلین حضرت نے کچھ جواب نہ دیا جب ابوایوب کے دروازہ پر اونٹ بیٹھ گیا تو انھون نے
اپنی ماں کو پکارا اور کہا پیشوائے دین جس کے انتظار مین تھے آگیا ان کی ماں اندھی تھین بولین کیا اچھا ہوتا اگر آنکھ ہوتی تو
دیکھتی اور زیارت کرتی رسول خدا نے ہاتھ پھیرا آنکھ روشن ہوگئی یہ معجزہ مدینہ مین پہلا تھا ابوایوب کی ماں حضرتؐ کا اسباب
سب اپنے گھر اوٹھا لے گئین وہین حضرت ٹھہرے اور جب اسلام کو قوت ہوئی تو نماز مین زیادتی ہوئی یعنے پہلے پانچون وقت
کی نماز صرف دو دو رکعت تھین مدینہ مین ظہر و عصر و عشا مین دو دو رکعت اور مغرب مین ایک رکعت کل سات رکعت
بڑھائی گئین اور صبح کے نماز کا وقت بہت نازک ہے یعنی اس وقت فرشتہ رات کی واپسی و فرشتہ دن کی آمد ہوتی ہے اس
وجہ سے دو ہی رکعت رکھی گئی ہے یہ نماز بہت بڑی فضیلت کی ہے مسجد قبا مین نماز پڑھنا بہت ثواب ہے یہ پہلی مسجد
ہے جو بنائی گئی جڑ تقوی اور پرہیزگاری ہیں رسولخدا کے مدینہ مین آنے سے پہلے بت پرستی تھی اور بلا ذبیحہ جانور کھاتے
تھے رسولخدا کے آنے کے بعد سب بند ہو گیا جب قبا سے چلے تو راہ مین قبیلہ بنی سالم نے مسجد بنا رکھی تھی رسولخدا
نے اتر کر اس مین نماز پڑھی تھی پھر روانہ ہوئے اور ابوایوب کے یہان ٹھہرے قوم یہود کے تین قبیلہ کے سردار آئے اور
کہا یا حضرت ہم کو کیا حکم دیتے ہین آپ نے فرمایا جو تمہارے کتاب مین لکھا ہے اور سب باتین اُن کے کتاب سے حوالہ دیکر بتلایا
یہود بولے ہم سب جانتے ہیں مگر ابھی مہلت چاہتے ہین نہ ہم آپ کی مخالفت کرین نہ آپ ہماری مخالفت کرین رسولخدا نے
بھی منظور کیا اسی پر معاملہ طے ہو کر عہد نامہ ہو گیا قبیلہ بنی نضیر کا سردار حی بن اخطب تھا جب گھر واپس گیا تو کہا ہمارے
اور اُس کے ہمیشہ عداوت رہے گی اور قبیلہ بنی قینقاع کا سردار مخیرق تھا وہ اپنے قوم مین واپس گیا تو کہا اسلام
لانا چاہیے مگر قوم نے منظور نہ کیا اور قبیلہ بنی قریظہ کا سردار کعب بن اسد تھا اُس نے کچھ نہین کہا پس مسجد مدینہ

کی تیاری ہوئی صحابیون نے مسجد کی طرف اپنے اپنے مکان کا دروازہ رکھا تو وہ دروازہ بحکم خدا بند کرادئے گئے صرف
جناب امیرؑ کا دروازہ کھلا رہا اکثر صحابہ کو ناگوار ہوا تو رسول خدا نے کہا یہ دروازہ بحکم خدا بند کرایا ہے ہجرت کے پہلے
سال دوشنبہ کے دن قبا مین پہونچے سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ تک مقیم رہے جمعہ کو قبا سے چلے جمعہ کی نماز مسجد
بنی سالم مین پڑھی اسی سال بھیڑیا نے گواہی دی تھی اسی سال حضرت نے زید بن حارث کو و ابورافعہ کو بھیجکر سودہ بنت
زمعہ اپنی بیوی کو مکہ سے مدینہ بلایا اسی سال حضرت عائشہ سے نکاح کیا اسی سال ایک دوسرے سے بھائی چارہ کیا
اسی سال سلمان مسلمان ہوئے اسی سال عبداللہ بن سلام عالم یہود مسلمان ہوئے اسی سال اذان مقرر ہوئی
اسی سال برا بن معرور سعد بن زرارہ دو نقیبا نے انتقال کیا اور کلثوم بن ہدم فوت ہوئے اور اسی سال عاص بن
وائیل و ولید بن مغیرہ واصل جہنم ہوئے فرمایا امام علی نقیؑ نے کہ جو کوئی نذر کرے بہت سا روپیہ اسکو چاہیے کہ اسی روپیہ تصدق
کرے کیونکہ اسی لڑائی رسول خدا نے کفار سے کی ہین اور سب مین خدا کی مدد ہوئی ہے اُن مین چھبیس لڑائی مین رسول خدا خود گئے
ابوا[۱] - بواطہ[۲] - عشیرہ[۳] - بدر اولی[۴] - بدر کبری[۵] - بنی سلیم[۶] - سویق[۷] - ذی امر[۸] - احد[۹] - بحران[۱۰] - اسید[۱۱] - بنی نضیر[۱۲] - ذات الرقاع[۱۳]
بدر اخیرہ[۱۴] - ذومۃ الجندل[۱۵] - خندق[۱۶] - بنی قریظہ[۱۷] - بنی لحیان[۱۸] - بنی قرد[۱۹] - بنی مصطلق[۲۰] - حدیبیہ[۲۱] - خیبر[۲۲] - حنین[۲۳] - طایف[۲۴]
تبوک[۲۵] - فتح مکہ[۲۶] - اور ان مین سے نو لڑائیون مین خود لڑے - بدر کبری مین جو جمعہ کے دن ۱۷ رمضان ہجرت کے
دوسرے سال مین ہوئی ہے اور جنگ احد مین جو ہجرت کے تیسرے سال ماہ شوال مین ہوئی اور جنگ خندق و بنی قریظہ
مین جو ماہ شوال ہجرت کے چوتھے سال مین ہوئی ہے اور جنگ بنی المصطلق مین جو ماہ شعبان ہجرت کے پانچوین سال مین
ہوئی ہے اور جنگ خیبر مین جو چھٹوین سال ہجرت مین ہوئی ہے اور جنگ فتح مکہ مین جو ماہ رمضان ہجرت کے آٹھوین
سال ہوئی ہے اور جنگ حنین و طایف مین جو ماہ شوال آٹھوین سال ہجرت مین ہوئی ہے وقت لڑائی بدر اور احد
مین یا نصر اللہ اقترب یعنے ای مدد خدا نزدیک آ جنگ بنی النضیر مین یا روح القدس ارح یعنے اے روح القدس راحت
دے جنگ بنی قینقاع مین یا رب لا یغلبنک یعنے اے خدا کافر تیرے لشکر مین غالب نہ ہون جنگ طایف مین یا
رضوان جنگ حنین مین یا بنی عبداللہ جنگ احزاب مین حم لا ینصرون جنگ بنی قریظہ مین یا اسلام اسلمہم جنگ
بنی المصطلق مین الا الی اللہ الامر جنگ حدیبیہ مین الا لعنۃ اللہ علی الظالمین جنگ خیبر مین یا علی آتہم من عل جنگ فتح مکہ مین
نحن عباد اللہ حقا جنگ تبوک مین یا احد یا صمد جنگ بنی الملوح مین امت امت جنگ صفین مین یا نصر اللہ یہ رجز الغرض
پہچان لشکر اسلام کے بڑھا جاتا تھا اور لشکر امام حسینؑ مین یا محمد یا محمد کہتے تھے حضرت صادقؑ سے روایت ہے کہ رسول خدا
جب لشکر کہین لڑائی پر بھیجتے تھے تو یہ ہدایت کرتے تھے تقوی اور پرہیزگاری کرنا خدا اور رسول کے مذہب پر کافر سے
لڑنا مکر نہ کرنا مال غنیمت مین چوری نہ کرنا کافر کو مار کر دوسرا عضو ہاتھ پیر آنکھ ناک کان نہ کاٹنا بڈھا عورت بچہ نہ مارنا
راہب جو صومعہ یا پہاڑون کے دانتی مین ہون اُن کو نہ مارنا درخت بلا ضرورت نہ کاٹنا جو مسلمان کسی کافر کو امان دے
سب منظور کرین اور اُس سے امید رکھو شاید دین مین آجاوے کھیت نہ جلادین حلال جانور کو سوا نے کھانے کے
لئے ناحق نہ مارنا کافرون کے پانی مین زہر نہ ملانا خیبر لڑائی مین ملا اس کے باغات کو واپس دے کر آدہا حق اسلام

رکھا اوسے مین زکواۃ و خمس بھی لگایا مکہ و طائف والے خود مسلمان ہوئے اس وجہ سے صرف زکواۃ و خمس لگایا جنگلی
عربون نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وقت لڑائی مدد دین آوین تو مال غنیمت مین حصہ نہ پاوین عورات لڑائی مین اس لئے ساتھ
رہین کہ اپنے والوں کی دوا ضرورت پر کرین حصہ نہ پادین کچھ بطور انعام پاوین پہلے سو مسلمان ہزار کافر کے مقابلہ
مین لڑنے کو کھڑے ہوتے تھے اور بھاگ نہ سکتے تھے پھر دو سو کافر کے سامنے سو مسلمان کھڑے ہوتے تھے اور بھاگ
نہ سکتے تھے البتہ اس سے زیادہ ہون تو بھاگ سکتے تھے حضرت کا خط حبیبہ نام جو شائع عرب سے تھا اپنے ڈول مین
پیوند لگالیا اُس کی لڑکی بولی خط بزرگ کے ساتھ بے ادبی کی ہے تجھ پر بلا آوے گی پس لشکر اسلام آیا اور سب مال
لوٹ لے گیا اب حضرت کے پاس حاضر ہو کر مسلمان ہوا حضرت نے جو مال تقسیم نہ ہوا تھا وہ واپس کرا دیا لشکر قبیلہ
خشعم مین گیا وہان کے لوگ بغرض بچنے پناہ کے نماز پڑھنے لگے لشکر نے قبول نہ کیا مال لوٹ لیا اور بعض کو قتل کیا رسول خدا
کو خبر ہوئی تو آدھا خون کا بدلہ دیا اور کہا کہ یہ لوگ نماز سے پناہ مانگتے ہین پہلا لشکر جو رسول خدا نے کافرون کے لڑائی پر بھیجا
وہ یہ ہے کہ امیر حمزہ کو تیس سوار دیکر دریا کے کنارے زمین جہینہ پر بھیجا وہان ابوجہل ملا ایکسو بیس آدمی اُس کے ساتھ تھے
مجدی بن عمرو درمیان مین پڑ کر بلا لڑائی واپس کر دیا پھر رسول خدا واسطے لڑائی قریش و بنی ضمرہ کے خود گئے اور بلا
لڑائی واپس آئے عبیدہ بن الحرث کو ساٹھ سوار دے کر جو کل مہاجر تھے انصار اُس مین نہ تھے بھیجا اور علم بنایا تھا وہ
علم پہلے اسی لڑائی مین بھیجا گیا اور مشرکون کے طرف لشکر کا سردار ابوسفیان تھا دونون طرف سے تیر چلین اور رسول خدا
خود بھی آخر مین گئے اور بلا لڑائی واپس آئے پھر رسول خدا واسطے لڑائی کے عشیرہ پر گئے اور وہان قبیلہ مدلج سے
و اُن کے حلیفہ ضمرہ سے صلح کر کے لوٹ آئے عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ جناب امیر نے مجھ سے کہا چلو بنی مدلج کے
چشمہ پر دیکھیں کیا عمل کرتے ہین جب وہان گئے تو نیند آ گئی باغ مین جا کر سو گئے رسول خدا آئے اور جگایا جناب امیر کے
بدن مین گرد لگی تھی فرمایا اے ابوتراب وہ شقی ہے جو تجھے قتل کریگا اور تیری ڈاڑھی خون سے تر کریگا لوٹ آنے پر کرز بن
جابر فہری مدینہ والون کی بھیڑ بکری مویشی پکڑ لے گیا تھا حضرت نے بھی لشکر لیکر پیچھا کیا جس مین جناب امیر سردار
لشکر تھے اور مدینہ مین زید بن حارثہ کو خلیفہ کیا تھا کرز نہ ملا تو لوٹ آئے اور اسکو بدر اولیٰ کہتے تھے پھر سعد بن وقاص
کو اسی آدمی دیکر کہین بھیجا بغیر لڑائی واپس آئے پھر عبد اللہ بن جحش کو مدینہ سے کچھ گروہ دیکر بھیجا لڑائی کو حکم نہ دیا صرف
ایک تحریر دی اور کہا کہ دو روز چلکر اس کو کھولنا جو لکھا ہے اس پر عمل کرنا جب دو روز چلکر نامہ کھولا تو دیکھا لکھا تھا کہ
جہان پر بہت سے خرما کے درخت ہون وہان پر ٹھہر اور قریش کے حال سے مجھے اطلاع دینا نامہ پڑھ کر عبد اللہ نے
ہمراہیون سے کہا جس کو شہادت کی خواہش ہو میرے ساتھ آوے پس ایک خرما کے باغ مین پہونچے وہان پر عمرو بن
الحضرمی و حکم بن کیسان و عثمان و مغیرہ پسران عبد اللہ مال تجارت لئے ہوئے طائف سے مکہ جاتے ہوئے ملے وہ
لوگ لشکر اسلام دیکھ کر ڈرے واقد بن عبد اللہ نے کہا ہم عمرہ کو آئے ہین لڑائی کو نہیں آئے یہ بات سنکر مشرکون
کو اطمینان ہوا ڈیرا ڈالدیا اب لشکر اسلام نے آپس مین صلاح کی کہ یہ مہینہ حرام ہے لوٹ مار نہ کرنا چاہئے پھر کہا
اگر چھوڑ دیتے ہین تو یہ لوگ مکہ کل پہنچ جاوین گے غرض کہ واقد بن عبد اللہ نے تیر سے عمرو بن الحضرمی کو قتل کیا ہے

جس سے سب مشرک بھاگ گئے مسلمانون نے مال لوٹ لیا اور مدینہ لوٹ آئے رسولخدا نے اُس مال مین ہاتھ نہ لگایا اہل مکہ نے لکھا کہ یہ مہینہ حرام کا ہے جب بھی خون بہایا گیا تو آیۃ اُتری جس کا مطلب یہ ہے تمہارے گناہ اور کفر سے یہ قتال ماہ حرام کا اچھا ہے تب رسولخدا نے مال غنیمت کو خرچ کیا ؂

جنگ بدر کبریٰ

لکھا ہے کہ ابوسفیان معہ چالیس نفر قریش کے شام کی طرف تجارت کو گیا تھا اور بہت سا مال سب کے ساتھ تھا کوئی شخص قریش کا باقی نہ تھا جس کا مال تھوڑا یا بہت اُس قافلہ مین نہ ہو جب قافلہ مکہ کو شام سے واپس ہوا تو رسولخدا کو اطلاع ہوئی حضرت نے اپنے اصحابون کو حکم دیا کہ جاؤ اس قافلہ پر یا تو ان کا مال پاؤ گے یا قریشون پر فتح پاؤ گے خدا نے لالچ مال وسیلہ قوت و عزت اسلام کا بنایا پس رسول خدا تین سو تیرہ آدمی کو جو تعداد لشکر طالوت کی جالوت کے لڑائی کے وقت تھی ہمراہ لیکر نکلے علم اپنا اور مہاجرون کا علی ابن ابوطالب کو دیا اور علم انصار کا سعد بن عبادہ کو دیا ستر اونٹ دو گھوڑے چھ زرہ سات تلوار ہمراہ تھی اور ماہ رمضان ۲ھ ہجری تھا کسی کو معلوم نہ تھا کہ لڑائی ہوگی محض مال کا لالچ تھا یہ خبر ابوسفیان کو ہوئی تو قافلہ شام کی طرف پھر لوٹا لے گیا اور ضمضم ابن عمرو خزاعی کو دس دینار اجرت دے کر ایک اونٹ پر قریش کے پاس مکہ بھیجا اور کہا کہ قریش سے کہنا کہ محمدؐ معہ لشکر تمہارے مال لینے کو مدینہ سے نکلا ہے اور تو اپنے اونٹ کے کان کو کاٹ لینا جس مین خون اُس کے تمام بدن پر بہہ چلے اور اپنے کرتہ کو پھاڑ لینا جس مین تیری صورت پریشان کی طرح ہو جاوے اور منہ اپنا اونٹ کے دم کی طرف کر کے آواز دے گا اے آل غالب جلد خبر لو تمہارا مال و اسباب و اونٹ لینے محمدؐ اور اُس کے ساتھی مدینہ سے چلے ہین شاید تم پہونچ بھی نہ سکو گے اور مکہ مین ضمضم کے آنے کے تین روز پہلے عاتکہ حضرت عبدالمطلب کی دختر جناب رسولخدا کی پھوپھی نے خواب دیکھا تھا کہ ایک سوار چلا آتا ہے کہ اے آل غالب جاؤ اُس مقام پر جہان بعد تیسرے دن کے قتل ہو گے اور پہاڑ ابو قبیس پر جا کر ایک پتھر اٹھایا وہ پتھر ٹکڑہ ٹکڑہ ہو گیا اور کوئی گھر قریش کا باقی نہ رہا جس مین ایک ٹکڑہ نہ گیا ہو چار دن طرف مکہ کے خون بھر گیا ہے یہ خواب عاتکہ نے اپنے بھائی عباس سے کہا عباس نے یہ خواب عتبہ بن ربیع سے کہا اُس نے کہا قریش پر کوئی آفت آوے گی اس کی خبر ابوجہل کو ہوئی بولا اب یہ دوسرا پیغمبر بنی ہاشم مین ہوئے ہین اگر اس کی صحت تیسرے روز نہ ہوئی تو تمام مین شہر کرونگا کہ عورت اور مرد بنی ہاشم کے سب جھوٹے ہین جب تیسرے دن ضمضم نے آکر مکہ مین آواز دی تو عاتکہ کے خواب کی تعبیر تصدیق ہوئی مکہ والے تیار ہوئے سہیل بن عمرو و صفوان بن امیہ و ابوالبختری بن ہشام و منبہ پسر حجاج و نبیہ اُس کا بھائی اور نوفل پسر خویلد برادر خدیجہؓ اٹھے کہا اس سے زیادہ کون مصیبت زیادہ ہوگا کہ محمدؐ اور اصحاب محمدؐ ہمارے مال کو لوٹ لین اور یہ مال ایسا ہے کہ اس کے لوٹ لینے سے پھر عمر بھر کبھی سوداگری نہ کر سکین گے ہمیشہ کے لئے محتاج ہو جاوین گے کوئی عورت یا مرد قریش کا باقی نہیں ہے جس کے مال مین سے کچھ مال اس مین نہ ہو جلد چلو اور جو

کوئی نہ چلے گا اُس کا گھر لوٹ لیا جاوے گا چنانچہ عباس بن عبدالمطلب کو اور نوفل پسر حارث بن عبدالمطلب کو اور عقیل بن ابوطالب
کو بھی ساتھ لیگئے اور کچھ عورات گانیوالی بھی ساتھ گئیں رسولخدا ابھی چل چکے تھے ایک مقام سے بشیر بن ابی کو و مجد بن
عمرو کو جاسوسی کے لئے بھیجا وہ دونوں گئے اور ایک کنوئیں پر پہنچے پانی پینے لگے دو عورتیں تکرار کرتی تھیں ایک دوسری
سے اپنا قرض مانگتی تھی وہ دوسری کہتی تھی کہ کل قافلہ قریش کا یہاں اترے گا اُنکی مزدوری کرونگی تو تیرا قرضہ دونگی یہ سن کر
دونو جاسوس لوٹ گئے اور حضرت کو اطلاع دی اون کے چلے جانے کے بعد ابوسفیان بھی اسی کنوئیں پر آیا اور کسب جہنی
سے پوچھا کہ سچ کہہ محمد اور اصحاب محمد کہاں ہیں اُس نے کہا مجھے خبر نہیں ہے البتہ کچھ دیر ہوئی دو سوار یہاں آئے تھے
اور واپس گئے ابوسفیان جہاں سواروں کے اونٹ بیٹھے تھے وہاں گیا اور اُن کی لینڈی توڑ کر دیکھا بولا یہ اونٹ خرما کھلے
ہیں جو مدینہ کے ہیں اور جاسوس محمدؐ کے ہیں فوراً وہاں سے واپس گیا اور قافلہ دوسرے راستے سے ٹال لے گیا اور قریش لڑائی
کے واسطے بدر میں پہنچے لشکر اسلام بھی پہنچ گیا جبرئیلؑ نے اطلاع دی کہ قافلہ معہ مال مکہ پہنچ گیا اور قریش لڑائی کے لئے
آئے ہیں تو ان سے لڑو خدا مدد کریگا رسولخداؐ نے اصحاب سے کہا تو حضرت ابوبکر و حضرت عمرؓ نے کہا ہم تو لڑائی کے
لئے نہیں آئے تھے کیونکر لڑیں گے مقدادؓ نے کہا اگر آپ حکم دیں تو آگ میں یا کانٹوں میں کود پڑے پھر رسولخدا نے سعد
بن معاذ انصاری نے کہا اگرچہ ہم لڑائی کے سامان سے نہیں آئے تھے مگر جو حکم ہوگا اُس کی تعمیل کریں گے خدا کے بھروسہ
پر بس اگر ہم مارے جاویں تو آپ اونٹوں پر فوراً مدینہ چلے جاویں وہاں آپ کے مددگار بہت ہیں حضرت نے کہا انشاءاللہ ایسا
نہ ہوگا خدا ہماری مدد کریگا اور جہاں جہاں قریش مارے گئے تو اُن کے قبر کی جگہہ سب کو بتلا دی اور ادھر عتبہ نکلا رسولخدا نے
اُسے دیکھ کر کہا اگر کچھ خیر ہے تو اس میں ہے عتبہ نے ابوالبختری سے کہا جب کہ ہمارا مال نکل گیا تو اب ہم کو لڑائی سے کیا کام
واپس مکہ جانا چاہیے اُس نے کہا جو مال قریش کا مقام نخلہ میں لوٹ لیا گیا اور ابن الحضرمی مارا گیا اُس کا ذمہ دار تو ہوتا ہے
عتبہ بولا ہاں میں دونگا اسکی اطلاع ابوجہل کو ہوئی وہ بولا عتبہ کا لڑکا ابوحذیفہ محمدؐ کے ساتھ ہے اسی سے سب کو بہکاتا
ہے میں ضرور لڑونگا پھر قتل کرونگا پھر قید کر کے مکہ لیجاؤنگا جس میں اور لوگوں کو عبرت ہو ادھر ابوسفیان جب مکہ پہنچ گیا
تو اُس نے بھی لکھا کہ واپس آؤ یا عورتوں کو واپس کر دو پس عورات واپس کر دی گئیں قریش کو اپنی کثرت پر گھمنڈ تھا قریب ہزار
نفر کے تھے اصحاب رسولخدا میں اکثر کو گھبراہٹ تھی رسولخدا نے دعا کی وحی ہوئی کہ فرشتوں کی مدد جاوے گی ابوجہل
و عتبہ میں گفتگو ہوئی عتبہ کو لڑائی کرنی منظور نہ تھی ابوجہل بولا تو ڈرپوک ہے عتبہ نے ابوجہل کو اونٹ سے گرا دیا اور چھاتی پر
چڑھ کر کہا دیکھا میری ڈرپوکی اور جہالت کے خیال میں آ کر اپنے لڑکے ولید اور اپنے بھائی شیبہ کو ہمراہ لیکر سب سے پہلے
لڑائی پر گیا رسولخدا نے عوذ و معوذ و عوف پسران عفرا کو مقابلہ میں بھیجا عتبہ نے لوٹا دیا کہا میرے ہم کفو قریش کو بھیجو
رسولخدا بھی پہلے انصار کی لڑائی نہ چاہتے تھے عبیدہ ابن حارث ابن عبدالمطلب اور حمزہ ابن عبدالمطلب اور علیؑ ابن
ابوطالب کو بھیجا عبیدہ کی عمر ستر سال کی تھی مگر بڑی جرأت سے روانہ ہوئی عتبہ نے بوجہ کینہ ان لوگوں کو نہ پہچانا پوچھا
تو معلوم ہوا کہ حمزہ اور عبیدہ اور علیؑ ہیں عتبہ بولا آؤ لڑو خدا لعنت کرے اُس پر جس نے ہم کو اور تم کو لڑا دیا یعنے ابوجہل
پر پس عتبہ سے عبیدہ اور شیبہ سے حمزہ اور ولید سے علیؑ نے مقابلہ کیا عبیدہ نے تلوار سے عتبہ کے سر کو دو کیا اور

عتبہ نے گرتے پر تلوار ماری دونون پیر عبیدہ کے کٹ گئے زمین پر گر پڑے حمزہ و شیبہ مین اس قدر تلوار چلین کہ کند ہو گئین
علی نے ولید کے داہنے ہاتھ مین تلوار ماری ہاتھ کٹ گیا ولید نے وہ کٹا ہاتھ بائین ہاتھ مین لیکر اٹھا کر حضرت امیرؑ کو مارا فرمایا
جناب امیرؑ نے کہ مجھے معلوم ہوا گویا پہاڑ گرا اور ولید کے ہاتھ مین انگوٹھی تھی انگوٹھی مین پتھر لگا تھا وہ پتھر ایسا چمکا کہ جنگل روشن
ہو گیا اور ولید نے ایسا شور کیا کہ دونو لشکر کے لوگ کانپ گئے مگر جناب امیرؑ نے اسے قتل کیا حمزہ اور شیبہ مین لڑائی تھی حمزہؓ
شیبہ کو گرائے دبائے تھے علیؑ نے جا کر شیبہ کو قتل کیا اور پھر حمزہؓ و علیؑ دونو ملکر عبیدہ کو اُٹھا لائے عمرو بن الجموع نے
ابوجہل پر تلوار ماری اور ابوجہل نے بھی تلوار ماری عمرو بن الجموع کا ہاتھ کٹ گیا عبداللہ بن مسعود نے دیکھا کہ ابوجہل اپنے
خون مین لوٹتا ہے عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ شکر خدا کہ تو ذلیل ہوا اور ابوجہل کے گردن پر پیر دھر کر سر کاٹنے لگے ابوجہل
بولا اے بکری کے چرانے والے مجھے یہ سخت صدمہ گذرا جو تیرا پیر میرے گردن پر ہے بہتر ہوتا اگر کوئی اولاد عبدالمطلب
سے مجھے قتل کرتا عبداللہ بن مسعود نے ابوجہل کا سر کاٹکر رسولؐ خدا کے پاس لا کر ڈالدیا حضرت نے سجدہ شکر ادا کیا لڑائی
سے پہلی رات کو لشکر مین پانی نہ تھا رسولخداؐ نے کہا کون جا کر پانی لاویگا خوف سے کوئی نہ بولا جب جناب امیرؑ گئے ڈونچی
نہ تھی تو کوئین مین گھسکر پانی بھرا اور لے چلے راہ مین ایک ایسی تیز ہوا چلی کہ جناب امیرؑ بیٹھ گئے پانی مشک کا گر گیا پھر
پانی بھرا اور چلے تو پھر دوسری ہوا تیز چلی جناب امیرؑ بیٹھ گئے پانی مشک کا گر گیا پھر پانی بھرا اور چلے تو پھر ہوا تیز چلی بیٹھ گئے
پانی بہ گیا پھر پانی بھرا اور آئے رسولخداؐ نے پوچھا اے علیؑ دیر کیون کی جناب امیرؑ نے سب حال بیان کیا رسولخداؐ نے کہا
پہلی ہوا جبرئیلؑ معہ ہزار فرشتون کے آئے وہ تھی دوسری ہوا میکائیلؑ معہ ہزار فرشتون کے آئے وہ تھی تیسری ہوا
اسرافیل معہ ہزار فرشتون کے آئے وہ تھی اور یہ سب تمہارے اوپر سلام کرتے ہوئے ہماری مدد کو آئے ہین۔ لشکر
اسلام لڑائی کے پہلے بہت کم اور لشکر قریش زیادہ تھا لڑائی کے وقت فرشتے سفید لباس سفید عمامہ باندھے ہوئے زمین
سے آسمان تک بھر گئے قریش کا لشکر اس لشکر کو دیکھ کر گھبرا گیا اس لڑائی مین ستر قریش قتل ہوئے اُن کی جان نہ نکلی
تھی اُن سے پوچھا جاتا تھا کہ تم کو کس نے مارا تو کہتے تھے کہ علیؑ نے رسولخداؐ نے کہا فرشتہ سب بشکل علیؑ آئے تھے اس وجہ
سے کہ شجاعت علیؑ کی مشہور ہے قریش فرشتون کو بشکل علیؑ دیکھ کر خوف کھا جاتے تھے لڑائی سے پہلے قریش کا لشکر آیا تو
جہان زمین سخت تھی اور پانی تھا وہان پر ٹھہرا اور لشکر اسلام بالو پر ٹھہرا پیر بالو مین گڑتے تھے رات کو لشکر اسلام کو احتلام
ہوا پانی نہ تھا رسولخداؐ سے شکایت کیا رسولخداؐ نے دعا کی لشکر اسلام مین پانی آہستہ آہستہ برسا بالو سخت ہو گیا اور مشکون
مین پانی بھر لیا اور لشکر قریش مین پانی تیز برسا ہوا چلی سب گھبرا گئے تمام کیچڑ ہو گیا پیر گڑنے لگے لڑائی کے وقت شیطان
نے دیکھا کہ لشکر قریش متردد ہے تو آدمی کی شکل مین اپنی شیطانی فوج لایا اور خود سراقہ بن مالک کی شکل مین آیا اور علم
قریش کا اپنے ہاتھ مین لیکر سب کو لڑائی پر آمادہ کرنے لگا اس سبب سے قریش کو جرأت ہوئی تب جبرئیلؑ فرشتون کی فوج
لیکر آئے دیکھ کر شیطان علم پھینک کر بھاگا قریش نے آواز دی کہ اے سراقہ کہان جاتا ہے بولا جو ہم دیکھتے ہین تم نہیں دیکھتے
پس قریش بھی بھاگ گئے اور لڑائی کے بعد کہا کہ ہم کو سراقہ نے بھگوا دیا سراقہ کو خبر ہوئی اُس نے کہا مین تو لڑائی مین نہ
تھا تب معلوم ہوا کہ وہ شیطان مردود تھا۔ رسولخداؐ نے کہا نوفل بن خویلد برادر خدیجہ آیا ہے خدا اُسے قتل کرے

پس جناب امیرؑ گئے اور اُس کا سر کاٹ لائے قریش کے ساتھ حضرت عباس و عقیل و نوفل بن حارث بھی گرفتار ہوئے حضرت عباس سے رسولخداؐ نے کہا اپنا اور اپنے بھتیجون کا فدیہ دو حضرت عباس نے کہا میرے پاس چالیس اوقیہ سونا تھا وہ لوٹ لیا گیا اُس مین حساب کر لیجیے رسولخداؐ نے کہا اس مین ہرگز حساب نہ ہوگا عباسؓ نے کہا تو پھر مین بھیک مانگون رسولخداؐ نے کہا جو مال ام الفضل کو دے آئے ہو اور کہہ آئے ہو کہ بعد میرے خرچ کرنا عباسؓ بولے آپ کو کس نے خبر دی رسولخداؐ نے کہا خدا نے عباسؓ بولے شہادت دیتا ہون کہ تو رسول برحق ہے پس عباس نے فدیہ دیا اور رسولخداؐ نے بعد اسلام عباس کو مال غنیمت سے بہت کچھ دیا اس لڑائی مین ستر قریش قتل ہوئے اور ستر قید ہوئے اور لشکر اسلام سے تو آدمی شہید ہوئے جن مین ایک سعد بن خثیمہ تھے جو شامل نقبا تھے فدیہ چالیس اوقیہ سونا جو ہر اوقیہ چالیس مثقال کا تھا فی آدمی لیا گیا اوقیہ چالیس مثقال کا ہوتا ہے مثقال ستائیس رتی کا ہوتا ہے عباسؓ عم رسول سے فدیہ سو اوقیہ لیا گیا جو بوزن انگریزی گیارہ سو بیس روپیہ بھر سونا ہوتا ہے۔ صرف عباس سے سو اوقیہ لیا گیا مگر عباسؓ کہتے تھے کہ رسولخداؐ نے ہم کو مال غنیمت سے اس قدر دیا کہ میرے تیس غلام ہین اور ہر ایک غلام بیس بیس ہزار پونجی لیکر تجارت کرتا ہے اور حاجیون کو پانی زمزم سے پلانا بہتر ہوا جو تمام مال سے بڑھ کر ہے۔ بعد اس لڑائی کے سب قریش کہتے تھے کہ ہم لشکر محمدؐ سے نہین بھاگے بلکہ فرشتون سے بھاگے ہین جو زمین سے آسمان تک سفید لباس و عمامہ پہنے پھرتے تھے۔ کتاب منہاج النبوت اہل سُنّت کے صفحہ ۱۰۲ مین لکھا ہے کہ عباسؓ عم رسولخداؐ و عقیلؓ برادر حضرت علیؑ جنگ بدر مین ہمراہ قریش آئے تھے رسولخداؐ نے حذیفہ سے کہا کہ یہ لوگ قتل نہ ہون حذیفہ نے کہا کیون نہ قتل ہون مین ضرور قتل کرون گا رسولخداؐ نے فرمایا اے اباحفص سنتے ہو کہ حذیفہ کیا کہتا ہے حضرت عمرؓ نے کہا یا حضرت یہ شخص منافق ہوگیا حکم ہو تو اس کو قتل کر دون اور صفحہ ۱۰۸ مین لکھا ہے کہ بعد جنگ بدر حضرت نے قیدیون کے بارہ مین مشورہ کیا تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ عباسؓ کو حمزہ عقیل کو علیؑ اور مین اپنے فلان عزیز کو قتل کرون اور کتاب الفاروق کے صفحہ چالیس مین لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کا کوئی عزیز بدر مین نہیں آیا اور صفحہ ۱۴ مین لکھا ہے کہ وقت مشورہ حضرت عمرؓ نے کہا مین اپنے فلان عزیز کو قتل کر دون

جنگ قینقاع

جب رسولخداؐ بدر سے واپس آئے تو بنی قینقاع کے یہودیون سے کہا تم اپنے کتاب مین دیکھو خدا نے میری تعریف کی ہے ایمان لاؤ ورنہ مثل قریش کے تمہاری بھی حالت ہوگی یہودی بولے قریش لڑائی کا طریقہ نہین جانتے تھے ہم سے بازی نہ لیجاؤ گے بلکہ پچھتاؤ گے رسولخداؐ نے گھیر والیا چھ روز گھیرے رہے پھر انصار نے سفارش کر کے چھوڑوادیا وہ سب شام کی طرف چلے گئے

جنگ بنی سلیم

بدر سے لوٹ کر سات روز مدینہ مین رہ کر قبیلہ بنی سلیم جو کسی جھریا یعنے جہان سے پانی نکلتا تھا مقیم تھے وہان

سگئے اور تین روز رہکر گھیرے رہے وہ لوگ بھاگ گئے لڑائی نہ ہوئی بہت سا مال لوٹ مین پایا۔

غزوہ سویق

بعد جنگ بدر ابوسفیان نے قسم کھائی تھی کہ سر پر پانی نہ ڈالونگا غسل جنابت نہ کرونگا جب تک محمدؐ سے لڑائی نہ کرلونگا پس سو سوار قریش مکہ کو لیکر مدینہ سے چار کوس کے فاصلہ پر آیا اور قبیلہ بنی نضیر مین سے حی بن اخطاب کے پاس رات کو گیا وہ نہ اٹھا تو سلام بن مکشم کے پاس گیا پکارا وہ بھی نہ اُٹھا آخر لوٹ آیا اور قریش سے کچھ آدمی عریض ایک مقام جو مدینہ کے قریب ہے وہان بھیجا اونھون نے دو انصار کو قتل کیا رسول خداؐ کو معلوم ہوا تو لشکر لیکر گئے ابوسفیان بھاگ گیا اور کچھ سویق یعنی آٹا چھوٹ گیا تھا وہ مسلمانون نے اٹھالیا اسی وجہ سے غزوہ بنی السویق کہلایا گیا اور اسی سفر مین بازار عرب مین کچھ خرید و فروخت مین اسلام کے لشکر والوں کا فائدہ ہوا پوچھا یارسول خداؐ بلا تکلیف اس مرتبہ فائدہ اٹھایا ہے ثواب جہاد ملے گا یا نہین رسول خداؐ نے فرمایا ہان ثواب جہاد ملے گا۔

غزوہ غطفان

بعد لڑائی بنی السویق کی خبر ملی کہ گروہ غطفان بہمراہی دعثور بن حارث مدینہ آنے کو تیار ہین رسول خداؐ چار سو پچاس صحابہ کو لیکر پہنچے تو وہ سب پہاڑون پر بھاگ گئے حضرت نے میدان ذوامر مین لشکر اسلام کو ٹھہرایا پانی بہت برسا رسول خداؐ ایک کچھ دور علحدہ نکل کر درخت پر کپڑا ڈال دیا اور سوگئے دشمن پہاڑ سے دیکھ رہے تھے دعثور سے کہا محمدؐ اکیلے ہین جا ہلاک کر یہان مدد بھی نہ پہنچے گی دعثور آیا اور تلوار نکال کر کہا آج کون تم کو بچاویگا رسول خداؐ نے کہا خدا بچاویگا پس جبرئیل آئے اور دعثور کے چھاتی پر ہاتھ مارا وہ گر پڑا تلوار ہاتھ سے چھوٹ گئی رسول خداؐ نے تلوار لے لیا اور کہا بتلا اسوقت تجھے کون پناہ دیگا پس وہ ایمان لایا اپنے قوم مین گیا سب نے کہا قتل کیون نہ کیا بولا جب مین گیا تو ایک مرد بلند قد نے مجھے ہاتھ مارا مین گر گیا اور معلوم ہوا کہ وہ فرشتہ تھا اس لئے مین ایمان لایا تم لوگ بھی ایمان لاؤ +

غزوہ قردہ

بعد چھ ماہ لڑائی بدر کے خبر پہونچی کہ ابوسفیان یا صفوان بن امیہ کے ساتھ قریش عراق کے راہ سے شام جارہے ہین مال بہت ہے رسول خداؐ نے زید بن حارثہ کو سو سوار دیکر بھیجا جب یہ لوگ قافلہ کے پاس پہونچے تو وہ سب بھاگ گئے کچھ لوگ گرفتار ہوئے جب حضرت کے پاس مال غنیمت کا آیا تو بیس ہزار خمس لیکر باقی کل مال اہل لشکر کو دے دیا اور فرات بن حیان مسلمان ہوا +

دوسرے سال ہجرت مین عصما بنت مروان کو جو مسلمانون کو برا کہتے تھے اور رسول خداؐ کی ہجو کرتے تھے رسول خداؐ کے حلم سے رات کو اُس کے مکان مین گھسکر عمیر نے قتل کیا +

ہجرت کے دوسرے سال مین کعب بن اشرف جو یہود کا سردار تھا اور رسولخدا اور مسلمانون کی ہجو کیا کرتا تھا
حضرت نے اُس پر لعنت کی محمد بن سلمہ نے کہا حکم ہو تو قتل کیا جاوے فرمایا بہتر ہے پس محمد بن سلمہ و سعد بن معاذ نے
ابونائلہ کعب کے برادر رضاعی کو کعب کے پاس بھیجا وہ کعب کے پاس گئے اور کہا کہ جب سے یہ مرد آیا ہے ہم لوگ بلا مین
گرفتار ہین سوداگری بند ہے کعب بولا مین نے پہلے ہی کہا تھا ابونائلہ نے کہا کچھ لوگ ہمارے صلاح مین ہین پھر کہا
ہم کو کچھ قرض کی ضرورت ہے جو کچھ کہو گرو کر دین کعب نے کہا عورتین گرو کر دے ابونائلہ نے کہا تو خوبصورت ہے
عورتین تیرے طرف مائل ہو جاوین گی کعب نے کہا پھر لڑکون کو گرو کر دے ابونائلہ نے کہا لڑکون مین ہمیشہ کے لئے بدنامی
رہیگی البتہ ہتھیار گرو رکھونگا اور رات کو لاونگا کسی سے ذکر نہ کرنا پس ابونائلہ واپس آئے اور رسولخدا سے سب
باتین ظاہر کین اور رات کو محمد بن سلمہ و سلکان بن سلاقہ و حارث بن اوث اور ابوعلیس بن جبیر کو ہمراہ لیکر ابونائلہ روانہ
ہوئے حضرت نے کچھ دور خود پہنچایا اور دعا دی جب یہ لوگ کعب کے مکان پر پہونچے تو کعب اپنی نئی عورت کے
پاس سوتا تھا آواز دی تو اٹھا عورت نے کہا مت جا اس آواز سے خون برستا ہے مگر کعب نہ رکا کوٹھے سے نیچے اترا ان لوگ
اُسے قتل کر کے سر کاٹ لے گئے غلطی سے حارث زخمی ہو گئے تھے رسول خدا نے تھوک لگا دیا حارث بن اوث اچھے
ہو گئے جب قبیلہ اوس نے کعب کو قتل کیا تو قبیلہ خزرج نے کہا ہم کو بھی کچھ کرنا چاہئے پس عبداللہ بن عتیک و عبداللہ
بن انیس و عبداللہ بن عتبہ و ابوقتادہ رسولخدا کے اجازت سے خیبر گئے اور خیبر مین ابورافع بن ابی کو جو اکثر اسلام کا
دشمن اور کافرون کا ساتھی تھا اسے اس طرح پر قتل کیا کہ عبداللہ بن عتیک شام کے وقت چرواہان مویشی کے ساتھ
اندر قلعہ گھسکر چھپ رہے جب رات کو چوکیدار نے دروازہ بند کر کے کنجی رکھدی تو وہ کنجی لے لے اور سیڑھی لگا کر کوٹھے پر جہان
ابورافع سوتا تھا گئے اندھیرا تھا ابورافع نظر آتا تھا کہا ابورافع وہ بولا تو آواز کے انداز پر تلوار لگائی کچھ دیر بعد آواز بدلکر
کہا اے ابورافع یہان ابھی کون بولتا تھا ابورافع نے کہا کسی نے مجھکو تلوار ماری ہے پھر اس مرتبہ پیٹ مین تلوار گاڑ دی
اور اتر کر چلے سیڑھی پر سے گر پڑے پیر ٹوٹ گیا کسی طرح ہمراہیون کے پاس آئے اور مدینہ آئے ہجرت کا تیسرا
سال تھا اسی سال حضرت عمر کے دختر حضرت حفصہ اور خزیمہ کے دختر زینب سے رسولخدا نے نکاح کیا ؛

جنگ احد

حضرت صادق سے روایت ہے کہ جب جنگ بدر سے ابوسفیان مکہ واپس گیا تو کہا کہ اے مکہ والو اے گروہ قریش
ستر آدمی تمہارے قتل ہوئے اور ستر آدمی تمہارے قید ہوئے مناسب ہے کہ اس مصیبت مین عورتون کو رونے نہ
دو تا کہ عداوت کی آگ نہ بجھے پس دوسرے سال تین ہزار سوار دو ہزار پیادہ لیکر مکہ سے روانہ ہوا عورتون کو ساتھ لیا
وہ مصیبت بدر کی یاد دلاتی تھین اور لڑائی پر سب کو آمادہ کرتی تھین ابوسفیان اپنی عورت ہندہ کو و عمرہ دختر علقمہ
حارثیہ کو بھی ساتھ لیگیا تھا - حضرت عباس نے اس کی اطلاع رسولخدا کو دی رسولخدا اپنے اصحاب سے
قریش کے ارادہ کو ظاہر کیا عبداللہ بن ابی و حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے کہا کہ بہتر ہے کہ شہر مدینہ کے اندر

لڑائی کی جاوے وسعد بن معاذ نے کہا یارسول اللہ جب ہم مشرک تھے اس وقت عرب سے کوئی ہمارے اوپر غالب نہین ہوا اور اب ہم مسلمان ہین تو پھر کیون ڈرین باہر جا کر لڑنا چاہئے اگر مارے جاوینگے تو شہید ہونگے اگر بچ گئے تو ثواب جہاد ملے گا رسولخدا نے صلاح سعد بن معاذ کی منظور کی سات سو آدمی لشکر اسلام سے اس وقت ہمراہ رسولخدا باہر گئے باقی عبداللہ بن ابی کے ساتھ رہ گئے اور جانے سے منکر ہو گئے رسولخدا نے عبداللہ بن جبیر کو درہ پر جہان سے دشمن دھاوا کر سکتے تھے تعینات کیا اور کہا کہ اگر ہم قریش کو بھگا کر مکہ پہنچا دین تب بھی تم اس درہ سے نہ ہٹنا اور اگر دیکھنا کہ قریش نے بھگا کر ہم کو مدینہ مین پہنچا دیا جب بھی تم درہ سے نہ ہٹنا اور ابوسفیان نے خالد بن ولید کو دو سو سوار دیکر اسی درہ کی طرف گھات مین لگا دیا اور کہہ دیا کہ جب ہم مسلمانون مین ملجاوین تو تم اس طرف سے دھاوا کر دینا اس کے بعد اپنے لشکر بمقابلہ لشکر اسلام کھڑا کیا اور رسولخدا نے بھی علم نصرت شیم جناب امیر کو دیا انصار ہی کل مشرکون پر حملہ کر دی سب مشرک بھاگ گئے مسلمان ان کے مال کے لوٹنے مین لگ گئے پہلے خالد بن ولید آیا تھا مگر ہمراہیان عبداللہ بن جبیر نے تیر مار کر ہٹا دیا وہ لوٹ گیا لیکن جب عبداللہ بن جبیر کے ہمراہیون نے دیکھا کہ مسلمان قریش کا مال لوٹ رہے ہین کہا ہم لوگ مال غنیمت سے کیون محروم رہین چلکر مال لوٹنا چاہئے عبداللہ بن جبیر نے بہت روکا مگر نہ رکے لوٹ مین چلے آئے عبداللہ صرف بارہ آدمی سے رہ گئے تھے قریش کی طرف سے علم طلحہ بن ابی طلحہ لئے تھا بولا اے محمد آپ کہتے ہین کہ جو مشرک مسلمان کے ہاتھ سے مارا جاویگا وہ دوزخ مین جاویگا اور جو مسلمان مشرک کے ہاتھ سے مارا جاویگا وہ بہشت مین جاویگا پس جس کو بہشت مین جانا ہو آوے ہم اسے قتل کرین اس بات پر طلحہ کے کوئی شخص لشکر اسلام سے اس کے سامنے لڑنے کو نہ گیا تب جناب امیر متوجہ ہوئے طلحہ بولا تم کون ہو حضرت امیر نے کہا مین ہون علی ابن ابوطالب طلحہ بولا مین نے جانا تم ہو (قصم) یہ لفظ قصم وہ ہے کہ جب جناب رسولخدا نے مکہ مین دعوت اسلام شروع کی جناب امیر کم سن تھے مگر رسولخدا کے ساتھ ساتھ رہتے تھے مکہ کے لڑکے اکثر رسولخدا پر پتھر ڈھیلا و دھول پھینکتے تھے تو اس وقت جناب امیر ان لڑکون کو پکڑ پکڑ کر پٹک دیتے تھے تو وہ لڑکے کہتے تھے قصمنا علی یعنے سب کو علی نے مارا دوسرے معنے بھگا نیوالے دلیرون کے طلحہ نے کہا سوائے تمہارے ہمارے مقابلہ مین کون آسکتا ہے پس طلحہ نے پھرتی کر کے جناب امیر پر تلوار لگائی آپ جناب امیر نے ڈھال پر روک لیا اور تلوار طلحہ کے ماری دونون ران اس کے کٹ گئے زمین پر گر گیا علم چھوٹ گیا جناب امیر نے چاہا سر کاٹ لین اس نے قسم دیکر کہا کہ رحم کر جناب امیر نے چھوڑ دیا لوگون نے کہا کیون نہ کاٹا فرمایا وہ ہاتھ مارا ہے کہ امید نہین زندہ رہے - طلحہ کے بعد قریش کا علم باری باری ابوسعید و عثمان و حارث پسران ابو طلحہ و عزیز ابن عثمان و عبداللہ ابن جمیلہ و ارطاۃ بن شرحبیل و صواب غلام عبدالدار نے لیا جناب امیر سب کو قتل کر کر جہنم بھیجتے گئے آخر مین قریش کا علم مسماۃ عمرہ دختر علقمہ حارثیہ نے اوٹھا لیا قریش جو بھاگے تھے دیکھا کہ ان کا علم قایم ہے پھر بڑے اور مسلمانون کو قتل کرنے لگے اور ادھر درہ سے خالد بن ولید اپنی کمک لیکر پہنچ گیا عبداللہ بن جبیر جو بارہ آدمی سے رہ گئے تھے انھین قتل کر کے لشکر قریش مین شامل ہو گیا پھر تو قریش کی تلوار سے لشکر اسلام مین بھاگڑ پڑ گئی سب بھاگ گئے پہاڑ پر چڑھ گئے صرف جناب امیر رہ گئے پہلے ابودجانہ انصاری بھی بھاگ گئے مگر پھر لوٹ آئے اور مسماۃ نصیبہ دختر

کعب مازینہ بھی رسولخدا کے پاس سے نہین سرکین ان کے ساتھ اُن کا لڑکا تھا وہ بھاگا تو نصیبہ نے کہا اے لڑکے خدا و رسول
سے کہان بھاگتا ہے وہ لوٹ آیا اُسے کسی مشرک نے شہید کیا نسیبہ نے اپنے لڑکے کی تلوار لیکر اپنے لڑکے کے قاتل کو قتل کیا
رسولخدا نے نسیبہ کی تعریف کی نسیبہ مثل ڈہال حضرت کے سامنے کھڑی سب کا وار روک رہی تھی جس سے سخت مجروح
ہوئے اسی وقت ایک مہاجر رسولخدا کو بھاگتے نظر آیا حضرت نے کہا اے شخص ڈھال پھینکدے اور طرف جہنم کے جا اُس
نے ڈہال پھینکدی اور نسیبہ نے بحکم رسولخدا ڈھال اُٹھالی اور قتال کرتی رہین رسولخدا نے فرمایا نسیبہ کی وفاداری آج کی
حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے اسلام سے بہتر ہے حضرت امیر حمزہ لڑائی مین مصروف تھے اور ہندہ زوجہ ابوسفیان مادر معاویہ
نے وحشی غلام سے وعدہ کیا تھا کہ اگر محمدؐ یا علیؑ یا حمزہؓ کو تو قتل کرے تو تجھے بہت سا انعام دونگی وہ مردود گھات مین بیٹھا تھا
اور خس پوش بھی بنائے تھا جب حضرت حمزہؓ اس طرف آئے تو اُن کا گھوڑا گرگیا وہ بھی گھوڑے سے زمین پر گرگئے وحشی نے
نیزہ سے حضرت حمزہؓ کو شہید کیا پیٹ پھاڑکر جگر نکال لیگیا وہ جگر ہندہ نے چبانا چاہا مگر خدا نے سخت کر دیا اُس کے دانت
نہ گڑے نہ جگر کٹا مجبور پھینک دیا بحکم خدا فرشتہ نے اُس جگر کو لیجا کر حضرت حمزہ کے پیٹ مین اصلی جگہ لگادیا پھر ہندہ خود گئی
اور اپنے ہاتھ سے اعضائے تناسل اور کان ناک اور ہاتھ کاٹ لائی اور ہار بناکر پہن لیا اور جناب امیرؑ اس قدر لڑے کہ تلوار
کے ٹکڑے ہوگئی تو رسولخدا کی خدمت مین آکر عرض کیا کہ اب کس طرح لڑون رسولخدا نے اپنی تلوار ذوالفقار عطا کی اُس
تلوار سے لڑنے لگے اور جو مشرک سامنے آیا اُسے جہنم مین پہنچایا اور اُس روز کی لڑائی مین جناب امیرؑ کی یہ حالت تھی کہ مثل
شیر غضبناک حملہ کرتے تھے کوئی کافر رسولخداؐ کی طرف نہ آسکتا تھا ابن قمیہ نے رسولخدا پر وار کیا اور چلایا کہ مین نے محمدؐ کو
مارا ابوسفیان نے کہا اے علیؑ قسم دیتا ہون لات اور عزیٰ کی کیا محمدؐ شہید ہوئے جناب امیرؑ نے کہا لعنت تیرے لات اور
عزیٰ پر اور تجھ پر واللہ رسولخداؐ یہ موجود ہین اور تیری بات سنتے ہین لکھا ہے اس لڑائی مین جرأت اور بہادری جناب امیرؑ
کی دیکھکر جبرئیلؑ جو تھے آسمان پر کرسی لگائے بیٹھے یہ کہہ رہے تھے لافتیٰ الا علی لاسیف الا ذوالفقار یعنے نہین ہوئے جوان مثل
علی کے اور نہین تلوار مثل ذوالفقار کے جناب رسولخداؐ سے جناب امیرؑ نے عرض کیا کہ کچھ آواز مین نے سنی کہ کہتے تھے آگے چل
اے خیر دم اور جس پر مین ہاتھ چلاتا تھا میرے وار کے پڑنے کے پہلے اس کا سر کٹ جاتا تھا رسولخداؐ نے فرمایا خیر دم نام جبرئیلؑ
کے گھوڑے کا ہے اور آواز فرشتونکی تھی جو تمہارے مدد کو ساتھ تھے جبرئیلؑ جناب امیرؑ کے لڑائی کے وقت رسولخداؐ کے پاس آئے
اور کہا اے رسولخداؐ کیا جان بازی ہے جو علیؑ اس وقت کر رہے ہین رسولخداؐ نے فرمایا کیون نہ ہو وہ مجھ سے ہے اور مین اُس
سے ہون انہ منی وانا منہ جبرئیلؑ نے کہا انا منکما یعنے ہم تم دونون سے ہین نوے زخم جناب امیرؑ پر اُس روز لگے تھے عمرو
بن ثابت جو مسلمان نہ تھے بروز جنگ اُحد تلوار لیکر آئے اور مسلمان ہوکر خوب لڑے اور شہید ہوئے یہ وہ ہین جو ایک رکعت
نماز نہ پڑھی اور بہشت مین گئے حنظلہ پسر ابوعامر قبلیہ خزرج کی شادی عبداللہ بن ابی بن سلول کی لڑکی سے ہوئی تھی وہ رسولخداؐ
کی اجازت سے رہ گئی تھے اور اپنی عورت سے ہم بستر ہوئے صبح بلا غسل تھے کہ انھین معرکہ احد یاد آیا اُسی وقت تلوار لیکر میدان
مین آئے دیکھا ابوسفیان گھوڑے پر چڑھا ہے اس کے گھوڑے کو قتل کردیا ابوسفیان پیدل بھاگا اور چلایا کہ حنظلہ مجھے قتل
کرتا ہے ایک مشرک پہونچا حنظلہ کو نیزے سے مارا حنظلہ نے اُس کو قتل کیا اور خود درمیان شہدا یعنے حمزہؓ و عبداللہ بن

سلام و عمرو بن الجموع کے پاس پہنچے فرمایا رسولخدا نے کہ حنظلہ کو درمیان زمین و آسمان کے فرشتون نے غسل دیا یہ ہین غسیل الملائکہ
حنظلہ کی عورت نے چند آدمیون کو حنظلہ کے سامنے بلا کر گواہ کیا کہ حنظلہ ہمارے ساتھ ہم بستر ہوئے شاید لڑکا ہو مغیرہ
ابن عاص ملعون نے رسولخداؐ کو پتھر مارا جو رسولخداؐ کے ہاتھ مین لگا حضرت کے ہاتھ سے تلوار گر گئی ادہر چلایا کہ مین نے محمدؐ کو مارا
جناب امیرؑ نے آواز دی کہ جھوٹ کہتا ہے تو اے لعین پھر دوسرا پتھر اُس مردود نے پیشانی نورانی پر مارا حضرت نے کہا
خدا تجھے حیران کرے پس وہ مردود حیران کھڑا تھا عمارؓ نے قتل کیا اور قمیہ ملعون کو جنگلی جانور نے مار کر درخت میں لٹکا
دیا اُس کا گوشت سڑ سڑ کر گرا ادہر اصحاب منتشر و رلوٹ آئے اور قریش بھاگے رسولخدا نے جناب امیرؑ سے کہا دیکھو
اگر اونٹ پر چڑھے ہون اور گھوڑے کوتل ہون تو سمجھنا کہ مکہ جاتے ہین اور اگر گھوڑے پر سوار ہون اور اونٹ کوتل ہون تو
سمجھنا کہ مدینہ جاتے ہین جناب امیر گئے تو ابوسفیان نے کہا اے علی کیا چاہتے ہو ہم سے واپس جاو ہم مکہ جاتے ہین اور جبرئیل مع
فوج فرشتون کی لا کر قریش کے لشکر کے پیچھے تھے قریش کو معلوم ہوتا تھا کہ لشکر اسلام ہمارے پیچھے آرہا ہے لڑائی کے بعد رسولخدا
نے کہا دیکھو فلان جگہہ سعد بن ربیع پڑے ہین ایک اصحابی گئے اور کہا اے سعد بن ربیع سعد نے جواب نہ دیا دوبارہ
کہا اے سعد بن ربیع تم کو رسولخداؐ پوچھتے ہین تب سعد نے سر اٹھایا اور ہلایا جیسے چڑیا کا بچہ جو پیدا ہوتے ہی سر ہلاتا
ہے اور پوچھا کیا رسولخداؐ زندہ ہین اُس نے کہا ہان بلکہ رسولخدا نے تمہارا پتہ ہم کو دیا ہے سعد نے کہا الحمد للہ ہماری
قوم سے کہنا کہ رسولخداؐ کی مدد مین کبھی کمی نہ کرنا اور اس وقت تک بارہ طعن نیزہ کی کھائے ہوئے سب کا خون دم مین
کھینچے ہوئے تھے سانس چھوڑتے ہی خون اس طرح جاری ہوا جس طرح ذبح کئے ہوئے اونٹ کا اور رحمت خدا مین
گئے جب رسولخداؐ نے یہ حال سنا فرمایا خدا رحمت کرے سعد پر زندگی مین مدد دے بعد مرنے کے قوم کو مدد کی ہدایت کر
گئے پھر لاش حضرت حمزہ پر خود تشریف لیگئے اور دیکھ کر رو دیا اور کہا اس وقت سے زیادہ غصہ مجھے کبھی نہیں آیا اگر خدا
مجھے قدرت دے تو پچاس قریش کو اس طرح قتل کرون پھر مدینہ آئے اور کہا سب عورات اپنے اپنے وارثون کو روتی
ہین ہمارے چچا حضرت حمزہ پر کوئی اور رونیوالا نہیں ہے جو فاطمہ خواہر حمزہ کو مدد دے پس عورات مدینہ شریک ہوئین
اور اب تک قاعدہ ہے کہ مدینہ مین ہر مصیبت مین پہلے حضرت حمزہ پر روتی ہین۔ ابوعزہ شاعر جنگ بدر مین گرفتار
ہو کر اس شرط پر چھوڑ دیا گیا تھا کہ پھر مشرکون کا ساتھ نہ دیگا مگر پھر ابوسفیان اُس کو ساتھ لایا تھا جس مین شعر پڑھ
کر لوگونکو لڑائی مین ہمت دلائے اس مرتبہ صرف وہی گرفتار ہوا اور کہا پھر چھوڑ دیجیے رسولخداؐ نے فرمایا مومن دو
مرتبہ ایک سوراخ مین ہاتھ نہین کٹاتے اور قتل کرا دیا۔ لکھا ہے کہ نادعلی اسی لڑائی مین اتری مگر سند یہ ہے کہ جنگ
خیبر مین اتری مخیریق عالم یہودی جس کا ذکر وقت تشریف آوری مدینہ بنسبت صلح درج ہے روز احد آکر بعد اسلام شہید
ہوئے عمرو بن الجموع لنگڑے تھے روز احد تیار ہوئے لوگون نے کہا تمہارے لڑکے مدد مین حاضر ہین تم نہ جاؤ کہا
میرے لڑکے بہشت مین جاوین مین نہ جاؤن حضرت کے پاس حاضر ہوئے حضرت نے سمجھایا کہ تم نہ لڑو کہا نہیں
مین لڑ کر شہید ہون گا پس لڑ کر شہید ہوئے احد مین شہید ستر صحابی ہوئے لکھا ہے شہدائے احد کی لاشین اکثر
بہت دن مین دیکھی گئین بدستور تر و تازہ پائی گئین معاویہ نے لاش ان شہیدون کی براہ عت نکلوائی

تھی ابو وائلہ سے روایت ہے کہا ایک روز مین ہمراہ حضرت عمر جارہے تھے دیکھا مین نے کہ وہ کانپنے لگے اور انکی چھاتی
سے گھبراہٹ کی آواز آنے لگی مین نے کہا تمہین کیا ہوا بولے تو نہین دیکھتا شیر میدان بہادری اور قاتل طاغیان اور
باغیان اور دونون ہاتھ سے تلوار چلانے والا آرہا ہے مین نے دیکھا کہ علیؑ آرہے ہین مین نے کہا یہ تو علیؑ ہین بولے سن
روز احد جب سب لوگ بھاگے مین بھی بھاگا اور علیؑ مثل شیر غضبناک مشرکون پر حملہ کر رہے تھے اور مطلق خوف یا پرواہ نہ
تھی مجھے بھاگتے دیکھ کر کہا خاک تمہارے منہ پر خدا و رسول سے بھاگ کر جہنم مین جاتے ہو جب مین نہ لوٹا تو تلوار کھینچی لیکر
مجھ پر حملہ کیا اور کہا تو نے بیعت توڑی سزاوار قتل ہے مین نے ان کی آنکھ کو دیکھا معلوم ہوتا تھا کہ گویا دو چراغ روشن
ہین اور مثل قدح کے سرخی غضب مین بھری ہین مین نے سمجھا کہ مجھے ہلاک کیا تو دیک گیا اور لجاجت سے کہا ای
ابو الحسن مجھے قتل نہ کر دعرب کا یہ کام ہے کہ کبھی بھاگتے ہین کبھی حملہ کرتے ہین جب حملہ کرتے ہین بھاگنے کی بدنامی
دور کر دیتے ہین پس مجھے چھوڑ کر مشرکون پر حملہ کر دیا اس روز سے جب مین علیؑ کو دیکھتا ہون تو یہی حالت میری
ہو جاتی ہے۔ کتاب منہاج النبوت اہل سنت کے صفحہ ۲۶۱ مین لکھا ہے کہ حضرت عثمان بھاگ کر مدینہ چلے گئے حضرت
عمر کے نسبت کوئی کہتا ہے بھاگ گئے کوئی کہتا ہے چھپ گئی صفحہ ۲۶۷ مین لکھا ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ یا علیؑ تم
بھائیون کے ساتھ کیون نہ بھاگے علیؑ نے کہا کیا مین بھی کافر ہو جاؤن مجھے حضرت سے کام ہے صفحہ ۲۶۸ مین لکھا
ہے کہ جبرئیلؑ نے رسولخدا سے کہا کیا جان بازی ہے علیؑ کی رسولخدا نے فرمایا انہ منی وانا منہ یعنے وہ مجھ سے ہے اور
مین اس سے ہون جبرئیلؑ نے کہا انا منکما یعنے ہم تم دونون سے ہین اسی لڑائی مین فرشتون نے پڑھا لا فتی الا علی لا سیف
الا ذوالفقار اور ناد علی جنگ خیبر مین آئی صفحہ ۲۷۰ مین لکھا ہے کہ نسیبہ نے بڑی جوانمردی کی ہے صفحہ ۲۹۰ مین لکھا
ہے کہ لاشہای شہدای جنگ احد معاویہ نے اپنے عہد حکومت مین کھدوائی تھین ٭

غزوہ حمراالاسد

اس کی کیفیت یہ ہے کہ جب قریش احد سے بھاگے اور مقام روحا مین پہنچے تو عکرمہ ابن ابوجہل و حارث ابن ہشام
و عمرو ابن عاص و خالد ابن ولید نے آپس مین صلاح کی کہ پھر چلو مدینہ کو لوٹ لین اور عورت بچہ پکڑ لین جب کہ حمزہؑ ایسے دلیر
کو شہید کیا تو مدینہ کیون نہ لوٹین ابوسفیان نے کہا اب لوٹنا باعث خرابی ہے جب کہ ہم کو فتح ہوئی تو لوٹ کر مغلوب نہ ہونا
چاہئے اور جبرئیل بحکم خدا رسولخدا کے پاس آئے اور کہا جو مہاجر و انصاری زخمی ہین انھین کو ہمراہ لیکر قریش کے پیچھے
جایئے پس رسولخدا لشکر لیکر علمدار جناب امیرؑ کو کر کے روانہ ہوئے اور حمراء الاسد مین پہونچے اس طرف مدینہ سے کوئی شخص
مکہ جاتا تھا قریش نے اس سے حال رسولخدا کا پوچھا اس نے کہا مین نے دیکھا ہے کہ حمراء الاسد مین لشکر اسلام ہے علیؑ
علمدار لشکر ہین جلد تمہارے اوپر پہونچتے ہین اور مکہ سے نعیم بن مسعود اشجعی مدینہ کی طرف جا رہا تھا ابوسفیان نے کہا
تجھے دس اونٹ دونگا تو اصحاب محمدؐ سے کہنا کہ عرب سے بہت بڑی فوج آگئی ہے عنقریب لشکر اسلام پر دھاوا کرتے ہین
جب اسنے کہا تو مسلمان بولے حسبی اللہ نعم الوکیل پس جبرئیلؑ آئے اور کہا قریش پر خوف چھا گیا ہے مکہ واپس جاتے

ہیں آپ بھی مدینہ واپس جایئے واپسی میں معاویہ بن مغیرہ بن ابی العاص و ابو عزہ جمجی لشکر کفار سے گرفتار ہوئے
رسولخدا نے ابو عزہ کو قتل کرا دیا معاویہ نے حضرت عثمان کے گھر میں پناہ لی رسولخدا کے آدمی پکڑنے گئے ام کلثوم
دختر رسولخدا نے پکڑا دیا حضرت عثمان کی سفارش پر اس شرط سے چھوڑ دیا گیا کہ تین روز کے اندر مدینہ سے چلا جائے مگر
نہیں گیا خفیہ جاسوسی کے لئے رہ گیا رسولخدا کو خبر ہوئی تو زید بن حارثہ و عمار کو بھیجا اونھوں نے قتل کیا اسوجہ سے
حضرت عثمان ام کلثوم دختر رسولخدا کو نہایت بیرحمی اور ظلم سے شہید کیا ؛

غزوہ رجیع چوتھی سال ہجرت

گروہ عضل و قارہ نے رسولخدا سے عرض کیا کہ ہمارے ساتھ کسی کو بھیجئے علم دین سکھلا دے رسولخدا نے
مرثد بن ابی مرثد و خالد بن بکیر و عاصم بن ثابت و خبیب بن عدی و زید بن دثنہ و عبداللہ بن طارق کو بھیجا جب یہ لوگ مقام
رجیع قبیلہ بنو لحیان پر پہنچے تو اُن لوگوں نے ان لوگوں کو شہید کیا اور عاصم بن ثابت نے مسماۃ سلافہ بنت سعد کے دو لڑکوں کو
احد میں قتل کیا تھا اُس ملعونہ نے نذر مانی تھی کہ عاصم کے کھوپڑی میں شراب پیونگی اُن کے سر کو کٹوانا چاہا تو خدا نے
بھڑ یعنی زنبور بھیجے وہ بہت سی آگر سر سے تمام دن لپٹی رہیں کوئی نزدیک جا سکا رات کو پانی کا بڑھا آیا لاش عاصم کی غائب
ہو گئی بعضے کہتے ہیں کہ خبیب اور زید کو قید کرکے مکہ میں لیجا کر فروخت کیا کفار مکہ نے خبیب کو پھانسی دینا چاہا خبیب نے
کہا خداوندا کون پہنچاوے میرا اسلام تیرے حبیب رسولخدا کو خبیب کو ابو عقبہ بن حارث نے شہید کیا رسولخدا نے زبیر اور مقداد
کو بھیجا کہ لاش خبیب کو اوٹھا لاویں یہ لوگ گئے دیکھا چالیس آدمی پہرہ میں ہیں مگر سب سوتے ہیں لاش خبیب کی اوتار لائے
قریش کو اطلاع ہوئی پیچھا کیا زبیر و مقداد نے لاش زمین پر رکھ دیا تو رسولخدا کے معجزہ سے لاش کو زمین نگل گئی زبیر اور
مقداد چلے آئے ؛

غزوہ معونہ چوتھی سال ہجرت

ابو برا عامر بن مالک بزرگ بنی عامر بن صعصعہ رسولخدا کے پاس ہدیہ لایا رسولخدا نے کہا ہدیہ مشرک نہ لیا جاویگا اگر مسلمان
ہو تو لے لیا جاوے اُس نے کہا میں مسلمان نہیں ہو سکتا اگر آپ اپنا آدمی نجد میں بھیجدیں تو یقین ہے کہ لوگ مسلمان
ہوں رسولخدا نے کہا شاید اہل نجد مار ڈالیں ابو برا بولا میرے امان میں بھیجے رسولخدا نے منذر بن عمرو کو ہمراہی چند صحابہ
جو بزرگ تھے صفر کے مہینے میں ہجرت کے چوتھے سال جنگ احد کے چار ماہ بعد بھیجا یہ لوگ گئے اور معونہ کے کنوئیں پر ٹھہرے
اور حرام بن ملحان نامہ لیکر گئے عامر بن طفیل نے نامہ نہ لیا حرام نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا واحد ہے اور محمد
رسولخدا ہیں تم لوگ ایمان لاؤ ایک ملعون نے نکلکر حرام کو نیزہ سے شہید کیا حرام نے کہا اللہ اکبر مجھے سعادت آخرت
ملی پس عامر بن طفیل چلایا کہ اے بنو عامر مسلمانوں کو قتل کرو بنو عامر نے کہا ہم امان ابو برا کو نہ توڑینگے تب عامر بن
طفیل نے قبیلہ بنی سلیم اور رعل اور ذکوان کو بلایا وہ آئے اور مسلمانوں کو گھیر لیا مسلمانوں نے بھی تلوار کھینچی لڑائی

ہوئی سب شہید ہوئے صرف کعب بن زید زخمیون مین بچگئی جو خندق کی لڑائی مین شہید ہوئے عمرو بن امیہ وایک
انصاری اونٹ چرانے گئے تھے یہان کے حالات سے آگاہ نہ تھے جب آئے تو دیکھا مسلمان شہید ہوگئے ہین انصاری
نے کہا کیا ارادہ ہے عمرو نے کہا رسولخدا کے خدمت مین جاکر حال سے اطلاع دینا چاہئے انصاری بولا جب کہ منذر بن
عمرو شہید ہوگئے تو اب یہان سے نہ جاؤنگا تلوار کھینچکر جہاد کیا اور شہید ہوئے عمرو کو قید کیا مگر معلوم ہوا کہ قبیلہ مضر
سے ہین تو چھوڑ دیا عمرو نے جاکر رسولخدا سے کل حال بیان کیا رسولخدا رنجیدہ ہوئے اور کہا کہ ابوبرا کی وجہ سے ہوا
لوگون نے ابوبرا کی مذمت کی اس کو برا معلوم ہوا تو غصہ سے ہلاک ہوگیا اس کا لڑکا باپ کے عہد توڑنیکے وجہ
سے عامر بن طفیل کو نیزہ مارا گھوڑے سے گر پڑا وہ زندہ رہا رسولخدا کے بددعا سے طاعون مین واصل جہنم ہوا

غزوہ بنی نضیر چوتھی سال ہجرت

جب رسولخدا مدینہ تشریف لائے تھے تو بنی نضیر سے عہد نامہ ہوگیا تھا کہ مخالفت نہ کرینگے اور جنگ بدر مین
مسلمانونکی فتح دیکھی تو کہا بیشک وہی پیغمبر ہے جس کی تعریف توریت مین ہے اور جب جنگ احد مین مسلمان بھاگے تو
شک مین پڑگئے عہد توڑ دیا اور کعب بن اشرف معہ چالیس سوارون کے مکہ گیا اور قریش کے چالیس سوار لیکر بہمراہی
ابوسفیان کعبہ کے سامنے عہد کیا کہ رسولخدا کو مدینہ سے نکال دے یہ خبر رسولخدا کو پہنچی تو رسولخدا نے محمد بن سلمہ
کو بھیجکر کعب کو قتل کرا دیا جو صفحہ گذشتہ مین ذکر آچکا ہے لکھا ہے کہ مدینہ مین اولاد ہارون سے بنی قریظہ سات سو لفر
اور بنی نضیر ہزار آدمی تھے بوجہ غلبہ بنی نضیر بنی قریظہ سے یہ عہد کی تھی کہ اگر بنی نضیر کے آدمی کو بنی قریظہ قتل
کرین تو وہ قاتل کو بھی دین اور بدلہ مین روپیہ بھی دین اور بنی نضیر کا آدمی قریظہ کے آدمی کو قتل کرین تو وہ صرف گدھے
پر منہ کالا کرکے سر مونڈا کرکے دم کی طرف منہ کرکے سوار کرکے پھرایا جاوے اور بدلہ مین آدھا روپیہ دے جب رسولخدا مدینہ
مین آگئے اس کے بعد بنی قریظہ کے آدمی نے بنی نضیر کے آدمی کو مار ڈالا تو بنی قریظہ نے پابندی عہد نامہ کی کرانا چاہا بنی
قریظہ نے کہا ہم محمدؐ کے فیصلہ پر راضی ہین تب بنی نضیر نے عبد اللہ بن ابی منافق کو رسولخدا کی خدمت مین بھیجا عبد اللہ
بن ابی نے بنی نضیر سے کہدیا کہ ہم جاتے ہین مگر تم خلاف عہد نامہ فیصلہ ہو تو منظور نہ کرنا جب رسولخدا کے خدمت مین
گیا اور حالات ظاہر کی تو حضرت نے خلاف عہد نامہ حکم دیا یہ وجہ نقض عہد نامہ جو رسولخدا سے ہوا تھا ہوا دوسری
وجہ یہ بھی لکھی ہے کہ بنی عامر کے دو آدمی کو رسولخدا نے امان دی تھی عمرو بن عمیر کو معلوم نہ تھا مقام معونہ سے
واپس آتے تھے انھون نے ان دونون کو سوتے مین قتل کر دیا اور رسولخدا سے آکر حال ظاہر کیا فرمایا وہ میرے
امان مین تھے اور ان کے بدلہ دینے کے لئے قرض کی تلاش مین ہوئے اور حی بن اخطب و اشراف بنی نضیر کے پاس
گئے انھون نے ظاہر مین قبول کیا اور دیوار کے نیچے بٹھا دیا اور چھپ کر عمرو بن حجاش کو بھیجا کہ کوٹھے پر سے
پتھر حضرت کے اوپر گرا دے سلام بن مشکم نے کہا ایسا نہ کرو خدا محمدؐ کو خبر کر دیگا پس جبرئیل نے آکر حضرت کو خبر دی
حضرت وہان سے مدینہ چلے آئے عبد اللہ بن ثوریا نے کہا اب تم لوگ یا تو اسلام لاؤ یا یہان سے چلے جاؤ یا لڑائی کرو

عبد اللہ بن ابی نے ترغیب دی کہ لڑائی کرو باہر نہ جاؤ چنانچہ بنی نضیر لڑائی پر آمادہ ہوئے رسول خدا بھی لشکر لیکر علمدار جناب امیرؑ کو کر کے روانہ ہوئے اور اُن کے قلعہ کو گھیر لیا رات کو ایک شخص بنی نضیر نے حضرت کے خیمہ کی طرف تیر چلائی دوسرے روز جناب امیرؑ شام کو لشکر مین نہ تھے لوگون نے کہا یا حضرت آج علیؑ نہین ہین فرمایا کسی کام خیر و صلاح کو گئے ہون گے پس کچھ دیر کے بعد جناب امیرؑ ایک سر لیکر آئے اور رسول خدا کے سامنے ڈالدیا اور عرض کیا کہ اس کے ساتھ نو آدمی اور تھے جو ابھی قلعہ کے اندر نہ گئے ہون گے رسول خدا نے کہا اے علیؑ تم کس طرح اُن کے تلاش مین گئے عرض کیا یا حضرت کل تیر لشکر مین آئی تو مجھے خیال ہوا کہ یہ بد ذات آج بھی آوینگے فرمایا سچ کہا جاؤ بقیہ کی تلاش کرو اور دس صحابی مثل ابو دجانہ و سہل بن حنیف کے ہمراہ جناب امیرؑ بھیجے گئے سب گئے اور نو بقیہ کو بھی قتل کر کے سر لائے رسول خدا مکانات بنی نضیر کے گھروانے درخت خرما کٹوانے لگے تو بنی نضیر نے کہا یا محمدؐ خدا نے آپ کو لڑائی کے لئے نہیں بھیجا درخت نہ کٹوائیے اور جب بہت تنگ ہوئے تو کہا ہم کو حکم ہو ہم مال لیکر نکل جاوین رسول خدا نے فرمایا جس قدر تمہارے اونٹ لیجا سکین لیجاؤ اس پر راضی نہ ہوئے پھر کچھ روز بعد جب اور تنگ ہوئے تو کہا جو حکم دیا ہم اس پر راضی ہین حضرت نے فرمایا اب ہم تم کو کچھ نہ دینگے صرف جان لیکر چلے جاؤ پس اس پر راضی ہوئے اور چلے گئے رسول خدا نے انصار سے فرمایا کہ اب تک مہاجر تمہارے مکانون میں ہین اور تم ان کی کفالت کرتے ہو اگر اسی طرح منظور ہے تو مال غنیمت سے لو اور اگر تم چاہو تو ہم ان کو تمہارے گھرون سے الگ کر دین اور تم اب ان کے خرچ کے ذمہ دار نہ رہو اور یہ سب مال ہم مہاجرون کو دے دین انصار نے منظور کیا حضرت نے صرف ابو دجانہ اور سہل بن حنیف کو جو بہت ہی پریشان تھے کچھ دیا باقی سب مال مہاجرون کو دیکر انصار کے مکانون سے الگ کر دیا

غزوہ ذات الرقاع و غزوہ عسفان چوتھی سال ہجرت

جب رسول خدا واسطہ لڑائی بنی مہارب و بنی انمار کے گئے تو وہ لوگ پہاڑ پر بھاگ گئے لشکر اسلام اترا اور ہتھیار رکھ دیئے رسول خدا واسطہ رفع حاجت کے جنگل مین تشریف لیگئے حاجت سے فارغ نہ ہونے پائے تھے کہ پانی برسا باڑھ آگئی حضرت اکیلے ایک درخت کانٹے کے نیچے بیٹھ گئے غورث بن حارث محاربی اور اس کے قوم کے لوگون نے رسول خدا کو اکیلے دیکھ کر کہا قتل کرنا چاہیے غورث تلوار کھینچکر آیا رسول خدا کو خبر نہ تھی بولا اے محمدؐ اسوقت آپ کو کون پناہ دیگا فرمایا کہ خدا پس جبرئیل آئے اور غورث کے چھاتی پر ہاتھ مارا اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی اور وہ خود گر گیا رسول خدا نے اس کی تلوار اٹھالی اور کہا بتلا تجھے اسوقت کون پناہ دیگا اُس نے کہا کوئی نہین فرمایا ایمان لا بولا نہ لیکن عہد کرتا ہون کہ نہ آپ سے لڑونگا اور نہ کسی کو مدد دونگا رسول خدا نے اس کی تلوار اس کو دے دی اس نے کہا آپ صاحب کرم ہین اور اپنے اصحاب مین گیا سب نے کہا قتل کیون نہ کیا اس نے کل حال جو گذرا تھا بتلا دیا باڑھ اتر گئی رسول خدا لشکر مین آئے اس کو غزوہ ذات الرقاع کہتے ہین انہین لڑائیون مین ایک عورت کو مسلمان قید کر لائے اُس کا مرد موجود نہ تھا لشکر کے پیچھے آیا یہان رات کو رسول خدا نے ایک مہاجر اور ایک انصار کو پہرہ مین لگا دیا تھا

انصاری سو گئے مہاجر پہرہ مین نماز پڑھتے تھے عورت کا مرد آیا تین تیر مارے مہاجر سب کو نکالکر پہینکتے گئے نماز پڑھتے رہے پھر نماز ختم کرکے انصاری کو جگایا اونھون نے کہا پہلے ہی تیر مین کیون نہ جگایا کہا مین اب بھی نہ جگاتا نہ نماز چھوڑتا مگر ڈرا کہ کہین حضرت پر ضرر نہ پہونچے ؛ شعر

چنین بودہ اند عابدان پیشتر　　من آنم کہ خاکست دائم بسر

غزوہ بدر صغرا چوتھی سال ہجرت

ابوسفیان نے لڑائی احد مین وعدہ کیا تھا کہ سال آئندہ مین پھر لڑونگا۔ رسولخدا نے جواب دلوا دیا تھا کہ انشاءاللہ پس رسولخدا تیار ہوئے اکثر صحابہ کو لڑائی سے کراہت تھی سہیل بن عمرو کو ابوسفیان نے مدینہ بھیجا کہ جاکر اصحاب رسولخدا سے کہدے کہ سامان لڑائی اس مرتبہ قریش نے بہت جمع کیا ہے اس پر حکم خدا ہوا کہ اڑو رسولخدا نے فرمایا کوئی نہ جاوے مین اکیلا جاونگا پس عبداللہ بن رواحہ کو مدینہ مین چھوڑکر علم لشکر امیرالمومنین علیؑ کو دیکر روانہ ہوئے سامان تجارت بہت لیگئے بازار بدر مین دونی قیمت مین بیچا گیا ابوسفیان لشکر قریش کا لیکر آیا مگر شرمندہ ہوکر پھر گیا انصار مین سے ابیرق کے تین بھائی تھے بشر و بشیر و مبشر اور یہ منافق تھے قتادہ بن لنعمان کے چچا کے گھر سے زرہ چرالائے قتادہ نے اس کی شکایت رسولخدا سے کی ان منافقون نے کہا مجھ کو تہمت لگاتے ہین آیہ آئی کہ بیشک چور ہین تہمت نہین ہے اور اسی سال ام سلمہ سے رسولخدا نے نکاح کیا اور زینب بنت خزیمہ زوجہ رسولخدا و عبداللہ پسر رقیہ دختر رسولخدا کا انتقال ہوا و فاطمہ بنت اسد مادر جناب امیر بھی داخل جنت ہوئین ؛

جنگ خندق

خندق کی لڑائی جس کو احزاب بھی کہتے ہین ہجرت کے پانچوین سال مین ہوئی یہ سبب ہے کہ جب رسولخدا نے بنو نضیر کو مدینہ سے نکالدیا تو ان مین ایک گروہ خیبر کے طرف گیا اور حیی بن اخطب اون کا سردار مکہ گیا اور ابوسفیان سے ملکر فوج جمع کی بارہ ہزار فوج لیکر چڑھائی کی رسولخدا کو خبر ہوئی تو صحابہ سے مشورہ کیا صرف سات سو مسلمان اس وقت تھے سلمانؓ نے کہا یا حضرت لشکر کم ہے فارس مین قاعدہ ہے کہ خندق کھودکر لشکر کو محفوظ کرکے ایک طرف سے لڑتے ہین پس اس صلاح سے خندق کھودی گئی ایک پتھر نکلا رسولخدا کو خبر ہوئی جاکر پھاوڑا اپنے ہاتھ سے مارا پتھر ٹوٹ گیا اور تین ٹکڑہ ہوگیا رسولخدا نے فرمایا آیا میرے ہاتھ ملک کسریٰ و قیصر کا صحابہ نے کہا خوف سے پاکخانہ پیشاب کیلئے کوئی باہر نہین جاتا وعدہ بادشاہی کا کرتا ہے خندق کے کھودنے کے وقت رسولخدا بھوکے تھے جابرؓ نے عرض کیا یا حضرت آج دوپہر کھانا میرے یہان کھائیے فرمایا کیا چیز ہے کہا ایک بکری کا بچہ اور ایک صاع جو فرمایا جا تیار کرا جابر گئے اور بکری کا بچہ ذبح کرکے اور جو پسا کر پکوایا اور رسولخدا سے آکر اطلاع کی رسولخدا نے آواز دلائی کہ چلو جابر کی دعوت مین پس سات سو صحابہ تھے سب چلدیئے جابر نے دوڑ کر اپنی عورت سے کہا کہ حضرت سات سو صحابہ کو لیکر تشریف لاتے ہین۔

عورت نے کہا تو نے حضرت سے کھانیکی مقدار ظاہر کر دی ہے جابر نے کہا ہان عورت نے کہا پھر کچھ حرج نہین جب حضرت آئے تو دیگ مین نظر کر کے فرمایا نکالو تھوڑا چھوڑ دینا اسی طرح تنور مین نظر فرمائی اور کہا روٹی نکالو اور کچھ تنور مین چھوڑ دینا اور دس دس نفر کو طلب فرما کر سب کو کھلا دیا اور جابر کے واسطے چندروز کو بچ گیا عثمان خندق کھودتے وقت نکلے ناک بند کر لی عمارؓ نے کہا مسجد کا بنانے والا نماز کا پڑھنے والا ناک بند کرنے والے کے برابر نہیں ہے حضرت عثمان نے کہا یا رسولخدا کیا مین اسلام مین نہین ہون جو لوگ مجھے گالی دیتے ہیں رسولخدا نے کہا اگر اسلام تجھے منظور نہیں ہے تو تیرے کفر سے مجھے پرواہ نہیں ہے پس آیۃ یمنون علیک تا آخر آیہ قرآن نازل ہوا جب خندق کے کھودائی سے فراغت ہوئے تو آٹھ دروازے مقرر فرمائے اور سب مین ایک مہاجر ایک انصار کا سردار باقی گروہ مسلمانون کی تعینات ہوئی جب لشکر قریش کا آکر وادی عقیق مین ٹھہرا اور حی بن اخطب رات کو بنی قریظہ کے سردار کعب بن اسید کے پاس گیا وہ رسولخدا سے معاہدہ کر کے امان مین تھا اس کو آواز دی تو کعب نے اپنی عورت سے کہا یہ تیرا بھائی آیا ہے جو مجھے بلامین ڈالنا چاہتا ہے دریچہ سے سر نکالکر پوچھا کون ہے بولا مین ہون حی بن اخطب تیرے لئے عزت لایا ہون کعب بولا بلکہ ذلت لایا ہے حی بن اخطب بولا قریش کے سب سردار اور قبیلہ بنی سلیم و قبیلہ بنی کنانہ و قبیلہ فزار بہت بڑی لشکر لیکر آئے ہین محمدؐ ان کے ہاتھ سے رہا نہ ہوسکین گے تو بھی عہد توڑ کر شریک ہو کعب نے کہا مین دروازہ نہ کھولونگا تو واپس جا حی بن اخطب بولا کوئی دوسری وجہ دروازہ کے کھولنے مین نہیں ہے صرف وجہ یہ ہے کہ تو ہرن کا بچہ تنور مین بھون رہا ہے چاہتا ہے میں اس کے کھانے میں شریک نہ ہون کعب بولا لعنت تجھ پر ایسی راہ سے آیا جس سے میں انکار نہیں کر سکتا دروازہ کھولدیا غزال بن شمول و یاسر بن قیس و فاعۃ بن زید و زبیر بن ناطا جمع ہوگئے کعب نے کہا تمہاری سب کی کیا رائے ہے سب نے کہا تو سردار ہے جو تیری رائے ہو صرف زبیر بن ناطا نے کہا یہ وہ پیغمبر ہے جس کی تعریف توریت میں ہے اس سے مقابلہ نہ کرو حی بن اخطب نے کہا وہ پیغمبر بنی اسرائیل سے ہوگا یہ اولاد اسمٰعیل سے ہے غرض کہ فریب دیکر عہدنامہ جو رسولخدا سے ہوا تھا نکلوا کر پھاڑ ڈالا اور چلا گیا اسکی خبر رسولخدا کو ہوئی تو رنجیدہ ہوے نعیم بن مسعود آئے جو تین روز ہوا تھا کہ اسلام لائے تھے کوئی واقف نہ تھا

باجازت رسول خدا ابوسفیان کے پاس گئے اور کعب نے رسولخدا سے وعدہ کیا ہے کہ قریش کے بارہ سردار ہم آپ کو پکڑ دین تو آپ ہم کو وہ اراضیات جو بنی النضیر و بنی قینقاع کے کیلئے ہیں دیجئے اور یہ بھی وعدہ کیا ہے کہ تمہارے لشکر میں رہ کر تمہارے لشکر کے لوگون سے لڑین پس تم دس آدمی کعب سے لیکر مکہ بھیجدو تاکہ بنی قریظہ تمہارے منافق ہوسکا نہ دین اس سے میں آپ کو اطلاع کرتا ہون کہ تم ہرگز اپنے سردار کعب کو نہ دینا ابوسفیان بولا تم نے خیر خواہی کی ہم ہرگز اپنے سردار کعب کو نہ دین گے پھر کعب کے پاس گئے اور کہا ابوسفیان چاہتا ہے کہ تم کو لشکر کے آگے کر دے اگر فتح پاؤ تو تمہارے ساتھ شریک ہے اور اگر شکست دیکھے تو اپنی لشکر لیکر بھاگ جاوے پس تم دس آدمی قریش کے سردار سے پہلے ابوسفیان سے لیکر اپنے قلعہ مین بند کرلو کعب نے کہا تمنے خیر خواہی کی میں ایسا ہی کرونگا پس دونون لشکر بیس دن سے زیادہ پڑے رہے نوبت لڑائی کی نہ آئی صرف پتھر و تیر اندازی ہوتی رہی آخر عمرو

بن عبدود آیا اور نیزہ گاڑ کر کہا کون دلیر اور بہادر لشکرِ اسلام مین ہے جو میرے سامنے لڑائی کو آوے یہ وہ شخص ہے جو
ایک مرتبہ سوداگری مین جاتا تھا ہزار چورون نے حملہ کیا سب ساتھی بھاگ گئے صرف یہ اکیلا رہ گیا تلوار کھینچکر اونٹ
کے بچہ کو ڈھال بنا کر مقابلہ کیا چورون کو بھگا دیا اس وجہ سے سب اس کو فارس یلیل کہتے تھے کوئی اس کا سامنا
نہ کرتا تھا رسولخدا نے فرمایا کون اس کے مقابلہ کو جاتا ہے کوئی نہ بولا پس جناب امیرؑ اٹھے اور کہا مین جاتا ہون ۔
رسولخدا نے فرمایا اے علیؑ یہ عمرو بن عبدود ہے جناب امیرؑ نے کہا یا حضرت مین علی بن ابیطالب ہون تین مرتبہ
بھی گفتگو ہوئی تیسرے مرتبہ مین اجازت ہوئی ہے رسولخدا نے اپنے ہاتھ سے عمامہ باندھا اور تلوار دی اور دعا کی
کہ خداوندا حفاظت کر علی کی داہنے سے بائین سے آگے سے پیچھے سے پیر کے نیچے سے سر کے اوپر سے اور کہا کل ایمان
جاتا ہے طرف کل کفر کے جناب امیر پہونچے اور رجز پڑھا جس کا مطلب یہ تھا کہ جلدی نہ کر اے عمرو آیا تیرا قاتل عمرو بولا
تو کون ہے فرمایا مین ہون علیؑ بولا تیرا باپ میرا دوست تھا ورنہ تجھے نیزہ سے اٹھا کر درمیان زمین و آسمان کے
پھینک دیتا جہان تو نہ زندہ رہتا نہ مردہ علیؑ نے فرمایا رسولخدا نے خبر دی ہے کہ مین تجھے قتل کرون تو بہشت مین
جاؤن اور تو دوزخ مین جاوے اگر تو مجھے قتل کرے تو تو دوزخ مین جاوے مین بہشت مین جاؤن بولا دونون تمہارے
لئے ہے جناب امیرؑ نے کہا اے عمرو ایک روز تو پردہ کعبہ سے لپٹا کہہ رہا تھا کہ لڑائی مین تین بات کا سوال کیا جاوے
تو ان مین سے ایک بات مین منظور کرون پس مین چاہتا ہون کہ تو ایمان لا بولا نہیں پھر کہا دوسرے یہ کہ تو لشکر لیکر لوٹ
جا کچھ دن انتظار کر اور دیکھ کہ اگر محمدؐ پیغمبر ہے تو جلد سب پر قابض ہوگا اگر پیغمبر نہ ہوگا تو اہل عرب قتل کرین گے بولا یہ بھی
نہ ہوگا لوٹ جانے مین عورتین کہین گی کہ لڑ نہ سکا لوٹ آیا پھر کہا تیسرے یہ ہے کہ تو گھوڑے پر ہے اور مین پیدل ہون
یہ سنکر عمرو گھوڑے سے کود پڑا اور جلدی سے تلوار علیؑ کے سر پر ماری اس کو جناب امیر نے ڈھال پر روکا مگر ڈھال
کاٹکر سر پر جا لگی جو سخت مجروح کیا مگر جناب امیرؑ نے بھی پھرتی سے تلوار اس کے دونون پیر پر ماری پیر کٹ گئے اور زمین
پر گرا گرد اڑی لوگون نے سمجھا کہ علی شہید ہوے جب گرد نہ رہی تو دیکھا علیؑ اس کے چھاتی پر سوار ہو کر کاٹ رہے ہین اور
سر کاٹ کر لاکر رسولخدا کے آگے رکھدیا ۔ نظم

زتیغ علیؑ عمرو چون کشتہ گشت — فلک نامہ دولتش در نوشت
رسولخدا گفت از یک دلی — کہ در روز خندق مصاف علی
بہ از ہر عمل کہ اندرین روزگار — کنند اہل دین تا بروز شمار

عمرو کے قتل کے بعد اس کی بہن آئی دیکھا عمرو کو ننگا کیا ہے نہ زرہ لی ہے بولی کسی شریف نے قتل کیا
ہے جب معلوم ہوا علیؑ نے قتل کیا ہے بولی اگر کوئی دوسرا قاتل عمرو ہوتا تو تمام عمر روتی ہبیرہ و ضرار و نوفل
بھی قتل ہوے جب کئی دن لڑائی مین گذرے تو ابوسفیان نے حی بن اخطب سے کہا کہ قبیلہ بنی قریظہ کو مدد
مین بلا وہ گیا تو کعب نے کہا دس آدمی سردار قریش سے ہمارے سپرد کر دے ہم ان کو قلعہ مین رکھین تو لڑائی
مین چلین ابوسفیان کو خبر ہوئی تو بولا یہ مکر ہے جیسا کہ نعیم بن مسعود نے کہا ہے ہم کو ان کے مدد کی ضرورت

نہین ہے اور اس لڑائی مین لشکر اسلام میں بھی قریب قریب سب کا ایمان بدل گیا دونون طرف سے گھبراہٹ تھی رسولخدا نے دعا کی اس قدر سردی پڑی کہ تمام لشکر کفار کا گھبرا گیا حذیفہ کہتے ہین کہ رسولخدا نے دو مرتبہ مجھے بلایا مین نہ بولا۔ تیسرے مرتبہ پھر بلایا تو مین گیا فرمایا کہان تھا مین نے عرض کیا سردی سے مین بول نہ سکا فرمایا جا دیکھ لشکر قریش مین کیا ہوتا ہے جلدی آ دوسرا کام نہ کرنا مین نکلا تو جاڑہ بالکل نہ معلوم ہوا جب لشکر میں گیا تو دیکھا ابوسفیان کے خیمہ مین آگ جل رہی ہے کبھی ٹھنڈی ہوتی ہے کبھی جلتی ہے اور ابوسفیان بیٹھا کہتا ہے کہ مین لشکر محمد و محمد سے لڑ سکتا ہون لشکر آسمانی سے نہیں لڑ سکتا اور کوچ کر کے روانہ ہوا ممکن تھا کہ مین اسے قتل کرتا مگر حضرت کا حکم تھا کہ دوسرا کام نہ کرنا لشکر کفار مین رسولخدا کے دعا سے پانی اور کنکر اور پتھر بہت برسا تھا اور علیؑ کے لڑائی کے نسبت رسولخدا نے فرمایا ہے کہ اے علیؑ تمہاری لڑائی یوم خندق کی کل امت کے اعمال سے افضل ہے۔ لمبارز علیؑ یوم الخندق افضل الاعمال امتی الی یوم القیامتہ۔ بعد قتل عمرو کے ذوالفقار کو جناب امیرؑ نے امام حسن کو دیا اور کہا اسے فاطمہ کو دو دھو دین جناب سیدہ طاہرہ نے دہویا مگر اس مین قطرہ خون جذب تھا نہ دھلا جناب امیرؑ نے دیکھ کر کہا کیا فاطمہ طاہرہ نہین دھویا رسولخدا نے فرمایا ذوالفقار سے پوچھو جناب امیر نے ذوالفقا کو ہلا کر کہا کیا فاطمہ طاہرہ نے تجھے نہیں دھویا ذوالفقار بحکم پروردگار بولی کہ دہویا مجھے فاطمہ طاہرہ نے مگر چونکہ آپ نے مجھ سے قتل کیا عمرو کو جس کو سب لوگ دشمن رکھتے تھے اس لئے بحکم خدا قطرہ خون عمرو کو جذب کر گئی تاکہ قیامت تک جب مجھ مین یہ قطرہ فرشتہ دیکھین تو آپ پر صلوۃ بھیجین مشرکون نے لاش نوفل کی دس ہزار روپیہ مین مول مانگی رسولخدا نے فرمایا کہ قیمت مردہ کی مین نہین لیتا اس کی لاش نجس جو چاہے لیجاوے منہاج النبوۃ اہل سنت مین صفحہ ۲۳۲ پر لکھا ہے کہ خندق مین علیؑ نے بڑی بہادری کی ہے رسولخدا نے علیؑ کی نسبت افضل الاعمال فرمایا۔ حدیث لمبارز علیؑ تا آخر:

جنگ بنی قریظہ ہجرت کے پانچوین سال

جب خندق کی لڑائی سے رسولخدا مدینہ آئے کپڑے بدن سے نہیں اتارے تھے کہ جبرئیلؑ گرد بھری صورت سے آئے رسولخدا نے جبرئیل کے جسم سے گرد جھاڑی جبرئیلؑ بولے کہ مین فرشتون کی فوج لیکر قریش کے پیچھے گیا تھا اور انھین حمراء الاسد تک کھدیڑ آیا آپ اسی وقت بنی قریظہ پر چلین مین آگے جاتا ہون اور قلعہ کو ہلاتا ہون جبرئیل وحیہ کلبی کی شکل مین گھوڑے پر آگے گئے رسولخدا نے علم عقاب جناب امیرؑ کو دیکر لشکر اسلام روانہ کیا جب لشکر بنی قریظہ کے قلعہ کے نیچے پہنچا تو بنی قریظہ گھبرائے اور ابولبابہ کو بلایا جناب رسولخدا کے اجازت سے ابولبابہ گئے یہودیون کے دریافت پر اشارہ سے کہا کہ قلعہ کے باہر نہ آنا ورنہ قتل ہو گے پھر دل مین سوچا کہ مین نے برا کیا بس سیدھے مسجد مین آئے اور کھمبہ سے اپنے کو باندھ کر سات دن رات روتے رہے خدا سے معافی چاہتے رہے ساتوین دن توبہ قبول ہوئی اور آیت اتری تو رسولخدا نے خود جا کر رسی کھولی۔ قلعہ کے گرد درخت خرما بہت تھے لشکر ٹھہر سکتا تھا رسولخدا نے اشارہ فرمایا سب درخت جنگل مین متفرق ہو گئے لشکر اترا کئی دن گھیرے رہے قبیلہ اوس نے رسولخدا سے عرض کیا

کہ عبداللہ بن ابی کے سفارش سے سات سو زرہ پوش تین سو بے زرہ کے چھوڑ دئے گئے یہ قبیلہ ہمارے ہمیشہ کے مددگار
ہیں ہمارے سفارش سے چھوڑ دیئے جاویں رسولخدا نے فرمایا کہ تم میں سے سعد بن معاذ جو حکم دیں اس پر ہم اور تم
راضی ہوں کہا بہتر ہے سعد بن معاذ نے کہا ہم خلاف حکم خدا کے فیصلہ نہ کریں گے حکم دیا کہ مرد قتل ہوں عورت
بچہ قید ہوں مال لوٹ کر مہاجروں کو دیا جاوے پس مرد سب قتل ہوئے چونکہ سعد بن معاذ خندق کے لڑائی میں حسان
بن عنبس کے تیر سے بہت زخمی ہو چکے تھے اس فیصلہ کے بعد راہی جنت ہوئے رسولخدا نے خود موجود ہو کر غسل کفن کرا کے
قبر میں خود گھسکر لاش رکھی اور اچھی طرح سے بند کرایا بعد دفن فرمایا کہ سعد اپنے اہل پر سخت تھا جس سے فشار قبر ہوا یہ
بھی فرمایا کہ جبرئیل ہمراہی ستر ہزار فرشتہ کے پیشرنماز دفن میں سعد بن معاذ کے شریک رہے اسوجہ سے کہ سعد سورہ
قل ہو اللہ کے حامل تھے۔ اور مُرہ ریحان بنت حنانہ کو رسولخدا نے اپنی زوجیت میں لی +

غزوہ مریسیع چھٹی سال ہجرت

غزوہ مریسیع جسے بنی المصطلق بھی کہتے ہیں ان کا سردار حارث بن ضرار تھا ایک کنواں جس کا نام مریسیع تھا اس
جگہ رہتے تھے حارث ایک گروہ جمع کرکے لڑائی پر تیار ہوا رسولخدا کو خبر ہوئی لشکر لیکر روانہ ہوئے ساتھ میں کچھ منافق
شامل عبداللہ بن ابی کے تھے رسولخدا کی چڑھائی کی خبر پاکر عرب بھاگ گئے کچھ باقی تھے ان سے کنوئیں پر لڑائی ہوئی دس
آدمی دشمن کے قتل ہوئے کچھ مرد عورت بچہ قید ہوئے جویریہ بنت حارث بن ضرار صالحہ تھی اس نے تین روز پہلے خواب
دیکھا تھا کہ میرے بغل میں ماہ آیا جس کی تعبیر یہ ہوئی کو رسولخدا کے نکاح میں آئیں اسی سفر میں ایک روز لشکر اسلام جنگل کے
کنارے ٹھیرا تھا جبرئیل آئے اور کہا کہ اس جنگل میں جن کچھ ٹھہرے ہیں آپ کے اصحاب کو تکلیف دینا چاہتے ہیں رسولخدا نے
جناب امیر کو معہ سو آدمیوں کے بھیجا جناب امیر گئے اور اسم اعظم پڑھتے تھے لشکر کو کچھ دور ٹھیرا کیا آپ آگے گئے ایک تیز ہوا چلی
سب لوگ خوف سے گر پڑے کانپنے لگے جناب امیر نے آواز دی کہ میں ہوں علی بن ابیطالب پس ایک گروہ سیاہ بشکل زنگی کھڑی
ہوئی منہ سے شعلہ نکلتا تھا جناب امیر آیات قران پڑھتے تھے اور تلوار پھراتے تھے کچھ دیر میں کچھ قتل ہوئے اور کچھ بھاگ
گئے جناب امیر جناب رسولخدا کی خدمت میں حاضر ہوئے جناب رسولخدا نے فرمایا اے علی جو تمہارے تلوار سے بچے وہ اکثر
مسلمان ہوئے۔ اس سفر میں لوٹتے وقت ایک کنواں پر لشکر اسلام ٹھیرا پانی کم تھا انس ابن سیار انصاری اور جہجاہ کرایہ دار حضرت
عمر میں ایک ڈول پانی کے نسبت بحث ہوئی جہجاہ نے انس کو طمانچہ مار دیا اور دونوں نے اپنے اپنے قبیلہ کو پکارا کچھ لوگ
جمع ہوئے عبداللہ بن ابی یہ واقعہ سنکر بولا ہم نے انکو اپنے یہاں پناہ دیا گھر دیا کھانے کو دیا اب ہم پر سختی کرتے ہیں مدینہ
پہنچکر عزیز ذلیل کو نکالدیں گے یہ خبر رسولخدا سے زید بن ارقم جو قریب بلوغ کے تھے کہہ دی رسولخدا کو ناگوار ہوا اسی
وقت اونٹ پر سوار ہوئے اور روانہ ہوئے سب لوگ پیچھے چلے سعد بن عبادہ نے عرض کیا کہ یہ وقت کوچ کا نہ تھا رسولخدا
نے فرمایا سنا جو عبداللہ بن ابی نے کہا سعد بولے عزیز آپ اور آپ کے اصحاب۔ ذلیل وہ اور اس کے اصحاب رسولخدا
دو دن ایک رات برابر چلے گئے عبداللہ بن ابی کو لوگوں نے ملامت کی وہ بولا میں نے نہیں کہا زید بن ارقم جھوٹا

کہتا ہے پس آیۃ منافقون نازل ہوئی منافق رسوا ہوئے زید بن ارقم سے رسول خدا نے فرمایا تو سچا ہے عبید اللہ ابن عبداللہ
بن ابی نے رسول خدا سے عرض کیا حکم ہو تو مین اپنے باپ کو قتل کو کر دون ایسا نہ ہو کہ کوئی آدمی دوسرا قتل کرنے اور مین
دیکھ نہ سکون اور کسی مسلمان کو جو میرے باپ کا قاتل ہے اُسے قتل کر دون رسول خدا نے کہا اس سے سلوک کر وہ قتل
نہ ہوگا جس روز مدینہ مین پہونچا عبید اللہ نے اپنے باپ عبد اللہ بن ابی کو روک دیا اور کہا مدینہ کے اندر نہ جا آج تجھے
معلوم ہوگا کون عزیز ہے اور کون ذلیل ہے رسول خدا کو خبر ہوئی کہلا بھیجا جانے دے مدینہ کے داخل ہونے کے بعد چند
روز مین واصل جہنم ہوا حضرت اس کے لڑکے کی خاطرداری سے شریک دفن ہوئے اور لعنت کی رسول خدا نے ایک روز
فرمایا آج مدینہ مین رفاعۃ منافق واصل جہنم ہوا ایک منافق نے کہا غیب کا دعوے کرتا ہے اونٹ گم ہو گیا ہے نہیں جانتا
کہان ہے جبرئیل آئے رسول خدا کو اُس کی باتون سے اطلاع دی اور کہا اونٹ فلان جگہ ہے رسول خدا اٹھے اور کہا فلان شخص
مجھے ایسا کہتا ہے مدینہ مین پہنچکر تصدیق کر لینا اور اونٹ فلان مقام پر ہے مہار سے اٹکا ہے لوگ گئے اونٹ اُس جگہ سے پکڑ
لائے اور جب مدینہ مین پہونچے تو معلوم ہوا کہ رفاعۃ اُسی روز واصل جہنم ہوا جس روز رسول خدا نے خبر دی تھی اس سفر
مین ایک مقام پر حضرت عائشہ رفع حاجت کو گئین واپس آنے پر دیکھا ہار گلے سے گر گیا ہے اُس کے تلاش مین پھر واپس
گئین جب تک لشکر کا کوچ ہو گیا انکا ہودج بھی بخیال اس کے کہ سوار ہونگی روانہ ہو گیا جب لشکر مین لوٹ کر آئین تو
دیکھا کہ سب چلے گئے ہین خیال کیا کہ جلد کوئی لینے کو آوے گا اس جگہہ سو گئین جگنے پر صفوان بن معطل آئے انھین پہچان کر
اونٹ بٹھا کر الگ ہٹ گئے جب یہ سوار ہو گئین تو اونٹ پکڑ کر دوپہر کے وقت لشکر اسلام مین لائے عبد اللہ بن ابی سلول
اور حسان بن ثابت و مسطح بن اثاثہ نے عیب لگایا رسول خدا کو معلوم ہوا تو رنجیدہ ہوئے حضرت عائشہ بیمار ہوئین رسول خدا
نے کچھ توجہ نہ کی بیماری کے بعد اپنے مان باپ کے یہان گئین تو انکی مان نے ان سے اس تہمت کا حال ظاہر کیا مان باپ
کے یہان سے لوٹ کر آئین تو تمام رات روتی رہین بالکل نہ سوئین رسول خدا نے اسامہ بن زید و جناب امیر سے مشورہ کیا اسامہ
نے بخیال اس کے کہ حضرت کو عائشہ سے بوجہ خوبصورتی اور کم سنی کے زیادہ محبت ہے کہا حضرت کی بی بی ہین اور کوئی
برائی نہین معلوم ہوئی جناب امیر نے کہا اگر کراہت ہے تو عورات بہت ہین علٰحدہ کر دیجیے یا کہ لونڈی جو ساتھ تھی اُس سے
دریافت کر لیجیے رسول خدا نے لونڈی سے بلا کر پوچھا اُس نے کہا ہرگز ایسا نہین ہے اور اس الزام کے بریت کے لیے
آیت نازل ہوئی کتاب منہاج النبوت کے صفحہ ۱۵۳ مین لکھا ہے کہ مشورہ مین علیؑ نے کہا اگر کراہت ہے تو بہت عورت
ہین ورنہ لونڈی سے تصدیق کر لیجے یہ بات علیؑ نے بہت سخت کہی صفحہ ۳۵۳ مین لکھا ہے کہ حضرت عائشہ علیؑ کا
نام اسی سے کبھی نہ لیتی تھین +

چھٹے سال ہجرت کی تھی کہ محال اشجع بیضا وحل و مشتباہ کے رہنے والے جو مدینہ سے قریب تھے سات سو نفر مسعود
بن رحیلہ کو جو انکا سردار تھا لیکر صلح کے لیے آئے اور درہ سلع مین ٹھہرے رسول خدا نے اسید کو ہمراہ تین آدمیون کے
دریافت حال کو بھیجا جب یہ وہان پہونچے تو رحیلہ نے اٹھ کر سلام کیا اور کہا ہم صلح کو آئے ہین اسید واپس ہو کر رسول خدا
سے عرض کیا رسول خدا نے فرمایا ڈر گئے ہین پس دس خروار خرما نذر بھیجا اور خود جا کر ملے انھون نے عرض کیا کہ ہم

صلح کو آئے ہین رسولخدا نے منظور کیا وہ لوگ بعد صلح اپنے وطن واپس گئے اس سال حج واجب ہوا اسی سال عکاسہ بن محصن چالیس سوار لیکر عمرہ گئے وہ لوگ بھاگ گئے تو دو سو اونٹ پکڑ لائے اسی سال رسولخدا نے زینب لڑکی حجش سے جو پیشتر زید کی عورت تھیں نکاح کیا اسی سال عبید بن جراح کو چالیس سوار دیکر ایک قصبہ مین بھیجا وہان کے لوگ بھاگ گئے صرف ایک آدمی ملا وہ مسلمان ہوا اسی سال زید بن حارثہ جموم بھیجے گئے وہان سے بہت سا مال اور قیدی لائے اسی سال زید عیص بھی گئے اسی سال زید لڑائی بنی ثعلبہ مین گئے اور وہان سے چالیس اونٹ لائے اسی سال غزوہ عزنیان ہوا وہ یہ ہے کہ آٹھ آدمی عزنیان کے آکر مسلمان ہوئے اور کہا ہم کو مدینہ کا پانی سوافق نہین ہے رسولخدا نے انکو جہان اونٹ چرتے تھے بھیجدیا وہان جاکر ٹھہرے اور اونٹ کا دودھ پیتے رہے جب تندرست ہوئے تو اونٹ کے چرواہے کو باندھ لیا اور اس کے آنکھ مین کانٹا چبھا دیا اور سب اونٹ لیکر چلدیا یہ خبر رسولخدا کو ملی تو کرز بن جابر فہری کو ہمراہی بیس سوار بھیجا وہ جاکر گرفتار کر لائے اور بھالستی دیدی گئی سب اونٹ بچے صرف ایک اونٹ کھالیا تھا اسی سال ابوالعاص شوہر زینب دختر رسولخدا انہین سوداگری کو جاتے تھے لشکر اسلام نے لوٹ لیا وہ آئے رسولخدا نے مسلمانون سے فرمایا کہ تم لوگ جانتے ہو کہ یہ میرا داماد ہے تب مسلمانون نے واپس دیدیا وہ مال لیکر مکہ گئے اور سب کو واپس دیکر پھر آئے اور مسلمان ہوگئے ؂

غزوہ حدیبیہ چھٹی سال ہجرت

چھٹی سال ہجرت میں رسولخدا نے خواب دیکھا کہ داخل خانہ کعبہ ہوئے اور قربانی کی سر منڈایا اس کی خبر صحابیون کو دی اور سامان عمرہ لیکر مکہ روانہ ہوئے جب یہ خبر قریش کو ہوئی تو خالد بن ولید کو دو سو سوار لیکر بھیجا حضرت سے چھپکر ہمراہ رہے جہان موقع ملے حملہ کرین ایکبار روز نماز پڑھتے مین حملہ کرنا چاہا مگر جرأت نہ ہوئی جبرئیل آئے اور رسولخدا کو اطلاع دی آخر اس کو موقع نہ ملا لشکر اسلام مقام حدیبیہ مین اترا جو حرم کعبہ سے قریب ہے راہ میں رسولخدا نے اکثر عراب جنگلی کو دعوت اسلام کی مگر وہ انکاری ہوئے اور کہا جب کہ قریش نے مدینہ مین جاکر تم کو شکست دی ہے تو اب مکہ مین تمہین زندہ نہ چھوڑین گے اور قریش نے مکہ کے باہر مع عورت مرد کے ڈیرہ ڈالدی اور قسم کھائی کہ جب تک زندہ ہین ہم لڑین گے مکہ مین آنے نہ دینگے رسولخدا نے حضرت عمر سے کہا کہ مکہ جاؤ اور کہو کہ ہم لڑائی کو نہیں آئے ہین بلکہ عمرہ کو آئے ہین حضرت عمر نے کہا ہمارے قبیلہ کے لوگ کم ہین ہم نہیں جاسکتے حضرت عثمان کے قبیلہ کے آدمی بہت ہین اُن کو بھیجئے رسولخدا نے حضرت عثمان کو بھیجا اُن کے جانے کے بعد معلوم ہوا کہ قتل ہوگئے رسولخدا نے اصحاب کو جمع کر کے بیعت لی کہ اگر حضرت عثمان کو قتل کیا ہو تو یہان سے بدون لڑائی نہ جاوینگے حضرت عثمان نے پیغام پہونچایا وہ لڑائی کی تیاری کی تھی پیغام پہنچنے پر قریش نے بھی آپس مین صلاح و مشورہ کیا کہ صلح کرلینا چاہیے الیس سہیل آیا اور کہا اس سال آپ واپس جائیے پارسال آئیے تین روز کے واسطے خانہ کعبہ خالی کردیا جاویگا آپ حج و عمرہ بجالایئے گا اور اس بات پر صلح ہوئی کہ دس برس تک لڑائی نہ ہو اور نہ ملل لوٹین اور اگر کوئی شخص مکہ کا رہنے والا مدینہ جاوے تو واپس کردیا جاوے اور اگر مدینہ کا مکہ جاوے تو واپس نہ دیا جاوے اور مکہ مین جو کوئی مسلمان مقیم ہو اُس کے ساتھ سختی گمراہ ہونے کے واسطے نہ کی جاوے اس شرط کا

عہدنامہ لکھا گیا بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ ہے محمد رسول خدا کی طرف سے سہیل بن عمرو کی طرف سے مگر بسم اللہ الرحمن الرحیم
کے و محمد کے رسول خدا کے لفظ کو سہیل نے منظور نہیں کیا کہا اگر یہ الفاظ ہم کو منظور ہوتے تو یہ جھگڑا کیوں ہوتا لکھو محمد بن
عبد اللہ کی طرف سے و سہیل بن عمرو کی طرف سے جناب امیر کاتب عہدنامہ تھے رسول خدا نے فرمایا کہ لفظ رسول خدا کو
کاٹ دو جناب امیر نے عرض کیا کہ میں نہیں کاٹ سکتا رسول خدا نے خود کاٹ دیا چنانچہ کتاب منہاج النبوت اہل سنت کے
صفحہ ۵۰۳ میں لکھا ہے کہ علی کاتب صلحنامہ نے رسول خدا کا لفظ نہ کاٹا خود رسول خدا نے کاٹا اور فرمایا کہ اے علی تم کو
بھی ایسا ہی کرنا پڑیگا چنانچہ صلحنامہ صفین میں لفظ امیر کا علی کو خود کاٹنا پڑا اور صفحہ ۱۱۳ میں لکھا ہے کہ حضرت عمر
اس صلح پر ناراض تھے جب شرائط صلحنامہ لکھا گیا تو اکثر صحابہ اس صلح سے ناراض ہوئے خاص کر حضرت عمر
نے یہ کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ داخل خانہ کعبہ ہو کر طواف کریں گے وہ نہ ہوا اور اس عہدنامہ میں شرائط کمزور لکھے گئے
رسول خدا کو ناگوار معلوم ہوا فرمایا میں نے اسی سال داخل خانہ کعبہ ہونے کو نہیں کہا اور مکہ کے لوگ جو مدینہ جاوینگے اگر
خدا کو منظور ہے تو مکہ واپس جانے پر بھی دل سے ایمان نہ جاویگا اگر مدینہ سے کوئی منافق ہو کر مکہ جاویگا تو پھر اس سے
مطلب ہی کیا ہے یہ نامہ لکھا ہی جا رہا تھا کہ ابو جندل ابن سہیل جو عرصہ سے قصد مسلمانی میں تھا ماں باپ اس کے
سختی سے اس کو زنجیر میں باندھے تھے زنجیر پہنے آگئے اور مسلمانوں سے مدد چاہی رسول خدا نے واپس کر دیا اور کہا جو منظور
خدا ہے وہ ہوگا ہم جھگڑا نہیں کیا کرینگے اور صحابہ سے کہا اونٹ ذبح کی جاویں سر مونڈاویں کسی نے منظور نہ کیا رسول خدا
نے اس کی شکایت ام سلمہ سے کی ام سلمہ نے کہا آپ پہلے سر منڈا لیجے آپ کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی کرینگے پس
رسول خدا نے ذبح کیا و سر منڈایا تب اور لوگوں نے بھی کراہت سے سر منڈایا و ذبح کیا جب مدینہ لوٹ کر آئے تو ابو بصیر نامی
مکہ سے مدینہ جا کر مسلمان ہوئے قریش نے دو آدمی بھیجے کہ ہمارے آدمی کو واپس کرو حضرت نے واپس دیا جب کسی مقام پر
کھانا کھانے کو ٹھہرے تو اس پکڑنے والے کو ابو بصیر نے بلا کر کہا تیری تلوار اچھی معلوم ہوتی ہے اس نے میان سے کھینچکر کہا مکرر
میں نے آزمائی ہے بہت اچھی ہے ابو بصیر نے کہا دیکھیں اوس نے دیدی ابو بصیر نے تلوار والے کو قتل کر دیا اور ساتھی
بر بہہ وہ بھاگا اور سیدھا رسول خدا میں مدینہ پہونچا پیچھے پیچھے ابو بصیر بھی پہونچے رسول خدا نے فرمایا لڑائی کی آگ بھڑکاتے
ہو یہاں سے چلے جاؤ ابو بصیر پانچ آدمی جو اور مکہ سے آتے تھے ان کو ساتھ لیکر مدینہ سے چلے گئے اور قافلہ قریش کو جب
پاتے تو لوٹ لیتے ابو جندل بھی ستر آدمیوں کو جو مسلمان تھے لیکر ابو بصیر سے آکر ملگئے کچھ لوگ قبیلہ اسلم و غفار و جہینہ کے بھی آملے
قریب تین سو کے تعداد ہوگئی اور سب مسلمان تھے اُن کے لوٹ مار کرنے سے قریش نے ابو سفیان کو بھیجا اور کہا ہم
اس عہد سے باز آئے آپ ابو بصیر کو مع ان کے ساتھیوں کے بلا لیجیے آئندہ جو مکہ سے مدینہ جاوے سو واپس نہ دیجئے
بعد صلح مسماۃ سبیعہ بنت حارث مسلمان ہوئی اس کا شوہر آیا رسول خدا نے کہا مرد کے واپسی کی شرط ہے عورت کے لئے نہیں ہے
مہر دیکر کہا واپس جاؤ ◆

جنگ خیبر

لکھا ہے کہ بعد صلح حدیبیہ کے رسول خدا مدینہ میں آکر بیس روز مقام فرماکر قلاع خیبر کی طرف متوجہ ہوئے اُن

قلعون مین قلعہ قموص بہت مضبوط تھا چار ہزار یہود جمع تھے بیس روز تک محاصرہ رہا یہود نے قلعے کے گرد خندق کھود لی تھی پس ایک روز حضرت ابوبکر ایک روز حضرت عمر لڑائی پر گئے مرحب کا مقابلہ نہ کر سکے تو لوٹ آئے اُس درمیان مین جناب امیرؑ کی آنکھ درد کرتی تھی پیر کے نیچے نہ دیکھ سکتے تھے رسول خداؐ نے کہا کل علم کرار غیر فرار کو دونگا جو خدا و رسول کو دوست رکھتا ہے اور خدا و رسول اُس کو دوست ہیں سب صحابہ اس منصب کے پانے کی طمع مین ہوئے خصوصاً حضرت عمر کو اس رات نیند نہ آئی سویرے سب لوگ کمر بستہ ہتھیار باندھے اگر کھڑے ہوئے رسول خداؐ نے توجہ نہ کی جناب امیرؑ کو بلایا اور آنکھ مین لعاب لگا کر فرمایا جاؤ مدد کو جبرئیلؑ میکائیلؑ اسرافیلؑ ساتھ ہیں پس جناب امیرؑ بڑی شان سے روانہ ہوئے ؛ شعر

سپر بود بر پشت زوج بتول | چو مہر نبوت بہ پشت رسول
کمان در کف شاہ عالی جناب | ہلال است در پنجہ آفتاب

قریب قلعہ پہنچکر علم نصرت شمیم سنگ خارا پر گاڑ دیا اور قلعہ مین ایک کاہنہ تھی یا کہ مرحب کی ماں تھی اس نے مرحب سے کہدیا تھا کہ جو تیرے سامنے لڑائی کو آوے اُس سے لڑنا فتح پاویگا مگر حیدر کا نام کوئی آوے تو اس سے نہ لڑنا وہ تجھے قتل کریگا جب جناب امیرؑ پہنچے تو دیکھا مرحب سر پر خود رکھے ہے اور خود پر بہت بڑا پتھر سوراخ کر کے رکھے ہے جناب امیرؑ نے پوچھا تیرا کیا نام ہے بولا میرا نام مرحب ہے مرحب نے کہا آپ کا کیا نام ہے آپ نے کہا میرا نام حیدر ہے حیدر نام سنتے ہی مرحب گھبرایا اور لوٹ پڑا شیطان عالم یہود کے شکل مین پہنچا پوچھا کیون واپس جاتا ہے بولا اس کا نام حیدر ہے کاہنہ نے کہا ہے کہ حیدر نام سے نہ لڑنا ورنہ مارا جاویگا اس لئے لوٹا جاتا ہون شیطان بولا عورت اور کاہنون کے قول کا کیا اعتبار ہے پھر حیدر نام کے بہت ہین وہ حیدر نہ ہو جس کو کاہنہ نے بتایا ہے چل لڑ مین نے یہودیون کو مدد پر آمادہ کیا ہے وہ اجل رسیدہ لوٹ آیا جناب امیرؑ نے غصہ مین تلوار چلائی حکم خدا ہوا کہ یہ ضرب ہمارے شیر کی ہے ایسا نہ ہو کہ گاؤ زمین کو کاٹ دے اے میکائیلؑ و اسرافیلؑ علیؑ کے بازو کو پکڑ لو تا کہ وار مین قوت کم ہو جاوے اور اے جبرئیلؑ بچھا دو تم اپنے پیر کو زمین پر تا کہ تلوار زمین مین نہ گھسے غرض کہ انتظام خدا کی طرف سے ہوا تب تلوار نے پتھر اور خود اور سر کو کاٹ کر مرحب کو گھوڑے سے گرا دیا اور کتاب حملۂ حیدری کا شعر ہے ؛

ندا آمد از درگہ کبریا | سرافیل و میکال جبریل را
کہ امروز دارد غضب شیر من | غدا روز بین تاب ضربش بہ تن
رسانید خود را نہ برد علیؑ | بگیرید دستش نزور قوی
سپر بد زمان جدال و قتال | بیفتاد از دست شاہ رجال
بر آشفت زان شاہ عالی گوہر | در قلعہ را کند و کردش سپیر
چنین گفت آن رد خیر الانام | گر اندیشہ وار من بعضے لعام
دگر نہ حدیثے ز قدر علیؑ | ہمی گفتم از غایت یک دلی

که بر هر که کردے زامت گذر　　نهادے بجائے قدم هاش سر
زخاک قدم هاش برداشتے　　ازان ابروے دگر داشتے

بعد فتح خیبر جبرئیلؑ نے رسول خداؐ سے کہا کہ یہ جو بوجھ اس تلوار کا آج میں نے اپنے پیر پر اٹھایا ہے اتنا بوجھ قوم لوط کے سات شہر کے اٹھانے میں نہ تھا۔ مرحب کا قتل ہونا تھا کہ یہود بھاگ گئے اور دروازہ قلعہ کو بند کر لیا وہ دروازہ چالیس آدمی لگ کر بند کرتے اور کھولتے تھے اسے جناب امیرؑ نے مثل ڈھال اٹھا لیا اور پل بنا کر سب فوج اسلام کو پار اتار دیا حضرت بوبکرؓ نے کہا یا رسول خداؐ علیؑ کیسی بہادری کر رہے ہیں کہ لشکر تو کیواڑ پر چڑھا کر پار اتار رہے ہیں رسول خداؐ نے کہا دیکھو علیؑ کا پیر کہاں ہے دیکھا تو پیر زمین پر نہ تھا بلکہ ہوا پر تھا جب کیواڑ اٹھا ڈالا تو تمام قلعہ ہل گیا یہ قوت و جرأت دیکھ کر فرشتہ کہنے لگے لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار۔ یعنے نہیں ہے جوان مثل علیؑ کے اور نہیں ہے تلوار مثل علیؑ ذوالفقار کے اس لڑائی میں کئی قلعہ ہاتھ آئے منجملہ اس کے فدک بغیر لڑائی کے ملا جس کو رسول خداؐ نے بحکم خدا حضرت سیدہؑ کو دیا تھا اور صفیہ بنت حی کو جو خوبصورت تھیں رسول خداؐ نے اپنے نکاح میں لی اور ایک چادر جناب امیرؑ کو دی جو ہزار مثقال سونے میں بیچکر اسی روز خیرات کر دی دوسرے روز رسول خداؐ نے کہا یا علی کل تم نے چادر بیچی ہے آج تمہارے یہاں کھانا کھاوینگے جناب امیرؑ نے کہا بہت اچھا اور گھر میں کچھ نہ تھا رسول خداؐ معہ حذیفہؓ و عمارؓ و سلمانؓ و مقدادؓ کے مکان پر گئے اس روز خداوند رزاق نے حضرت سیدہؑ کو کھانا بہشتی بھیجا تھا وہی سب نے ملکر کھایا رسول خداؐ نے کہا میری فاطمہ مریم ثانی ہے کتاب منہاج النبوت اہل سنت کے ۲۹۴ میں لکھا ہے کہ خیبر میں خلفا نے بہت کوشش کی مگر فتح نہ ہوئی رسول خداؐ نے فرمایا کل علم دونگا کرار غیر فرار کو دوست خدا و رسول کو یہ بات سن کر سب صحابیوں کو آرزو ہوئی خاص کر حضرت عمرؓ کو بہت ہی فکر ہوئی مگر علیؑ کو علم دیا گیا انھوں نے خیبر کو فتح کیا۔

غزوہ عمرہ قضا

ساتویں سال ہجرت میں رسول خداؐ معہ اصحاب کے مکہ کو گئے قریش نے مکہ خالی کر دیا تین روز رہ کر عمرہ قضا ادا کیا پھر مدینہ لوٹ آئے مکہ کے جانے سے پہلے جعفرؓ کو بھیجا تھا کہ میمونہ بنت حارث کو رسول خداؐ کے لئے خواستگاری کریں ام الفضل زوجہ عباس کی وہ بہن تھیں عباس کے معرفت طے ہو کر رسول خداؐ کا نکاح ہوا اور دحیہ کلبی کو نامہ لیکر روم بھیجا قیصر روم نے اپنے علماؤں سے رسول خداؐ کی کیفیت مطابق توریت دریافت کی ان لوگوں نے سب صفت بتلا دی پھر ابوسفیان معہ دیگر قریش کے جو سوداگری کو وہاں گیا تھا اسے بلا کر قسم دیکر صفات دریافت کی ابوسفیان کہتا ہے کہ مجبور تھا سچ بولنا پڑا جس سے میں نے سب صفت جو رسول خداؐ میں تھیں اور توریت سے ملتی تھیں بیان کیا ورنہ مجھے منظور نہ تھا قیصر روم نے مسلمان ہونا چاہا تو نصارا جمع ہوئے اور اسقف عالم جس نے توریت و انجیل کے مطابق صفت بتائی اسے شہید کیا اس نے شہادت کے پہلے دحیہ کلبی سے کہا کہ میرا سلام رسول خداؐ کو پہنچانا اور کہا کہ اسقف آپ پر ایمان لا کر مرا اور عبداللہ بن حذافہ کو نامہ لیکر کسریٰ بادشاہ فارس کے پاس بھیجا اس بد نصیب نے نامہ پھاڑ ڈالا اور غصہ ہوا حضرت کے بد دعا سے اس

کے لڑکے شیرویہ نے اُسے قتل کیا اور بادشاہ ہوا اور ایمان لایا اور عمرو بن امیہ کو نامہ لیکر پاس بادشاہ حبشہ کے بھیجا اُس نے نامہ لیکر
بڑی عزت کی اور جعفر وغیرہ جب بادشاہ حبشہ کے پاس گئے تھے وہ دوسرا تھا اور جریر بن بجلی نے کہا کہ میں نامہ لیکر ذی الکلاع
حمیری کے پاس گیا اُس نے نامہ دیکھ کر تعظیم کی اور خدمت میں حاضر ہونے کو روانہ ہوا راہ میں ایک راہب نے کہا کہ میں نے
کتاب دانیال میں دیکھا کہ وہ پیغمبر وفات پا گیا جس سے ذی الکلاع لوٹ گیا جب میں مدینہ پہونچا در رسولخدا داخل جنت ہو چکے تھے
علا بن حضرمی بحرین پاس منذر بن شاوی کے پاس گئے اس نے جذبہ دنیا قبول کیا عبداللہ بن رواحہ و عبداللہ بن
انیس کو یسیر بن زارم یہودی کے پاس بھیجا معہ تیس سوار تھے یسیر بن زارم بھی تیس آدمی لیکر چلا راہ میں یسیر بن زارم نے عبداللہ بن انیس
کو قتل کرنا چاہا عبداللہ بن انیس کو معلوم ہو گیا تو یسیر کے پیر کاٹ ڈالے یسیر نے ایک لکڑی عبداللہ بن انیس کے سر پر ماری
سر ٹوٹ گیا تو مسلمانوں نے یسیر کے ساتھیوں کو قتل کیا صرف ایک شخص بھاگ گیا مسلمان صحیح گئے رسولخدا کی خدمت
میں پہونچے رسولخدا نے عبداللہ بن انیس کے زخم میں آب دہن لگا دیا اچھے ہو گئے غالب بن عبداللہ کلبی کو بنی مرہ پر بھیجا کچھ
کو قتل کیا کچھ قید کر لائے عقبہ بن حصین کو بنی عنبر پر بھیجا کچھ کو قتل کیا کچھ کو قید کر لائے اسی سال وقت نزول وحی رسولخدا اپنا سر
دامن جناب امیر میں رکھے تھے نماز عصر کا وقت نکل گیا بعد وحی رسولخدا نے پوچھا یا علی تم نے نماز ادا کی عرض کی یا حضرت
کیونکر ادا کرتا سر مبارک گود میں تھا البتہ اشارہ سے ادا کی رسولخدا نے کہا خداوندا تو خوب جانتا ہے کہ علی تیرے و تیرے
رسول کی خدمت میں تھا آفتاب کو لوٹا دے پس آفتاب لوٹ آیا جناب امیر نے نماز ادا کی ام حبیبہ بنت ابوسفیان سے رسولخدا
نے نکاح کیا اسی سال مقوقش بادشاہ نے دو عورتیں ماریہ و شیرین کو دلیعفور و دلدل رسولخدا کو ہدیہ بھیجا۔ اور خالد
بن ولید و عمرو عاص مسلمان ہوئے ٭

غزوہ موتہ

جناب رسولخدا نے لشکر اسلام جانب بصرہ بھیجا امیر لشکر زید بن حارثہ کو کیا اور فرمایا زید شہید ہو تو جعفر بن ابیطالب
امیر ہو اور جعفر شہید ہو تو عبداللہ بن رواحہ امیر ہو پس جب مقام معان پر پہونچے تو معلوم ہوا کہ بادشاہ روم لشکر لیکر مدینہ
جاتا ہے مقام موتہ میں لشکر اسلام نے قیصر روم سے لڑائی کی اور باری باری تینوں امیر شہید ہوئے آخر میں خالد بن
ولید امیر ہوا اور بھاگ گیا رسولخدا وہاں لڑائی ہوتی تھی اور مدینہ سے سب خبر بتلاتے تھے اور ابو جعفر کی بہت
محبت کرتے تھے اور وارثان میت کے کھانے کو بھیجا تب سے یہ رسم ہو گئی کہ میت کے گھر میں کھانا بھیجا جاتا ہے فضائل
جعفر بہت ہیں مگر اس مختصر میں گنجائش تحریر کی نہیں ہے ٭

غزوہ ذات السلاسل

بارہ ہزار سوار وادی یابس نے جمع ہو کر عہد کیا کہ محمد و علی کو بغیر قتل کئے نہ چھوڑیں گے جبرئیل آئے اور رسولخدا
کو اطلاع دی اور کہا کہ حکم خدا ہے کہ اس لڑائی پر حضرت ابوبکر معہ چار ہزار فوج کے بھیجے جاویں رسولخدا امیر ہو

گئے اور سب کو اطلاع دی پس حضرت ابوبکر معہ چار ہزار فوج کے وہاں روانہ ہوئے آہستہ آہستہ کوچ مقام کرتے ہوئے پہنچے جب لشکر کفار کو معلوم ہوا تو دو سو سوار سے آئے اور پوچھا یہاں کیسے آئے ہو کہا ہم اصحاب رسولخدا ہیں ہم آئے ہیں یا تو تم مسلمان ہو یا ہم سے لڑو انھوں نے کہا تم لوٹ جاؤ ہمارے اور تمہارے قرابت ہے ورنہ ابھی تم کو قتل کرتے ہم کو تم سے کوئی واسطہ نہیں محمدؐ یا علیؑ کو ہم چاہتے ہیں پس حضرت ابوبکر لوٹ آئے ہمراہیون نے کہا حکم خدا و رسول کی مخالفت ہوئی ہے کہا جو ہم جانتے ہیں تم نہیں جانتے دوسرے مرتبہ بحکم خدا حضرت عمر معہ چار ہزار فوج بھیجے گئے اُن سے بھی وہی بات چیت ہوئی وہ بھی لوٹ آئے تیسرے مرتبہ جناب امیرؑ علی ابن ابیطالب گئے علیؑ نے راہ غیر مشہور سے جنگل ہو کر کوچ کیا دن میں چھپ رہتے رات کو کوچ کرتے ہمراہیون نے کہا کہ اس راہ میں درندہ ہیں نہ جانا چاہئے فرمایا جس کو ہماری اطاعت منظور ہو چلے جسے منظور نہ ہو واپس جائے جب وہاں پہونچے تو دو سو سوار پھر آئے جناب امیرؑ نے کہا اگر مسلمان نہ ہو گے تو صبح تمہیں قتل کرونگا تمہاری عورتوں کو قید کرونگا تمہارا مال لوٹ لونگا انھون نے کہا اچھا ہم لوگ تمہیں کو چاہتے ہیں صبح لڑائی ہوگی پس جناب امیرؑ نے اول صبح نماز پڑھ کر لشکر لیکر حملہ کر دیا کل لشکر اسلام میدان میں نہ پہونچا کہ کافر قتل ہو گئے عورتیں قید ہو گئیں مال لوٹ لیا گیا اور واپس ہو گئے یہاں رسولخدا کو جبرئیل نے آکر کل حال سے اطلاع دی اس مرتبہ بھی بہت سا مال مثل لڑائی خیبر کے مسلمانوں کے ہاتھ آیا لشکر اسلام مدینہ کے قریب آیا تو رسولخدا پیشوائی کو گئے اور اور جناب امیرؑ سے ملے ❊

ایک اعرابی آیا اور کہا کہ قبیلہ بنی نعیم و قبیلہ خثعم پانچسو سوار سے جمع ہوئے ہیں اور قسم کھائی ہے کہ آپ کو آپکے اصحاب کو قتل کریں گے صحابہ کی طرف منہ کر کے رسولخدا نے کہا کون جاتا ہے کوئی نہ بولا جناب امیرؑ نے کہا میں جاتا ہوں رسولخدا نے ڈیڑھ سو سوار ساتھ کر دی لشکر اسلام روانہ ہو کر رات کو وہاں پہنچا کفار کو خبر نہ تھی جب صبح کو اذان نماز ہوئی تو انھیں خبر ہوئی جب نشان کھڑا ہوا تو وہ بھی تیار ہوئے پہلے ایک شخص آیا اور کہا کہاں ہے محمدؐ کذاب جناب امیرؑ نے کہا کذاب تو وہ برحق ہیں بولا تو کون ہے فرمایا میں ہوں علیؑ ابن عم رسولخدا و داماد رسولخدا بولا جب کہ تو یہ قرابت رکھتا ہے تو تو قابل قتل کے ہے پس اس نے حملہ کیا دو ہاتھ دونوں طرف سے چلے تیسرے ہاتھ میں اسے جناب امیرؑ نے جہنم میں بھیجا پھر اُس کا بھائی آیا وہ بھی واصل جہنم ہوا اب حارث بن مکید جو پانچسو سوار کے برابر سمجھا جاتا تھا آیا جناب امیرؑ نے اُسے بھی قتل کیا پھر عمرو بن فناک اسکا چچیرا بھائی آیا وہ بھی واصل جہنم ہوا اس کے بعد کسی کافر کو ہمت نہ پڑی جناب امیرؑ نے حملہ کر دیا ایکسو بیس آدمی کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا عورت بچے قید ہوئے مال لوٹ لیا گیا مدینہ واپس آئے ❊

ذکر فتح مکہ

لکھا ہے کہ روز صلح حدیبیہ قبیلہ خزاعہ رسولخدا کے امان میں آئے اور قبیلہ کنانہ قریش کے طرفدار ہوئے اس صلح کے دو برس بعد ایک روز ایک شخص قبیلہ کنانہ کا رسولخدا کی ہجو کرتا تھا قبیلہ خزاعہ نے منع کیا وہ باز نہ رہا تو قبیلہ خزاعہ نے اسے مارا اسی پر دونوں قبیلہ کے لوگ جمع ہوئے اور لڑائی کی قبیلہ خزاعہ زیادہ تھے کنانہ کو بھگا دیا کنانہ کو قریش نے مدد دی اس وجہ سے عمرو بن فنام خزاعی مدینہ آکر رسولخدا سے فریادی ہوئے حضرت کو ناگوار گذرا خفیہ مکہ جانے کو تیار ہوئے حاطب بن

ابی مسلمان ہوکر مدینہ آگیا تھا اس کے لڑکے مکہ میں تھے قریش نے حاطب بن ابی کے لڑکون سے کہا کہ خط کے ذریعہ سے حاطب سے
دریافت کرو رسولخدا کا کیا ارادہ ہے حاطب نے لکھا کہ مکہ کا ارادہ ہے او خط مسماۃ صفیہ یا سیارہ آزاد کردہ ابولہب کو دیا اُس
نے سر کے چونٹی مین باندھ لیا اور روانہ ہوئی جبرئیل نے اس کی خبر رسولخدا کو دی رسولخدا نے جناب امیر کو بھیجکر وہ خط لے لیا پہلے
وہ عورت انکاری تھی سب سامان دکھلا دیا کہیں پتہ نہ پایا جب جناب امیر نے کہا دے ورنہ تجھے قتل کرونگا اور تلوار نکالکر دوڑے تو سر سے
خط نکال کر دیا رسولخدا کے پاس خط آیا تو کل صحابہ کو جمع کر کے کہا کہ ہم اپنے ارادہ کو چھپایا یہ خط کس نے لکھا حاطب بولا یا حضرت
میرے بال بچہ مکہ میں ہیں میں ڈرا کہ کوئی تکلیف نہ دین بغرض اظہار احسان قریش پر یہ خط میں نے لکھا ہے حضرت عمرؓ بولے اس کو
قتل کر دو رسولخدا نے کہا مسجد سے باہر کر دو شاید ایمان لاوے لوگون نے دھکہ دیکر مسجد سے نکالدیا وہ بار بار رسولخدا کے طرف
بیکبتار ہا پس حضرت نے واپس بلالیا انھوں نے توبہ کی حضرت نے معاف کیا و خدا سے دعا معافی کی جب ابوسفیان کو معلوم ہوا
کہ قریش نے خزاعہ کے ساتھ قتال کیا ہے تو مدینہ آیا اور حضرت سے کہا امان دیجیے رسولخدا نے فرمایا اے ابوسفیان ہمارے ساتھ مکر کیا
بولا نہیں تب کہا اگر تم عہد نہ توڑو گے تو ہم بھی عہد نہ توڑین گے وہان سے حضرت ابوبکر کے پاس گیا اور امان مانگا جواب ملا مجھے
اختیار نہیں پھر حضرت عمرؓ کے پاس گیا وہان بھی جواب ملا ام حبیبہ اپنی لڑکی کے پاس گیا وہان بھی جواب ملا سیدہ کے پاس گیا
وہان بھی جواب ملا علیؑ کے پاس گیا اور کہا میں حیران ہون کیا کرون فرمایا تو مسجد مین جا اور خود کہہ کہ میں نے قریش کو امان دی
اور اپنے اونٹ پر سوار ہوکر مکہ چلا جا بولا کیا فائدہ فرمایا جو کچھ ہو مگر سوائے اس تدبیر کے اور کوئی تدبیر میں نہیں بتلا سکتا پس ابوسفیان
نے مسجد میں جاکر کہا میں نے قریش کو امان دی اور اونٹ پر سوار ہوکر مکہ چلا گیا اور سب سے یہ حال بتایا تو سب نے کہا علیؑ نے تیرے
ساتھ مذاح کیا ہے دوسرے رمضان جمعہ کے دن بعد نماز عصر مدینہ سے مکہ کو کوچ ہوا دس ہزار لشکر تھا جس میں چار ہزار سوار
گھوڑوں پر تھے مدینہ میں ابولبابہ بن عبدالمنذر کو خلیفہ کیا عباس کو خبر ہوئی تو ابوسفیان بن الحارث و عبداللہ بن ابی امیہ کو
ساتھ لیکر آگے پیشوائی کو آئے اور ملے ان دونون کی سفارش کی رسولخدا نے پہلے انکار کیا تو ام سلمہ نے سفارش کی اور
خود ابوسفیان نے باہر سے کہا کہ احسان کیجیے جیسا کہ یوسفؑ اپنے بھائیون کے ساتھ احسان کیا تب رسولخدا نے بلایا اور ان
کے توبہ کو قبول کیا پھر عباسؓ کو فکر ہوئی کہ اگر اہل مکہ امان طلب نہ کرین گے تو سب قتل ہوجاین گے تلاش ہوئی کہ کوئی لکڑہارا
ملے تو بھیجا جاوے اس درمیان میں ابوسفیان و حکم بن خرام و بدیل بن ورقا آئے ابوسفیان نے بدیل سے کہا یہ آگ کس نے
جلائی ہے بدیل بولا شاید قبیلہ خزاعہ ہیں ابوسفیان نے کہا نہیں شاید قبیلہ ربیع یا تمیم ہون عباسؓ نے کہا اے ابوسفیان وہ
بولا کون ہے عباس نے کہا ہم ہیں عباسؓ سے ابوسفیان نے پوچھا کہ یہ آگ کون جلاتا ہے عباسؓ نے کہا دس ہزار مسلمان
آئے ہیں مکہ جاتے ہیں ابوسفیان نے کہا کیا کیا جاوے عباس نے کہا میرے اونٹ پر میرے پیچھے سوار ہو اور چل امان مانگ
ابوسفیان عباسؓ کے پیچھے اونٹ پر بیٹھا عباسؓ کو کسی نے نہ روکا حضرت عمرؓ نے دیکھا کہا اس خبیث ابوسفیان کو قتل کرو یہان
کیون آیا اور خیمہ رسولخدا کی طرف دوڑے عباس اونٹ کو دوڑا کر آگے گئے پہونچگیے رسولخدا سے اطلاع کی رسولخدا نے طلب
کیا ابوسفیان نے عباسؓ کے کہنے سے ضرورتاً کلمہ پڑھا رات کو ابوسفیان عباسؓ کے پاس آیا دل مین خیال کیا کہ ناحق خود اگر
پیغمبر رسولخدا نے معجزہ نبوت سے جان کر آواز دی کہ اگر نہ آتا تو ذلیل ہوتا جب صبح کو نماز کے لئے اذان دی تو ابوسفیان

بولا یہ کیا ہے عباسؓ نے کہا اذان نماز ہے اور وضو تبلا کر وضو کرایا نماز میں شریک کیا او سنے دیکھا کہ حضرت کے وضو کے پانیکو لوگ
مُنہ کے بل گرتے ہیں اور جو پاتے ہیں اپنے بدن میں ملتے ہیں ابوسفیان بولا یہ مرتبہ کسی بادشاہ کو نہیں ملا عباس نے کہا یہ پیغمبری
ہے بادشاہی نہیں ہے ابوسفیان نے رسولخداؐ سے کہا اپنے قوم سے کیا کہوں فرمایا کلمہ توحید پڑھو اور تیرے فخر کیلئے یہ ہے
کہ مکہ میں آواز دینا کہ جو میرے مکان میں امان کے واسطے آنا چاہے آوے اُسے پناہ ہے اور جو نزدیک خانہ کعبہ لغیر ہتھیار بیٹھے
اُسے پناہ ہے اور جو اپنے مکان میں دروازہ بند کر کے بیٹھے اُسے امان ہے وہی رمز ہے جو علیؑ نے رائے دی تھی اور لعباس
ابوسفیان کو لیکر ایک ٹیلہ پر کھڑے ہوئے لشکر اسلام گذرنے لگا خالد بن ولید بڑی فوج لیکر نکلا پھر زبیر لشکر لیکر نکلا اسی طرح
سب سردار اپنی اپنی فوج لیکر نکلے ابوسفیان سب کو پوچھتا تھا کہ یہ رسولخداؐ ہیں عباسؓ کہتے تھے کہ نہیں آخر میں جب سعد بن عبادہ
انصاری علم لیکر نکلے اُن کے ساتھ مہاجر و انصار کے لوگ سب لوہے میں ڈوبے ہوئے تھے دیکھکر گھبرایا جب ابوسفیان کے
پاس پہنچے تو سعد نے کہا اے ابوحنظلہ آج اوس و خزرج کے خون کا بدلہ ہے یہ بات سنکر ابوسفیان صفوں کے اندر گھس گیا اور
رسولخداؐ کے رکاب کو پکڑ کر کہا کہ سعد ایسا کہتے ہیں رسولخداؐ نے فرمایا نہیں پس ابوسفیان دوسرے راہ سے اپنے گھوڑے پر سوار
ہو کر مکہ کے اندر گیا اور مضمون امان کو آواز دی ہندہ نے تھپڑ مارا اور کہا کہ یہ کیا بری خبر لایا ہے اور ہندہ چلانے لگی کہ لوگو لڑائی
کرو ابوسفیان بولا چپ رہ اُس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا بحکم رسولخداؐ حنظل جو پردہ خانہ کعبہ سے لپٹا تھا اُسے سعید بن جبیر نے
قتل کیا و مقیس بن حبابہ قتل ہوا ایک عورت جو رسولخداؐ کی ہجو کرتی تھی اُس کو جناب امیرؑ نے قتل کیا حویرث بن نفیس بھی قتل ہوا اور کچھ
لوگ ام ہانی جنابؑ امیر کے بہن کے مکان میں چھپے تھے جناب امیرؑ خود و زرہ پہنے گھس گئے ام ہانی نے نہ پہچانا کہا میں رسولخداؐ سے
شکایت کرونگی جناب امیرؑ نے نقاب و خود ہٹایا تو پہچانا اور بلائیں لیں اور جناب امیرؑ کے اجازت سے رسولخداؐ کے پاس جاکر شکایت
کی رسولخداؐ نے فرمایا کہ علیؑ راہ خدا میں رعایت قرابت نہیں کرتے جاؤ جسے تم نے امان دی ہے اُسے ہم نے بھی امان دی
اور کنجی خانہ کعبہ کی مادر شیبہ کے پاس تھی مانگنے پر نہ دی جب رسولخداؐ نے فرمایا کہ قتل کرا دونگا تو کنجی آئی تو رسولخداؐ حضرت
عمر کو بلایا اور فرمایا دیکھو تعبیر میرے خواب کی اور دروازہ خانہ کعبہ کا کھولا پھر بند کر کے کنجی شیبہ کے ماں کے پاس بھیجدی چنانچہ کنجی
خانہ کعبہ کی اب تک اولاد شیبہ کے پاس ہے جناب صاحب الامرؑ لینگے جب رسولخداؐ داخل مکہ ہوئے تو تین سو ساٹھ بت
تھے رسولخداؐ نے چھڑی سے ایک ایک کے آنکھ و ناک میں مارا اور فرمایا جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا یعنے حق
ظاہر ہوا اور جھوٹ گیا تحقیق کہ جھوٹ نہیں رہتا سب بت مُنہ کے بل گر پڑے جناب امیرؑ سے رسولخداؐ نے فرمایا کہ میرے گردن پر
پیر دھر کر کھڑے ہو کر بتوں کو نیچے گرا دو چنانچہ علیؑ نے رسولخداؐ کے کندھے پر پیر دھر کر کھڑے ہو کر بتوں کو نیچے گرا دیا رسولخداؐ
نے پوچھا علیؑ اس وقت تمہاری کیا حالت ہے عرض کی گویا عرش پر ہوں نماز ظہر کے وقت بلالؓ نے بام خانہ کعبہ پر چڑھ کر
اذان دی تو عکرمہ ابن ابوجہل بولا مجھے اس گدھے کی آواز پسند نہیں کعبہ کے اوپر چلاتا ہے خالد بن اسید بولا الحمد کہ میرا باپ
آج نہ ہوا جو سنتا سہیل بن عمرو بولا یہ مکان خدا کا ہے چاہے تو دور کرے ابوسفیان بولا میں کچھ نہیں کہہ سکتا دیوار خبر کر یگی
بعلم نبوت رسولخداؐ کو یہ باتیں معلوم ہوگئیں تین مسلمان جو غیر راہ سے مکہ آتے تھے مشرکوں سے شہید گیا رسولخداؐ نے مسجد
میں بیٹھ کر مردوں سے بیعت لی ظہر کے وقت سے عصر تک بعد عصر عورتوں سے بیعت لی ہاتھ میں ہاتھ نہیں دیا ایک

قدح پانی میں ہاتھ ڈالکر نکال لیا اور فرمایا اس میں ہاتھ ڈال کر بیعت کرو ہندہ زن ابوسفیان اور معاویہ جگر خوار امیر حمزہ آئے
نقاب پہنے تھے جب رسول خدا نے فرمایا شرک نہ کرو تو بولی مردوں سے یہ اقرار نہیں لیا جب فرمایا دزدی نہ کرو تو بولی میرا شوہر
ابوسفیان بخیل ہے بہت سا مال میں نے اس کا چرایا ہے اگر وہ حلال نہ کرے ابوسفیان بولا میں نے حلال کیا رسول خدا سنکر ہنسے پھر فرمایا
زنا نہ کرو بولی عورت شوہر دار کہیں زنا کرتی ہے حضرت عمر ہنسے کیونکہ ایک مرتبہ اسلام سے پہلے اس سے زنا کیا تھا بلکہ یہ زانیہ مشہور
تھی اور معاویہ زنا سے پیدا ہوا تھا پھر فرمایا اولاد کو نہ مارو بولی ہم نے اولاد کو پال کر بڑا کیا آپ نے قتل کیا یعنی اس کا لڑکا جنگ
بدر میں جناب امیرؑ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا رسول خدا ہنسے پھر فرمایا بہتان نہ لگاؤ بولی بہتان قبیح ہے مگر آپ مجھے اصلاح و اخلاق
پسندیدہ سکھلاتے ہیں پھر فرمایا کہ معصیت حکم خدا میں نہ کرو اس کے بعد بہت سی نصیحتیں عام کیں ؛

غزوۂ حنین

مکہ کے فتح کے بعد خالد بن ولید کو بنی خزیمہ پر بھیجا ایام جاہلیت میں درمیان بنی خزیمہ و بنی مخذوم جو قبیلہ خالد کے تھے عداوت
تھی اور قبیلہ بنی خزیمہ اکثر رسول خدا کے خدمت میں آکر ایمان لائے تھے اور نامہ امان لیگئے تھے خالد سے مصالحت کیا اذان نماز ہوئی
بخیال امان و مصالحت کے نماز میں شریک ہوئے تو خالد نے قتل کیا مال لوٹ لیا جو بچے وہ رسول خدا کے خدمت میں نامہ امان لیکر
پہونچے رسول خدا نے فرمایا فعل خالد سے خدا سے پناہ مانگتا ہوں اسی وقت کچھ مال غنیمت جو کہیں سے آیا تھا جناب امیرؑ کو دیا اور
فرمایا حکم بحق کرو جناب امیرؑ گئے اور سب کو راضی کیا بدلہ دیا جب واپس آئے تو رسول خدا نے پوچھا کیسے کیا تو عرض کیا سب خون
کا بدلہ دیا جو پیٹ کا بچہ مارا گیا اس کے بدلہ میں لونڈی دی جو مال نقصان ہوا اس کا تاوان دیا رسی کے نقصان میں چرواہہ دیا کچھ مال
اس غرض سے دیا کہ شاید کوئی چیز نقصان یاد نہ ہو کچھ مال اس وجہ سے دیا کہ دل سے خوش ہو کر آپ سے راضی ہوں فرمایا اچھا
کیا خدا و رسول تم سے راضی ہیں تو میرے نزدیک مثل ہارون کے ہے البتہ میرے بعد پیغمبر نہیں ہے کتاب منہاج النبوۃ
کے صفحہ ۱۰۰ میں لکھا ہے کہ خالد نے بنی خزیمہ کو بلا وجہ و گناہ کے قتل کیا جب رسول خدا متوجہ مکہ ہوئے تھے تو مصلحاً فرمایا
تھا کہ لڑائی ہوازن کو جاتا ہوں یہ خبر ہوازن کو ہوئی تو لشکر اور ہتھیار جمع کرکے مالک بن عوف نضری کو سردار کیا مال عورت
اور بچے مواشی مل سب ساتھ لیکر اوطاس پہنچا اوطاس میں درید بن الصمہ جشمی اندھا بڈھا بولا آواز بچوں کی آتی ہے لوگوں نے کہا
مالک بن عوف آیا ہے محمد سے لڑیگا درید نے مالک کو بلا کر کہا عورت اور بچوں کو ناحق لایا واپس کر دے اس نے منع کیا جب
رسول خدا کو معلوم ہوا کہ ہوازن اوطاس میں جمع ہیں بارہ ہزار فوج لیکر روانہ ہوئے مالک بن عوف نے اپنے لشکر کو گھات میں
لگا دیا جب بعد نماز صبح لشکر اسلام روانہ ہوا اور حنین کے تنگی میں پہونچا تو لشکر ہوازن نے ملکر حملہ کر دیا قبیلہ بنی سلیم آگے
تھے لڑائی سے بھاگے ان کو دیکھ کر سب لشکر اسلام بھاگ گیا صرف جناب امیرؑ و عباس و فضل ابن عباس و ابوسفیان ابن
حارث بن عبد المطلب و عبد اللہ ابن زبیر و عقبہ و معتب ابن ابولہب و ربیع ابن حارث رہ گئے یہ سب بنی ہاشم تھے جو نہیں
بھاگے اس روز بھی جناب امیرؑ مثل جنگ بدر و احد و خندق بڑی بہادری سے لڑتے رہے چالیس بہادر نامدار کو تہ تیغ کیا اور
عباس نے بحکم رسول خدا ٹیلہ پر جاکر آواز دی کہ اے بیعت کرنیوالو رسول خدا یہاں ہیں آؤ واپس لشکر اسلام لوٹ پڑا اور

جمع ہو گیا جناب امیرؑ نے ابو جرول کو جو سردار ہوازن کا تھا قتل کیا اُس کا لشکر بھاگ گیا بہت سے لوگ گرفتار ہوئے عورت و بچہ قید ہوئے مال لوٹ لیا گیا کچھ ہوازن سے ایک گروہ اعراب کے اوطاس گئے و قبیلہ ثقیف مع مالک بن عوف کے طائف گیا رسولخدا نے ابو عامر اشعری او ابو موسیٰ اشعری کو لشکر دیکر اوطاس بھیجا ابو عامر شہید ہوئے علم ابو موسیٰ اشعری نے لیا اور فتح کیا اور رسولخدا نے ابو سفیان بن حرب کو طائف بھیجا وہ گیا او بھاگ گیا تب جناب امیرؑ بھیجے گئے جا کر فتح کیا او لوٹ آئے لکھا ہے کہ جنگ حنین میں بھی فرشتون کی مدد آئی اسی سال ابراہیم ابن رسولخدا پیدا ہوئے تھے کتاب منہاج النبوت اہلسنت کے صفحہ ۶۱۹ میں لکھا ہے کہ قریب طائف کے بتوں کو حضرت علیؑ توڑ کر آئے رسولخدا کی نظر پڑی التو دیکھ کر تکبیر پڑھی اور مہر نبوت و رسالت نے ساتھ اس فخر ولایت و امامت کے ایک خلوت کی رہی وہ ساعت مبارک کہ اجتماع سعدین اور التقائے شمس جن سکے پرتو سے چشم جہان اور جہانیان روشن ہے

جہان آن سکہ پرتو سے ہے کامیاب — نبی آفتاب اور علیؑ ماہتاب

ایسے موقع سے ہو جہان غیر کو اصلا دخل نہ ہو جیسا کہ وارد ہے در بزم رہ نیست بیگانہ را۔ بطرق راز گفتگو آپس میں بہت دیر ہوئی او چپ زبان گفتگو در راز اور امتداد گفتگو بہت دیر ہوئی جابر کہتا ہے کہ تب صحابہ کہنے لگے کہ پیغمبر راز و دراز مچیرے بھائی سے بولتا ہے کہ دوسرون سے کسی سے نہیں کہتا حضرت نے فرمایا میں راز نہیں کہتا علیؑ سے لیکن خدا راز کہتا ہے اُس سے۔

بعزمان دانا سے راز نہان — کشادم با ین راز با او زبان
مجھکو اس جا سے ہوا معلوم العالی وقا — یعنی تو ہے راز دار مصطفیٰ و کردگار
پایہ منصب ترا درگاہ حق میں ہے رفیع — مرتبہ عالی ترا اعلیٰ ہے العالی وقار

غزوۂ تبوک

معلوم ہوا کہ قیصر روم فوج لیکر آتا ہے تو رسولخدا بھی لشکر لیکر روانہ ہوئے اس مرتبہ جناب امیرؑ کو مدینہ میں خلیفہ کیا مخالفون نے کہا علیؑ کی نحوست سے ساتھ نہیں لیگئے یہ بات سنکر جناب امیرؑ رسولخدا سے ملے رسولخدا نے پوچھا کیون آئے عرض کیا لوگ ایسا کہتے ہیں رسولخدا نے فرمایا اے علیؑ تو میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ موسیٰ کے نزدیک ہارون صرف میرے بعد پیغمبری نہیں ہے پس جناب امیرؑ لوٹ آئے او چند مخالفون نے آپس میں صلاح کی کہ علیؑ و محمدؐ کو قتل کرو جن جن کچھ رسولخدا کے ساتھ تھے کچھ یہان رہ گئے تھے چنانچہ جس راہ سے واپس آنا تھا اُس راہ میں خس پوش بنایا اور بہت سا پتھر رکھا کہ جب گھوڑا علیؑ کو لیکر جائے تو اوپر سے پتھر ڈالدیں جب اُس مقام پر گھوڑا آیا تو کھڑا ہو گیا اور بحکم خدا بولا یہان خس پوش ہے جناب امیرؑ نے کہا چل بحکم خدا بس گھوڑا حسب معمول چلا گیا خدا نے سخت کر دیا تھا کچھ صدمہ نہ پہنچا جناب امیرؑ نے اُن مخالفون سے جن کی تدبیر اور صلاح تھی اور کچھ اُس ملیں سے ساتھ تھے اُن سے کہا یہاں سے مٹی ہٹاؤ جب مٹی ہٹایا تو گڈھا نکلا جناب وہ سے رونے لگے اور کہا خدا نے آپ کو بچایا جناب امیرؑ نے کہا اس تدبیر کرنے والے کا نام میرا گھوڑا جانتا ہے او گھوڑے سے پوچھا وہ بولا فلان فلان دس نفر ہیں اور یہ بھی کہا کہ چودہ نفر آج ہی رسولخدا پر حملہ کرنے والے ہیں یہ خبر رسولخدا کو اسی روز ہو گئی رسولخدا نے اس کی اطلاع تو کون سے کی مخالفون نے سنکر کہا آج ضرور علیؑ مارا گیا دھوکہ دیکر چھپایا تھا آج یہان پہ بھی مار ڈالا دے موافق اپنے صلاح کے

چودہ آدمی پہاڑ عقبہ پر رسولخدا کو سواری سے گرانے کی تدبیر کی رسولخدا نے حکم دیا کہ آج لشکر اسلام سے کوئی شخص میرے جانے
کے پہلے کوچ نہ کرے اور حذیفہ بن الیمان سے کہا تم جاؤ پتھر بحکم خدا تم کو اپنے اندر جگہہ دیگا اور تمہارے زندگی کے واسطے
سوراخ رہیگا تم پتھر کے اندر بیٹھ کر سوراخ سے دیکھنا کون کون جاتے ہیں پس حذیفہ گئے پتھر نے جگہہ دی اُس
میں بیٹھ گئے جب وہ چودہ نفر آئے تو پہلے سب جگہہ دیکھ لیا کہ کوئی کہین ہے تو نہیں مگر نہ پایا پھر سب چھپ کر بیٹھ گئے حذیفہ سب
کو دیکھ پہچان کر پتھر سے نکلکر چلے آئے کسی کو معلوم نہ ہوا اور رسولخدا سے کہا کہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر معاویہ ابوسفیان
پدر معاویہ طلحہ سعد بن ابی وقاص ابوموسی اشعری ابوعبیدہ بن الجراح ابوالجور مغیرہ بن شعبہ سالم مولائے ابی حذیفہ
خالد بن ولید عمرو بن عاص عبدالرحمن بن عوف چودہ نفر ہین رسولخدا بڑے سویرے اُٹھے اور حذیفہ و عمار کو ساتھ لیا اور آواز
دی کہ اے لوگو اپنے ارادے سے باز رہو مجھے کوئی صدمہ نہیں پہونچ سکتا پس سلامت وہان سے تشریف لیگئے اس کا قصہ
اچھی طرح معتبر کتاب و تواریخ اہلسنت سے بھی معلوم ہو سکتا ہے مثل روضۃ الاحباب تاریخ الخمیس معارج النبوۃ شواہد النبوت
تفسیر جلالین التہ نام کی تشریح نہیں ہے جو بہت بڑی سرگذاشت کی ہے کاش نام کی صراحت درج کرتے تو بحث کا موقع نہ رہتا
جو علمائے شیعہ کہتے ہیں کہ نام کی تفصیل اسوجہ سے نہیں لکھا کہ اکابر صحابہ سے تھے معمولی ہوتے تو صراحتہ نام مین تامل نہ ہوتا
و کتاب حیات القلوب کی دوسری جلد دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے اس میں صرف مختصر لکھا ہے اکثر صحابیون نے کہا یا حضرت
جو لوگ اس صلاح میں ہوں قتل کیے جاوین فرمایا نہیں لوگ کہیں گے کہ محمدؐ نے بعد تسلط و فتح اپنے صحابیوں کو قتل کیا اور ہرقل
کے نسبت معلوم ہوا کہ وہ ارادہ جنگ نہیں رکھتا جو خبر دیگئی ہے غلط ہے بلکہ ہرقل ظاہرا اپنے قوم کی وجہ سے ایمان نہیں لایا۔
دلیس ایمان لایا اور اکیدر بادشاہ دومۃ الجندل کے یہان زبیر یا خالد بن ولید کو بھیجا اور فرمایا کہ قریب قلعہ کے چھپ رہنا رات
کو جنگلی جانور سینگو نسے دروازہ قلعہ کو ہلادینگے اکیدر اُن کے شکار کو نکلیگا گرفتار کر لینا پس گئے اور چھپ رہے موافق حکم
جناب نبوی جنگلی جانور آئے تو اکیدر اونکے شکار کو نکلا ان لوگون نے گرفتار کر لیا وہ ایمان لایا اور سات سو اونٹ چار سو
زرہ پانچسو تلوار دی۔

سورہ برات نازل ہوئی رسولخدا نے سورہ حضرت ابوبکر کو دیکر مکہ روانہ کیا جبرئیل آئے اور وحی لائے کہ یہ سورہ
یا تو آپ جاکر سناوین یا جو آپ سے ہو وہ جاکر سناوے رسولخدا نے پوچھا کہ ہم سے کون ہے جبرئیل نے کہا آپ سے علیؑ ہیں
پس جناب امیرؑ بھیجے گئے اور سورہ حضرت ابوبکر سے لیکر حاجیون کو سنایا کتاب منہاج النبوت کے صفحہ ۱۴۸ مین بھی
بجنسہ ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔

مسجد ضرار جو مخالفون نے بغرض فساد بنائی بحکم خدا جلادی گئی جب نصارئ نجران آئے تو بعد بحث یہ بات طے
ہوئی کہ قسم کھاوین جو ناحق پر ہو اس پر خدا کی لعنت و قہر و غضب نازل ہو نصاری نے کہا اگر محمدؐ اپنے خاص عزیز کو لیکر قسم
کھانے پر آمادہ ہون تو ہرگز قسم نکھائی جاوے اور اگر اپنے اصحاب کو لیکر آوین تو کوئی حرج نہیں ہے جناب رسولخدا علیؑ و
فاطمہ حسن و حسین کو ساتھ لیکر نکلے ابو حارثہ عالم نصاری نے دیکھا اس کو معلوم ہوا کہ محمدؐ خاص عزیز کو ہمراہ لاتے ہین
تو بولا قسم توریت کی کہ محمدؐ کے ساتھ وہ صاحب نور و جمال ہیں کہ جن کا ثانی کوئی نہیں اگر اُن کے ساتھ قسم کھائی

جاوی گی تو اندر سال کے کوئی نصاری روئے زمین پر باقی نہ رہیگا سب خوف کھا گئے اور صلح کر لیا اور جذیہ دینا منظور کیا ہر سال دو ہزار کپڑہ جو ہر کپڑہ چالیس درہم کا ہو اور اگر کہین لڑائی ہو تو تیس زرہ تیس نیزہ تیس گھوڑا دین ؛

چو چشم نصاری و اہل عناد — بران پنج عالی گوہر افتاد
چنین گفت اُسقف کہ این پنج فرق — کہ مانند شان نیست در غرب و شرق
چو خواہند از کردگار جہان — کہ این کوہ را بر کنند از میان
شود این دعا در زمان مستجاب — ز نفرین ایشان کنید اجتناب
شنیدم کہ در گرد آن پنج شمع — کہ در گرد پروردہ بودند جمع
چو پروانہ میگشت روح الامین — کہ اے بادشاہان دنیا و دین

ایک لڑکا یہودی کا رسولخدا کی خدمت میں ہمیشہ آتا تھا اور کچھ کام بھی کرتا تھا کئی روز نہ آیا حضرت اُس کے مکان پر گئے بیمار تھا زبان بند تھی قریب موت تھا رسولخدا نے تین مرتبہ کلمہ کہلوایا اپنے باپ کی طرف دیکھکر رہجاتا تھا چوتھے مرتبہ اُس کے باپ نے کہا تجھے اختیار ہے پس کلمہ پڑھا اور جنت میں گیا۔ رسولخدا نے غسل و کفن دیکر دفن کیا ایک اعرابی تین روز گھاس پتہ کھا کر زندہ رہا رسولخدا کے انتظار مین تھا جب تشریف لائے تو کلمہ پڑھا اور داخل جنت ہوا بلال رضی اللہ عنہ جمانہ دختر زخاف اشجعی پر عاشق تھے اُس کو کسی لڑائی مین قید کیا جمانہ کسی جنگل میں بلال کو مار کر مال لیکر چلی گئی رسولخدا کو خبر ہوئی دعا کی بلال زندہ ہوئے جمانہ کو شہاب بن مازن نے زخاف سے اپنے عقد کو مانگا تھا زخاف نے نہ دیا تھا جمانہ شہاب کے پاس پہنچی اور رسولخدا کی شکایت کی شہاب لڑنے کو چلا ادھر رسولخدا نے جناب امیر کو بھیجا تھا راہ میں شہاب ملگیا جناب امیر نے شہاب کے ساتھیوں کو قتل کیا جمانہ کو و شہاب کو قید کیا وہ دونوں مسلمان ہوئے رسولخدا نے بلال سے پوچھا کیا چاہتا ہے بلال نے کہا یہ دونوں باہم حقدار ہیں مجھے ضرورت نہیں ہے شہاب نے دو لونڈی دو گھوڑا بلال کو دی ؛

عبداللہ بن رواحہ و زید بن حارثہ و قیس بن عاصم و قتادہ بن نعمان بہمراہی دو ہزار لشکر کے کسی کفار پر لڑنے کو گئے واپسی پر لوگون نے کہا کہ مخالف کی تعداد چار ہزار تھی مگر ہم لوگون کو پہلے معلوم ہوا کہ صرف ایک ہزار ہین رات کو مخالف نے حملہ کیا رات اندھیری تھی تیر چلانے لگے پس دیکھے کیا ہین کہ قیس بن عاصم و قتادہ بن نعمان و عبداللہ بن رواحہ و زید بن حارثہ جو تلاوت قرآن مجید میں تھے اُن لوگون کے منہہ سے ایک ایک روشنی نکلکر تمام روشن کر دیا لشکر کفار نظر آنے لگے ہم لوگون نے قتل کیا مال لوٹ لیا رسولخدا نے فرمایا یہہ شعبان میں قیس بن عاصم لوگوں کو ہدایت بحق کرتا ہے قتادہ نے اپنا قرض بھی شعبان کو ادا کیا عبداللہ بن رواحہ اپنے ماں باپ کا فرمانبردار ہے ملکہ ان کے کہنے سے ایک عورت کو طلاق دے دی اور زید بن حارثہ علی ابن ابیطالب کے ساتھ آئندہ کسی کام مین مدد دیگا اس وجہ سے یہ نور اُن لوگون کے منہہ سے خدا نے ظاہر کیا

ایک انصاری کا پیڑ خرما کسی غریب کے مکان مین تھا وہ انصاری اس کے اندر بلا اطلاع اس کے اندر چلا جاتا تھا اگر غریب کے بچے کوئی خرما اُٹھا کر کھا لیتے تو منہہ سے نکال لیتا غریب نے رسولخدا سے شکایت کی رسولخدا نے بلا کر انصاری سے فرمایا یہ درخت خرما مجھے دے بہشت میں بدلہ دونگا انصاری نے منظور نہ کیا ابوالدحداح گئے اور اُس ایک درخت کے بدلے مین

چالیس درخت خرما دیئے اور وہ درخت لیکر رسولخدا کے نذر کیا رسولخدا نے اُس غریب کو دیدیا منجملہ اصحاب صفہ کے جویر نامی
یمن کے تھے ایک روز رسولخدا نے فرمایا اے جویر عورت کروگے جویر نے عرض کیا یا حضرت مجھے کون پسند کریگا نہ میرے حسب
نسب ہی نہ میرے مال و جمال ہے فرمایا اسلام میں حسب نسب نہیں ہے زیاد بن لبید کے پاس جا اور کہہ کہ رسولخدا نے کہا ہے کہ دلفا
اپنی لڑکی سے نکاح کر دے جویر نے جاکر کہا زیاد بولا غیر کفو کو اپنی لڑکی نہ دونگا جویر لوٹ آئے دلفا نے اپنے باپ سے کہا
کہ غلط کیا رسولخدا کو ناگوار ہوگا بس زیاد نے جویر کو واپس بلایا اور حضرت کے پاس خود جاکر دریافت کیا
فرمایا میں نے ہی بھیجا ہے پس زیاد نے واپس آکر عقد کیا سامان زفاف کیا مگر جب جویر خلوت عروسی میں گئے
تو تمام رات نماز پڑھتے رہ گئے دلفا کی طرف متوجہ نہ ہوئے تین روز برابر ایسا ہی ہوتا رہا دلفا خود عابدہ تھی
مگر زیاد کو معلوم ہوگیا کہ لڑکی سے اب تک کچھ تعلق نہیں ہوا رسولخدا سے شکایت کی رسولخدا نے جویر سے دریافت
فرمایا تو جویر نے کہا اس نعمت و مہربانی خدا و رسول خدا کا شکریہ ادا کرتا تھا آج انشاءاللہ ملونگا پس
وعدہ پورا کیا بعد کو کسی لڑائی میں جویر شہادت پاکر حوریہ بہشت سے ملے مقاربت جویر سے دلفا میں کوئی
نقص عاید نہیں ہوا بلکہ بہت لوگ خواستگار ہوئے اہل صفہ سے سعد بھی تھے بہت ہی تنگدست تھے رسولخدا چاہتے تھے
کہ کچھ اُن کے ساتھ سلوک کریں موقعہ نہ ملا تو رنجیدہ ہوئے بحکم خدا جبرئیل نے دو روپیہ لاکر دیئے رسولخدا نے سعد
کو دیا تجارت کی خوب تجارت بڑھی نماز جماعت میں آنا بند ہوگیا رسولخدا کو اس سے اور زیادہ رنج ہوا جبرئیل آئے
و سبب پوچھا فرمایا اس کا حال اول اچھا تھا جبرئیل نے کہا وہ دو روپیہ واپس لے لیجئے رسولخدا نے فرمایا اے سعد
وہ دو روپیہ دو سعد نے کہا یا حضرت چاہے جس قدر لے لیجئے فرمایا نہیں وہی دو روپیہ دو پس دونوں روپیہ مانگ
لیا کل مال غائب ہوگیا سعد جیسے تھے ویسے ہی ہوگئے ؂

بعد حجۃالوداع رسولخدا کو معلوم کہ اب زمانہ زندگی اس دنیائے فانی کی ختم ہونیوالی ہے طرف سرائے آخرت کے جانا
ہے تو علاوہ اس کے حضرت جبرئیل آیۃ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک لیکر نازل ہوئے تو ۱۸ ذالحجہ دس ہجری مطابق ۱۰ اپریل
۶۳۲ء کو بمقام خم غدیر جہاں علاوہ مسلمانوں کے گروہ یہود و نصاری بھی موجود تھے علی کی فضیلت بیان کرکے تاکید
کی جیسا کہ آگے بحوالہ منہاج النبوت کے ۷۵ صفحہ سے لکھا گیا ہے دوبارہ پھر رسولخدا منبر پر گئے اور فرمایا اے لوگو میرے
بعد فساد اور عداوت سے بچنا میرے سنت سے ہاتھ نہ اٹھانا دین میں بدعت نہ پھیلانا میرے اہل بیت کے خلاف نہ ہونا
اُن کے حکم سے باہر نہ ہونا اُن کی مدد سے کنارہ نہ کرنا مرتد نہ ہونا اور مکرر فرمایا کہ اے لوگوں ہم تم میں سے اس دنیا
سے الگ ہوتے ہیں اب حوض کوثر پر ملاقات ہوگی وہاں ہم تم سے پوچھیں گے کہ وہ چیز بزرگ ہم نے تمہارے سپرد کی
ایک قرآن دوسری اپنی اہل بیت پس ان کے ساتھ تم نے کیا برتاؤ کیا کیونکہ میرے خدا نے مجھے خبر دیا ہے کہ یہ دونوں چیز ایک
دوسرے سے جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہنچیں گے یا ایہا الناس انی ترکت فیکم الثقلین ان اخذتم بہما لن تضلوا
بعدی کتاب اللہ و عترتی یعنی اے لوگو تحقیق کہ میں جاتا ہوں اور تمہارے درمیان دو چیز بزرگ چھوڑتا ہوں ایک قرآن دوسری اپنی اہل
بیت کو پس میرے اہل بیت سے کنارہ نہ کرنا عداوت نہ کرنا اُن کو پریشان نہ کرنا اگر اُن سے تمسک نہ کروگے

تو گمراہ نہ ہو گے تم کو جو ضرورت ہو اُن سے دریافت کرو السیانہ ہو میرے پیچھے تم اُن کو چھوڑ دو اور گمراہ ہو جاؤ ایک دوسرے
پر تلوار نہ کھینچنا جان لو اور سمجھ لو کہ علیؑ بن ابیطالب میرے چچا کا لڑکا میرا داماد میرا وصی ہے لڑیگا قرآن کی تاویل پر جیسا کہ لڑا
ہون میں قرآن کی تنزیل پر اور بہت سی آیتیں اطاعت علیؑ کی اتریں جس کے بیان کے لئے علیحدہ دفتر کی ضرورت ہے یہاں بہت
ہی مختصر بیان کیا گیا اس کے بعد چونکہ وحی الہی سے رسولخداؐ کو معلوم ہو چکا تھا کہ بعد میرے لوگ اہلبیت سے فساد کریں گے اور
خاص یہی وجہ تھی کہ رسولخداؐ ہمیشہ جناب امیرؑ کی صفت اور حق موقعہ موقعہ پر ظاہر کرتے گئے جن کے تشریح کی گنجائش نہیں اس
وجہ سے رسولخداؐ نے اسامہ بن زید کو حاکم و سردار مقرر فرما کر بہت بھاری لشکر ساتھ تعنات کر کے ملک روم کی طرف جلد روانگی
کا حکم دیا اور بار بار تاکید فرمائی بلکہ یہاں تک فرمایا کہ جو شخص جانے میں دیری کریگا اُس پر خدا کی لعنت ہوگی مطلب یہ تھا کہ
مدینہ منافقوں سے خالی ہو جاویگا اور خلافت علیؑ میں کسی طرح کا فتور نہ پڑے بعد اس انتظام کے جناب نبوی بیمار ہوئے تو بیماری
کے تین روز بعد پھر ہدایات بالا کا ذکر ممبر پر جا کر کیا اس کی صراحت اگر کوئی صاحب دیکھنا چاہیں تو کتاب حیات القلوب جلد دوم
و کتاب جلاء العیون جلد اول اور دوسری کتابیں تواریخ شیعوں کی اور کتاب شرح مشکوۃ خصائص نسائی در منثور وغیرہ اہلسنت
ملاحظہ کریں حالت بیماری میں دو روز رسولخداؐ مکان ام سلمہ میں رہے پھر حضرت عائشہ و دوسری بی بیوں کو سمجھا کر اپنے مکان
پر لے گئیں اور بیماری حضرت کی بڑھ گئی باہر آنا مشکل ہو گیا نماز صبح کی اذان ہوئی حضرت بیہوش تھے بلال نے کہا لوگون سے
کہدو نماز پڑھ لیں مگر عائشہؓ نے کہلا بھیجا کہ حضرت ابوبکر سے کہدو نماز پڑھا دیں اور حضرت حفصہ نے کہا حضرت عمر سے کہ
دو نماز پڑھا دیں یہ آواز رسولخداؐ کو معلوم ہوئی اور یقین ہوا کہ یہ لوگ ابھی لشکر اسامہ میں نہیں گئے بہت رنج ہوا اور باوجود ناطاقتی
کے علیؑ اور فضل بن عباس کے کندھے پر ہاتھ دھر کر آہستہ آہستہ مسجد میں گئے وہاں حضرت ابوبکر پیش نماز ہو رہے تھے انھیں ہٹا کر
اور خود بیٹھ کر شروع سے نماز پڑھائی بعد نماز فرمایا تم لوگ اب تک کیوں نہیں گئے عذر نامسموع کرتے گئے پھر تاکید
فرمایا اور کہا لاؤ کاغذ و دوات تا کہ لکھوں میں وہ بات جس میں میرے پیچھے جھگڑا نہ ہو کچھ لوگ بولے تو حضرت عمر نے کہا
کیا ضرورت ہے تحریر کی ہمارے لئے کتاب خدا کافی ہے اور اسی بات پر شور ہو گیا رسولخداؐ نے سب کو ہٹا دیا سب ہٹ گئے
رسولخداؐ نے اپنا کل سامان لباس و ہتھیار و سواری وغیرہ جناب امیرؑ کے سپرد کی اور جو کچھ قرض کسی کو دینا تھا اُس کے
ادا کرنے کو تاکید کی اور وصیت نامہ جو ایک طول عبارت کا ہے جس کی گنجائش تحریر اس مختصر میں نہیں ہے کتاب جلاء العیون
جلد اول میں درج ہے اور اس میں سب واقعات جو رسولخداؐ کے بعد اہلبیت رسولخداؐ پر گذرنا تھا یا تا اختتام قیام صاحب الامرؑ گذریگا
وہ خدا نے ذریعہ جبرئیلؑ بھیجا تھا سپرد کر کے اس پر عمل کرنے کو تاکید کی حالانکہ اس وصیت کو حضرت علیؑ و امام حسن و امام حسینؑ
و سیدہؑ قبول و منظور کر چکے تھے مگر تاکید پر پھر قبول و منظور کیا اور ہر بلا و سختی پر صبر کرنا اقرار کیا پھر رسولخداؐ نے اسکے اظہار کو بار
بار پیار کیا اور جناب امیرؑ کو سینہ سے لگا کر علم سینہ سپرد کیا جو ہزار علم تھے اور اس کے ہر ایک علم میں ہزار ہزار علم تھے پھر
سیدہ کے کان میں کچھ فرمایا پہلے سیدہ روتی تھیں ہنسنے لگیں دریافت پر سیدہ نے کہا کہ رسولخداؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے
اہلبیت میں سے سب سے پہلے تو مجھے ملیگی اس کے بعد جناب سردار انبیاء نے سفر آخرت فرمایا سیدہ کو بڑا رنج ہوا اور جب تک زندہ
رہیں روتی رہیں جناب امیرؑ نے بہمراہی جبرئیلؑ و فرشتہ روح کے غسل دیکر کفن پہنایا اور جو کافور بہشت جبرئیلؑ بحکم خدا و رسولخداؐ

کو دی گئی تھی اور رسولخدا نے اُس میں سے تین حصہ کر کے ایک حصہ اپنے واسطے رکھوا دیا ایک حصہ سیدہ کو دیا اور ایک حصہ جناب امیرؑ
کو دیا تھا اس کافور کو ملا نماز جنازہ پہلے خداوند تعالیٰ نے پڑھی پھر جبرئیلؑ نے معہ افواج ملائکہ کے پڑھی پھر جناب امیرؑ و امام حسنؑ و
امام حسینؑ و سیدہ و ابوذرؓ و مقدادؓ و سلمانؓ وغیرہ نے پڑھی اور بھی نماز جنازہ تھی اس کے بعد اور لوگوں نے بھی پڑھی اور جس مکان
میں تھے وہیں دفن ہوئے روز دوشنبہ کو ۲۸ صفر سال دس ہجرت میں وفات ہوئی تریسٹھ سال کی عمر تھی جس میں چالیس سال
کی عمر میں مکہ میں وحی آنے لگی تیرہ برس مکہ میں بحالت پیغمبری مقیم رہے پھر قریش کے زیادتی و ظلم سے ترپن برس کی عمر میں مکہ سے
مدینہ ہجرت کر کے آئے اور مدینہ سے غزوات ہوئے دس برس مدینہ میں رہے کل عمر تریسٹھ سال کی ہوئی آدمؑ کے پیدائش کے بعد
چار ہزار پانچسو چھہتر سال میں پیدا ہوئے بستر ربیع الاول مطابق ۲۹ اگست ۵۷۰ء دن جمعہ تھا۔
کتاب منہاج النبوۃ اہل سنت سے ذیل میں چند باتیں بقطع نقل کیجاتی ہیں صفحہ ۲۴۲ میں لکھا ہے آواز رسول پر آواز بلند نہ کرو صفحہ ۱۵۶ میں ہے
کہ حضرت نے ازواج کو ایلا کیا کیونکہ انھوں نے حضرت کو رنجیدہ کیا تھا یعنے حضرت نے کسی بی بی کے یہاں عسل کھایا تھا بعض ازواج
نے ازروے حسد کہا یا حضرت آپ کے منہہ سے معافیر کی بو آتی ہے حضرت نے عسل کا کھانا اپنے اوپر حرام کیا دوسری وجہ یہ لکھا
ہے کہ حضرت نے حضرت حفصہ کے گھر میں ماریہ قبطیہ سے صحبت کی حضرت حفصہ کو ناگوار ہوا تو حضرت نے فرمایا ہم نے اس کو حرام کیا
اور فرمایا اس کا ذکر دوسری بی بیوں سے نہ کرنا مگر حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے کہدیا اس کے نسبت خدا نے آیہ بھیجی کہ اے
رسول بعض ازواج کی خاطر سے بعض کو حرام مت کر صفحہ ۴۴۸ میں ہے جب نصاریٰ سے رسولخدا نے مباہلہ کیا تو علیؑ و حسنؑ و حسینؑ
و فاطمہ کو ساتھ لیگئے صفحہ ۲۵۰ میں ہے جنگ یمن کے غنیمت سے علیؑ ایک لونڈی لیلی بریدہ نے اس کی شکایت رسولخدا سے کی رسولخدا
یہ شکایت سن کر غصہ میں آئے اور چہرہ سرخ ہوگیا فرمایا کیا تو علیؑ کا دشمن ہے نہیں جانتا جس کا میں مولا ہوں علیؑ بھی اُس کا مولا
ہے صفحہ ۴۳۰ میں ہے حضرت علیؑ یمن سے آئے اور اپنے ساتھ اونٹ لائے اور رسولخدا پہلے سے مکہ میں حج کے لیے
تشریف فرما تھے پوچھا یا علیؑ تمہاری کیا نیت ہے علیؑ نے کہا میں نے نیت کی ہے کہ ہدی کرتا ہوں ہیں جیسی نیت نبی کی ہو فرمایا
بہت ٹھیک ہے صفحہ ۴۵۰ غدیر خم میں رسولخدا نے فرمایا آیا نہیں ہوں میں تم لوگوں کے نزدیک زیادہ دوست تمہاری جانوں
سے سب نے کہا ہاں فرمایا میں اس جہان سے گویا جاتا ہوں اور تم میں دو چیز بزرگ چھوڑتا ہوں ایک قرآن دوسری اپنی اہل
بیت ان دونوں سے تمسک کرنا جو انکار کریگا گمراہ ہوگا اور فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ جس کا مولا میں ہوں اُس کا مولا علیؑ ہے
جو اس کا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور دعا کی خداوندا پھیر حق کو جدہر علیؑ پھیرے صفحہ ۴۷۱ میں ہے روم جانے کو حکم ہوا
اسامہ بن زید بعمر ۱۹ سالہ امیر مقرر ہوا خلفا ماتحت ہوئے لوگوں نے کچھ کراہت کی حضرت کو خبر ہوئی تو منبر پر گئے اور نصیحت کی اور
جلد روانگی کی تاکید کی حضرت عمر اسامہ کو امیر کہا کرتے تھے صفحہ ۴۸۳ میں مختصر۔

خلاف پیغمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

بحالت بیماری فرمایا لاؤ تختہ میں لکھ دوں تاکہ میرے بعد گمراہ نہ ہوں حضرت عمر نے کہا ہم کو قرآن کافی ہے یہ مرد ہذیان
بکتا ہے ایک شور مچگیا رسولخدا نے فرمایا دور ہو جاؤ میرے سامنے سے۔ آواز رسول پر آواز بلند نہ کرو اس کی خلاف تعمیل
ہے صفحہ ۴۹۰ میں لکھا ہے فرمایا اے علیؑ جب لوگ دنیا کو اختیار کریں تم عاقبت کو اختیار کرنا صفحہ ۴۸۰ میں ہے کہ حضرت

بوبکر غسل وغیرہ سپرد اہل بیت رسول کرکے واسطے خلافت سقیفہ بنی ساعدہ میں گئے شعر

چون صحابہ جاہ دنیا خواستند ۔ مصطفےٰ را بے کفن بگذاشتند

صفحہ ۱۸۰ میں لکھا ہے کہ روایت ہے کہا انس نے نہ دیکھا میں نے کوئی روز روشن اُس روز سے جس روز رسول خدا مدینہ میں تشریف لائے اور نہ دیکھا میں نے کوئی روز بدتر اس روز سے جس روز جناب رسول خدا نے وفات پائی ہنوز دفن رسول خدا سے فارغ نہیں ہوئے کہ دل ہمارے پھر گئے اور ہمارے آنکھوں پر پردہ پڑا ایسا پردہ کہ انکار کیا ہم نے اہل بیت رسول سے

مؤرخین اسلام نے جو صفت رسول خدا کی لکھی ہے وہ تمام کتابوں میں درج ہے جس کے لکھنے کی ضرورت نہیں ہے خدا نے جمیع انبیاء پر آپ کو فضیلت دی تھی بہمہ صفت موصوف تھے مگر مؤرخین نصاریٰ کی تحریر مختصر اُدرج کرتا ہوں +

اِرونگ نے لکھا ہے دماغ عجیب قسم کا تھا تیز فہم تھے حافظہ تیز تھا طبیعت پر ایجاد تھی گفتگو سنجیدہ قلیل الالفاظ کثیر المعنی فصیح خوش الحان پرہیزگار متقی روزے بہت رکھتے لباس و شان و شوکت کا کچھ خیال نہیں بلکہ فضول سمجھتے اکثر بالوں کے کپڑے پہنتے کبھی یمن کے دھاری دار ردی سے کپڑے ہوئے اکثر ان میں پیوند ہوتا عمامہ باندھتے فرماتے فرشتوں کا لباس ہے صفائی کا زیادہ خیال رہتا خوشبو کے شائق تھے منصف تھے امیر غریب کے ساتھ یکساں برتاؤ ہوتا جس سے ہر دلعزیز ہو گئے پیدائشی تنک مزاج تھے مگر ایسا ضبط تھا کہ بہت بڑے متحمل تھے خود غرضی نہ تھی باوجود فتوحات نخوت نہ ہوئی بحالت انتہائی عروج بھی وہی حالت رہی جو زمانہ ادبار میں تھی اگر تعظیم کی جاتی تو مانع ہوتے صرف اسلام پھیلانے کا زیادہ خیال تھا دنیا سے مطلق غرض نہ تھی فرماتے جس میں رحم نہیں وہ بخشا نہ جائیگا +

مسٹر گبن لکھتے ہیں کہ محمدؐ شان و شوکت کو حقیر جانتے تھے گھر کا کام خود کرتے آگ جلاتے جھاڑو دیتے دودھ دوہتے جوتیاں گانٹھتے کپڑوں میں پیوند لگاتے جو کھاتے مہمان کو اچھا کھلاتے دودھ و شہد پسند تھا معمولی خوراک جو و کھجور و پانی تھا

مسٹر گلمن نے لکھا ہے محمدؐ میں پرہیزگاری تقویٰ روزہ نماز نیک مشورہ متحمل خوش صحبتی قابل تعریف تھی لڑکوں سے کہتے ماں باپ سے محبت کرو ماں کے پاؤں کے نیچے بہشت ہے عورت کے مرد برابر حقوق ہیں مسئلہ خدا وحدہٗ لاشریک ثابت کرکے اپنی بزرگی ثابت کر دی +

مسٹر مورس نے لکھا ہے کہ محمدؐ نے ایک بکھری ہوئی قوم بھوکی ننگی لوگ جو بغیر خاص معبد و دارالحکومت کے تھی جس کو سب حقیر و نفرت سے دیکھتے تھے اتحاد کی رسی میں باندھ دیا تھا جو اپنا مال بلکہ جان تک قربان کرنے کو تیار تھے +

مسٹر ڈبلیو۔ ڈبلیو۔ آر لینڈ نے لکھا ہے کہ جو شخص کچھ بھی تحقیقات تاریخی میں شعور رکھتا ہے وہ ہرگز نہیں کہہ سکتا کہ محمدؐ میں دغابازی تھی +

ڈاکٹر مسٹر اگسٹ نے لکھا ہے کہ محمدؐ ہمارے تعریف و توصیف کا مستحق ہے وہ رسول کے نام کا شایان ہے

مسٹر ڈی اے فری من نے لکھا ہے کہ محمدؐ راست باز اور اپنے ارادوں میں مستقل و ثابت قدم رہا کبھی

لغزش نہیں ہوئی ؛

مسٹر جان ڈیون پورٹ نے لکھا ہے کہ محمدؐ کے خلوص اور صداقت کا بڑا پکا ثبوت ہے کہ سب سے پہلے اس پر خدیجہؓ اُن کی عورت اور علیؓ ان کے بھائی ایمان لائے جو ان کے قول و فعل سے بخوبی واقف تھے ؛

مسٹر سر ولیم نے لکھا ہے کہ کتاب سماویہ دیکھنے سے پایا جاتا ہے کہ محمدؐ سا جلیل القدر کوئی دوسرا نبی نہیں ہوا ؛

مسٹر سیل نے لکھا ہے کہ میں نے کسی کتاب میں نہیں پڑھا کہ محمدؐ فریبی تھے ؛

مسٹر ٹامس کارلائل نے لکھا ہے کہ محمد اپنی چمکتی ہوئی کالی آنکھ وسیع عقل اور ہی خیالات کا تھا کم سخن گمبھیر اعلیٰ درجہ کی عقل سرگرم پرجوش تھا جس کو خدا ہی نے خلوص اور صداقت کے ساتھ پیدا کیا تھا اور لوگ تو قاعدوں اور سنی سنائی باتوں پر چلتے ہیں یہ شخص اصلی ماہیت پر خوض اور فکر کرتا تھا ہستی کا بڑا بھید اپنی خوفوں اور شگونوں کے ساتھ اس پر نہل کیا تھا جو سچ سچ خدا کی طرف سے تھا ایسے شخص کا کلام خود خدا کی آواز ہے جس کو چاہئے کہ ہر شخص سنے اس کے سوا کچھ نہ سنے اس شخص کے خیالات تھے چیز کیا ہے جس میں میں رہتا ہوں جس کو لوگ عالم کہتے ہیں زندگی کیا ہے موت کیا ہے کس چیز کا یقین کروں کس چیز پر ایمان لاؤں مجھے کیا کرنا چاہئے کوہ حرہ کوہ طور کے چٹانوں نے ریتیلے بنجر ویرانوں نے جواب نہیں دیا بلکہ خدا کے الہام نے جواب دیا محمدؐ ایک سادہ عرب تھا جس نے تیس برس سے کم میں تمام دنیا میں اسلام پھیلا دیا اور پھیلتا جاتا ہے ؛

مسٹر گسٹولیبان نے لکھا ہے کہ محمدؐ کو اپنے نفس پر بے انتہا حکومت تھی غور پسند کم سخن ارادہ کے مضبوط سادہ پن تعجب انگیز تمام عمر بلکہ انتہائی ثروت میں بھی اپنا کام خود کرتے تھے انتہا کی صلاحیت تھی صابر و شاکر تھے جنگ میں جری تھے تاہم اپنے کو بے سبب خطرہ میں بھی نہ ڈالتے تھے دور اندیش امّی تھے مگر اعلیٰ درجہ کے عقلمند تھے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے آفتاب علیؑ کے نماز کے واسطے عود کرایا ؛

رجال التاریخ میں سب سے بڑی شخص گذرے ہیں یہ بات کہ اسلام بزور تلوار پھیلایا گیا ہے بالکل غلط اور الزام ہے یہ مذہب اخلاقی برتاؤ میں جس کی تفصیل کتابوں میں درج ہے پھیلا ہے اور کوئی بھی مذہب بجبر نہیں پھیلا اکثر قوموں نے جان دیدی مگر مذہب نہیں چھوڑا ؛

مسٹر ڈیون پورٹ نے اپنے کتاب اپالوجی فور محمدؐ میں کتاب پشپ پوکوک مطبوعہ ۱۸۴۲ء سے وہ فرمان جو رسول خدا نے کوہ سیاہ کے راہبوں اور تمام عیسائیوں کو عنایت فرمایا تھا درج کی ہے جس کی نقل یہ ہے۔ خدا تعالیٰ بزرگ ہے اور حاکم اس نے تمام نبی بھیجے ہیں اور کبھی اس نے ناانصافی نہیں کی وہ نعمتیں جو اللہ نے آدمیوں کو عطا کی ہیں محمد بن عبد اللہ رسول خدا و حامی دنیا نے اپنے ذریعہ سے یہ سند اپنی ہم قوموں اور راست کے نام لکھدی ہے یہ قوم عیسائی اور نصاریٰ کے ساتھ پختہ اقرار ہے اور ہم میں سے ہر فرد بشر کے ساتھ وفا کیا جائیگا خواہ عیسائی شریف ہو خواہ رذیل ہو خواہ معزز ہو خواہ حقیر (۱) میری قوم میں سے جو کوئی میرے اقرار اور قسم کو جو اس عہد نامہ میں لکھی ہے توڑے گا اس نے خدا کا اقرار توڑا اور قسم کے خلاف کیا اور مذہب سے پھر گیا کیونکہ وہ لعنت کا مستحق ہوا یہ حکم سب کے

واسطے عام ہے خواہ بادشاہ ہو خواہ غریب خواہ کوئی ہو (۲) جب کبھی کوئی راہب سفر کرتے ہوئے کسی پہاڑ یا پہاڑی یا گاؤں یا اور آباد جگہہ یا سمندر یا صحرہ یا کسی عبادت خانے گرجا یا ہیکل سرائے میں آکر ٹھہرے گا تو میں اس کی اور اُس کے مال و اسباب کی جان و دل سے حفاظت کرونگا اور ہر طرح سے اس کو مدد دونگا اور میرے تمام قوم بھی اس کی مدد کریں گے کیونکہ وہ بھی میرے ہی قوم سے ہوگا اور میری عزت کا باعث ہوگا (۳) علاوہ اس کے میں تمام عمال کو حکم دیتا ہوں کہ وہ راہبوں سے محصول نہ لیں اور اُن پر اس بات میں زبردستی نہ کریں (۴) کوئی راہبوں کے حکام کو تبدیلی کا حکم نہ دے گا بلکہ وہ اپنے عہدوں پر ہمیشہ قائم رہیں گے (۵) جب راہب سفر کرتے ہوں تو کوئی ان کو راہ میں تکلیف نہ دے (۶) جتنے گرجا اُن کے قبضہ میں ہیں کوئی ان کو اُن سے نہ چھینے (۷) جو کوئی ان حکموں میں سے کسی کو منسوخ کریگا اسے خوب جان لینا چاہیے کہ اُس نے خدا کے قانون کو منسوخ کیا (۸) راہبوں کے حاکموں اور معتقدوں اور نوکروں اور متعلقوں سے جبر یہ نہ لیا جاوے گا کوئی انھیں اس بات میں نہ ستائے کیونکہ وہ کہیں کیوں نہ ہوں سمندر میں خواہ زمین میں خواہ مشرق میں خواہ مغرب میں خواہ شمال میں خواہ جنوب میں میں ان کا محافظ ہوں کیونکہ وہ تمام ان کا مال میری قسم اور عہد و پیمان میں شامل ہیں (۹) مسلمانوں کو چاہیے کہ جو راہب تنہا پہاڑوں میں رہتے ہیں اُن سے نہ جزیہ لیں نہ عشر اور نہ اُن کے مال کا کوئی حصہ لیں کیونکہ یہ لوگ اپنے صرف بسر اوقات کے لیے محنت کرتے ہیں (۱۰) جب ارزانی ہو اور فصل تیار ہو جاوے تو وہاں کے باشندوں کو ضرور ہے کہ وہ ہر ایک شبل (اناج ناپنے کا پیمانہ ہے) میں سے ان لوگوں کو کسی قدر دیں (۱۱) مسلمان لڑائی کے زمانہ میں بھی ان لوگوں کو اُن کے مکانوں سے باہر نہ نکالیں نہ اُن سے زبردستی لڑیں نہ ان سے جزیہ طلب کریں یہ گیارہ فقرہ راہبوں سے تعلق ہیں سات فقرہ آیندہ عیسائیوں کے واسطے لکھے گئے

(۱۲) جو اہل اسلام کے عملداری میں رہتے ہیں اور اپنی تجارت و دولت کے سبب سے جزیہ دینے کے لئے لائق ہیں انھیں فی آدمی بارہ درہم سے زیادہ نہ دینا پڑیگا (۱۳) ان سے خدا کے حکم کے موافق اس جزیہ کے سوا اور کچھ نہ لیا جائیگا اور وہ حکم یہ ہے جو لوگ خدا کی کتابوں کی عظمت کرتے ہیں ان کو تکلیف نہ دو بلکہ بہت نرمی سے انھیں اپنے تحفے دو اور گفتگو کرو اور اگر انھیں کوئی ستائے تو اسے منع کرو (۱۴) اگر کوئی عیسائی عورت کسی مسلمان سے نکاح کرے تو مسلمان کو چاہیے کہ اس کے امور مذہب میں دست انداز نہ ہو اور اسے گرجا جانے اور نماز پڑھنے سے باز نہ رکھے (۱۵) کوئی مسلمان کسی عیسائیوں کو ان کے گرجوں کی مرمت کرنے کی ممانعت نہ کرے (۱۶) جو کوئی اس فرمان کے خلاف کرے گا یا اس کے کسی برخلاف بات پر یقین کریگا وہ گویا حقیقت میں خدا اور اس کے نبی سے پھر گیا کیونکہ یہ میرا عہد ان کی حفاظت پر مبنی ہے (۱۷) کوئی مسلمان ان عیسائیوں سے جنگ نہ کرے بلکہ برخلاف اس کے اگر کوئی ان سے لڑے تو اُن کی حمایت کریں (۱۸) اس فرمان میں میں حکم دیتا ہوں کہ میری قوم میں سے کوئی قیامت تک اس وعدہ کے خلاف کوئی کام نہ کرے

گواہ علی بن ابیطالب ۔ عمر بن عدی ۔ زبیر بن العوام ۔ سعید بن معاد ۔ ابوبکر بن قحافہ عثمان بن عفان فضل بن عباس

بقلم مسعود از قاتم مقام علی ابن ابیطالب مزین بدستخط نشانی رسول کریم سلام اللہ علیہ در مسجد نبوی مورخہ ۳ محرم سنہ ۲ھ

بسم اللہ ولہ الحمد

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین امابعد کتاب اخبار الابرار جسمین قصص وحکایات صالحین معتبر کتابون سے لکھے گئے ہیں جو وعظ وہدایت کے لیے ذخیرہ ہین اور جس سے ہر شخص اپنی استعداد کے موافق استفادہ حاصل کر سکتے ہین جسکے مولف جناب مستطاب شیخ علی عباس صاحب داندو پوری زائر حضرت سید الشہدا ہین اور صفات حسنہ کا مجموعہ ہین بغرض باقیات الصالحات لکھی ہے حقیر نے بھی اس کتاب کو دیکھا ہے بہت پسند کیا البتہ اردو زبان حال کے محاورہ سے جدا ہے جسقدر ہو سکا بامحاورہ بنانے کی کوشش کی گئی کل عبارت کا بدلنا از سر نو تصنیف کرنا تھا لہذا حالت موجودہ پر طبع کرانے کو آمادہ کر دیا کیونکہ حیات مستعاسب کا کوئی اعتبار نہین ممکن ہے کہ فرصت نہ ملے اور یہ محنت حسرت کے ساتھ بے کار نہو جائے ثنا وصفت کی خواہش نہین خدا ورسول سے اجر وثواب کے طالب ہین۔

حقیر فقیر سید تاثیر حسین عفی عنہ مدرس دینیات شیعہ مدرسہ عالیہ ریاست رامپور ساکن

موضع بٹھیڑی ضلع مرادآباد

باب سویم

حالات حضرت سیدہ و دوازدہ امام کتاب جلاء العیون سے

ذکر سیّدہ فاطمہؑ زہرا

حضرت فاطمہ رسول خدا کے پیغمبر ہونیکے پانچ سال بعد پیدا ہوئین اٹھارہ برس ایچھتر دن کی کل عمر ہوئی آٹھ سال مکہ مین رہین دس سال پچھتر دن مدینہ مین رہین بعد وفات رسول خدا پچھتر دن زندہ رہکر راہی جنت ہوئین سیدہ ایک روز مین اتنا بڑھتی تہین کہ جتنا اور بچے ایک ماہ مین بڑھتے ہین رسول خدا اکثر فاطمہؑ کے بوسہ لیتے تھے حضرت عایشہ نے اعتراض کیا تو فرمایا کہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑہ ہے معراج مین مجھے ایک میوہ بہشت کا کھانے کو ملا مین نے اُسے کھایا وہ میوہ میرے پشت مین نطفہ ہوا اور بحالت مقاربت خدیجہ فاطمہ سے حاملہ ہوئین پس اس میوہ کی خوشبو جسم فاطمہؑ سے آتی ہے کنیت ام الحسنؑ ام الحسینؑ ام المحسنؑ ام الایمہ اور نام فاطمہؑ تھا القاب آپکا صدیقہ مبارکہ طاہرہ زکیہ راضیہ مرضیہ محدثہ زہرا بتول حصان حرہ عذرا مریم الکبریٰ تھا لکھا ہے صدیقہ کا مطلب معصومہ سے ہے مبارکہ کا مطلب برکت دینے والی علم وکمال و معجزات اولاد ایمہ سے ہے طاہرہ کا مطلب پاکیزہ ہر عیب سے ہے زکیہ کا مطلب ترقی کرنیوالی خیرات و کمالات سے ہے راضیہ کا مطلب حکم خدا سے راضی رہنا ہے مرضیہ کا مطلب پسندیدہ خدا اور رسول سے ہے محدثہ کا مطلب یہ ہے کہ فرشتہ نے بات کی زہرہ کا مطلب یہ ہے کہ روشنی دینے والی ظاہر و باطن سیدہ کے پیدایش کیوقت مکہ کے عورتین نہین آئین بلکہ بہشت سے آسیہ مریم سارہ کلثوم حضرت موسیٰ کی بہن آئین پیدا ہوتے ہی سیدہ نے خدا کا سجدہ کیا اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان ابی رسول اللہ سید الانبیا و ان بعلی سید الاوصیا و ولدی سادات الاسباط یعنے مین گواہی دیتی ہون کہ میرا پروردگار خدا ہے دوسرا نہین ہے اور میرا باپ پیغمبر خدا ہے اور میرا شوہر وصی پیغمبر ہے اور میرے لڑکے بہترین اولاد زمانہ ہین سیدہ کے چہرہ سے صبح کو نور سفید وقت عبادت روشن ہوکر تمام مدینہ مین پھیل جاتا تھا اور ظہر کے نماز کے وقت زرد نور روشن ہوکر تمام مدینہ مین پھیل جاتا تھا اور وقت نماز مغرب نور سرخ روشن ہوکر تمام مدینہ مین پھیل جاتا تھا خون حیض و نفاس نہ تھا اور بہترین زنان اولین و آخرین کی تھین شکل اور چال مین بالکل رسول خدا سے ملتی تھین رسول خدا نے فرمایا کہ جس نے میرے فاطمہ کو رنجیدہ کیا اس نے مجھے رنجیدہ کیا اور جس نے مجھے رنجیدہ کیا اس نے خدا کو رنجیدہ کیا جس نے خدا کو رنجیدہ کیا وہ جہنمی ہے اور فاطمہ گنہگاران محب اہل بیت کو بھی بخشوائینگی جب رسول خدا سیدہ کو دیکھتے تھے تو کہتے تھے مرحبا اور بہت خوش ہوتے تھے اکثر سیدہ جب کام سے تھک جاتی تھین تو چکی خود بخود چلتی تھی اور آٹا پستا ہوا لوگون نے دیکھا اور دریافت پر رسول خدا نے فرمایا کہ چند فرشتہ ہمارے اہل بیت کے خدمتین

چھپے کام کرتے ہیں بوجہ ضرورت ایک مرتبہ سیدہ کی چادر کو ایک یہودی کے یہان جناب امیر نے گرو رکھا رات کو اس چادر سے
روشنی چمکنے لگی یہود کی بی بی دیہود نے دیکھا تو اسی آدمی کو بلا کر دکھایا وہ سب مسلمان ہوگئے ایک یہود نے رسول خدا سے عرض
کیا کہ میرے یہان شادی ہے سیدہ کو بھیجے غرض یہ تھی کہ سیدہ کے پاس لباس پھٹا پورانا ہوگا اور ہماری عورتین کپڑے ریشمی
و زیور طلائی پہنے ہونگی رسول خدا کی حقارت ہوگی پس جبرئیل لباس و زیور بہشتی سیدہ کے لئے لاکر رسول خدا کو دیا سیدہ اسے
پہنکر یہود کے یہان گئین سب عورات وہ لباس اور صورت نورانی دیکھکر زمین پر گر پڑین بوسہ لینے لگین بہت سی تو مسلمان
ہوگئین جب رسول خدا کہین جاتے تھے تو سب سے پہلے مجھے سیدہ سے رخصت ہوتے اور جب باہر سے آتے تھے تو سب سے
پہلے سیدہ سے ملتے تھے ایک سفر سے لوٹے تو دیکھا کہ سیدہ نے ایک گلوبند بنایا ہے اور ہاتھ مین چوڑا منوایا ہے دروازہ پر
پردہ لٹکایا ہے یہ دیکھکر رسول خدا لوٹ گئے سیدہ سمجھ گئین کہ ناگوار ہوا اسی وقت یہ سب چیز اتار کر رسول خدا کی خدمت مین
بسجد مین ہاتھ رکھلا بھیجا کہ راہ خدا مین دے دیجئے رسول خدا نے فرمایا جو مین چاہتا تھا وہی کیا فدا ہو باپ دنیا محمد اور آل محمد
کے لئے نہین ہے ایک اعرابی خدمت رسول خدا مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ بھوکا ہون ننگا ہون باوجود اس کے کہ
رسول خدا کو معلوم تھا کہ سیدہ کے یہان کچھ نہین ہے بلکہ سیدہ و علی و حسنین تیسرے فاقہ سے ہین مگر فرمایا جا فاطمہ کے پاس
اس نے جا کر سوال کیا سیدہ نے گلوبند دے دیا اور کہا جا خدا تجھے اس سے بہتر دے گا وہ اعرابی گلوبند لیکر مسجد مین گیا عمار نے
کہا کتنے مین دے گا اعرابی بولا اسقدر گوشت روٹی جسسے پیٹ بھر جاوے اور ایک چادر یمنی جس سے بدن چھپ جاوے
اور ایک اشرفی جس سے سفر مین خرچ کر کے اپنے گھر پہونچ جاؤن عمار نے حصہ مال خیبر بھیجا تھا سوائے اس کے ان کے
پاس بھی کچھ نہ تھا مگر کہا دو سو روپیہ بیس اشرفی ایک چادر یمنی ایک اونٹ خیبر تو سوار ہو کر اپنے گھر جا سکے اس قدر گوشت روٹی
جس مین تیرا پیٹ بھر جاوے تجھے دونگا اعرابی نے کہا اے شخص تو اپنے مال کے دینے مین کتنا بڑا جوانمرد ہے پس اعرابی نے
سب مال عمار سے لیا اور رسول خدا کی خدمت مین اکر ہزار دن دعا محمد و آل محمد پر کین رسول خدا نے [illegible] کی عمار نے اس گلوبند کو
رسول خدا کی خدمت مین مع ایک غلام کے ہدیہ بھیجا رسول خدا نے سیدہ کو دیا سیدہ نے گلوبند کو بیچ لیا غلام کو آزاد کر دیا
غلام ہنسا اور کہا برکت اس گلوبند مین ہے بھوکے کو کھلایا ننگے کو پہنایا غریب کو امیر کیا غلام کو آزاد کیا اور پھر اپنے مالک کے
پاس پہونچ گیا سبحان اللہ سیدہ سے زیادہ کوئی عبادت نہین ہے جناب سیدہ نے خواب دیکھا کہ رسول خدا مع علی و حسنین
و فاطمہ کے مدینہ سے باہر کی راہ پھر لگر ایک خرما کے باغ مین پہونچے وہان ایک بکری رسول لی ذبح کیا پکائی گئی کھا کر سب مر گئے
سیدہ روتی ہوئی اٹھین رسول خدا سے ذکر نہ کیا اسی روز سب مدینہ سے باہر گئے جو جو بات خواب مین دیکھی تھی وہ سب
باتیں بکری پکانے تک جب دیکھی تو سیدہ الگ بیٹھکر رونے لگین رسول خدا نے سبب پوچھا تو خواب کی حالت سب
بیان کی رسول خدا نے دو رکعت نماز پڑھی جبرئیل آئے اور کہا یہ خواب ایک شیطان جس کا نام دہار ہے اس نے
دکھلایا ہے مومنون کو اس خواب سے پریشان کرتا ہے اور اس شیطان کو پکڑ کر حاضر کیا رسول خدا نے تین ضربہ اس کے
اوپر تھوکا تین جگہ اس کے منھ پر چوٹ لگی جبرئیل نے کہا خواب دیکھکر یہ دعا پڑھنی چاہیے اعوذ بما عاذت بہ ملائکۃ اللہ المقربون
و انبیاء اللہ المرسلون و عباد اللہ الصالحون من شر ما رایت من رویای پھر سورہ الحمد و قل اعوذ برب الناس و قل اعوذ برب الفلق

پڑھکر تین مرتبہ بائین طرف تھوکے اس کے شر سے محفوظ رہے اگر جناب امیر نہ ہوتے تو سیدہ کا شوہر روئے زمین پر نہ ملتا لکھا ہے کہ سیدہ کی شادی کے لیے بہت لوگ خواستگار ہوئے جناب رسول خدا نے کہا مجھے اختیار نہین ہے بحکم خدا ہوگا آخر مین جب جناب امیرؑ نے رسول خدا سے عرض کیا تو فرمایا ابھی سطائیل فرشتہ جس کے منھ اور ہاتھ بہت ہین مجھے خوشخبری دے گیا ہے کہ خداوند کریم نے تمہارا عقد فاطمہؑ سے آسمان پر کردیا تمام رہنے والے آسمان و زمین کے خوشی منا رہے ہین پس اب زمین پر مین بھی تمہارا عقد کرتا ہون چنانچہ عقد کردیا خداوند کریم نے اپنی طرف سے شفاعت امت کی دی اور تحریر دے دی جو سیدہ کے پاس موجود ہے قیامت مین پیش ہوگا اور حسنؑ و حسینؑ سردار جوانان بہشت ان سے پیدا ہوئے جناب سیدہ کی پوری کیفیت کیا بلکہ ہزارون حصہ مین ایک حصہ بھی نہین لکھ سکتا ہر گاہ تھوڑا سا احوال اس مختصر مین ذکر کیا گیا ہے تا کہ ایسے معصومہ کے حال سے کتاب محروم نہ رہے بعد رسول خدا پچہتر دن زندہ رہکر بہت سی تکلیف اٹھا کر راہی جنت ہوئیں جس کی کیفیت مفصل کتاب جلاء العیون وغیرہ دیکھنے سے ظاہر ہو سکتی ہے غسل و کفن جناب امیر نے دیا اور موافق وصیت اس معصومہ کے کسی کو آنے نہین دیا رات کو دفن کیا بالبقیعہ مدینہ قبر کھودی ہوئی ملی تھی اس مین دفن ہوئین تاریخ ولادت بیستوین یا بارہ جمادی الثانی ہے روز وفات بیس جمادی الآخر یا ۳ رجب ہے افسوس کہ امسال بعد تیرہ سو چوبیس سال کے نجدیون نے روضہ سیدہ کو اور روضہ خدیجہ کو اور روضہ حضرت آمنہ مادر رسول کو شہید کر ڈالا ہے۔

ذکر امام اوّل جناب علیؑ بن ابیطالب جلاء العیون سے

جناب امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب جمعہ کے دن ماہ رجب کی تیرہوین تاریخ کو بعد تیس سال واقعہ عام الفیل کے کعبہ کے اندر پیدا ہوئے باپ آپکے ابیطالب ہین جو رسول خدا کے باپ حضرت عبد اللہ کے حقیقی بھائی ایک ماں باپ سے تھے اور فاطمہ بنت اسد آپکی ماں وہ بھی بنی ہاشم سے تھین آپکی پوری کیفیت کیا تھوڑا بھی لکھنا غیر ممکن ہے شجاعت کی کیفیت مختصراً غزوات مین ذکر چکا ہون محض اس مختصر کو محروم حال فیاض زمانہ سے نہ کر کے تھوڑا لکھتا ہون بچپن سے تمام عمر عبادت خدا سے غافل نہ رہے خوف خدا سے ہر وقت کانپتے رہے رسول خدا کے خدمت مین ہمیشہ رہے ایک ساعت اطاعت ایمانی سے باہر نہ رہے فرمایا رسول خدا نے مین اور علیؑ ایک نور سے ہون انا و علیؑ من نور واحد لحمک لحمی و دمک دمی میرا گوشت و خون اور علیؑ کا گوشت خون ایک ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یا علیؑ انت منی بمنزلۃ راسی من بدنی یعنی کہا رسول خدا نے ای علی تو مجھسے وہ تعلق رکھتا ہے جیسا کہ جسم کو واہنا عضو کام دیتا ہے قال رسول اللہ یا علیؑ انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الالانبی من بعدی کہا رسول اللہ نے ای علیؑ تو میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ موسیٰ کے نزدیک ہارون تھے لیکن میرے بعد نبوت نہین ہے قال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ مکتوب باب الجنۃ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ کہا رسول اللہ نے کہ دیکھا مین نے دروازہ جنت پر لکھا ہوا نہیں ہے دوسرا اللہ سوا اللہ کے اور محمد رسول اللہ کا ہے اور علیؑ بھائی رسول اللہ کا ہے قال رسول اللہ بی لواء الحمد و علی یا بہا کہا رسول اللہ نے لوای حمد قیامت مین ہاتھ علی مین ہوگا قال رسول اللہ علیؑ ساقی الکوثر کہا رسول اللہ نے علی ساقی کوثر مین قال رسول اللہ علیؑ قاسم النار والجنۃ کہا رسول اللہ نے علیؑ تقسیم کرنے والا دوزخ اور بہشت کا ہے

قال رسول اللہ مثل اہل بیتی کمثل سفینۃ النوح من رکبہا نجی ومن تخلف عنہا غرق یعنے کہا رسول خدا نے کہ میری اہل بیت
مانند کشتی نوح کے ہے جو سوار ہوا نجات پائی اور جو منحرف ہوا وہ غرق ہوا قال رسول اللہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال
من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ کہا رسول اللہ نے جسکا مولا مین ہون اس کا مولا علیؑ ہے خداوندا
جو اسکا دوست ہے وہ میرا دوست ہے جو اس کا دشمن ہے جو مدد کرے ان کی اسکی مدد کر اور جو ان سے کنارہ کرے
جو ان سے کنارہ کر قال رسول اللہ انا مدینۃ العلم وعلی بابہا فرمایا رسول خدا نے مین شہر علم ہون اور علیؑ اس کا دروازہ ہے
قال رسول اللہ لا یعرف اللہ الا انا وعلی ولا یعرفنی الا اللہ وعلیؑ ولا یعرف علیؑ الا اللہ وانا۔ یعنے نہین پہچانا اللہ کو کسی نے
مگر مین نے وعلی نے اور نہین پہچانا مجھکو کسی نے مگر اللہ اور علیؑ نے اور نہین پہچانا علی کو کسی نے مگر مین نے اور اللہ نے
آیات قرآنی انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ وہم راکعون یعنے مالک تمہارا اللہ ہے
اور اللہ کا رسول اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہین جو کہ کھڑے ہین نماز مین اور دیتے ہین زکوٰۃ حالت رکوع مین جناب امیر
رکوع نماز مین سایل کو انگوٹھی دی تھی تب یہ آیت نازل ہوئی جس روز رسول خدا طرف غار ثور کے تشریف لیگئے
اور علیؑ کو اپنے بستر پر لٹا گیے تو آیت آئی ومن الناس من یشتری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ جو ذکر ہجرت مین لکھ چکا ہون
ناد علیا مظہر العجائب آپکے شان مین آسمان سے آئی بروز جنگ احد فرشتون نے کہا لا فتی الا علیؑ لا سیف الا ذو الفقار
بروز جنگ خندق فرمایا رسول خدا نے لمبارزۃ علیؑ یوم الخندق افضل من اعمال امتی الی یوم القیامۃ خود جناب امیر نے
فرمایا انا قرآن ناطق وہذا قرآن صامت فلسو لا ایتی سپرد و نزول وحی جناب رسول خدا کا سر اس جناب امیر مین تھا
آفتاب ڈوب گیا وقت نماز نرہا بعد اختتام وحی جناب رسول خدا نے پوچھا یا علی تمنے نماز پڑھی ہے عرض کیا یا حضرت
کیونکر نماز پڑھتا سر مبارک میرے گود مین تھا البتہ اشارہ سے ادا کیا رسول خدا نے کہا خداوندا تیرے اور تیرے رسول
کے خدمت مین تھا آفتاب کو لوٹا دے تو علیؑ نماز ادا کرے پس آفتاب بحکم خدا لوٹ آیا جناب امیر نے نماز ادا کی جویرہ
ابن تمرہ سے روایت ہے کہ بروز جنگ نہروان مین ہمراہ جناب امیر زمین بابل پر پہونچا وقت نماز تھا فرمایا یہان عذاب
نازل ہوا ہے یہان نماز نہ پڑھونگا بعد ادا نماز کے تشریف لے گئے آفتاب ڈوب گیا مجھے حضرت کے نسبت شک ہوا
جب حضرت زمین بابل سے باہر گئے تو ایک مقام پر اتر کر وضو کیا اور دعا کی دیکھا مین نے کہ آفتاب لوٹ آیا جناب
امیر نے نماز پڑھی حضرت موسی نے ۔ ایئن مین جس ڈول کو دس آدمی کھینچتے تھے اس کو اکیلے کھینچ کر حضرت شعیب کے
بکریون کو پانی پلایا چنانچہ جناب امیر بروز والسی جنگ صفین ایک دیر کو پہونچے دریافت پر معلوم ہوا کہ پانی یہان سے دور ہے
حضرت نے دعا پڑھی اور کہا یہان زمین کھودو زمین کھودی گئی تو ایک پتھر نکلا چند آدمیون نے چاہا کہ پتھر کو ہٹادین نہٹا
ناب امیر نے ہنسکر وہ پتھر اٹھا کر دور پھینکدیا اور حال قوت کی جنگ خیبر و دوسرے معرکون مین تھوڑا تھوڑا ذکر ہو چکا ہے
رہا اس موقع پر جوش قلم اور طبیعت کی بحث ہے کہ صفات جناب امیر جو ہین انکو لکھتا جاؤن لیکن مقصد اصلی کہتا ہے کہ
میکہ اس کتاب کی خاص غرض اختصار سے ہے تو مختصر ہی پر قانع رہ کیونکہ اوصاف جناب امیر کے حد سے زیادہ ہین
ہین قیامت تک اگر لکھا جاوے تو بھی ختم نہ ہونگے دفتر در دفتر درکار ہوگا سمجھنے اور سوچنے کی بات ہے کہ خداوند کریم

نے سیدہ کو اپنے طرف سے مہر شفاعت امت ذریعہ تحریر عطا کیا مہر مال شوہر یا دیتا شوہر سے دیا جاتا ہے پس
خداوند کریم کس وجہ سے جناب امیر کے مہر کا ذمہ دار ہوا جناب امیر مکان خدا میں پیدا ہوے شرف خانہ زادی خدا
حاصل تھی مولود بخانہ خدا شد. بانبت رسول گفتند انور رسول خدا و نور علی ایک مین تھا آدم سے عبد المطلب تک ساتھ
مین پشت و شکم پاک مین منتقل ہوتا عبد المطلب سے آدھا حضرت عبد اللہ کو آدھا حضرت ابو طالب کو ملا جیسے اکا اوصاف
رسول خدا مین گزرا وصی آدم شیث اور وصی نوح شام اور وصی ابراہیم اسماعیل اور وصی موسیٰ یوشع اور وصی عیسیٰ شمعون
اور وصی محمد علیؑ ہین جو بہترین وصی ہین جیسا کہ رسول خدا بہترین پیغمبر ہین رسول خدا نے اپنا خلیفہ جانشین داماد اپنا فرض
ادا کرنے والا اپنے رنج و بلا کا دور کرنے والا اپنے دین کا رواج دینے والا اپنا مددگار آپکو بنایا انس سے روایت ہے کہ رسول
خدا نے انس سے فرمایا کہ میرے اشتر کو لے اور فلان پہاڑ پر جاو ہان علیؑ تسبیح خدا مین ہے اس کو میرا سلام پہونچا اور سوار
کرکے لا ایک بدلی آئی اس مین سے انگور کا پھل لیکر رسول خدا نے علیؑ کے ساتھ کھایا رسولخدا نے کہا اے علیؑ بہشت مین ایک درخت ہے
اسکی جڑ مین ہون پیڑ تم ہو ڈالی حسن و حسین حسن و حسین کی اولاد جو امام ہونگے ہین اور پتہ اس کا تمہارے شیعہ ہین علیؑ کے
پیدا ہونے کی خبر ابو طالب کو مشرم بن وغلیب و سطیح نے دی تھی نطفہ علیؑ کا جب ماں کے پیٹ مین آیا تو مکہ مین متواتر زلزلہ
آتا تھا قریش نے کہا معلوم نہین کیا بلا آوے گی حضرت ابو طالب نے کہا کہ علیؑ کے خلافت و امامت کا قائل ہو ورنہ
اس بلا سے نجات نہ پاوگے اور روز پیدائش تمام آسمان روشن ہو گیا مریم بنت عمران حوا آسیہ بہشت سے آکر فاطمہ
بنت اسد مادر علیؑ کی یاور ہوئین اور رسول خدا آئی تو جناب امیر نے کہا السلام علیک و رحمۃ اللہ و برکاتہ ادیہ سورہ
ومنون وصحف آدمؑ و ابراہیمؑ و کل صحائف و کتاب جو پیغمبران گذشتہ پر اتری ہے تلاوت فرمائی رسول خدا نے اپنی زبان
معجز بیان منہ جناب امیرؑ مین دیکر چوسایا آسودہ ہو گئے اور رسول خدا کے پرورش مین رہے دوازدہ مجلس کتاب اہل سنت
مین لکھا ہے کہ وقت پیدا ہونے کے آنکھ بند کی تھی جب رسول خدا تشریف لائے تو مسکرا کر آنکھ کھولدی اور سب سے
پہلے دنیا مین رسول خدا کے رخ انور پر نگاہ ڈالی صفت جناب امیرؑ بہت ہین اوصاف علیؑ بہ گفتگو ممکن نیست۔ گنجایش
بحر در سبو ممکن نیست ۔ من ذات علیؑ بواجبی کے دانم ۔ الا وانم کہ مثل او ممکن نیست کمر بستہ در خدمت مصطفیٰ ۔ شد از
سالکان طریق وفا ۔ باوصاف اشراف موصوف شد ۔ بروے سر کونین مکشوف شد ۔ در اسلام کارش بجائے رسید
کہ چشم فلک مثل او کس ندید ۔ زر ایش اساس شریعت متین ۔ دلش مہبط نور علم الیقین ۔ ضمیرش منور زانوار وحی
کلامش بغز را سرار وحی ۔ اگر مفصل حال جناب امیر جاننا ہو تو کتاب جلاء العیون جلد اول و حق الیقین ملاحظہ ہو
باوجود اس کے کہ جناب رسول خدا آپکو اپنا جانشین خلیفہ مقرر فرما گئے تھے مگر غاصبان خلافت تین خلافت جو
بتعداد چوبیس ۲۴ برس گزری حق دار کو محروم رکھکر خود خلیفہ رہے اور ساتھ ہی اوس کے امر دین کو اور راہ حق کو پیچ
در پیچ مین ڈالا باحق شناس بہت ہی کم رہ گئے اُس وقت ۳۵ھ مین جب لوگ آپکی طرف متوجہ ہوے تو آپنے
صاف کہدیا کہ مجھے ناحق تکلیف نہ دو دوسرے کسی کو تجویز کرو خلفاے گذشتہ نے حالت دین ابتر کردی ہے اور
مین پھر سے دین اسلام طریق رسول خدا کو جاری کرون گا تو تم لوگ متحمل نہ ہو گے آٹھ روز تک برابر انکار کیا بلکہ

پانچ روز گھر سے باہر نہین آئے آخر لوگون کے اصرار پر مجبوراً منظور فرمایا اور وہی بات پیش آئی کہ پہلے طلحہ و زبیر
جہانی قتل حضرت عثمان تھے اور حضرت کو مجبور کر کے خلیفہ کیا پھر حسب دلخواہ حکومت نہ پانے پر رنجیدہ ہوکر
حضرت عائشہ کو جو دراصل پہلے حضرت عثمان کے خلاف تھین انکو بھڑکا کر خون حضرت عثمان کا الزام جناب
امیر پر لگا کر لڑائی کے لئے امادہ کر کے خروج کرادیا انکو شکست ہوئی تو اس کے بعد معاویہ غاویہ کی بغاوت
شروع ہوئی غرض کے ان لڑائیون مین جو کچھ لوگ حق پسند اور آپکی صفت جاننے والے تھے وہ بھی شہید
ہو گئے دشمنون کی ترغیب سے اور قطامہ ملعونہ کے کہنے سے ابن ملجم مرادی ملعون نے اُس شجاع سخی صابر شاکر
زاہد عابد عالم منصف کو انیسوین ۱۹ تاریخ ماہ رمضان نماز صبح کے سجدہ مین زہر بھری تلوار ماری جس کے صدمہ سے
اکیسوین ۲۱ رمضان سن چالیس ہجری مین راہی جنت ہوئے اور آپکی وصیت کے موافق صاحبزادون نے ہمراہ
ملائکہ دفن کیا ہے آپکی قبر کسی کو معلوم نہ تھی اب بنام نجف اشرف مشہور ہے جو کوفہ کے قریب ہے ریاض الانوار
اہلسنت کے صفحہ ۴۹۳ مین لکھا ہے کہ صاحبزادون سے کہا مجھے حجرہ مین لے چلو اور حجرہ مین کسی کو آنے نہ دو
چنانچہ صاحبزادون نے حجرہ بند کردیا وقت وفات اندر سے آواز آئی افمن یلقی فی النار خیر ام من آمنا
یوم القیامۃ ہاتف نے آواز دی بل من یاتی امناً یوم القیامۃ پھر آواز لا الہ الا اللہ کی آئی صاحبزادون نے
حجرہ کھولا تو دیکھا روح پاک جوار رحمت الٰہی مین پرواز کر گئی ہے جسم غسل دیا ہوا کفن مین لپٹا ہوا ہے کتاب
سوانح عمری حضرت عثمان مین جو اہلسنت کی ہے اُسمین لکھا ہے کہ بعد حضرت عمر کے جب حسب تجویز شوریٰ مقررہ
حضرت عمر کے لوگون نے جناب امیر سے کہا کہ خلافت اس شرط پر ملیگی کہ حضرت ابوبکر و حضرت عمر کے برتاؤ پر آپ
بھی خلافت کرین آپنے کہا ہم ہرگز ان کی پابندی نہ کرینگے پس حضرت عثمان نے منظور کیا انکو خلافت دیگئی
مسٹر ڈیون پورٹ کتاب خلافت مین لکھتے ہین کہ محمدؐ نے دو مرتبہ علیؑ کی خلافت کا اعلان کیا تھا ایک جب
شروع اظہار رسالت مین کنبہ والون کی دعوت کی تب کہا دیکھو یہ میرا بھائی میرا وصی میرا خلیفہ ہے دوبارہ غدیر خم پر
بھی یہی کہا مگر بعد وفات رسول خدا علیؑ خلیفہ نہ ہونے پائے جو قریش کی حسد سے متعلق ہے کتاب انسائیکلو
پیڈیا بریٹانیکا مین لکھا ہے کہ رسول کے بعد اسلام کی افسری کا دعوی علیؑ کو زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے سٹیو
مورخ فرانس لکھتا ہے کہ اگر قرابت کیوجہ سے تخت نشینی کا اصول علیؑ کے موافق ابتدا سے مانا جاتا تو وہ برباد کن
جھگڑے نہ ہوتے جنہون نے اسلام کو مسلمانون کے خون مین غوطہ دیا پرنسپ سرو سے اوف ہسٹری مین لکھا ہے
علیؑ ۶۵۵ء مین تخت خلافت پر بٹھائے گئے جو حقیقت کے لحاظ سے بیس برس قبل یعنے بعد رسول خدا کے ہونا
چاہئے تھا ایرونگ نے لکھا ہے سب سے زیادہ امیدوار خلافت علیؑ تھے جو رسول کے داماد تھے اور ان سے
دو اولاد یادگار رسول تھے مسٹر گبن زوال سلطنت روم مین لکھتے ہین علیؑ ہر طرح حقدار خلافت تھے جن مین
سب طرح کی صفت تھین یوم دعوت اسلام سے تجہیز تکفین رسول تک اس عالی ہمت دوست نے رسول کو
نہین چھوڑا اور رسول برابر ذات علیؑ کی تعریف کرتے رہے اوصاف جناب امیر کتاب تاریخ اسلام تحفۃ الاحباب

فی تاریخ الاصحاب سے تاریخ کامل مین ابن اثیر نے لکھا ہے کہ پانچ حصہ علم مین چار حصہ علی کا تھا ایک مین کل دنیا کے لوگ تھے اور اس مین بھی علیؑ کا حصہ تھا مسعودی نے لکھا ہے کہ علیؑ نیا کپڑا کم پہنتے تھے علیؑ حساب بیت المال فرما رہے تھے طلحہ و زبیر کسی خود غرض سے آے علیؑ نے چراغ گل کر دیا اور اپنے گھر سے چراغ منگایا ان لوگون نے پوچھا کہ یہ چراغ کیون گل کر دیا فرمایا یہ چراغ بیت المال کا تھا جو مسلمانون کا تھا اسکو ہم اپنے خاص کام مین نہین صرف کرنا چاہتے جس سے ان کو گل کر دیا اور گھر سے چراغ منگایا نور الابصار مین لکھا ہے کہ معاویہ نے ضرار سے کہا کہ علیؑ کی صفت بیان کر اس نے انکار کیا مگر معاویہ نے ضد کی ضرار نے کہا علیؑ عالی مرتبہ تھے بہادر تھے شدید القوی تھے بات فیصلہ کر دینے والی کرتے تھے حکم بہ عدل دیتے تھے علم کا دریا جاری رہتا تھا زبان سے کلام حکمت فرماتے تھے زینت سے نفرت رکہتے تھے رات جاگتے اور کبھی روتے بہت تھے موٹا لباس موٹا غذا پسند تھا چھوٹے یا بڑے سے یکسان ملتے تھے بلانے سے چلے آتے تھے اس پر بھی لوگون کو ہیبت گفتگو نہ تھی اہل دین کی عزت کرتے مساکین کو مقرب رکھتے قوی کو امید رعایت نہ تھی ضعیف عدل سے مایوس نہ تھے بہت سی صفت بیان کین تو معاویہ رونے لگا معاویہ نے شعر کہا بعد رسول حیدر صفدر بہترین خلق ہین انسان زمین وحی آسمان اس پر عمرو عاص نے کہا بہتر اور عمدہ مناقب وہی ہے جو دشمن کی زبان سے نکلے تب یزید بن معاویہ نے کہا انتہا تعریف حسن کی وہی ہے جس حسن کی تعریف و تصدیق سوت کرے ایرونگ نے لکھا ہے کہ نہایت بہتر علم کا علیؑ نے رکھا ہے سیوطی نے لکھا ہے کہ علیؑ کو ہر قسم کا علم تھا تاریخ کامل مین ابن اثیر نے لکھا ہے کہ علیؑ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تھی آپ اس کو قاضی کے پاس لے گئے قاضی نے ثبوت مانگا آپ نے ثبوت نہ دیا قاضی نے زرہ یہود کو دلوا دی آپ خاموش رہے تب یہودی نے کہا یہ زرہ آپ ہی کی ہے سفر جنگ جمل مین گر گئی تھی اور مین نے اٹھالی تھی اور اپکا علم دیکھکر یہود مسلمان ہوا مگر آپ نے پھر زرہ اس سے نہین لی تاریخ کامل مین ابن اثیر نے لکھا ہے کہ ابو رافع خزانچی بیت المال نے ایک گوہر کسی لڑکے کو بیت المال سے پہنا دیا آپکی نگاہ پڑی پہچان کر اترا کر واپس کر دیا اور ناراض ہوے مطالب السول مین لکھا ہے کہ یمن سے شہد آیا امام حسنؑ نے کسی مہمان کے لیے اس مین سے نکلوالی وقت تقسیم آپ نے فرمایا اس مین فتور ہے امام حسنؑ سے کہا تمنے کیون نکلوایا امام حسنؑ نے عرض کیا آخر ہمارا بھی حصہ ہے اس مین مجرا لے لیجئے فرمایا قبل تقسیم تمہارا حصہ کیونکر ہوا علی نے امام حسن کو مارنا چاہا تو امام حسینؑ نے حضرت جعفر کی قسم دی چونکہ جعفر کو علی دوست رکھتے تھے چھوڑ دیا اور بازار سے اسی قدر شہد منگا کر شامل کیا اور رویا اور کہا خدا حسن کو معاف کرے نہین جانتا تھا کامل مین ابن اثیر نے لکھا ہے عنترہ کہتا ہے کہ ایام سرما مین علیؑ پرانا کپڑا اوڑھے تھے مین نے عرض کیا بیت المال مین اپکا حصہ ہے فرمایا مجھے پسند نہین یہ کمیس میرا مدینہ سے جب کوفہ آیا ہون تو ساتھ آیا تھا عبد البر نے استیعاب مین لکھا ہے کہ علیؑ ایک چادر اوڑھے اور تہ بند نصف ساق تک پہنے بازار مین پیمانہ پورا دینے اور ترازو برابر رکھنے کا حکم فرماتے تھے امام احمد بن حنبل نے لکھا ہے کہ بازار سے دو کپڑا علیؑ نے خرید کیا اور قنبر سے کہا تیرے جو پسند ہوے لے قنبر نے ایک لے لیا

عبداللہ نے استعاب مین لکھا ہے کہ اس زمانہ مین جب کہ ملک شام کے سوا کل سلطنت اسلام قبضہ مین
تھی آپ تلوار بیچ تے تھے اور آپ فرماتے تھے کہ میرے پاس تہبند نہین ہے امام احمد بن حنبل نے ابن عباس سے روایت
کی ہے کہ علیؑ اپنے ہاتھ سے جوتا سیتے تھے صاحب مناقب مرتضوی لکھتے ہین کہ علیؑ ایام خلافت مین بازار سے
پیادہ پا نکل جاتے کسی کو خبر تک نہ ہوتی بہیڑ ہوتی تو فرماتے سومنوں علیؑ کو راستہ دو صاحب مناقب مرتضوی نے
لکہا ہے کہ ایک صاع جو پسا کر مہر رکہتے تھے کبھی ایک روٹی پکتی کبھی ایک کف آٹا پانی مین ملا کر پی جاتے
تھے اور پہر مہر کر دیتے تھے لوگون نے عرض کیا یا حضرت مہر کیون کر دیتے ہین فرمایا کہین حسنین ار دگندم
نہ شامل کر دین ابن ابی الحدید نے لکھا ہے کہ سرکہ و نمک سے کہانا کہاتے کبھی ترکاری کبھی تہوڑا دودھ
اونٹ پی لیتے گوشت کم کہاتے فرماتے شکم کو جانور کا مقبرہ نہ بناؤ ایک لونڈی روتی تھی فرمایا کیون روتی ہے بولی
کہجور لے گئی تھی مالک نے پسند نہین کیا دوکاندار واپس نہین لیتا دوکاندار سے سفارش کی اُس نے اسکو
دہکہ دیا تو لوگون نے کہا ارے یہ امیر المومنین ہین اس نے واپس کیا اور معافی مانگی احیاء العلوم مین ہے کہ
اپنے غلام کو بلایا نہ بولا تو اٹہکر دیکھا وہ سو رہا ہے فرمایا کیا تو نے آواز نہین سنی بولا سنی تھی مگر عقوبت سے بیخوف
تھا جس سے الکسا گیا فرمایا جا تجھے آزاد کر دیا صاحب مطالب السول نے لکھا ہے کہ آپ سب سے زیادہ سخی تھے
سایل سے لفظ نہین کبھی نہین کہا یہودیون کے باغ مین مزدوری کرتے اور خیرات کر دیتے پیٹ پر بہوک سے پتھر باندہ
لیتے علامہ کفوی نے لکھا ہے کہ جنگ کے وقت کافر مدمقابل کہڑا تہا آپ سے کہا اپنی تلوار دیجئے آپ نے دے دی بولا آپ
کیسے لڑو گے فرمایا بولا تو سایل ہوا مجھے مروت آئی دے دی ہم بہیک مانگنے والے کا سوال رد نہین کرتے یہ سنکر وہ
مسلمان ہو گیا جنگ مین کافر کو پچھاڑ دیا اس نے آپ پر تہوک دیا آپ اس کے چہاتی پر سے اتر آے چہوڑ دیا
فرمایا مین تجھے خدا کی راہ مین قتل کرتا تہا چونکہ تو نے میرے اوپر تہوک دیا اگر قتل کر دون تو نفس شامل ہو گیا یہ سنکر وہ
مسلمان ہو گیا تاریخ کامل مین ابن اثیر نے لکھا ہے کہ علیؑ بازار سے کہجور خرید کر کے لئے آتے تھے کسی نے کہا دیجئے مین
لے چلون فرمایا بال بچون کا باپ زیادہ مستحق ہے بیت المال مین جو مال آتا اُسی روز تقسیم کرا دیتے شام کو
جہاڑو دلا کر نماز پڑہتے تقسیم بیت المال مین بڑی احتیاط تھی ایک روٹی مین سات حصہ کیا صفین مین وقت
جنگ درمیان دونون صف کے نماز پڑہتے تھے تیر دونون بازو سے نکل جاتے سجدہ سے پیشانی مثل سینہ
اونٹ کے تہی صاحب مستطرف لکہتے ہین کہ علیؑ سے لوگون نے کہا اگر آپکے پیچہے سے دشمن حملہ کرے فرمایا اگر پیچہے
سے کسیکو آنے دون تو خدا مجھے باقی نہ رکھے ملا جامی نے لکھا ہے کہ جنگ اُحد مین ایک تیر علیؑ کے پاؤن مین گہس گیا
نکلوانے کی برداشت نہ کر سکے وقت نماز جراح نے تیر نکالا آپکو خبر نہ ہوئی حالانکہ مصلی خون سے بہر گیا علیؑ کو رسولخدا
یمن قاضی بنا کر بہیجنا چاہا عرض کیا مین جوان ہون احکام سے واقف نہین ہون رسولخدا نے چہاتی پر ہاتھ
رکھکر کہا خدا اس کے دلکو ہدایت پر قایم رکھ اور فرمایا جب تک فریقین کی بات نہ سن لے ایک کے حق مین فیصلہ نہ کر جناب
امیر فرماتے ہین جب سے مجھے فیصلے مین وقت نہ ہوئی حضرت عمر کے سامنے ایک عورت پیش ہوئی جس نے دفوع

خلوت سے شوہر سے چھ ماہ بعد بچہ جنا تھا حضرت عمر اُس کو سنگسار کرنا چاہا علیؑ نے منع کیا فرمایا خدا قرآن مین فرماتا ہے کہ
مدت حمل دودھ پلانیکا ڈہائی سال ہے اور پھر فرمایا ہے عورتین بچون کو دو برس دودھ پلائین حضرت عمر نے عورت کو رہا کر دیا
کہا لولا علیؑ لہلک عمر۔ زمانہ خلافت حضرت عمر مین دو عورت آئین ایک لڑکی ایک لڑکا مین جھگڑا تھا لڑکے کو دونون اپنا
اپنا بتلاتی تھین خلیفہ نے طلب کیے کہا ابوالحسن کو بلاؤ آپ تشریف لائے اور دو شیشی منگا کر دودھ کیا اور دونون کا دودھ جدا جدا دوہو
یا اور تولوایا جس کا دودھ بہاری تھا اُسے لڑکا دلوایا حضرت عمر نے کہا یہ فیصلہ کہان سے کیا فرمایا خدا قرآن مین فرماتا ہے للذکر مثل
حظ الانثیین یعنی لڑکے کا حصہ دونا ہے پس اُس کا دودھ بہاری ہے دو شخص سفر مین تھے ایک کے پاس پانچ روٹی
نہین دوسرے کے پاس تین روٹی نہین کہاتے وقت ایک تیسرا شریک ہو کر کہایا اور آٹھ درم دیکر چلا گیا پانچ روٹی والا پانچ
درم لیتا تھا تین روٹی والیکو تین درم دیتا تھا وہ نہین لیتا تھا جناب امیرؑ کے خدمت مین تصفیہ کو گیا آپنے فرمایا جو دیتا ہے لے
لے اُس نے کہا آدہا لونگا آپنے فرمایا آٹھ روٹی کے ۲۴ ٹکڑہ ہوتے اور تینون نے آٹھ آٹھ ٹکڑہ کہایا تیرے روٹی کے نو ٹکڑے
ہوے جسمین آٹھ ٹکڑے تو نے کہاے ایک ٹکڑہ تیسرے نے کہایا پس یک درم تجھے چاہیئے یہ سنکر خاموش ہو گیا نور الابصار
مین لکھا ہے کہ ایک شخص کو حضرت عمر کے پاس لاے جو کہتا تھا فتنہ کو دوست رکھتا ہون حق سے نفرت کرتا ہون یہود و
نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہون جسکو دیکھا نہین اُسپر ایمان رکھتا ہون جو پیدا نہین ہوا ہے انکا اقرار کرتا ہون حضرت عمر نے
علیؑ کو بلوا کر کہا اسکو کیا سزا دیجاوے علیؑ نے فرمایا سب سچ کہتا ہے۔ مال اور اولاد کو دوست رکھتا ہے جو فتنہ ہین۔ انما
اموالکم واولادکم فتنہ۔ حق سے نفرت کرتا ہے یعنے موت سے۔ جاءت سکرت الموت بالحق۔ یہود و نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہے
یعنے دونو ایک دوسرے کو کہتے ہین کہ حق پر نہین ہین۔ قالت الیہود لیست النصاریٰ علیٰ شیئ۔ قالت النصاریٰ لیست الیہود
علیٰ شیئ۔ خدا کو دیکھا نہین اُسپر ایمان رکھتا ہے حشر و قیامت پیدا نہین ہین مگر اُسکا اقرار کرتا ہے حضرت عمر نے کہا
لولا علیؑ لہلک عمر۔ آپکی تحریر قلیل الالفاظ کثیر المعنی ہوتی تہی۔ قنبر کو آزاد کر کے سر خط لکھا۔ کل تو میرا مملوک تہا آج مانند ہمارے
آزاد۔ جس نے مجھے دیا تہا تجھے اُس کے لئے آزاد کیا۔ رسولخدا مع چند صحابہ کھجور کہاتے تھے گٹھلیان جناب امیرؑ کے
سامنے ڈالتے جاتے بعد کہانیکے رسولخدا نے فرمایا زیادہ کس نے کہایا صحابہ نے کہا جس کے سامنے گٹھلی زیادہ ہو علیؑ
نے کہا نہین جس نے گٹھلی بھی کہالی ہو اُس نے زیادہ کہایا رسولخدا نے خوش ہو کر فرمایا میرے بھائی علی سے مشکل ہے
کوئی کلام مین فایق ہو۔ جناب امیرؑ و حضرت ابوبکر و حضرت عمر ساتھ ساتھ کہین جارہے تھے درمیان مین علیؑ تھے یہ لوگ آپ
سے قدمین لمبے تھے کہا علیؑ ہمارے بیچ مین ایسے ہین جیسے لفظ لنا مین نون یعنی لام و الف کشیدہ ہین نون شوشہ ہے
آپ نے فرمایا درست ہے لولا انا بینکما لکنتما لا اگر مین تمہارے درمیان سے نکل جاؤن تو تم لوگ لا ہو جاؤ کسی
نے کہا آپ معاویہ کو زیر کیون نہ کر سکے فرمایا دنیا حق و باطل سے قائم ہے اور مین نے ارادہ کیا کہ محض حق سے قایم ہو
ممکن نہ ہوا آپکی صفت نامحدود ہے مختصر لکھا گیا۔

حالات امام دوم حضرت امام حسن جلا العیون سے

امام حسنؑ تیسری سال ہجرت تھی مدینہ میں پیدا ہوئے تاریخ پندرہوین ماہ رمضان المبارک تھی لقب آپ کا سید سبط امین حجت بر تقی اثیر زکی مجتبے زاہد تھا وقت پیدائش سیدہ نے جناب امیرؑ سے کہا نام رکھیے جناب امیرؑ نے رسول خدا سے عرض کی نام رکھیے رسول خدا نے فرمایا جو حکم خدا ہوگا پس جبرئیلؑ آئے اور کہا ہارون کے بڑے بیٹے کا نام شبر تھا وہی نام شبر و حسن رکھا گیا رسول خدا نے اپنی زبان معجز بیان پیدا ہونے کے بعد چوسائی اور ساتوین دن عقیقہ کیا دو بکری ذبح کی قیامت مین دو ممبر نور کے رکھے جاوینگے اس پر حسنؑ و حسین رونق فرماہونگے ایک عراقی عبداللہ

بن عمر سے پوچھا احرام حج مین مچھر مارنا چاہیئے یا نہین عبداللہ نے کہا تمنے نواسہ رسولخدا کو پیاسا شہید کیا جسکے لئے مین نے سنا کہ فرمایا رسولخدا نے کہ حسن و حسین دونون میرے باغ کے پھول ہین اور جوانان بہشت کے سردار ہین میرے بعد دونوں امام ہین جو انکا دشمن ہے خدا اسپر لعنت کرے ایک روز رسول خدا نے حسنؑ حسینؑ کو لڑا دیا اور کہا لے حسن تم حسین کو گرا دو سیدہ نے عرض کیا یا حضرت بڑے کو چھوٹے پر ہمت دلاتے ہین رسولخدا نے فرمایا حسین کو جبرئیلؑ ہمت دے رہے ہین ایک چادر رکھی جب جبرئیلؑ آتے تھے تو اس پر بیٹھتے تھے چلے جانے پر جو پر گرتا تھا وہ حسین کے لئے تعویذ بنائی جاتی تھی رسولخدا نے فرمایا انکا دوست میرا دوست ہے انکا دشمن میرا دشمن ہے ایک روز حسین رسولخدا کے پاس کچھ رات گذرے تک رہے جب فاطمہؑ کے پاس چلے تو راہ مین نور الہی کی روشنی ہوگئی بہت سی روایت ہین جس مین رسولخدا نے ان کی دوستی رکھنے کی تاکید کی ہے جو بڑی کتابون مین درج ہین فرمایا رسولخدا نے کہ سب لڑکے اپنے مان باپ کے لڑکے کہلاتے ہین حسنؑ و حسینؑ کا باپ مین ہون یہ دونوں امت کے درمیان میری امانت ہین نوحؑ کے کشتی کی طرح پر میری اہلبیت ہے جو سوار ہوا یعنے پیرو رہا وہ نجات پائیگا جو کنارہ رہا یعنے مخالف رہا وہ ڈوب جائیگا اکثر حسینؑ کو رسولخدا اپنے پشت پر سوار کرتے تھے بہشت کا میوہ رسولخدا نے کھایا جناب امیرؑ نے کھایا حسنینؑ نے کھایا میوہ نے سب کے ہاتھ مین تسبیح خدا پڑھی ایک صحابی نے بھی اُٹھا کر اس میوہ کو کھایا میوہ نے اُس کے ہاتھ مین تسبیح نہ پڑھی جبرئیلؑ نے کہا یہ طعام بہشتی سوائے نبی و وصی و امام کے دوسرے کے لائق نہین ہے تا عید مین حسنینؑ کے پاس کپڑا نہ تھا حسنینؑ نے سیدہ سے کہا عید مین سب لوگ زینت کرینگے ہم کیا کرینگے ہمارے تو کپڑا نہین ہے سیدہ نے کہا تمہارے کپڑے درزی کے یہان ہین پس دوبارہ حسنین نے سیدہ سے تقاضا کیا سیدہ نے کہا کپڑے درزی کے یہان ہین چنانچہ کسی نے آواز دی کہ کپڑا لو سیدہ نے کواڑ کھولا ایک شخص نورانی شکل ایک گٹھری کپڑہ کی دیکر چلا گیا اس میں دو انگرکھا دو کرتہ دو پائجامہ دو چادر دو عمامہ دو موزہ تھے حسنینؑ اُس کپڑہ کو پہنکر بہت خوش ہوئے رسولخدا آئے اور فرمایا یہ کپڑہ رضوان خزانچی بہشت دے گیا ہے ایک روز سجدہ نماز میں امام حسنؑ رسولخدا کے کندھے پر بیٹھ گئے عرصہ تک بیٹھے رہے رسولخدا سجدہ میں رہے سر نہ اٹھایا جب امام حسنؑ کندھے سے اُترے تو سجدہ سے سر اٹھایا لوگوں نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ حسن میرے کندھے پر بیٹھا تھا ایک روز سیدہ روتی ہوئی آئین اور رسولخدا سے عرض کیا کہ اس وقت

حسینؑ لاپتہ ہیں جبرئیلؑ آئے اور کہا باغ بنی النجار میں ہیں دونو سوتے ہیں ایک فرشتہ نگہبانی میں ہے رسولخدا گئے حسنؑ کو اُٹھا لیا اور فرشتے نے حسینؑ کو اٹھا اور لے آئے رسولخدا نے فرمایا یہ دونو سب سے افضل ہیں نانا انکا رسولخدا نانی انکی خدیجہؑ باپ انکا وصی رسولخدا ماں انکی دختر رسولخدا چچا انکا جعفر طیار جس کو خدا نے دو باز و زمرد کے دئے اور بہشت میں اُڑتے ہیں پھوپھی انکی ام ہانی ہے اور اُن کا باپ اُن سے بھی افضل ہے رسولخدا نے تمام پنجتن پاک کا عرش پر لکھا ہوا دیکھا ایک روز راہ میں امام حسنؑ کھیلتے تھے رسولخدا پکڑنے لگے اور امام حسنؑ پھرنے لگے آخر کو پکڑ لیا اور پیار کیا اور کہا یہ دونو سردار جوانان بہشت کے ہیں عبداللہ بن زبیر و عمرو بن عثمان کے پاس ایک عرابی مسئلہ پوچھنے آیا جواب نہ دے سکے حسنینؑ کے پاس بھیجا یہاں جواب معقول پا کر ان دونوں سے کہا تمہارے رخسار کو خدا انکا جوتہ بنادے - ایک مرد بڈھا وضو ٹھیک نہ کرتا تھا دونو بھائی نے آپس میں صلاح کی کہ اسکو ایسا بتلاؤ وضو کرنا ٹھیک جان لیوے اور یہ نہ سمجھے کہ مجھے سکھلایا ہے کہا اے شخص ہم دونو وضو کرتے ہیں دیکھو کون اچھا وضو کرتا ہے پس دونو صاحب نے بطریق رسولخدا وضو کیا وہ بڈھا وضو سیکھ گیا امام حسنؑ ہمیشہ حج میں پیدل جاتے تھے نماز میں خوف خدا سے کانپتے تھے زبان میں فصاحت تھی یاد خدا ہر وقت تھی لوگوں نے معاویہ سے کہا امام حسنؑ کو کہ منبر پر جا کر کچھ بیان کریں جس میں ان کا نقص ظاہر ہو معاویہ کے کہنے سے امام حسنؑ منبر پر گئے اور فرمایا اے لوگو جو مجھے جانتا ہے وہ پہچانے اور جو نہیں پہچانتا وہ جانے میں ہوں علیؑ اور فاطمہ کا بیٹا رسولخدا کا نواسہ میں ہوں بہترین زمانہ میں سب دلایل اور فضایل اور معجزات سے بھرا ہوں میرے حق کو لے لیا ہے مجھے محروم کیا ہے میں اور میرا بھائی حسینؑ دونوں سردار بہشت کے جوانوں کے ہیں میں صاحب رکن مقام مکہ و منی مشعر و عرفات ہوں معاویہ بولا یہ کیا فرماتے ہو رطب کا ذکر کیجئے فرمایا رطب پھل ہے ہوا سے بڑھتا ہے گرمی سے پکتا ہے سردی سے پاکیزہ ہوتا ہے اور پھر اپنے مطلب پر لوٹے فرمایا میں پیشوائے خلق کا لڑکا محمد مصطفےؐ کا نواسہ ہوں معاویہ ڈر گیا کہا بس اب اترآیئے ایک سائل عمرو بن عثمان کے پاس گیا اور سوال کیا تو پانچ دینار دی اور حسنینؑ کی طرف اشارہ کیا اُن لوگوں کے پاس گیا تو امام حسنؑ نے کہا تین ضرورت سے مانگا جاتا ہے ایک تو کسی کو قتل کیا ہو تو بدلہ دینے کو دوسرے قرضہ از زیادہ ہو تو تیسرے بہت ہی تنگ دست ہو تو اُس نے کوئی ایک وجہ بیان کی پس پچاس اشرفی امام حسنؑ نے دی پچاس اشرفی امام حسینؑ نے دی اور انچاس اشرفی عبداللہ بن جعفرؓ نے دی ایک سایل کو امام حسنؑ نے ہزار روپیہ اور پانچ سو اشرفی دی وہ مزدور لایا تو چادر دے دی کہا مزدور کو دینا دوسرا سایل آیا سوال کے پہلے ہی خزانچی سے کہا جو کچھ ہو سب دے دو تین ہزار روپیہ تھا دے دیا گیا سایل بولا آپ نے بغیر مانگے دیا فرمایا ہم اہلبیت رسول سوال کرنے کے منتظر نہیں رہتے امام حسنؑ و امام حسینؑ و عبداللہ بن جعفرؓ حج کو جاتے تھے راستہ میں اونٹ جس پر کھانا تھا کھو گیا ایک ضعیفہ نے دودھ پلایا بکری ذبح کر کے پکائی اور کھلایا یہ صاحب کہا پیکر چلے گئے اُس کا شوہر آیا اس کو تنگ کیا گھر سے نکال دیا بڈھیا محتاج ہو گئی مدینہ میں آئی امام حسنؑ نے ہزار بکری ہزار اشرفی دی اتنا ہی امام حسینؑ و عبداللہ بن جعفر نے بھی دیا ایک سایل کو امام حسنؑ نے چار سو درہم دلایا کاتب نے چار سو دینار لکھدیا وقت دستخط امام حسنؑ نے فرمایا یہ عطیہ کاتب کا ہے چار سو درہم اور لکھ سب پر دستخط کر دیا امام حسنؑ شام میں معاویہ کے

پاس گئے کہین سے بہت سا مال آیا تہا اُس کی فہرست معہ مال امام حسنؑ کو معاویہ نے دے دیا جب امام حسنؑ باہر آئے تو معاویہ کا غلام جس نے امام حسنؑ کی جوتی اٹہائی تہی سب مال اُس کو دے دیا معاویہ نے مدینہ مین لوگون کو انعام دیا پیچہے سے امام حسینؑ بہی آئے معاویہ بولا آپ اسوجہ سے پیچہے آئے تاکہ مجہے بخیل بنائین مین پسر ہندہ ہون اپنے خزانچی سے کہا جتنا مین نے سبکو دیا ہے اسیقدر امام حسینؑ کو اکیلے دے امام حسینؑ نے فرمایا مین پسر فاطمہؑ ہون تجہے سب واپس دیا مروان نے امام حسنؑ کا اشتر لینا چاہا ابن ابی عتیق نے کہا رہ مین لا دونگا جب مجلس مین امام حسنؑ آوینگے مین سب کی تعریف کرونگا اُن کی تعریف نکرونگا اسوقت تو مجہسے کہنا کہ امام حسنؑ کی تعریف کیون نہین کی پس ابن ابی عتیق نے مجلس مین سب کی تعریف کی مروان بولا امام حسنؑ کی تعریف کیون نہین کی بولا آدمیون کی ہے اگر پیغمبرون کی تعریف کرتا تو امام حسنؑ کی بہی تعریف کرتا جب امام حسنؑ مجلس سے چلے تو ابن ابی عتیق نے جاکر رکاب پکڑ لی فرمایا کیا چاہتا ہے بولا یہی اشتر لین آپ نے اشتر سے اتر کر دے دیا ایک شخص امام حسنؑ کو گالیان دے رہا تہا آپ چپ کہڑے سنتے تہے جب وہ چپ ہوا تو آپنے سلام کیا اور کہا جو ضرورت ہو دنیا بہر کی چیزین سے وہ مانگ مین دون وہ بولا مین آپکا اور آپکے باپ کا جانی دشمن تہا مگر اسوقت سے دوست ہون اور محب اہلبیت ہوا لڑائی جمل مین جناب امیرؑ نے نیزہ محمد بن حنفیہ کو دیکہ کہا جاو شتر عایشہ کو مارو وہ گئے تو مگر بنی امیہ نے روکدیا تو واپس آئے امام حسنؑ نے اُن سے نیزہ لے لیا اور جہپٹ کر نیزہ شتر عایشہ کو مارا اُس کے خون نکل پڑا محمد بن حنفیہ شرمندہ ہوے جناب امیرؑ نے فرمایا یہ لڑکے رسول خدا کے ہین تم میرے لڑکے ہو۔ امام حسنؑ کو عمدہ گہوڑے پر سوار عمدہ کپڑہ پہنے ایک یہودی نے دیکہا تو کہا آپ کے نانا فرماتے تہے کہ دنیا کافر کو ہے مگر آپ دنیا مین اس آرایش سے ہین اور مین غریب پہٹا پرانا پہنے ہون فرمایا ہمارے درجہ عاقبت کو تو دیکہے تو جانے کہ یہ آرام اُس کے سامنے تکلیف ہے اور تیری تکلیف عاقبت اس تکلیف سے ازحد تکلیف ہے جس سے یہ تیری دنیا تجہے اچہی اور آرام ہے ایک شخص مسجد مین دعا کر رہا تہا کہ اے خدا مجہے دس ہزار روپیہ دے امام حسنؑ نے پہچانا ایک شخص نے کہا حضرت میرا دشمن ہے نہ بڈہے کی عزت کرتا ہے نہ لڑکون پر رحم کرتا ہے فرمایا کون ہے کہا تنگدستی بس غلام کو بلایا فرمایا جو کچہہ ہو لا پانچ ہزار روپیہ تہا لایا دیکر کہا جب پہر یہ دشمن تجہے تنگ کرے تو تو میرے پاس آنا مین دفع کر دونگا ایک روز چند فقیر خشک روٹی کہاتے تہے امام حسنؑ نکلے فقیرون نے عرض کیا کہ تشریف لایئے تو گہوڑے سے اتر کر بیٹھ گئے اور کہانے لگے اور کہا خدا متکبر کو دوست نہین رکہتا پہر اپنے ان فقیرون کی دعوت کی عمدہ کہانا کہلایا اور عمدہ کپڑہ دیا۔ امام حسنؑ کہانا کہا رہے تہے کتا کہڑا تہا ایک لقمہ کہاتے تہے ایک لقمہ کتے کو دیتے تہے کسی نے کہا ہٹا دون فرمایا جاندار ہے اس کے ہٹانے مین خدا سے شرم کرتا ہون ایک غلام نے کچہ چوری کیا ناخوش ہوے تو بولا والکاظمین الغیظ فرمایا مین نے اپنے غصہ کو فرو کیا بولا والعافین عن الناس فرمایا تیرا قصور معاف کیا بولا واللہ یحب المحسنین فرمایا تجہے آزاد کیا اور دونا وظیفہ مقرر فرمایا۔ بلحاظ ادب جناب امیرؑ کے سامنے امام حسنؑ کبہی بات نہ کرتے تہے لوگون نے جناب امیرؑ سے کہا لیاقت بات کرنے کی نہین ہے جناب امیرؑ نے امام حسنؑ سے بولا کر فرمایا منبر پر جاکر کچہ بیان کرو امام حسنؑ منبر پر گئے اور فرمایا کہ خداوند کریم اپنے کلام مجید مین فرماتا ہے کہ ہمنے آدمؑ و نوحؑ و ابراہیمؑ کے اولاد مین بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے پس ہم ہین اولاد ابراہیمؑ

واسمٰعیل وآل محمدؐ آسمان ہمارے وجہ سے پانی برستا ہے آفتاب ہمارے وجہ سے نکلتا ہے اور ہم ہین شجرہ طیب جو ہماری ڈال
کو پکڑ لیگا وہ نجات پاویگا اور جو چھوڑ دیگا وہ گمراہ ہوگا جناب امیرؑ نے اٹھکر بوسہ لیا امام حسنؑ کا پیر سفر حج مین پھول آیا اپنے غلام سے
فرمایا فلان مقام پر فلان شخص کے پاس دوا ملیگی اُس سے مول لینا چونکہ وہان کوئی آبادی نہ تھی لوگون کو تعجب معلوم ہوا جب
وہان پہونچے تو جیسا کہ حضرت نے کہا تھا ایک حبشی آیا اُس کے پاس سے دوا لی اور لگائی ورم اچھا ہوگیا قیمت مین اُس نے
مانگا کہ میرے لڑکا ہو دعا حضرت سے اُس کے لڑکا ہوا ایک شخص جناب امیرؑ کے پاس آیا اور کہا مین اپکی رعایا ہون آپنے
فرمایا جھوٹھ کہتا ہے تو معاویہ کے پاس مسئلہ پوچھنے گیا تھا وہان جواب نہین پایا اُسی وجہ سے میرے پاس آیا ہے اُس نے
اقرار کیا فرمایا میرے لڑکون سے پوچھ اُس نے امام حسنؑ کی طرف منہ کیا آپنے فرمایا تو دریافت کرنے آیا ہے کہ حق و باطل مین
کیا فرق ہے اور زمین آسمان مین کیا فرق ہے مشرق مغرب سے کتنی دور ہے اور قوس قزح کیا چیز ہے مخنث کسے کہتے
ہین اور وہ دس چیز کون ہین جو ایک دوسرے سے سخت ہین اُس نے کہا ہان یہی دریافت کرنا ہے فرمایا حق اور باطل
مین چار انگل کا فرق ہے جو آنکھ سے دیکھے وہ حق ہے جو کان سے سنے وہ باطل ہے زمین آسمان مین حرف لعنت
وآہ مظلوم کا فرق ہے یا جہانتک نگاہ پہونچے مشرق اور مغرب کی دوری آفتاب کے ایک روز کی راہ ہے قزح نام
شیطان ہے اور قوس قدرت خدا ہے اور زمین کے ڈوب جانے کے لئے باعث پناہ ہے۔ مخنث وہ ہے
جو نہ مرد ہے نہ عورت ہے دس چیزین جو ایک دوسرے سے سخت ہین پہلے پتھر سخت ہے پتھر سے لوہا سخت ہے
جو پتھر کو کاٹ دیتا ہے لوہے سے آگ سخت ہے جو لوہے کو گلا دیتی ہے آگ سے پانی سخت ہے جو آگ بجھا
دیتا ہے پانی سے بدلی سخت ہے جو برساتی ہے بدلی سے ہوا سخت ہے جو ایک طرف سے دوسرے طرف اُڑا دیتا ہے ہوا
سے سخت وہ فرشتہ ہے جس کے قبضہ مین ہوا ہے فرشتہ سے سخت ملک الموت ہین جو فرشتہ کی بھی روح نکالینگے
ملک الموت سے سخت موت ہے جو ملک الموت کو بھی زندہ نہ رکھے گی اور موت سے سخت خدا ہے جس نے
موت کو بنایا۔ ابوسفیان مدینہ مین امان مانگنے آیا امام حسنؑ گھٹنون چلتے تھے اُس کی ناک اور ڈاڑھی پکڑ کر کہا کہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ تو مین امان دلوا دون۔ زیاد بن امیہ کو بدعادی اُسی روز بہوڑ الکلام گیا ایک شخص نے جھوٹا دعویٰ امام حسینؑ پر
کر کے روپیہ لیا جب روپیہ لیکر چلا تو گر امر گیا۔ لوگون نے کہا معاویہ کے شر کا آپ کیون متحمل ہوتے ہین فرمایا حکم خدا کی تعمیل
کرتا ہون ورنہ چاہون تو خدا عراق کو شام شام کو عراق مرد کو عورت عورت کو مرد کردے ایک ملعون بیٹھا تھا بولا ایسا بھی
کبھی ہو سکتا ہے امام حسنؑ نے فرمایا تجھے شرم نہین آتی عورت ہو کر مردون کے پاس بیٹھی ہے جب اُس نے دیکھا تو
عورت ہے گھر گئی عورت مرد ہو گیا ہے اُس نے اُس سے مجامعت کی لڑکا ہوا پھر حضرت کے پاس آکر التجا کیا تو حضرت نے
دعا کی پھر اپنے اپنے اصلی صورت پر آئے ایک گائے کو دیکھا کہا اس کے پیٹ مین فلان حلیہ کا بچہ ہے بعد ذبح دیکھا گیا تو
ویسا ہی بچہ تھا کچھ لوگون نے عرض کیا کہ آپ بھی مثل جناب امیرؑ معجزہ دکھائیے فرمایا ایمان لاؤ گے کہا ہان بس پردہ اُٹھا کر
کہا دیکھو دیکھا تو جناب امیرؑ بیٹھے تھے پہچان کر سب نے تصدیق کیا آپنے فرمایا تمنے قرآن مین نہین پڑھا خدا فرماتا ہے میرے
شہدا زندہ ہین مردہ نہین ہین بعد وفات رسولخدا کے جناب امیرؑ سے و حضرت ابوبکر سے بابت خلافت بحث ہوئی

جناب امیرؑ نے حضرت ابوبکر سے کہا اگر مین تجھے دکھلا دون کہ رسولخدا میرے نسبت تجھے کیا کہتے ہین تو تو قبول کریگا حضرت ابوبکر نے کہا
ہان پس حضرت ابوبکر کو جناب امیرؑ مزار پرانوار پر لے گئے دروازہ کھولا حضرت ابوبکر نے دیکھا کہ رسولخدا مزار سے سر باہر نکالے ہین اور
حضرت ابوبکر کو دیکھکر کہا اے ابوبکر ہمارے وصیت کو بھول گیا جو علیؑ سے خلافت لے لی اور ظلم کر رہا ہے حضرت ابوبکر کانپنے لگے
اور واپس ہوے آگے حضرت عمرؓ نے پوچھا کیا ہے حضرت ابوبکر نے ماجرا بیان کیا حضرت عمر بولے تو بے وقوف ہے یہ بنی ہاشم کا سحر
ہے معاویہ نے امام حسنؑ سے کہا رسولخدا خرما کی تعداد پیڑ مین تخمینہ کرکے بتلا دیتے تھے امام حسنؑ نے کہا مین گنتی بتلا دیتا ہون
بتلایا اور توڑا گیا تو ایک خرما کم تھا فرمایا ضرور کوئی لئے ہے تلاش سے عبداللہ بن عامر کے ہاتھ مین ملا فرمایا چاہون تو جو جو فعل
تو کریگا سب بتلا دون مگر تو ایمان نہ لائیگا فرمایا جو کچھ دنیا مین ہے یا قیامت تک جو ہوگا وہ سب خدا نے رسولخدا کو بتلایا اور
رسولخدا نے علیؑ کو بتلایا علیؑ نے مجھے بتلایا اور امام در امام سینہ بسینہ بتلاتے جاوینگے ایک عرابی بہت بڑے غصہ مین
آیا اور پوچھا کہ محمدؐ کہان ہے رسولخدا نے کہا مین ہون بولا مین تمکو دشمن رکھتا ہون بتلاؤ تمہارے پاس کون دلیل پیغمبری کی
ہے فرمایا امام حسنؑ سے پوچھ بولا بھلا یہ بچہ کیا بتلاویگا امام حسنؑ بولے مین بچہ نہین ہون سُن تجھے تیرے قوم نے رسولخدا کے قتل
کو بھیجا چاندنی رات مین تو چلا راہ مین اندھی ائی تمام اندھیرا ہوگیا کچھ سوجھائی نہ دیتا تھا تو کبھی کانٹے مین کبھی زمین پر گر
گر پڑتا تھا اور راہ بھول گیا مشکل سے یہان آیا بولا گویا آپ ساتھ تھے پس مسلمان ہوگیا اور ایک گروہ کو لاکر مسلمان کیا
جب بعد شہادت جناب امیرؑ کے امام حسنؑ خلیفہ ہوے تو امام حسنؑ کو بہت کچھ لوگون نے تنگ کیا مجبوراً خلافت معاویہ
پر چھوڑدی تاہم معاویہ کو اطمینان نہ ہوا رات دن آپ کے قتل کے فکر مین رہتا تھا آخرکار جعدہ ملعونہ جو حضرتؑ کے
نکاح مین تھی اُس سے امام مظلوم کو زہر دلوادیا جسکا حال طویل ہے کتاب جلاء العیون مین مفصل درج ہے اس مختصر مین
گنجائش نہین ہے اور سال پچاس ہجری مین شہادت ہوئی بقیعہ مدینہ مین اپنے مان فاطمہؑ کے پہلو مین دفن ہوے
تاریخ ۲۸ ماہ صفر ۴۹ھ کی تھی پہلو رسولخدا مین دفن ہونے سے عائشہ نے روکدیا تھا اور معاویہ کے بدعت اور ظلم
کا حال یہانتک پھیلا کہ لوگون کو روپیہ دیکر جھوٹی حدیثین حضرت عثمان کی فضیلت مین بنوا کہ تمام مرد عورت بچون کو
تعلیم کرائی اس کے بعد اپنی فضیلت مین حدیثین بنوائی وہ بھی سب کو سکھلائی بلکہ مکتبون مین دیکر مثل قرآن تعلیم
کرائی جب اس کے طرف سے لوگون کو گونہ محبت ہوگئی اور دنیادار لالچی خوشامدی اُس کے زیادہ مطیع ہوگئے تو جناب
امیرؑ کو برا کہلوانے لگا یہان تک کہ منبر پر لوگ بُرا کہنے لگے اور تمام اپنی سلطنت مین محبان علیؑ کو تلاش کرا کر قتل کرا ڈالا جناب
امیرؑ کا نام لینا بند ہوگیا معاویہ نے بشیر بن ارطاۃ کو مکہ بھیجا تاکہ عبداللہ بن عباسؓ کو جو والی مکہ تھے بلالاوے عبداللہ نہ ملے
تو بشیر بن ارطاۃ نے دو بچے اُن کے قتل کرڈالے جب عبداللہ معاویہ کے پاس پہونچے تو معاویہ بولا اے عبداللہ بن عباسؓ
یہ بشیر بن ارطاۃ ہے جس نے تمہارے بچونکو قتل کیا ہے عبداللہ بولے کاش میرے پاس تلوار ہوتی بشیر بولا کیا کوئی
میری تلوار ہے معاویہ بولا تو بے وقوف ہے اپنی تلوار دیتا ہے ابھی تجھے اور مجھے قتل کریگا جناب رسولخدا نے
کہین لڑائی پر لشکر بھیجا تھا اور فرمایا تھا کہ راہ بھول جاؤگے عمرو بن حمق الخزاعی ملینگے وہ تمہاری دعوت کرینگے اُن سے
میرا اسلام کہنا پس لشکر گیا عمرو بن حمق الخزاعی نے دعوت کی اور رسولخدا کے خدمت مین حاضر ہوکر مسلمان ہوے رسولخدا نے

فرمایا لوٹ جاؤ جب علیؑ کوفہ مین جاوین گے تو تم اُن سے ملنا اور اُن کے خدمت مین رہنا پس جب خلافت جناب امیرؑ کو پہونچی تو عمرو حاضر ہوئے جنگ عائیشہ مین ہمراہ جناب امیرؑ تھے اور ہمیشہ حاضر رہے جناب امیرؑ نے فرمایا اے عمرو تم اپنا مکان بیچڈالو اور قبیلہ ازد مین رہو میرے بعد جب تمہین منافقین تلاش کرینگے تو یہ قبیلہ تمہاری مدد کرینگے پھر تم موصل جاؤ گے راہ مین تم کو ایک مرد ملیگا وہ ایمان لاوے گا اور تمہارے ساتھ ہوگا وہ بیمار ہوگا تم اُس کے دوا مین صرف اپنا ہاتھ پھیر نا وہ اچھا ہو جاویگا پھر ایک اندہا بڈہا ملیگا اُس کے آنکھ پر بھی اپنا ہاتھ پھیر نا وہ بھی اچھا ہو جاویگا اُسے بھی ساتھ لینا پھر ایک مقام پر معاویہ کے سوار تمکو تلاش کرتے ہوئے پہونچینگے تم ایک گڈھے مین گھس جانا مگر تمہارے خون مین جن و انس ملعون شریک ہوینگے پس ایسا ہی ہوا جب گڈھے مین گھسے تو سانپ نے کاٹ لیا مر گئے اور معاویہ کے سوار آئے عمرو کا سر کاٹ لیا اور نیزہ پر چڑہا کر لے گئے اسلام مین سب سے پہلے انہین کا سر نیزہ پر چڑہا یا گیا پھر حجر بن عدیؓ کو معاویہ نے شہید کیا معاویہ نے لاش شہدائے احد کی بھی قبر سے نکلوائی تھی جو ترو تازہ خون جاری پائی گئین جب معاویہ حج کو گیا اور امام حسینؑ سے ملا تو کہا تمہارے شیعونکو ہمنے قتل کر کے بعد نماز دفن کر دیا امام حسینؑ نے کہا کہ جب رجعت مین ہماری سلطنت ہوگی ہم تجھے اور تیرے پیرو کو قتل کر کے پھینکدین گے نماز کفن دفن کچھ نہ کرین گے افسوس امسال ۱۳۴۴ھ مین نجدیون نے روضہ معصوم مسموم کو شہید کر دیا خدا انکو جلد غارت کرے۔

ذکر تیسرے امام حضرت امام حسین جلا العیون سے

امام حسین بن علیؑ آپکی پیدائش ماہ شعبان کی تیسری یا پانچوین تاریخ ہجرت کے چوتھے سال پنجشنبہ یا سہ شنبہ کے دن مدینہ مین بیان کرتے ہین اور ہارون کے دوسرے لڑکے شبیر سے ہمنام ہوے عربی مین شبیر کے معنی حسینؑ ہوتے ہین آپکا القب رشید طیب وصی سید زکی مبارک سبط شہید سعید تہا۔ امام حسنؑ کے پیدا ہونے کے چھ ماہ بعد آپ پیدا ہوے چھ ماہ کا لڑکا سوائے امام حسینؑ و یحییٰؑ و عیسیٰؑ کے اور کوئی زندہ نہین رہا متواتر بہت سی روایت ہین کہ جب جبرئیلؑ آئے اور رسولخداؐ سے کہا کہ یہ لڑکا جو علیؑ و سیدہ کے ہوگا اِسے شقی امت شہید کریگی اسپر رسولخداؐ نے کہا مجھے ایسے لڑکے کی ضرورت نہین ہے تین مرتبہ جواب دیا اور انکار کیا تو جبرئیلؑ نے کہا اس کے اولاد سے پشت در پشت نو امام ہون گے تب رسولخداؐ نے کہا جو حکم خدا ہو منظور ہے پھر رسولخداؐ نے ایسی ہی گفتگو جناب امیرؑ و سیدہ سے کی آخر مین ان صاحبون نے بھی منظور کیا جب امام حسینؑ پیدا ہوے تو بحکم خدا جبرئیلؑ آئے اور نام شبیر و حسینؑ رکھوا دیا اور خود جناب رسولخداؐ نے اپنی زبان سے دودھ پلایا سیدہ نے ایک روز بھی دودھ نہین دیا فضائل امام حسینؑ بھی فضائل امام حسنؑ مین شامل ہین وہان بھی اگرچہ مختصراً ذکر ہے پوری کیفیت درج نہین ہے یہان بھی مختصر ذکر کیا جاتا ہے اسامہ بن زید بیمار تھے امام حسینؑ عیادت کو گئے اور پوچھا رنجیدہ کیون ہو کہا ساٹھ ہزار کا قرضدار ہون فرمایا مین ادا کردون گا عرض کیا شاید قبل ادا مر جاؤن فرمایا قبل مرنے کے ادا کر دونگا پس ادا کر دیا فرزدق شاعر کو چار ہزار اشرفی دین لوگون نے کہا فاسق ہے فرمایا بہتر مال وہ ہے جس سے آبرو بچے ایک عرابی کو چار ہزار اشرفی دین اور شرم سے آنکھ نہ ملائی وہ رونے لگا پوچھا روتا کیون ہے بولا اسوجہ سے روتا ہون

کہ ایسا بھی سخی خاک مین چھپ جاویگا بعد شہادت کربلا مین پشت حضرت پر گٹہا دیکھکر لوگون نے امام زین العابدین
سے سبب پوچھا تو کہا رات کو اپنا مال پشت پر لادکر محتاج یتیم بیوہ کو لیجا کر دیتے تھے۔ عبد الرحمن بن سلمی نے امام حسینؑ کے
کسی لڑکیکو سورہ حمد پڑہایا تو ہزار اشرفی عطا کین محمد بن حنفیہ مین اور امام حسینؑ مین کچھ تکرار ہوئی باعث کدورت آگئی محمد بن حنفیہ
نے لکھا کہ آپ بزرگ ہین اسوجہ سے مین ملنے نہین آنا چاہتا ہون یہ ثواب آپکو ملے آپ فوراً آگئے اور ملے۔ ولید بن عقبہ
حاکم مدینہ سے کسی زمین کے بابت جھگڑہ تھا امام حسینؑ نے ولید کو اٹھا کر گرا دیا مروان بولا حاکم پر یہ جرأت کی ولید بولا حق
بجانب ہے یہ زمین انہین کی ہے آپنے فرمایا جب گے تو نے اقرار کیا تو مین نے تجھے دے دی حضرت نے پچیس حج
پیدل کیے سواری خالی ساتھ رہتی تھی رسولخدا کے شکل سے سر سے پیر تک مشابہ تھے ایک لونڈی پھول لائی اُسے آزاد
کر دیا ایک غلام امام حسینؑ نے بھی بحالت نقصان مثل امام حسنؑ کے آزاد کیا ایک یہودی کا غلام گئےؑ کے ساتھ کہانا کہاتا
تھا امام حسینؑ نے سبب پوچھا تو بولا چاہتا ہون کہ خدا خوش ہو اور یہودی سے آزاد کرا دے امام حسینؑ یہودی کے یہان
گئے کہا دو سو اشرفی مین غلام کو بیچ ڈال یہودی بولا آپ کے قدم مبارک یہان آنے کے عوض غلام اور ایک باغ نذر
دیتا ہون اور قیمت واپس دیتا ہون فرمایا مین نے تجھے بخشدیا بولا مین نے قبول کیا اور غلام کو بخشدیا حضرت نے غلام
کو آزاد کر دیا یہود کی عورت بولی مین مسلمان ہوئی مہر شوہر کو بخشدیا یہود بولا مین مسلمان ہوا مکان عورت کو بخشدیا کسی نے
امام زین العابدین سے پوچھا کہ آپ کے پدر بزرگوار کی اولاد کسقدر کم ہے فرمایا مجھے بھی تعجب ہے کہ مین کیونکر پیدا ہوا
حالانکہ پدر بزرگوار رات دن مین ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے ایک عرابی آیا اور کہا کریم تر اہلبیت رسولؐ ہین مین قرضدار
ہون حضرت نے فرمایا مین سوال کرتا ہون ایک کے جواب مین یکحصہ مال دوسرے کے جواب مین دو حصہ مال تیسرے
کے جواب مین سب مال دے دونگا بولا بہلا آپ ایسے دریائے علم کے سوال کا جواب کیا مین دے سکتا ہون فرمایا
رسولخدا نے فرمایا ہے کہ نیکی بقدر معرفت طلب کرنا چاہیئے بولا دریافت کیجئے اگر معلوم ہوگا تو جواب دونگا نہ معلوم ہوگا تو
پوچھ کر یاد کرونگا۔ پوچھا اعمال کونسا اچھا ہے بولا ایمان بخدا۔ پوچھا مہالک سے کیونکر نجات ملے۔ بولا توکل و اعتبار خدا پر
پوچھا زینت آدمی کس چیز مین ہے۔ بولا وہ علم جس مین عاجزی ہو۔ پوچھا اگر عاجزی نہ ہو بولا وہ تنگدستی جس مین صبر کرے۔
پوچھا اگر یہ بھی نہ ہو بولا آسمان سے بجلی گرے اور مر جاوے دوسرے لایق نہین ہے پس حضرت نے ہزار اشرفی و دو سو
اشرفی کی انگوٹھی دی بولا خدا خوب جانتا ہے جہان خلافت و امامت ہے۔ ایک شخص نے کہا آپ مین غرور ہے۔
فرمایا غرور درجہ خدا کا ہے مجھے عزت ہے فللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ امام حسین مہدی سے خضاب کرتے تھے لوگون نے
معاویہ سے کہا منبر پر بھیج کچھ بیان کرین تاکہ معلوم کچھ نہین جانتے معاویہ بولا مجھے شرمندہ کرینگے پھر سب کے اصرار پر اجازت
دی آپ منبر پر گئے پہلے اپنے علم و فضل کا اظہار کیا پھر کہا ہم ہین حزب اللہ ہم ہین جہان پر غالب ہم ہین عترت رسولخدا ہم
سے زیادہ کوئی مقرب رسولؐ نہین ہے ہمکو خدا نے ہر گناہ سے پاک کیا ہے قرآن کے معنی بتلانے والے ہم ہین قرآن ہم سے
ہم قرآن سے کبھی الگ نہ ہونگے ہماری اطاعت تم سب پر واجب کیا ہے مگر تم پر شیطان حاوی ہے ہماری دشمنی پر طیار
کیا ہے اصل مین وہ تمہارا دشمن جانی ہے عذاب دنیا و آخرت مین گرفتار کریگا تمکو اپنے مکر کے حربون سے شکار کرکے

قیامت مین تم سے بیزار ہوگا اور تمکو خدا کے سامنے کوئی جواب نہ ملیگا مُنہ کے بل جہنم مین جاؤگے معاویہ ڈرا اور کُہا اُتر ائے
امام حسنؑ نے عثمان کی لڑکی سے نکاح کرنا چاہا مروان نے موکد یا اور عبد اللہ بن زبیر سے عقد کیا جب معاویہ نے
پیام دیا کہ عبد اللہ بن جعفر کی لڑکی یزید کو ملی امام حسینؑ نے انکار کر دیا بلکہ قاسم بن محمدؑ بن جعفر سے بانسو درہم
مہر پر عقد کیا معاویہ کو مروان نے خط لکھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ کچھ لوگ عراقی و حجازی امام حسینؑ کے پاس آتے
جاتے ہین اندیشہ فساد ہے معاویہ نے لکھا کہ اُن سے معترض نہ ہونا اور حضرت کو لکھا کہ ہمکو ایسی خبر ملی ہے مگر
مجھے آپ سے اسبات کی یقین نہین ہے آپ اس امت کی اجماع کو متفرق نہ کیجیے اپنے اور اپنے نانا کی امت پر
رحم کیجیے احمقون سے دہوکہ نہ کہائیے آپ نے اُسکے جواب مین لکہا ہے کہ اے معاویہ مجھے منظور نہین ہے کہ فساد کر دن
لیکن تو اور تیرے پیرو جو خدا سے گمراہ ہوگئے ہین دین خدا مین بدعت پہلاکر ظلم کر رہے ہین اسے دیکھکر مجھے غفلت و
سستی کرنا مناسب نہین ہے تو نے حجر بن عدی کو معہ ایک گروہ مومنونکے جو راہ حق پر تھے بلا کسی حجت مخالفت
کے قتل کر ڈالا عمرو بن حمق الجزاعی کو جو اصحاب رسول خدا سے اور عابد زاہد ہر طرحکی صفت سے تھے اونہین
تو نے قتل کیا ہے زیاد ولد الزنا کو تو نے اپنا بہائی بنایا ہے حرامزادونکو نیکو نپر تعینات کرکے قتل کراتا ہے اور
ہر طرح طرح کی تکلیف دیتا ہے تو نے قبیلہ خضرمین کو محبت علی کی وجہ سے قتل کرا دیا حالانکہ تلوار علی کی تیرے
اور تیرے بزرگونکے ناک پر نہ چلتی تو تو اس ظاہری اسلام مین نہ آتا جسکے وجہ سے تو آج حاکم و بادشاہ بنا ہوا ہے
تلوار علیؑ ہے یہ سلطنت ہاتھ آئی ہے ورنہ تو وہی تھوڑی پونجی لیکر شام مین جاتا اور بیچتا جیسا کہ تیرے بزرگ تھے
تو خود دین اسلام کو غارت کر رہا ہے مجھپر الزام لگاتا ہے بہت بڑے طول کا جواب لکہا۔ بہت سی حدیث اور
روایت بابت نص امامت و معجزات جو حضرت سے ظاہر ہوئین ہین مگر اس مختصر رسالہ مین گنجایش تحریر نہین
ہے اور نہ حالات معرکہ کربلا لکھ سکتا ہون جیسا ظلم کربلا مین حضرت پر ہوا غیر قوم اور مذہب کی زبانپر جاری ہے
اور اُسکی مفصل کیفیت کتاب جلاء العیون و کتاب مصائب مین درج ہے دسوین محرم سال یکسٹھ ہجری مین
ہاتھ دشمنان دین سے دشت کربلا مین تین دن کے بہوکے پیاسے شہید ہوئے اور کربلا مین دفن ہوئے آپکی
مصیبت مین زمین و آسمان جن و انس جانور چڑیا شجر ہجر دریا پہاڑ بالو کنکر غرضکہ سوائے بنی امیہ و کچھ لوگ
کوفہ و بصرہ و دمشق کے رہنے والون کے باقی سب روے اس روز جہان سے پتھر اُٹھایا گیا خون تازہ جوش
کرتا پایا گیا الہم العن قتلہ الحسین و اصحابہ سترہ اولاد فاطمہ بنت اسد اور باقی احباب و انصار کل بہتر حضرات اُس
معرکہ مین شہید ہوئے جنات اور فرشتونکی مدد آئی مگر امام حسین مظلوم نے منظور نہین کیا نام امام حسینؑ جو
شہید ہوئے حر بن یزید ریاحی جہر بن حفیر ہمدانی وہب بن عبد اللہ کلبی عمرو بن خالد ازدی سعید بن حنظلہ تمیمی
عمرو بن عبد اللہ مذحجی مسلم بن عوسجہ زہیر بن قین حبیب بن مظاہر اسدی مالک بن انس کاہلی زیاد بن مہاجر
کندی ہلال بن حجاج نافع بن ہلال عبد الرحمن بن عبد اللہ یزنی عمرو بن قرظۂ انصاری جون عمرو بن خالد
صیداوی حنظلہ بن اسعد شامی سوید بن عمرو یحیی بن سلیم مازنی قرہ بن ابی قرہ غفاری عمرہ بن مطاع جعفی

حجاج بن مسروق لجنادہ بن حارث عمرو بن جنادہ عبد الرحمن بن عروہ شوذب غلام عابس عابس بن شبیب
شاکری عبد اللہ غفاری عبد الرحمن غفاری غلام ترکی زیاد بن شعثا ابو عمرو نہشلی۔ سیف بن ابی الحارث مالک
بن عبد اللہ نام اعزائے امام حسینؑ عبد اللہ بن مسلم محمد برادر عبد اللہ جعفر عبد الرحمن عبد اللہ پسران عقیل محمد پسر
ابو سعید محمد و عون پسر عبد اللہ عبد اللہ بن عبد اللہ قاسم عبد اللہ ابو بکر حسن عبد اللہ عمر عثمان جعفر عبد اللہ
محمد ابراہیم و عباس پسران علیؑ علی اکبر و علی اصغر پسران امام حسینؑ و عبد اللہ پسر امام حسنؑ یہ تفصیل شہادت
سے ہے اور ملا محمد باقر مجلسیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ اٹھارہ بنی فاطمہ زیارت ناحیہ مین جو تشریح درج ہے وہ یہ
ہے علی اکبر علی اصغر پسر امام حسینؑ عبد اللہ عباس جعفر عثمان محمد پسران علیؑ ابو بکر عبد اللہ قاسم
پسران امام حسنؑ عون و محمد پسر عبد اللہ بن جعفر۔ جعفر و عبد الرحمن بن عقیل عبد اللہ وابی عبد اللہ بن مسلم
محمد بن ابو سعید بن عقیل خود جناب امام حسینؑ اور حضرت مسلم نوین ذی الحجہ کو ساٹھ اونسٹھ ہجری مین بمقام
کوفہ شہید ہو چکے تھے۔

حالات چہارم امام حضرت علیؑ ابن الحسینؑ جلاء العیون سے

حضرت علی ابن الحسینؑ کی پیدایش پانچوین شعبان ۳۶ھ ۳۷ھ ۳۸ھ کی مختلف روایات ہین لقب
زین العابدینؑ اور سید الساجدین زکی امین سجاد ذو الثفنات ہین بعد شہادت امام حسینؑ آپ امام ہوئے بعد
اس جانکاہ واقعہ کے چالیس سال برابر اپنے پدر بزرگوار و اعزا کی مصیبت مین روتے رہے جو کربلا مین
اُن صاحبون پر گذری تھی پانی پیتے وقت اسقدر روتے تھے کہ پانی آنسو و نا ہو جاتا تھا غلام نے کئی مرتبہ
عرض کیا کہ کب تک آپ روئینگے ایسا نہ ہو کہ ہلاک ہو جائین فرمایا مین اپنے رنج کی شکایت نہین کرتا
مگر اپنے خدا سے اور خدا کی طرف سے جو مین جانتا ہون تو نہین جانتا مجھے جسوقت قتل ہونا اولاد علیؑ اور فاطمہ
وآل رسول کا یاد آتا ہے رونا آتا ہے اور کسی طرح سے نہین رکتا اور پانی دیکھکر کیون نہ رونا آوے جبکہ
میرے پدر اور برادر رفقا کو بہ پانی نہ ملا تین دن کے پیاسے شہید ہوے حالانکہ یہ پانی جانوران چرند و پرند
سب پیتے تھے اور مین نے اپنے نفس کو پہلے ہی قتل کیا ہے فرمایا کہ یعقوب کے بارہ لڑکے تھے اُن مین صرف
ایک لڑکا غائب ہوا اُسکے رنج مین اسقدر روئے کہ آنکھ کی روشنی کم ہو گئی جانتے تھے کہ اُنکا لڑکا زندہ اور مین نے
اپنے باپ اور بھائی اور چچا کو جو کل سترہ اولاد فاطمہ بنت اسد سے تھے اور اُنکے علاوہ خاص خاص دوست بھی
تھے اُن سب کو اپنے آنکھون کے سامنے قتل ہوتے دیکھا ہے۔ زہری سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے مین نے
دیکھا کہ جناب امام زین العابدینؑ کو زنجیر و طوق مین گرفتار کئے ہوئے پاس عبد الملک بن مروان کے لئے
جاتے تھے مین نے تنہائی مین عرض کیا کاش یہ تکلیف مجھے ہوتی اور حضرت کو نجات ملتی فرمایا مین حکم خدا کی
تعمیل کرتا ہون ورنہ طوق و زنجیر نکالکر پھینکدون پس ہاتھ و پیر زنجیر و طوق سے الگ کر دیا اور پھر پہن لیا

اور فرمایا مین انکے ساتھ دو منزل سے آگے نہ جاؤنگا چوتھے روز مین نے دیکھا کہ وہی نگہبان حضرت کو مدینہ مین ڈھونڈھتے ہین
اور کہتے ہین عجیب حال ہے تمام رات ہملوگ جاگتے رہے صبح کو نہ پایا حضرت غائب ہو گئے زہری نے کہا پھر مین
عبد الملک سے ملا اُس نے حال حضرت کا دریافت کیا تو مین نے واقعہ بیان کیا بولا اُس رات کو امام زین العابدین
میرے پاس آئے مین ڈر گیا مجھ سے فرمایا کہ تو ہم سے کیا چاہتا ہے مین نے عرض کیا کچھ نہین چاہتا ہون جہان
چاہو رہو بس یہان سے چلے گئے زہری نے کہا مین نے کہا کہ وہ گوشہ عبادت مین رہتے ہین عبد الملک بولا
بہت اچھا اونکا کام بہت اچھے وہ سعید بن مسیب سے روایت ہے کہا جب یزید نے مسلم بن عقبہ کو مدینہ
لوٹنے بھیجا اس مردود نے اگر گھوڑے مسجد رسول مین بندہوا دی اور تین دن مدینہ کو لوٹا مین امام زین العابدین کے
ساتھ روزانہ مسجد رسول خدا مین جاتا تھا اور کوئی نہ دیکھتا تھا اور حضرت کے دروازہ پر ایک سوار روزانہ آکر نگہبانی
کرتا تھا اگر کوئی ملعون آتا تھا تو وہ سوار قتل کر دیتا تھا مگر زخم معلوم نہ ہوتا تھا مدینہ کے لوٹنے کے بعد حضرت نے اُس
سوار کو انعام دیا تو اُس نے نہ لیا بولا مین فرشتہ ہون بحکم خدا آتا تھا اور اہلبیت رسول کا تابعدار ہون زید بن علی
نے سعید بن مسیب سے کہا تم کہتے ہو کہ علیؑ بن الحسین اپنا نظیر اپنے وقت مین ہر کہتے تھے سعید نے کہا ایسا ہی تھا مگر
کسی نے قدر نہ جانی زید نے کہا پھر تم نے نماز جنازہ حضرت کی کیون نہ پڑھی سعید نے کہا تمام علماء مکہ حضرت
ہی کے پاس جاتے تھے ایکسال گیارہ ہزار حاجی حضرت کیخدمت مین حاضر ہوئے مقام شقیہ مین قافلہ اُترا نماز
کے بعد حضرت سجدہ مین گئے حضرت کی آواز تسبیح سجدہ سُنکر درخت اور پتھر سے آواز مثل بعینہ آواز حضرت
کی آتی تھی مین ڈر گیا سجدہ سے سر اُٹھایا تو حضرت نے کہا تو ڈر گیا مین نے کہا ہان یا حضرت فرمایا یہ وہ تسبیح
ہے جو جبرئیل کو پیدا کر کے سکھلایا اور جبرئیل نے پڑھا اس مین اسم اعظم ہے بعد وفات حضرت کے سب
نیکوکار اور بدکار حاضر جنازہ ہوئے اور سب نے نیکی سے حضرت کو یاد کیا ہے اور جنازہ کے پیچھے گئے مین نے
کہا آج ہو سکتا ہے کہ مین مسجد رسولخدا مین اکیلا نماز پڑھون جب مسجد مین پہونچا تو سات تکبیرین اہل آسمان
وزمین کی میرے کان مین ایسی پہونچین کہ مین بیہوش ہو گیا اور مُنہ کے بل گر پڑا جب ہوش آیا
تو دیکھا لوگ بعد نماز جنازہ حضرت کے واپس آگئے تھے مجھے نہ تو نماز جنازہ ملی نہ نماز مسجد مین اسی زیانکاری کا وقت
افسوس رہتا ہے روایتون سے ظاہر ہوا ہے کہ حضرت کو ولید بن عبد الملک یا ہشام بن عبد الملک نے زہر
دلوایا تھا جسکے باعث وفات ہوئی ہے روز وفات فرمایا وضو کو پانی لاؤ جب پانی سامنے آیا تو فرمایا اسمین
جانور مردہ ہے روشنی مین دیکھا تو موش مردہ تھا اُسے پھیکر دوسرا پانی لائے تو وضو فرمایا ناقہ جسپر حضرت سوار
ہوتے تھے بعد دفن حضرت کے رسّی توڑ کر حضرت کے قبر پر پہونچا اور چھاتی قبر سے ملتا تھا بعد تین روز کے مر گیا
بائیس حج اُسپر حضرت نے کیا کبھی ایک کوڑا انہین مارا تاریخ وفات گیارہ بارہ اٹھارہ بائیس پچیس ماہ محرم
سنہ ۹۵ھ کہتے ہین اور ستاون سال کی عمر تھی بقیہ مدینہ مین دفن ہوئے اور پیدایش بھی مدینہ مین ہوئی =

حالات امام پنجم حضرت محمد باقرؑ جلاء العیون سے

حضرت امام محمد باقرؑ کی پیدایش مدینہ مین تیسری ماہ یا یکم رجب سنہ ۵۷ ہجری لکھی ہے نام آپکا محمدؐ تہا کنیت ابو جعفر القاب باقر و شاکر و ہادی تہا مان آپکی فاطمہ لڑکی امام حسنؑ کی تہین آپ نجیب الطرفین اور دو علوی سے ہین مان اور باپ دونون اولاد امام سے تہے اور خود بہی امام تہے امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ ہم اور ہمارے پدر بزرگوار امام محمد باقرؑ دونون حج کو گئے تہے ہشام بن عبد الملک بہی آیا تہا ہم نے مجمع عام مین کہا کہ خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو رسول خدا کے اہلبیت مین کیا اور عزت دیا اور ہمکو خلیفہ رسول خدا کیا جو ہماری دوستی کرے سعادتمند ہے اور جو مخالفت کرے بدبخت ہے یہ خبر ہشام بن عبد الملک کو ہوئی مگر مصلحتاً ملہ مین ہمارا معترض نہ ہوا جب ہشام دمشق پہونچا اور ہم مدینہ پہونچے تو حاکم مدینہ کو ہشام نے لکہا کہ ہمکو اور ہمارے پدر بزرگوار کو بہیجدے جب ہم دمشق پہونچے تو تین روز ہمکو نہ بولایا چوتھے روز بولایا ہم گئے وہ تخت پر بیٹھا تہا اُسکی لشکر داہنے بائین ہتیار لگائے کہڑی تہی اور ایک ٹیلہ پر شرطیہ تیر لگاتی تہی میرے پدر بزرگوار آگے تہے مین پیچھے تہا جب وہان پہونچے تو عبد الملک نے میرے پدر بزرگوار سے کہا تم بہی انکے ساتھ تیر چلاؤ میرے پدر نے کہا مجھ مین اب قوت تیر چلانیکی نہین ہے بولا ضرور چلائی اور ایک بنی امیہ کی طرف اشارہ کر کے کہا تیر و کمان دیدے اُس نے دیا تو پدر بزرگوار نے تیر لیکر چلا مین جوڑ کر بقوت امامت تیر درمیان نشانہ کے مارا تیر گڑ گیا دوسرا تیر اُسکے اوپر چلایا جو پہلی تیر کو توڑ کر اور گرا کر جہان پہلی تیر گڑی تہی گڑ گیغرضکہ نو تیر اسی طرح چلایا اور جو تیر چلائے تہے گویا جگر ہشام پر لگتا تہا اُسکا چہرہ متغیر ہوتا جاتا تہا آخر مین بیتاب ہوکر بولا بیچ ہے آپ تیر اندازی مین عرب اور عجم مین یکتا ہین کیون کہتے تہے کہ مجھ مین قوت تیر چلانیکی نہین ہے بعد اسکے شرمندہ ہو کر سر جھکا لیا اور ہمارے قتل کی فکر مین ہوا بڑی دیر تک متفکر تہا اور ہم ویسی ہی کہڑے تہے ہمارے پدر بزرگوار کو ناگوار ہوا اور غصہ آگیا اور حضرت کا قاعدہ تہا کہ جب غصہ آتا تہا تو آسمان کی طرف دیکہتے تہے حضرت کو غصہ مین دیکہکر عبد الملک ڈر گیا اور تخت پر بولایا بغلگیر ہو کر بٹہایا ہم بہی ساتھ تہے ہم سے بہی ہاتھ ملایا اور ہمکو بہی بٹہایا اور کہا زیبا ہے کہ عرب اور عجم فخر کرین کہ آپ ایسے بزرگ موجود ہین آپنے یہ تیر اندازی کس سے کسقدر زمانہ مین سیکہا تہا فرمایا کہ یہ صفت اہل مدینہ مین بہت تہی ایام لڑکپن مین چندروز یہ شغل تہا پھر جب سے چھوڑا آج اتفاق ہوا ہے ہشام بولا ایسا کماندار مین نے آجتک نہین دیکہا یہ صاحبزادے بہی اس فن مین مہارت رکہتے ہین فرمایا ہم اہلبیت رسالت علم و کمال مین یکتا ہے زمانہ ہمیشہ سے ہین خدا نے ہمکو عطا کیا ہے اور ایکدوسرے سے وراثت مین پاے ہین ہرگز زمانہ خالی نہین کہ ہم سے ایک کامل نہ ہو اور دوسرے ہمارے سامنے مجبور نہ ہون یہ سُنکر چہرہ اُس ملعون کا سُرخ ہو گیا عبد الملک جب غصہ ہوتا تہا تو اوسکی داہنی آنکھ ٹیڑہی ہو جاتی تہی غصہ مین سر نیچا کر لیا پھر سر اُٹہا کر کہا کیا ہمارا اور آپکا نسب ایک نہین ہے اور

اولاد عبد مناف سے ہم نہین ہین فرمایا ہان ایسا ہی ہے مگر خدا نے ہم کو اپنے اسرار و علم سے مخصوص کیا بولا کیا رسولخدا کو خدا نے
شجرہ عبد مناف سے تمام دنیا کے سرخ و سفید پر مبعوث نہین کیا پھر آپ مخصوص کہان سے ہوگئے اور کسطور سے
آپکا علم مخصوص ہوا حالانکہ بعد رسولخدا دوسرا کوئی پیغمبر نہین ہوا ہے فرمایا جہان سے خدا نے رسولخدا کو مخصوص
کیا اور جہان سے رسولخدا پر وحی نازل ہوئی وہین سے رسولخدا ہمارے سپرد کرنیکو تاکید کیا اور علیؑ بن ابیطالب
کو رسولخدا نے اپنا سب اسرار و علم سپرد کیا جس طرح سے تملوگ اپنے بھید کو اپنے خاص لوگون سے کہتے ہو اور علیؑ
بن ابیطالب سے ہمکو میراث مین ملا بولا علیؑ کا دعوی تہا کہ ہم علم غیب جانتے ہین فرمایا خدا نے قرآن مین فرمایا ہے کہ
قرآن مین ازل سے ابد تک کی بات درج ہے اور قرآن کی تفسیر و معنے رسولخدا سب جانتے تہے اور علیؑ کو تعلیم
کیا تہا اور فرمایا کہ علیؑ مجھہ سے اور مین علیؑ سے ہون اور جو میرے پاس ہے وہ سب علیؑ کا ہے علیؑ بعد میرے سب
پر قاضی ہے اور حضرت عمر نے کہا بولا علیؑ لہلک عمر یعنے حضرت عمر نے کئی مرتبہ کہا کہ اگر علیؑ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہوجاتا
پس ہشام بن عبدالملک بہت دیر تک سر جھکائے رہا پھر کہا آپ کیا چاہتے ہین فرمایا میرے اہل و عیال
ہمراہ ہین اور خوف مین ہین چاہتا ہون کہ گھر چلا جاؤن بولا اچھی بات ہے اور رخصت کیا جب ہم باہر نکلے تو
بہت بڑی بھیڑ ملی دریافت پر معلوم ہوا کہ کوئی عالم نصاریٰ پہاڑ پر ہے اُس سے مسائل دریافت کرنے جاتے
ہین پس امام محمد باقرؑ چادر سے اپنا منھہ لپیٹ لیا جسمین کوئی پہچان نہ سکے اور اُن سب کے ہمراہ گئے مین بہی ساتھہ تہا
وہان پہونچکر بیٹھے وہ عالم بہت ہی ضعیف تہا عیسیٰ کے کسی حواری کے صحبت مین تہا بوجہہ بڑہائی پلکین
لٹکی رہتی تہین اونکو ایک کپڑہ حریر سے اُٹھا کر سر مین باندھ لیتا تہا تو اُسکی آنکھین مثل آنکھہ سانپ کے حرکت
کرتی اور سب کے طرف دیکھتا تہا یہ خبر شام کو پہونچی تو ایک آدمی چھپا کر بھیجا اور کہا کہ حضرت سے اور عالم سے جو
بات ہو اُسکی اطلاع کرے اُس عالم نے حضرت امام کو دیکھکر پوچھا کہ آپ ہم مین سے ہین یا کہ امت مرحومہ سے ہین
فرمایا امت مرحومہ سے ہون بولا علما سے ہو یا جہلا سے فرمایا جہلا سے نہین ہون یہ سنکر راہب بہت گھبرایا بولا
اب مجھہ سے کچھہ پوچھیگی یا مین آپ سے پوچھون فرمایا تم پوچھو بولا اے گروہ نصاریٰ تعجب ہے کہ امت محمدؐ سے
کوئی یہ کہے کہ تو سوال کر لازم کہ چند سوال ان سے مین کرون۔ بولا اے بندہ خدا وہ کون ساعت ہے جو نہ دن مین
ہے نہ رات مین فرمایا طلوع صبح سے طلوع آفتاب تک بولا یہ کون ساعت ہے فرمایا یہ ساعت ساعات بہشت سے
ہے اسوقت بیمارونکو آرام درد مرض مین کمی ہوتا ہے تمام رات کا جاگا اسوقت سو جاتا ہے خدا نے طالبان
آخرت کو باعث رغبت اور تمثیل بتلایا ہے بولا سچ فرمایا۔ کہئے آپلوگ کہتے ہین کہ بہشت مین لوگ کہانے ہین پائخانہ
پیشاب نہین ہوتا دنیا مین اسکی کیا نظیر ہے فرمایا بچہ ماں کے پیٹ مین جو ماں کہاتی ہے وہ کہاتا ہے مگر پائخانہ
پیشاب کچھہ نہین ہوتا راہب بولا آپ نے کہا ہم عالم نہین ہین فرمایا نہین مین نے کہا تہا کہ جہال سے نہین ہون
راہب بولا آپ کا دعوی ہے کہ میوہ بہشت کہاتے جاتے ہین کم نہین ہوتا اسکی نظیر دنیا مین کیا ہے فرمایا ایک
چراغ سے ہزارون چراغ جلایا جاوے مگر اُسکی روشنی بدستور رہے کم نہ ہو راہب بولا ایک ایسا سوال کرتا ہون

جسکا جواب آپ نہ دیسکین گے فرمایا کہ کیا سوال ہے بولا وہ کون ہین دو بہائی جو ایک ساتھ پیدا ہوئے ایک ساتھ مرے ایک کی عمر پچاس
سال ایک کی عمر ڈیڑہ سو برس کی تہی فرمایا عزیز و عزیرہ دو بہائی تہے ایک ساتھ پیدا ہوئے عزیز تیتیس سال زندہ
رہکر بحکم خدا مر گئے اور سو برس بعد پہر زندہ ہوئے پہر بیس برس اور زندہ رہے اور دونون بہائی ساتھ مرے ایک
پچاس ایک ڈیڑہ سو برس زندہ رہے یہ سنکر راہب بولا اے گروہ نصاریٰ ہم سے لائق عالم کو لائے ہو جب تک یہ
شام مین رہیگا ہم تمکو کچھ نہین بتا سکتے ان سے دریافت کرو اور بقول دیگر راہب رات مین آکر ایمان لایا اور کلمہ
پڑہا یہ خبر ہشام بن عبد الملک کو ہوئی اور معلوم ہوا کہ جوابات جو حضرت نے راہب کو دی اُس سے حضرت کی لیاقت
اور بزرگی لوگونپر مشہور ہوگئی فوراً حضرت کو مدینہ کی طرف روانہ کیا اور آگے ایک آدمی کو تعنات کیا کہ شہرون مین اطلاع
کرے کہ اولاد علیؑ سے محمدؑ اور جعفر بن محمدؑ عالم نصاریٰ سے ملکر مذہب نصرانی قبول کیا ہے ان سے نہ تو کوئی ملے نہ سلام
کرے وہ انسے لین دین کہانے پینے کا کرے ورنہ قتل ہوگا جب وہ شخص شہر مدائین مین اطلاع کر چکا تو اُسکے پیچہے ہم
اور ہمارے پدر بزرگوار وہان پہونچے دیکہا کہ تمام اہل شہر ہم کو دیکہکر گالی دینے لگے اور جناب امیرؑ کو برا کہنے لگے بہت
کچھ ہمارے نوکرون نے سمجہایا مگر کسی دوکاندار نے کہانا تک نہ دیا جب ہم دروازہ شہر مدائین پر پہونچے پدر بزرگوار
نے بہت نرمی سے گفتگو کی اور کہا ہم ایسے نہین ہین یہ خبر جہوٹی ہے اور پہر جب تم یہود و نصاریٰ سے معاملہ کرتے
ہو تو ہم سے کیون انکار کرتے ہو بولے تم یہود و نصاریٰ سے بدتر ہو کیونکہ وہ جزیہ دیتے ہین تم نہین دیتے۔ جب تک تم
اور تمہارے جانور ہلاک نہ ہونگے دروازہ تک نہ کہولین گے پدر بزرگوار نے جب اُنکی یہ شقاوت دیکہی تو مدائین کے
قریب ایک پہاڑ اسپر گئے اور کان پر ہاتہ رکہکر چند آیات قصہ شعیبؑ مین سے تلاوت فرمائی اور وہ مضمون جس مین
مدائین کے لوگ معذب ہوئے تہے پڑہا اور فرمایا قسم خدا کی کہ بقیۃ اللہ ہم ہین جب حضرت نے یہ کہا تو ایک سیاہ اندہی چلی
جس نے یہ آواز حضرت کی سبکے کانون مین پہونچا دی اور چہوٹے بڑے کوٹہونپر چڑہکر حضرت کے طرف دیکہنے لگے
ایک بڈہا چلایا کہ اے اہل مدائین یہ شخص اُس مقام پر ہے جہان سے شعیبؑ نے دعاء نزول عذاب کیا تہا قسم خدا
کی اگر جلد دروازہ نہ کہولو گے تو عذاب نازل ہوگا مانند عذاب قوم شعیبؑ کے پس سب لوگ ڈر گئے دروازہ کہولدیا
اور اپنے مکانپر لیگئے کہانا دیا دوسرے روز ہم وہان سے کوچ کیا ایکروز امام محمد باقرؑ سے زید بن حسنؑ سے بابتہ متروکات
رسولخدا بحث ہوئی حضرت نے فرمایا اے زید دوستان خدا سے تکرار نہ کر کہ تو بتلادون تیرے ساتہ
مین پوشیدہ چہری ہے اے چہری بقدرت خدا بات کر اور میرے برحق ہونیکی گواہی دے پس چہری زید کے ہاتہ مین
سے گر پڑی اور بولی اے زید امام محمد باقرؑ سے تکرار نہ کر وہ تجہ سے لایق ہین مین تجہے ہلاک کردونگی زید کانپنے لگا گر کر
بیہوش ہوگیا حضرت نے ہاتہ پکڑکر اٹہایا اور فرمایا اے زید جس پتہر پر کہڑا ہون اگر بات کرے تو تو قبول کریگا زید
نے کہا ہان ناگاہ وہ پتہر دو ٹکڑہ ہوگیا جسپر زید کہڑا تہا اسقدر ہلا کہ قریب تہا زید گر جاوے اور جسپر حضرت کہڑے تہے بالکل
نہ ہلا اور پتہر بولا اے زید امام محمد باقرؑ سے تکرار نہ کر ورنہ تجہے قتل کرونگا زید پہر بیہوش ہوگیا اور گر پڑا حضرت نے
ہاتہ پکڑ کر اٹہایا اور فرمایا اگر یہ درخت جو قریب ہے گواہی دے تو تو قبول کریگا زید بولا ہان حضرت نے درخت

کو بولا یا وہ درخت بقدرت خدا اپنے جگہہ سے ہٹکر حضرت کے پاس آیا اور سایہ کیا بولا اے زید تو ظالم ہے امام محمد باقرؑ
برحق ہین اس تکرار سے ہاتھہ اٹھا ورنہ تجھے قتل کرونگا زید بیہوش ہوکر گر پڑا حضرت نے اُٹھایا زید نے قسم کھائی کہ
آج سے مین کبھی امام محمد باقر سے بحث نہ کرونگا۔ حضرت واپس اپنے مکان آئے زید شام چلا گیا اور عبدالملک سے
بولا کہ مین ایک جھوٹے جادوگر کے پاس آتا ہون جسکا زندہ رکھنا تجپر حلال نہین ہے عبدالملک بن مروان نے
حاکم مدینہ کو لکھا کہ امام محمد باقرؑ کو قید کرکے ہمارے یہان بھیجدے اور زید سے کہا اگر مین تجھے امام محمد باقرؑ کے قتل
کا حکم دون تو تو قتل کریگا زید بولا ہان حاکم مدینہ نے لکھا کہ امام محمد باقرؑ عابد وزاہد صابر شاکر ہین عبادت اُنکی
مثل عبادت داؤد کے ہے جب تلاوت قرآن فرماتے ہین تو اُنکی آواز سُنکر جانور اور چرند جمع ہوجاتے ہین مین اُن کا
نظیر نہین دیکھتا ڈرتا ہون کہ اگر تو اُنھین کوئی تکلیف دیگا تو ایسا نہ ہو کہ خدا تیرے سلطنت مین زوال ڈالے کیونکہ
جس نے ایسے خاصان خدا سے کچھہ بُرائی کی یا تکلیف پہونچائی تو اُنکو علاوہ عذاب عاقبت کے دنیا مین بھی خدا
نے ذلیل کیا ہے چاہئیکہ تو اس ارادہ سے باز رہ عبدالملک نے وہ خط زید کو دکھلایا تو زید بولا حاکم کو روپیہ
دیکر راضی کرلیا ہے عبدالملک بولا اب تجھے کوئی حیلہ اُنکے قتل کا معلوم ہے زید بولا اُنکے پاس ہتیار رسولخدا کے
ہین وہ مانگ اگر نہ دین تو اس بہانہ سے قتل کرا اور طعن آدمیون سے معذور رہ عبدالملک نے حاکم مدینہ کو
لکھا کہ ایک لاکھہ روپیہ امام محمد باقرؑ کو دیکر اُن سے ہتیار رسولخدا کو مانگ حاکم مدینہ نے میرے پدر بزرگوار کو
بلایا اور مضمون خط عبدالملک کو سُنایا حضرت نے فرمایا چند روز کے واسطے مہلت دی پس کچھہ روز کے بعد
اشیاء مطلوبہ مع دیگر چیزونکے حاکم کے پاس بھیجدیا حاکم نے عبدالملک کے پاس بھیجدیا وہ دیکھکر خوش ہوا
زید کو بُلا کر دکھایا زید بولا تم کو دھوکا دیا ہے رسولخدا کی چیزون مین سے کوئی چیز اسمین نہین ہے عبدالملک نے میرے
پدر بزرگوار کو خط لکھا کہ آپ نے میرا مال لیلیا اور جو چیز مین نے مانگی وہ نہ دی حضرت نے جواب لکھا
کہ جو چیز میرے پاس تھی مین نے بھیجدی قبول کر یا نہ کر بظاہر عبدالملک نے جواب حضرت کو تصدیق کرکے
اہل شام کو بلا کر فخریہ سب سامان دکھلا کر کہا کہ رسولخدا کا ہے اور زید سے کہا مین نہین چاہتا کہ کسی اولاد فاطمہؑ
کو قتل کرون اور ظاہرا زید کو قید کر دیا اور حضرت کو خط لکھا کہ آپکے چچا کو بھیجتا ہون انکو ادب سیکھلائیے مگر
حضرت کو بعلم امامت معلوم ہوگیا کہ یہ حیلہ ہے در اصل زید کو اُس ملعون نے شہید کرنکو بھیجا ہے اور ایک
زین جسکے اندر زہر بھرا تھا زید کے ہاتھہ حضرت کو ہدیہ بھیجا۔ حضرت نے زید سے کہا تجپر افسوس ہے جو ارادہ
تو نے کیا ہے کسقدر بُرا ہے تجھے شبہہ ہے کہ جو ارادہ تو نے کیا ہے مین نہین جانتا ہون یہ زین جیسی ہے مجھے معلوم ہے
مگر تقدیر الہی پر راضی ہون میری شہادت اسیطرح ہے پس زین گھوڑے پر باندھی گئی حضرت سوار ہوئے زہر
تمام بدن مین اثر کر گیا پھول آگیا اور آثار موت ظاہر ہوا وہ زین ابتک میرے یہان ہے اور مہدی میرے
اولاد سے ہوگا اُس تک پہونچے گا اور جب تک بدلہ نہ لیا جاویگا موجود رہیگا حضرت تین روز تک مبتلا درد
رہکر جمیع شہدائے اہلبیت سے ہے۔ اور زید کو عارضہ ہوا مجنون ہوگیا نماز پڑھنا بند ہوگیا پاگل ہوکر گھومتا تھا

آخر عذاب الٰہی مین گیا۔ حضرتؑ کے دونون دو مرتبہ گرے الحمد للّٰہ کہکر ہاتھ مین لیا اور حضرت صادقؑ کو دیا اور کہا کہ ہمارے کفن مین رکھدینا اکیروز فرمایا ایک جماعت اہل مدینہ کو بولاؤ جب وہ حاضر ہوئے تو فرمایا اے جعفر جب مین اپنے خدا کے رحمت مین جاؤن تو تم تین کپڑون مین مجھے کفن کرنا ایک چادر حُبرہ جو نماز جمعہ مین اوڑھتے تھے دوسرا کپڑہ جو ہمیشہ پہنے رہتے تھے اور ایک عمامہ جو باندھے رہتے تھے مگر عمامہ کو کفن مین نہ شمار کرنا اور میرے قبر کو چار انگل اونچی کرنا ظہر پہ پانی چھڑکنا حضرت صادقؑ نے عرض کیا گواہ کی کیا ضرورت تھی فرمایا اسلئے کہ تمہارے امامت مین کسی کو شک نہ ہو امام جعفر صادقؑ فرماتے ہین کہ امام محمد باقرؑ کا معمول تھا کہ پانی آپکے سرہانے رکھا رہتا تھا سویرے اُسی پانی سے وضو فرماکر نماز پڑھتے تھے بروز شہادت دو مرتبہ فرمایا پانی پھیکدو خیال کیا گیا بخار کی بیہوشی سے ہے جب مین نے دیکھا تو ایک چوہا مردہ اُس مین پڑا تھا حضرت کو بنور امامت معلوم تھا۔ ایک شخص مدینہ چند میل پہ تھا خواب مین دیکھا کسی نے کہا جا امام محمد باقرؑ کے جنازہ پہ نماز پڑھ وہ آیا تو حضرت کو غسل دیتے پایا۔ حضرت نے آٹھ سو روپیہ اپنے ماتم داری مین خرچ کرنے کو وصیت کی تھی اور امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا تھا کہ دس سال تک مقام منیٰ مین میرے مظلومیت پر رونے کا سامان کیا جاوے ستاون سال کی عمر ہوئی تھی وقت معرکہ کربلا اپنے جد مظلوم امام حسینؑ کے ساتھ چار برس کے تھے بعد امام حسینؑ اپنے پدر عالیقدر امام زین العابدین کے ساتھ چونتیس ۳۴ برس رہے اور بعد امام زین العابدین اونیس ۱۹ سال خود امامت کیا۔ اور صحیح خبر یہ ہے کہ عبد الملک بن مروان کے زہر سے شہید ہوے بعد شہادت ہمیشہ آپکے حجرہ مین چراغ جلایا گیا اور بقیہ مدینہ مین دفن ہوئے سال وفات ساتوین ذالحجہ سنہ ۱۱۴ ہجری ہے جگہہ پیدائش مدینہ ہے۔

حالات چھٹوین امام جعفر صادق جلاء العیون سے

نام امام جعفر صادقؑ بن امام محمد باقرؑ تھا کنیت ابو عبد اللّٰہ تھا القاب صابر فاضل طاہر۔ صادق تھا مشہور القاب صادقؑ تھا اسوجہ سے ہوا کہ رسولخداؐ نے کہا کہ امام حسن عسکریؑ کا بھائی جعفر کذاب ہوگا وہ دعوی امامت کریگا۔ مان آپکی ام فروہ لڑکی قاسم بن محمد بن ابوبکر کی تھین محمد بن ابوبکر مخلصین جناب امیر سے تھے اور قاسم بن محمد معتمدین امام زین العابدین سے تھے تاریخ ولادت سترھوین ربیع الاول سنہ ۸۳ ہجری کہتے ہین بمقام مدینہ پیدا ہوئے ابو العباس سفاح خلیفہ بنی عباس نے مدینہ سے حضرت کو عراق مین بولایا بہت کچھ معجزہ حضرت سے دیکھکر کچھ تکلیف نہ پہونچا سکا اور رخصت کردیا جب منصور دوانقی عباسی نے غصب خلافت کیا تو اوسکو معلوم ہوا کہ حضرت کے پیرو بہت ہین اُس نے بھی حضرت کو عراق مین طلب کیا پانچ مرتبہ جعفر کے قتل کا ارادہ کیا ہر مرتبہ معجزہ دیکھکر باز رہا منصور کا دربان ربیع امام جعفر صادقؑ کا محب تھا ابن بابویہ سے روایت ہے کہ ایکروز منصور دوانقی نے جناب امام جعفر صادقؑ کو طلب کیا اور حجرہ کے فرش بچھوائے

تلوار منگوائے ۔اور ربیع سے کہا جب وہ آئین اور مین پانی مانگون تو اُسوقت تو اُنہین قتل کردینا ربیع کہتا ہے کہ جب
حضرت آئے تو منصور بولا مرحبا اچھے آئے مین نے بولایا ہے کہ آپکا قرض ادا کردون اور بہت سی عذر کرکے رخصت
کردیا اور مجھہ سے کہا تیسرے روز انکو مدینا بہیجدینا جب باہر آئے مین نے عرض کیا یا حضرت وہ چمڑےکی فرش
اور تلوار آپکے قتل کے لئے تہی کونسی دعا حضرت نے پڑہی جو محفوظ رہے حضرت نے وہ دعا مجھے سکھلادی پہر
منصور سے مین نے کہا کہ تونے بہت بڑے غصہ مین بولایا پہر خوش کیونکر ہوا بولا جب حضرت آئے تو مین نے
دیکھا کہ ایک اژدہا مُنہ پہلائے غصہ مین مجھہ سے کہہ رہا ہے کہ اگر امام جعفر کو کچھہ تکلیف دیگا تو تجھے نگل جاونگا اور
تیری ہڈی و گوشت سب چبا ڈالونگا اُس خوف سے مین نے کچھہ نہ کیا سید بن طاؤس سے روایت ہے کہ منصوؔ
مقہور حج جاتا تہا بمقام زبدہ ایکروز جناب صادقؑ پر غصہ ہوا ابراہیم بن جبلہ سے کہا جسطرح سے پاؤ
اُسیطرح اُنکے کپڑہ سے اُنکی گردن باندھکر کہینچتے ہوئے میرے پاس لے آؤ ابراہیم نے کہا مین گیا حضرت کو
مسجد ابوذر مین پایا مجھے شرم آئی کہ مین اُس ملعون کے حکم کی تعمیل کرون حضرت کے آستین سے لپٹ کر عرض
کیا کہ چلئے آپکو خلیفہ نے بولایا ہے فرمایا دو رکعت نماز پڑہنے کی مہلت دے پس نماز ادا کی اور دعا پڑہی اور
روئے پہر میرے طرف متوجہ ہوکر فرمایا جس طرح اُس نے حکم دیا ہے اُسی طرح لیچلو مین نے عرض کیا چاہے میری
جان جاوے مین اُس طرح نہ لیچلونگا مین نے حضرت کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا چلئے جب حضرت اُسکے مجلس مین پہونچے
تو پہر دعا پڑہی جب اُسکی نظر حضرت پر پڑی تو غصہ ہونیلگا اور کہا خدا کی قسم تم کو قتل کردونگا حضرت نے فرمایا مجھے
چھوڑ دے جلد میری اور تیری جدائی ہوگی تب حضرت کو رخصت کردیا اور پیچھے عیسی ابن علیؑ کو بہیجکر دریافت
کیا کہ میری آپکی جدائی کس کے موت سے ہوگی حضرت نے فرمایا میرے موت سے ہوگی تب وہ شقی خوش ہوا
روایت ہے کہ منصور ایک محل حمرا بنوایا تہا جسروز اُس مین بیٹھتا تہا ضرور کوئی حکم ظلم کا دیتا تہا یا کسیکو قتل کرتا
تہا اور اُس دن کا نام روز ذبح رکہا تہا ایکروز اُس مین بیٹھا اُن دنون حضرت کو مدینہ سے بولایا تہا حضرت آگئے
تہے کچھہ رات گذری تو ربیع کو بولایا اور کہا تو جانتا ہے مین تجھہ سے کسقدر محبت رکہتا ہون اور تجھے کسقدر مانتا
ہون اور جو بہید مین اپنے محل مین ظاہر نہین کرتا وہ تجھے بتلادیتا ہون ربیع بولا آپکی مہربانی ہے مین بھی کسی کام
مین خلاف نہین کرتا بولا مین چاہتا ہون اسیوقت جعفر بن محمدؐ کو میرے پاس لا جیسے بیٹھے ہون اُسیطرح لا شکل بدلنے
کی مہلت نہ دینا ربیع کہتا ہے کہ مین نے کہا مین ہلاک ہوگیا اگر اسوقت حضرت کو لاتا ہون تو یہ ملعون حضرت کو
ضرور قتل کریگا میری عاقبت برباد ہوگئی اور اگر نہ لایا تو یہ ملعون مجھکو قتل کریگا میرا مال لوٹ لیگا مجھے دنیا اور آخرت کے
کام مین تردد ہوا آخر دنیا کا زور ہوا حضرت کے بولانے پر مجبور ہوا محمد ابن ربیع کا بیان ہے کہ میرا باپ آیا اور مین
اپنے سب بہائیون مین سے بہت سخت تہا مجھہ سے کہا پیچھواڑے مکان سے بلا اطلاع گھس جا اور حضرت جس حال
سے ہون اُسی حال سے لے آ جب مین گیا اور سیڑہی لگا کر مکان حضرت مین داخل ہوا کیا دیکہتا ہون کہ حضرت
ایک کپڑہ پہنے رومال سے کمر باندہے نماز پڑہتے ہین جب نماز سے فارغ ہوئے مین نے کہا چلئے آپکو خلیفہ نے بلایا ہے فرمایا کہ

دعا پڑہنے کی مہلت دے دعا پڑھکر کپڑہ پہن لون مین نے انکار کیا فرمایا غسل کر لون مین نے کہا حکم نہین ہے
غرضکہ حضرت کو جسکی عمر ستر سال کی تہی وہ کپڑہ اوڑہے ننگے سر ننگے پاؤن باہر لایا جب تہوڑی دور چلے غش
آگیا مجہے رحم آیا تو حضرت کو اپنے اونٹ پر سوار کر لیا جب دروازہ محل پر پہونچے مین نے سنا کہ میرے باپ سے
خلیفہ کہہ رہا ہے کہ دیر ہوئی وہ نہ آئے ربیع باہر آیا اور اُسکی نظر حضرت پر پڑی اُس حال سے دیکھکر رونے
لگا کیونکہ حضرت سے محبت رکہتا تہا اور امام جانتا تہا حضرت نے کہا اے ربیع چاہتا ہون نماز پڑھ لون اور
خدا سے دعا مانگ لون ربیع نے کہا جو چاہے کر لیجئے اور منصور پاس لوٹ گیا وہ ملعون بار بار کہتا تہا کہ جعفر
کو بلا اور غصہ ہوتا تہا حضرت نے دو رکعت نماز پڑہی دیر تک خداوند دانائے راز سے عرض و نیاز کرتے
رہے جب فارغ ہوئے تو ربیع ہاتھ پکڑ کر لیگیا امام جعفر صادقؑ محل منصور مین گہسے تب بہی ایک دعا پڑہی
منصور نے جب حضرت کو دیکہا تو غصہ ہوکر بولا تم اولاد عباس سے حسد کرتے ہو اُنکی سلطنت مین خرابی
کی کوشش کرتے ہو حضرت نے کہا قسم خدا مین نے کچہ نہین کیا تو جانتا ہے کہ بنی امیہ جو ہمپر اور تمپر دشمن تہے
کیا کیا تکلیف پہونچایا مگر ہم نے اُنکے ہی ساتہہ بُرائی نہین کیا اور ہمارا تمہارا تو ایک نسب ہے اور ہمیشہ سے میل
ہے تمپر ہم کیونکر حسد کرینگے پس کچہ دیر سر جھکائے رہا پہر بولا تم جہوٹھ کہتے ہو اور کئی خط فرش کے نیچے سے نکالکر
دیا اور کہا یہ خط ہی آپنے اہل خراسان کو لکھا ہے کہ مجہہ سے بیعت توڑ کر تم سے بیعت کرین حضرت نے کہا خدا کی قسم
مین نے نہین لکہا یہ مجہپر تہمت لگائی گئی ہے جبکہ جوانی مین مینے ایسا ارادہ نہین کیا تو اب اس بڈہائی مین کیا
ارادہ کرونگا تو اپنے لشکر مین بہیجدے وہان مجہے جلد موت آجاویگی ہر چند حضرت عذر کرتے تہے وہ ملعون اور
زیادہ غصہ ہوتا تہا یہانتک کہ تلوار ایک بالشت میان سے باہر کہینچ لیا ربیع کہتا ہے مین ڈرا کہ یہ ملعون حضرت
کو شہید کیا اسکے بعد اُس نے تلوار میان مین رکہہ لی اور کہا آپکو شرم نہین آتی اس سن مین فساد برپا کرتے ہو
حضرت نے کہا خدا کی قسم یہ خط مین نے لکہا محض تہمت ہے پہر وہ ملعون غصہ مین آکر آدہی تلوار کہینچ لیا اس
مرتبہ میرا یہ ارادہ ہوا کہ اگر یہ ملعون مجہے قتل کا حکم دیگا تو تلوار لیکر اپنا گلا کاٹ ڈالونگا اور جو میرا قصد پہلے
حضرت کے نسبت تہا اُس سے توبہ کیا اور وہ ملعون غصہ مین آکر کل تلوار میان سے نکال لی حضرت سامنے
کہڑے منتظر شہادت تہے اور عذر فرماتے تہے وہ نہین مانتا تہا آخر کچہ دیر مین سر جہکا لیا پہر سر اُٹہا کر کہا سچ کہتے
ہو اور مجہہ سے کہا میرا عطر دان خاص لادو مین لایا تو اُس عطر سے ڈاڑہی مبارک حضرت کو معطر کیا اور مسند پر
بٹہا لیا پہر بولا میرے سواری کا گہوڑا منگاؤ جب گہوڑا آیا تو دس ہزار روپیہ دیکر حضرت کو رخصت کیا مجہہ سے
کہا مکان تک پہونچا دو اور آپکو اختیار ہے چاہے یہان رہین چاہے مدینہ چلے جاوین ربیع کہتا ہے مین بہت
خوش ہوا حضرت سے وہ دعا دریافت کی فرمایا اول دعا سختی اور مصیبت مین پڑہی جاتی ہے دوسری دعا
وہ ہے جو روز لڑائی احزاب رسولخدا نے پڑہی تہی اے ربیع مجہے منصور کے آزردہ ہونیکا خیال ہے ورنہ
یہ روپیہ سب تجہے دیدیتا لیکن جو زمین مدینہ مین تم دس ہزار روپیہ پر مجہہ سے مانگتے تہے اُسکو مینے نہین دی تہی۔

وہ تمکو دیتا ہون مین نے عرض کیا کہ یا حضرت مین یہ دعا دونون چاہتا ہون اور کچھ نہین چاہتا ہون فرمایا ہم اہلبیت
رسول جو چیز دیتے ہین واپس نہین لیتے دعا بھی تجھے سکھلاؤنگا پس مکان پر پہونچکر دعا لکھا دی اور تمسک زمین کا
بھی لکھدیا مین نے کہا یا حضرت وہ ملعون اسقدر غصہ مین تھا حضرت کو ذرہ بھی تردد نہ تھا فرمایا جلال خدا جس کے
نظرون مین بھری ہو اُسکو آدمیونکے جلال سے کیا پروا ہے جب مین واپس گیا اور منصور سے کہا تم نے پہلے
کسقدر غصہ سے امام جعفرؑ کو بولایا آنے پر اور بھی زیادہ غصہ ہوئے اور غصہ مین جو جو حرکت آج کی کبھی ایسا
نہ ہوا تھا پھر آخر مین یہ خاطرداری و عطر خاص سے معطر کرنیکی کیا وجہ تھی بولا جو مرتبہ اہلبیت رسول اولاد
علیؑ کو ہے وہی کیا کم ہے اب مین کیا بتلاؤن جو کوئی یہان ہو سب کو نکالدے اور تخلیہ کر جب تخلیہ ہوا بولا مین
اپنے خاص بھیدون سے تجھے اطلاع کرتا ہون اگر کہین سن لیا کہ تو نے اسکی خبر کسی سے کہی ہے تو تجھے قتل
کرونگا اور تیرا مال لوٹ لونگا۔ اے ربیع جب پہلے مین نے حضرت کو طلب کیا تو یہی ارادہ تھا کہ بلا سماعت
عذر قتل کرونگا چاہے وہ خروج کرین یا نہ کرین جو لوگ خروج کرتے ہین اُنسے اسقدر مجھے اندیشہ نہین ہے
جسقدر ان سے ڈر ہے کیونکہ جانتا ہون کہ انکو اور انکے بزرگونکو لوگ امام جانتے ہین انکی پیروی برحق
سمجھتے ہین اور تمام دنیا پر یہ فاضل زاہد عابد ہین زمانہ بنی امیہ مین بھی لوگ انکو مانتے تھے مین نے آج بالکل
ارادہ کر لیا تھا کہ قتل کرونگا مگر دیکھا مین نے کہ رسولؐ خدا آستین چڑہائے کہتے ہین کہ اگر انکو کچھ تکلیف پہونچائی
تو تجھے قتل کرونگا تین مرتبہ مین نے ارادہ کیا تینون مرتبہ یہی حالت ہوئی جس سے مین باز رہا یہ قصہ کسی سے
نہ کہنا محمدؐ بن ربیع کہتا ہے کہ یہ قصہ میرے باپ نے مجھ سے بھی نہ کہا مگر مہدی موسیٰ ہارون محمدؐ امین وغیرہ جب
سب مر گئے تب کہا۔ صفوان حمال سے روایت ہے کہ ایک شخص مدینہ کا رہنے والا بعد قتل ابراہیم و محمدؐ
عبداللہ بن حسنؑ نزدیک منصور دوانقی کے گیا اور کہا جعفر اپنے غلام خنیس کے ذریعہ سے اپنے شیعونکو معہ
ہتیار کے بولایا ہے پھر خروج کرینگے اور محمدؐ بن عبداللہ نے انہین کے مدد سے خروج کیا ہے منصور غصہ
ہو کر اُسی وقت اپنے چچا داؤد حاکم مدینہ کو لکھا کہ جعفرؑ بن محمدؐ کو ہمارے پاس بھیجدے حاکم نے وہ حکمنامہ
جعفر صادقؑ کو دیکھایا اور کہا کلمہ یہان سے چلے جائیے حضرت نے صفوان حمال سے کہا ایک اونٹ میرے لئے
لاؤ اور خود مسجد رسولؐ خدا مین گئے اور نماز ادا کی اور ایک دعا پڑہی دوسرے روز مین اونٹ لایا اُسپر حضرت
عراق تشریف لے گئے جب دروازہ منصور پر پہونچے اجازت چاہی بعد اجازت گئے منصور نے پہلے تعظیم و
تکریم کی پھر غصہ ہونے لگا اور کہا خروج کرنیکو ہتیار جمع کرتے ہو فرمایا خدا کی قسم جھوٹ ہے بولا تو قسم بدعت کہا د
فرمایا قسم خدا کے خلاف مجھے قسم بدعت دیتا ہے بولا آپ مجھ سے دانائی ظاہر کرتے ہین فرمایا ہم خزانہ علم و
حکمت الٰہی ہین اپنے منصور نے ملازم سے بولا جس نے اطلاع کی ہے اوسکو بلاؤ اور سامنا کراؤ جب وہ جھوٹا
آیا تو کہا ہان جو مین نے کہا ہے سچ ہے حضرت نے کہا قسم کہاویگا بولا ہان اور کہا واللہ الذی لا الہ الا اللہ
الا ہو الطالب الغالب الحی القیوم حضرت نے فرمایا قسم مین جلدی نہ کر جو مین کہون وہ کہہ منصور بولا جو قسم

اس نے کہائی اسمین کیا بُرائی ہے فرمایا خدا کریم و رحیم ہے جو کوئی اُسکی صفت کر کے قسم کہاتا ہے اُسپر جلد عذاب
نہین آتا۔ حضرت نے فرمایا کہہ حول قوت خدا سے مین بیزار ہون اور داخل اپنے حول اور قوت مین ہون اگر اس
طرح نہ ہو جو مین نے کہا ہے کہ آپ ہتیار جمع کرتے ہین۔ جب اُس نے یہ قسم کہائی فوراً زمین پر گر کر داخل جہنم ہوا
منصور دیکہکر کانپنے لگا بولا آپکے نسبت اب کسیکا کلام نہ سنونگا محمد بن عبداللہ اسکندری سے روایت ہے کہا مین
منصور کا مشیر و محرم راز تہا ایکروز اُسکو رنجیدہ دیکہکر مین نے پوچہا آج رنجیدہ کیون ہے بولا سو اولاد فاطمہ کو مین نے
قتل کیا مگر اُنکا سردار باقی ہے اُسکے نسبت کوئی تدبیر نہین آتی ہے مین نے کہا وہ کون ہے بولا جعفر بن محمدؑ مین نے
کہا وہ بہت لاغر اور ضعیف ہین راتدن عبادت خدا مین رہتے ہین اُنہین خلافت وغیرہ کی فکر نہین ہے بولا مین
جانتا ہون کہ تو اُنکا اعتقاد رکہتا ہے اور مین بہی اُنکی بزرگی جانتا ہون مگر مین نے قسم کہائی ہے کہ آج شام تک مین
مین اُنہین قتل کر کے اس رنج سے فارغ ہو جاؤن محمد کہتا ہے کہ یہ کلام اُسکا سُنکر مجہے بہت رنج ہوا اور زمین
میرے نظر مین سیاہ ہو گئی اُس شقی نے جلاد کو حکم دیا کہ جب مین جعفر صادقؑ کو بولاؤن اور باتوں مین لگاؤن
اور ٹوپی سر سے اُتارون تو تو اُنہین قتل کر دینا اور اُسیوقت آدمی حضرت کے بولانے کو بہیجا جب حضرت تشریف لائے
مین نے دیکہا کہ قلعہ مثل کشتی ہلنے لگا اور منصور اُٹھکر ننگے سر ننگے پیر دوڑ کر حضرت کی پیشوائی کی اور تمام بدن اور دانت
اُسکا کانپتا تہا رنگ کبہی زرد کبہی سُرخ ہوتا تہا اور حضرت کو پکڑ کر مسند پر بٹہلایا خود مثل غلام ہاتھ جوڑ کر دو زانو آگے
بیٹھہ گیا اور پوچہا یا حضرت آپ اسوقت کیون تشریف لائے فرمایا خدا اور رسول کی اطاعت اور تیرے حکم سے تو لانے پر آیا
ہون بولا مین نے آپکو نہین بولایا آدمی کو دہوکا ہو گیا ہے اب چونکہ آپ آے ہین تو جو کچہہ حاجت ہو بیان کیجئے
فرمایا کہ مجہے بلا ضرورت نہ بولایا کر بولا بہت اچہا اور رخصت کیا جب حضرت باہر گئے مین نے کہا شکر خدا کہ جس نے
اسکے شہر سے اسوقت حضرت کو بچایا منصور لحاف اوڑہ کر سو گیا ادہی رات کو اُسکی نیند کہلی مین اُسکے سرہانے
بیٹہا تہا بولا بیٹہنا ابہی نہ جانا اور وضو کر کے نماز قضا ادا کی جب نماز سے فارغ ہوا مجہہ سے بولا کہ اے محمد بن عبداللہ
مین نے حضرت کو قتل کے ارادہ سے بولایا تہا حضرت آگے اور محل کے اندر داخل ہوئے تو کیا دیکہتا ہون کہ بہت بڑا
اژدہا آیا اور اپنے نیچے کا تالو محل کے نیچے اور اوپر کا تالو محل کے اوپر رکہکر صاف زبان مین کہا کہ اگر حضرت جعفر صادقؑ
کو کوئی تکلیف پہونچائے تو تجہے معہ محل کے نگل جاؤنگا مین ڈر گیا میری بدن کانپنے لگی مین نے کہا حضرت
کے پاس ایسی ہی دعائین ہین چاہین تو دن کو رات اور رات کو دن کر دین اور کئی روز کے بعد مین نے منصور سے
حضرت کے پاس جانیکی اجازت مانگی اُس نے منع نہ کیا اجازت دی مین گیا اور حضرت سے وہ دعا لکہہ لایا۔
پہر ربیع دربان کہتا ہے کہ ایکروز منصور نے مجہے بولایا اور کہا تم دیکہتے ہو کہ جعفر بن محمدؑ کیطرف سے کیا کیا لوگ کہتے
ہین قسم خدا اونکو اور اونکے اولاد کو اور نسل کو قطع کرونگا اور ایک سردار کو معہ ہزار آدمیونکے حکم دیا کہ
بیخبر امام جعفر کے یہان جا اُنکا اور اُنکے لڑکے موسی کاظمؑ کا سر کاٹ لا جب وہ سردار داخل مدینہ ہوا
حضرت نے حکم دیا کہ دو اونٹ لا کر دروازہ پر باندہ دو اور خود اپنے اولاد کو جمع کر کے عبادت خدا مین مشغول

ہوئے امام موسیٰ کاظمؑ فرماتے ہین کہ مین کہڑا تہا وہ امیر آیا اور اپنے لشکر کو حکم دیا کہ ان دونون اونٹون کا سر کاٹ لو سر کاٹکر تہیلی مین رکہکر منصور کے پاس لے گیا اور تہیلی رکہدیا جب تہیلی کہولی گئی تو اوس مین دو سر اونٹون کے تہے بولا یہ کیا ہے سردار بولا قسم کہاتا ہون کہ جب مین دروازہ حضرت پر پہونچا تو میرے سر مین چکر آگیا مجہے معلوم ہوا کہ یہ دونون جعفرؑ و موسیٰؑ کاظم ہین مین انہین قتل کرکے یہ سر لایا منصور بولا چپ رہ یہ حال کسی سے نہ کہنا وقت وفات حضرت نے حکم دیا کہ ستر اشرفی حسن اقطس کو دیجاوے جو چچا کا لڑکا تہا کسی نے کہا کہ وہ آپکے قتل پر آمادہ تہا فرمایا مجہسے قطع رحم کرنے کو کہتے ہو وہ بیس دیا گیا اور منصور مقہور کے حکم سے حضرت کو خرما مین زہر دیا گیا شوال پندرہوین رجب ۱۴۸ھ ہجری مین وفات ہوئی اور بقیعہ مدینہ مین دفن ہوگئے عمر شریف پینسٹھ سال کی تہی بارہ سال امام زین العابدینؑ کے وقت مین اور انیس سال امام محمدؑ باقر کے امامت مین اور چونتیس سال خود امامت کیا کفن حضرت کا دو جامہ مصری جسمین کئی مرتبہ حج کیا تہا اور ایک کپڑہ جو ہمیشہ پہنتے تہے اور ایک عمامہ جو امام زین العابدین سے ملا تہا اور ایک چادر یمنی جو چالیس اشرفی مین ملتی تہی اوس مین کیا گیا جب منصور کو خبر وفات حضرتؑ کی ملی تو حکم دیا کہ حضرت کے وصی کو قتل کرین حضرتؑ کو امامت سے معلوم تہا جس سے حضرت نے عبد اللہ افطح کو جو بڑا لڑکا تہا مگر قابل امامت نہ تہا مصلحتاً اوسکو وصی کیا تہا اور منصور اور اوس سردار کو جسکو منصور نے حضرت کے وصی کو قتل کرنے پر تعنات کیا تہا وصی کیا تہا اصل مین امام موسیٰؑ کاظم وصی تہے جب منصور کو معلوم ہوا کہ وہ بہی وصی ہے تو چپ رہا = مدینہ مین پیدا ہوئے تہے۔

حالات ساتوین امام حضرت موسیٰؑ کاظم جلاء العیون سے

حضرت امام موسیٰؑ کاظم کینیت ابو الحسنؑ ابو علیؑ ابو اسمعیل تہا زیادہ مشہور ابو الحسن تہا القاب کاظمؑ صابر صالحہ امین تہا زیادہ مشہور کاظم پدر آپکے امام جعفر صادق تہے مان آپکی حمیدہ بربریہ تہین روز یکشنبہ ساتوین ماہ صفر ۱۲۹ھ ہجری مین پیدا ہوئے روایت ہے کہ عکاشہ اسدی خدمت امام محمد باقرؑ مین حاضر ہوئے حضرت صادق کہڑے تہے عکاشہ نے کہا یا حضرت آپ جعفر صادقؑ کی شادی کیون نہین کرتے فرمایا عنقریب بربر کے سوداگر آوینگے مین ایک لونڈی خرید کرونگا کئی روز کے بعد جب مین پہر گیا تو حضرت نے فرمایا اے عکاشہ مین نے تم سے کہا تہا کہ بربر کے سوداگر آوینگے پس وہ آئے ہین تم جاؤ اور ایک لونڈی لاؤ اور ایک تہیلی مجہے دیکر فرمایا یہ قسمت ہے جب مین سوداگرونکے پاس گیا انہون نے کہا لونڈیان سب بک گئین صرف دو کنیز بہترین مین سے باقی ہین مین نے کہا لاؤ جب لائی تو حمیدہ بہت حیادار و شرم و پاکیزہ شکل سے پائی گئین مینے کہا انکی قیمت کہہ بولا ستر اشرفی لونگا مین نے جسقدر اس تہیلی مین ہوے لو بولا ایک پیسہ کم نہ لونگا ایک بڈہا بیٹہا تہا بولا کہولکر دیکہو سوداگر نے کہا کیا فائدہ اگر کم ہوگا تو مین نہ لونگا اوس نے کہا کہو تو سہی جب کہولا گننے پر پوری ستر اشرفی اس مین تہین مین نے حمیدہ کو حضرت امام محمد باقرؑ کے خدمت مین حاضر کیا حضرت نے فرمایا تمہارا

کیا نام ہے بولین حمیدہ فرمایا دنیا و آخرت مین پسندیدہ ہو فرمایا باکرہ ہو یا ثیبہ بولین باکرہ فرمایا کیونکر تم باکرہ
رہین حالانکہ بردہ فروشونکے پاس جو چیز آتی ہے اوسے وہ فاسد کر دیتے ہین بولین جب وہ میرے پاس آتا کا قصد
کرتا تہا تو ایک مرد سفید ریش طپانچہ مار کر اوسکو دور کر دیتا تہا کئی مرتبہ یہ حالت ہوئی امام محمد باقرؑ نے فرمایا اے
جعفر اسکو اپنے صرف مین لاؤ تمہارے اس سے ایک ایسا لڑکا ہوگا جو بہترین زمین ہوگا حمیدہ نے خرید ہونیکے
پہلے خواب مین دیکہا کہ چاند میرے دامن مین بیٹہہ گیا۔ صفار و برقی و دوسرے علما نے بیان کیا ہے کہ ابو
بصیر نے روایت کی ہے کہ جس سال امام موسیٰؑ کاظم پیدا ہوئے مین بخدمت امام جعفر صادقؑ حج گیا تہا جب
منزل اہواز مین پہونچے حضرت نے میرے لئے کہانا منگوایا کہانا کہاتے وقت حمیدہ کا ایک نوکر آیا اور کہا ایک
نوکر آیا اور کہا حمیدہ نے کہا ہے کہ آثار پیدائش لڑکا ظاہر ہین حضرت نے پہلے ہی سے کہدیا تہا کہ جب وہ وقت
آوے تو مجھے اطلاع دینا کیونکہ یہ لڑکا مثل اور لڑکونکے نہین ہے پس حضرت صادقؑ اور خوش خوش خیمہ مین گئے
اور خوش خوش آستین چڑہائے واپس آئے مین نے کہا آپکو خدا ہمیشہ خوش رکہے اسوقت کیسی خوشی ہے اور حمیدہ
کی کیا حالت ہے فرمایا خدا نے مجھے اسوقت ایک لڑکا دیا ہے جو دنیا مین سب سے زیادہ بہتر ہے اور ایک بات
حمیدہ نے مجھے بتلائے جسکو مین اُن سے اچہا جانتا تہا مین نے عرض کیا یا حضرت وہ کیا بات ہے فرمایا حمیدہ نے
مجھسے کہا کہ جب یہ لڑکا پیدا ہوا تو ہاتہہ زمین پر رکہکر سر آسمان کی طرف بلند کیا۔ رسولخداؐ و کل امام نے وقت
پیدائش ایسا ہی کیا ہے سال وفات سنہ ۱۸۱ سنہ ۱۸۲ سنہ ۱۸۶ ہجری کی مختلف روایات ہین دن جمعہ پانچوین
یا پچیسوین ماہ رجب کی تہی کل عمر پچپن سال کی تہی بیس سال کے عمر مین امامت ہوئی تیس سال امامت کیا ایام
امامت بقیہ زمانہ خلافت منصور تہی وہ حضرت کا معترض نہین ہوا اوسکے بعد کچھہ کم دس سال خلافت مہدی
تہی اوس شقی نے حضرت کو بولا کر عراق مین قید کیا جب حضرت سے بہت سی معجزات دیکہی تو حضرت کو
مدینہ مین واپس کر دیا اوسکے بعد جب خلافت ہادی ہوئی یہ بہی حضرت کو کچھہ تکلیف نہین پہونچایا اسکے بعد جب
ہارون خلیفہ ہوا حضرت کو بغداد مین ایک مدت تک قید رکہا اپنے خلافت کے پندرہوین سال حضرت کو زہر سے
شہید کیا سبب بغداد مین بولانیکا ابن بابویہ و دوسرے علما نے یہ لکہا ہے کہ جب اوس نے چاہا کہ خلافت اپنے
اولاد کو دے اپنے چودہ بیٹون مین سے تین کو چنا محمد امین پسر زبیدہ کو ولیعہد کیا اوسکے بعد خلافت عبداللہ
ماموں کو اوسکے بعد قاسم موتمن کو لکہا چونکہ محمد امین کا اتالیق جعفر بن محمد بن اشعث تہا یحییٰ برمکی جو بڑا وزیر
ہارون کا تہا متفکر ہوا کہ خلافت محمد امین مین ابن اشعث مالک و مختار ہوگا خلافت میرے طرف سے خارج ہو
جاویگی اسوجہ سے ابن اشعث کی برائی کرتا تہا آخر کار شکایت کی کہ ابن اشعث شیعہ ہے اور امام موسیٰؑ کاظم کو اپنا
امام جانتا ہے جو کچھہ پیدا کرتا ہے خمس حضرت کو دیتا ہے ہارون متفکر ہوا اور یحییٰ اسے اور دوسرے لوگون سے کہا
ابوطالب کے اولاد سے کسی شخص کو بولا کر احوال امام موسیٰ کاظمؑ دریافت کرے اُنہون نے محمد بن اسمعیل بہتیجہ حضرت
کا نام بتلایا اور حضرت اوسکے ساتہہ بہت احسانات کرتے تہے خلیفہ نے محمد بن اسمٰعیل بہتیجہ حضرت کو خط لکہکر طلب کیا

حضرت کو معلوم ہوا تو بولا کو پوچھا کہان کا ارادہ ہے اُس نے کہا بغداد کا فرمایا کیون جاتا ہے بولا قرضدار ہون فرمایا مین تمہارا قرض کردونگا اُس نے قبول نہ کیا اور کہا مجھے وصیت کیجئے حضرت نے فرمایا میرے خون مین تم شریک نہ ہونا میرے اولاد کو یتیم نہ کرنا دوبارہ پھر کہا وصیت کیجئے پھر وہی جواب دیا حضرت نے تین سو اشرفی چار ہزار روپیہ اُسکو دیا جب وہ چلا گیا فرمایا میرے خون مین شریک ہوگا حاضرین نے کہا پھر اسکے ساتھہ سلوک کیون کیا فرمایا رسولخدا نے فرمایا ہے کہ اپنے اقربا کے ساتھہ احسان کرو اگرچہ وہ برا کرے اور پھر بھی احسان کرے اُس حالت مین خدا اوس برائی کرنے والے کو عذاب مین گرفتار کرتا ہے جب اسمٰعیل بغداد پہونچا یحیی برمکی بن خالد اُسے اپنے گھر لیگیا اور اُس سے عہد کیا کہ حضرت کی برائی بیان کرے جب اسمٰعیل مجلس ہارون مین پہونچا سلام کیا اور کہا ہرگز مین نے ایسا نہین دیکھا کہ ایک سلطنت مین دو خلیفہ ہون یہان آپ خلیفہ ہین اور مدینہ مین موسیٰؑ کاظم خلیفہ ہین لوگ اُنکے پاس خراج بھیجتے ہین خزانہ جمع ہوگیا ہے اور بہت سا مال و ہتھیار جمع کیا ہے پس بحکم ہارون دس ہزار روپیہ اوسکو دیا گیا لکھا ہے کہ اُسکو عارضہ پیچش ہوگیا رگین نکل پڑین حالت نزع مین روپیہ اُسکے پاس پہونچا دیکھکر سوائے حسرت کچھہ نہ پایا روپیہ واپس خزانہ خلیفہ ہوگیا اور ہارون اسی سال حج کے بہانہ سے روانہ ہوا اور علماء وقت کو خط لکھکر طلب کیا تاکہ مکہ مین سب سے اپنی اولاد کی بیعت لے اور سب شہرون مین مشتہر کردے پہلے مدینہ مین آیا یعقوب بن داؤد کہتا ہے کہ جب ہارون مدینہ مین آیا مین ایکرات یحیی برمکی کے مکان مین گیا اُس نے مجھہ سے کہا آج مین نے سنا ہے کہ ہارون قبر رسولخدا سے مخاطب ہوکر کہتا تھا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون جو ارادہ میرا نسبت امام موسیٰ کاظمؑ ہے اُس سے معاف رہون کیونکہ مین اُنہین قید کرونگا جسمین آپکی امت مین فساد و خونریزی نہ ہو یحیی نے کہا مجھے شبہ ہے کہ کلہہ حضرت کو ہارون قید کریگا جب صبح ہوئی ہارون نے فضل بن ربیع کو امام موسیٰ کاظمؑ کے پاس اُسوقت بھیجا جبکہ حضرت روضہ رسولخداؐ مین نماز پڑہتے تھے نماز پڑہتے ہی مین پکڑ لیا کھینچکر چاہا لیجاوین تو حضرت اپنے جد بزرگوار رسولخداؐ کی قبر کیطرف دیکھکر عرض کی یا رسولخداؐ آپکے اہلبیت پر کیا کیا ظلم گذرتے ہین مین اُنکی شکایت کرتا ہون یہ دیکھکر لوگ رونے لگے حضرت کو ہارون کے پاس لیگئے اُس نے بہت کچھہ بُرا کہا اور حکم قید کا دیا اور دو اونٹ پر کجاوہ باندھکر ایک اونٹ کوفہ کی طرف روانہ کیا اور ایک اونٹ بصرہ کی طرف روانہ کیا اور حسان سروری کو ساتھہ کیا ساتوین ذی الحجہ کو حضرت بصرہ پہونچے اور عیسی بن جعفر بن منصور ہارون کے چچازاد بھائی کو علانیہ دن مین سپرد کیا عیسی نے حضرت کو ایک کوٹھری جو اُسکے خاص مکان کے نزدیک تھی اوس مین قید کیا اور آپ عید اور خوشی مین مشغول ہوا دن رات مین دو مرتبہ کوٹھری کھولتے تھے ایک مرتبہ جب حضرت وضو کو باہر آتے تھے ایک مرتبہ جب حضرت کو کھانا دیتے تھے محمد بن سلیمان کہتا ہے کہ عیسی کے ایک محرر نے مجھہ سے کہا کہ اوس زمانہ خوشی عیسی مین حضرت نے وہ باتین فاش سنی جو تمام عمر مین کبھی نہ سُنی ہوگی ایک سال حضرت اُسکے پاس قید رہے کئی مرتبہ ہارون نے لکھا کہ قتل کر مگر اُسسے جرات نہ ہوئی اور اُسکے دوستون نے بھی منع کیا کہ تو ایسا نہ کر جب قید مین حضرت کو ایک عرصہ گذرا عیسی نے

ہارون کو لکھا کہ امام موسی کاظم یہان قید مین جب سے آئے ہین بہت کچھ مین نے پتہ لگایا مگر وہ حضرت سوائے نماز و عبادت کے اور کچھ نہین کرتے مین نے کبھی نہ سُنی کہ تجھے یا مجھے بد دعا دیتے ہون تو کسی کو بہیجکر بلا لے ورنہ مین چھوڑ دونگا ایک جاسوس عیسی کا بیان ہے کہ مین نے سُنا حضرت فرماتے تہے خداوندا مین ہمیشہ تجھ سے سوال کرتا تہا کہ مجھے گوشہ عافیت دے اب تیرا شکر کرتا ہون کہ تو نے عطا کی میری دعا قبول ہوئی جب عیسی کا خط ہارون کو ملا اُس نے حضرت کو بصرہ سے بلا کر بغداد مین فضل بن ربیع کے یہان قید کیا عبداللہ قزوینی کہتا ہے کہ ایکروز گذر فضل بن ربیع کے مکان کی طرف سے ہوا وہ اپنے کوٹھے پر بیٹھا تہا مجھے بلایا اور جب مین گیا تو بولا اس روشندان کی طرف سے دیکھ کیا ہے مین نے دیکھا اور کہا ایک کپڑا پڑا ہے بولا بغور دیکھ جب مین نے پہر دیکھا تو کہا کوئی آدمی سجدہ مین معلوم ہوتا ہے بولا تو پہچانتا ہے مین نے کہا نہین بولا تمہارے مولا ہین مین نے کہا میرے مولا کون ہین اُس نے کہا مجھ سے چال چلتے ہو مین نے کہا نہین در اصل مین نہین جانتا اُس نے کہا یہ امام موسی کاظمؑ ہین رات دن مین انکا احوال دریافت کرتا ہون مگر اسی طرح انکو پاتا ہون نماز صبح سے آفتاب نکلنے تک تعقیب مین رہتے ہین پہر سجدہ مین جا کر زوال آفتاب تک رہتے ہین بعد زوال اُٹھکر بلا تازہ وضو نماز پڑھتے ہین اسوجہ سے جانتا ہون کہ سجدہ مین سوتے نہین ہین بعد نماز ظہر و عصر و نوافل پہر سجدہ مین جاتے ہین اور آفتاب غروب تک سجدہ مین رہتے ہین پہر بلا وضو یا پاخانہ پیشاب کے نماز مغرب و عشا کی معہ نوافل کے ادا کرتے ہین بعد تعقیبات عشا کے تہوڑا کھا کر وضو کرتے ہین اور سجدہ مین جاتے ہین پہر سجدہ سے سر اُٹھا کر تہوڑی دیر لیٹ رہتے ہین اور صبح تک دعا و عبادت مین رہتے ہین جب یہ حالات اُس نے مجھ سے کہے مین نے کہا خدا سے خوف کرو انہین ناحق تکلیف ند وورنہ تمہاری دولت مین زوال آویگا کیونکہ جس نے ایسون سے بُرائی کی ہے وہ دنیا ہی مین اپنے اعمال کا بدلہ پا گیا ہے فضل بن ربیع نے کہا مجھسے کئی مرتبہ ہارون نے کہا کہ شہید کرو مین نے انکار کر دیا دوسری روایت فضل بن ربیع یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ ایک روز مین ہارون کی محل مین گیا کیا دیکھتا ہون کہ تلوار لئے ہلاتا ہے اور مجھے دیکھکر کہا قسم کہاتا ہون کہ اگر اسوقت میرے چچا کے لڑکے کو حاضر نہ کریگا تو تجھے قتل کرونگا مین نے کہا وہ کون ہین بولا وہ حجازی مین نے کہا کون حجازی بولا موسی کاظمؑ جب مین نے اُسکا غصہ دیکھا خیال کیا کہ اگر اسوقت حضرت کو لاتا ہون تو یہ شہید کریگا مجھے شیطان نے فریب دیا اور مال دنیا پر مائل کیا عذاب آخرت کو گوارہ کر کے کہا بہت اچھا حاضر کرتا ہون ہارون نے کہا دو جلاد کو معہ کوڑا کے حاضر کر مین نے حاضر کیا اور حضرت کے پاس جا کر عرض کیا کہ آپکو ہارون الرشید بلاتا ہے فرمایا مجھے رشید سے کیا کام آیا اوسکو کثرت حکومت و دولت نے بہی میرے خیال سے باز نہین رکہا یہ کہکر جلد اُٹھے اور فرمایا اگر حکم خدا و رسول نہ ہوتا کہ بادشاہ ظالم کی اطاعت تقیہ سے لازم ہے تو مین ہرگز نہ جاتا راستہ مین مین نے کہا یا حضرت اُس نے آپکو آزار دینے کو بلایا ہے فرمایا میرے ساتھ مالک دنیا و آخرت ہے انشاءاللہ وہ مجھے اسکے شر سے بچا لیگا پس حضرت نے دعا پڑہی اور تین مرتبہ ہاتھ سر پر پہیرا۔ جب ہارون کے پاس پہونچے دیکھا وہ شقی حیران کہڑا ہے جس طرح کوئی عورت

اپنے بچہ کے مرجانے پر حیران و پریشان ہوتی ہے جب مجھے دیکھا تو پوچھا میرے پسر عم کو لائے مین نے کہا ہان لایا ہون
بولا میرے غصہ سے تو اونکو اطلاع نہین کیا کیونکہ جو مین نے کہا ہے وہ میرا ارادہ نہین ہے مین نے کہا کچھ ذکر نہین
کیا بولا اچھا حاضر کر جب حضرت سامنے پہونچے ہارون اُٹھکر اپنا ہاتھ حضرت کے گردن مین ڈالدیا اور کہا اے
وارث حقیقی خلافت اچھی اسے اور حضرت کو اپنے نزدیک بیٹھایا اور کہا یا حضرت آپ میرے ملنے کو کم آتے ہین
فرمایا تمہاری کثرت حکومت نے مجھے منع کر دیا ہے ہارون نے عطر منگا کر حضرت کی ڈاڑہی مبارک مین لگاکر
خلعت و دو تھیلی روپیہ کی نذر کرکے رخصت کیا حضرت نے فرمایا اگر فرزندان ابوطالب کے نکاح کا خیال نہوتا
کہ قطع نسل نہو یہ روپیہ مین ہرگز نہ لیتا اور باہر جاکر فرمایا الحمد للہ رب العالمین مین نے ہارون سے پوچھا کہ پہلے
وہ خفگی بعد مین یہ مہربانی کیونکر ہوئی بولا جب مین نے تمکو بلانے بہیجا تو دیکھا کہ بہت سے لوگ ہتیار لگائے آئے
اور میرے محل کو چارون طرف سے گہیر لیا اور ہتیار دیوار کے نیچے گاڑ دیا اور کہا اگر فرزند رسول کو کچھ بہی
تکلیف دی تو تجھے معہ محل کے زمین کے نیچے دبا دیوینگے اور اگر احسان کریگا تو چھوڑ دینگے لکھا ہے جب فضل بن
ربیع نے قتل حضرت سے انکار کیا تو ہارون نے حضرت کو فضل بن یحییٰ برمکی کے مکان مین قید کیا فضل
روزانہ حضرت کو کہانا دیتا تھا دوسری جگہ سے نہ آنے دیتا تھا چوتھے روز جب کہانا آیا تو حضرت نے آسمان
کی طرف دیکھکر عرض کیا خداوندا تو خوب جانتا ہے اگر اسکے پہلے کبھی ایسا کہانا مین نے کہایا ہوتا تو گویا ہلاکت کا
باعث ہوتا مگر آج اس کہانے سے مجبور ہون جب اُس مین سے کہانا کہایا زہر اثر کر گیا پہولن آگیا بیمار ہوگئے
صبح حکیم بولایا گیا اور حضرت کے پاس بہیجا گیا مزاج پوچھا گیا حضرت نے کچھ جواب نہ دیا پہر کہا ہاتھ حکیم کو دکھا
حضرت نے ہاتھ حکیم کو دیکر کہا دیکھ یہ بیماری ہے حکیم نے دیکھا ہاتھ سبز ہو گیا ہے اور زہر سب جمع ہوکر ہاتھ پر آگیا
ہے حکیم ہارون کے پاس گیا اور کہا جو سلوک تم نے اونکے ساتھ کیا خدا کی قسم وہ تم سے زیادہ جانتے ہین پس حضرت
حضرت نے انتقال کیا دوسری روایت یہ ہے کہ بہت کچھ فضل بن یحییٰ کو بہی نسبت قتل حضرت کے ہارون نے کہا
مگر اُس نے تعمیل نہ کیا جب ہارون مقام رقہ مین گیا اُسکو خبر ہوئی کہ فضل بن یحییٰ حضرت کو بہت بڑی عزت
سے رکہتا ہے فیروزا اپنے خادم کو بہیجا کہ خفیہ جاکر مکان فضل مین دیکھ حضرت کو کس طرح سے رکہتا ہے جب وہ
بغداد گیا اور اچانک مکان فضل مین گیا دیکھا کہ حضرت عزت سے بیٹھے ہین فوراً باہر نکل گیا اور عباس بن محمد کے
پاس گیا اوسکو ہارون نے ایک خط اس مضمون سے دیا تھا کہ اگر فضل حضرت کو عزت سے رکہتا ہے تو تو فضل
پر سو کوڑے بند ہوا کر لگوانا عباس نے وہ خط پڑھکر اُسکی تعمیل کی اور مسرور ملعون نے ہارون کو بہی اطلاع دیا
ہارون نے لکھا کہ حضرت کو سندی بن شاہک کے سپرد کر دے اور خود منبر پہ جاکر کہا فضل میرے حکم سے باہر
ہو گیا ہے ہم اُسپر لعنت کرتے ہین حاضرین نے کہا ہم بہی لعنت کرتے ہین یہ سنکر یحییٰ ہارون کے پاس چھپکر کی
کے راہ سے گیا اور کہا اگر میرے لڑکے نے حکم کی تعمیل نہین تو مین کرونگا یہ سنکر ہارون نے کہا کہ فضل میرے حکم سے
باہر ہو گیا تو مین نے اُسپر لعنت کیا اب اُسنے توبہ کیا تو مین راضی ہون سب نے کہا ہم بہی راضی ہوے یحییٰ فوراً

بغداد گیا اور کہا مکانات کی تعمیر کرانے آیا ہون اور عمال کے کام کو دیکھنا ہے کچھ روز ادہر اودہر دیکھہ بہال مین رہا پہر
سندی ملعون کو زہر آلود خرما دیکر کہا حضرت کو ضد کر کے کہلا دے امام مظلوم نے خرما کہایا ابن بابویہ دوسرے علما
حسن بن بشار سے روایت کیا ہے کہ اُس نے کہا ایک بڈہا قطیع الربیع کا جو مشہور عالم اہلسنت سے تہا اور مین اسکے
قول پر بہروسہ کرتا تہا اُس نے مجھے خبر دی کہ ایکروز سندی ملعون اسی علماء بغداد کو جمع کر کے امام مظلوم کے
پاس لیگیا اور کہا دیکھو آپکو کس طرح آرام سے رکہتا ہون اور خلیفہ بہی ان سے کوئی بُرائی نہین رکہتا صرف اسوجہ
سے روک رکہا ہے کہ جب واپس آوے تو ان سے نہین ملے جیسے صحیح وسالم ہین دریافت کر لو اور گواہ رہو اُس
بڈہے نے کہا کل حاضرین حضرت کے دیکھنے مین مشغول ہوئے انوار سیادت اور نجابت زہد وعبادت چہرہ
نورانی سے ٹپک رہی تہی۔ حضرت نے فرمایا اے لوگو جو کچھہ اس نے کہا تم لوگون نے سُنا بظاہر ایسا ہی ہے
جیسا کہ اس نے کہا ولیکن تم لوگ گواہ رہو کہ اس نے نو عدد خرما مین مجھے زہر دیا ہے کل میرا رنگ سبز ہوگا
پرسون میری شہادت ہوگی سندی ملعون سنکر کانپنے لگا حضرت نے فرمایا میرے غلام کو بولاؤ اُس سے وصیت
اپنے کفن دفن کی کرون سندی بولا مجھے حکم ہوا اپنے مال سے کفن دون فرمایا ہم اور تونگی مہر وکفن وخرچ حج
دوسرے کے مال سے نہین کرتے ہمارے پاکیزہ مال سے ہوتا ہے اور میرے پاس موجود ہے بعد وفات حضرت
کے سندی ملعون فقہا ورؤس بغداد کو بلا کر کہا دیکھو کوئی نشان زخم بدن حضرت مین نہین ہے لازم
ہے سبکو اطلاع کر دیجاوے اس مین ہارون کی کوئی برائی نہین ہے پس بغداد پر پل حضرت کو لٹا دیا اور چہرہ
کہولدیا اور آواز دیا کہ دیکھو یہ امام موسی کاظم ہین دنیا سے کوچ کیا اس منادی سے لوگ آئے اور دیکھا۔ اور
دوسری روایت یہ ہے کہ ستر آدمیون کو بولا کر دیکہایا اور ایک محضر لکہایا کہ حضرت کو شہید نہین کیا تا حق خلیفہ
پر تہمت نہ لگائی جاوے اور دوسری روایت عمرو بن واقد یہ ہے کہ حضرت نے قبل وفات تین روز کے
مسیب بن زہیر سے بولا کر فرمایا اے مسیب آج مین مدینہ جاتا ہون تاکہ اپنے فرزند علیؑ کو وصی کرون اور
خلافت وامامت سپرد کرون جس طرح سے میرے سپرد میرے پدر بزرگوار نے کیا ہے مین نے عرض کیا یا حضرت
قفل کیونکر کہولون دربان نگہبان بیٹھے ہین حضرت نے فرمایا اے مسیب تجھے یقین نہین ہے نہین جانتا خدا نے
کل علم اول وآخر ہمکو بتلادی ہین جاہون تو قفل بند رہے اور مدینہ چلا جاؤن مین نے عرض کی یا حضرت دعا
کیجئے خدا مجھے ایمان پر ثابت رکہے فرمایا الہم ثبتہ پہر فرمایا خدا کو اُس اسم اعظم سے یاد کرتا ہون جس اسم سے
آصف بن برخیا تخت بلقیس سلیمانؑ کو آنکہ جھپکنے تک مین لایا خدا چاہے تو ابہی مدینہ جا کر واپس آتا ہون
مسیب کہتا ہے یہ کہکر حضرت مشغول دعا ونماز ہوئے میری نظر پہری پہر لوٹ کر دیکہا تو حضرت جائے نماز
پر نہ تہے مین متحیر گہر مین کہڑا تہا کہ تہوڑی دیر مین دیکہا کہ حضرت جائے نماز پر زنجیر وطوق پہنے موجود ہین مین نے سجدہ
شکر ادا کیا کہ خدا نے حضرت کے مرتبہ سے مجھے آگاہ کیا حضرت نے فرمایا اے مسیب تیسرے روز مین کوچ کر دونگا
یہ خبر سنکر مین رونے لگا فرمایا میرے بعد میرے لڑکے علیؑ کی متابعت کرنا وہ امام ہوگا اوس سے کنارہ نکرنا ورنہ گمراہ ہو جاؤگے

جب تیسرا دن ہوا حضرت نے مجھے طلب کیا اور فرمایا جو ہم نے تمکو خبر دی ہے آج سفر آخرت کا ارادہ ہے جب مین پانی مانگ کر پیون اور میرا پیٹ زہر سے پھولے اور عضو پر ورم آوے اور رنگ چہرہ کبھی زرد ہو اُسکے بعد سُرخ اور زرد ہوسکے رنگ بدلے اُسوقت مجھہ سے بات نہ کرنا اور کسی کو میرے وفات سے خبر نہ دینا مسیب نے کہا مین رنجیدہ منتظر کھڑا تھا حضرت نے ایک ساعت کے بعد پانی مانگا اور پیا پھر فرمایا سندی ملعون کو یقین ہے کہ مجھے کفن دفن کریگا جو مشکل ہے کیونکہ پیغمبر و امام وصی کو سوائے امام اور وصی کے دوسرا شخص کفن غسل نہین دیسکتا تھوڑی دیر کے بعد دیکھتا ہون کہ ایک جوان خوبصورت جسکے چہرہ سے نور امامت وسیادت روشن ہے اور امام موسی کاظمؑ سے صورت ملتی ہے پہلوئے حضرت مین بیٹھا ہے مین نے چاہا کہ اوس جوان کا نام پوچھون حضرت نے آواز دی کہ مین نے منع کیا تھا کہ مجھہ سے بات نہ کرنا یہ سنکے مین چپ ہو گیا ایک لحظہ کے بعد امام مظلوم مسموم اپنے لڑکے نامدار کو رخصت کرکے رحمت خدا مین گئے امام رضا میرے نظرون سے غائب ہوگئے۔

جب خبر وفات حضرتؑ کی ہارون کو ہوئی سندی ملعون کو حکم غسل و کفن کا دیا تمام بغداد مین ہر کوچہ و بازار گھر گھر مین آواز شور دگریہ وبکا کی پھیل گئی سندی ملعون ایک جماعت کو لیکر متوجہ غسل ہوا اپنے خیال مین حضرت کو غسل دے رہا تھا مگر خدا کی قسم اوس بدن مطہر پہ کسی ملعون کا ہاتھ نجس نہین پہوچتا تھا بلکہ امام رضاؑ غسل دیکر کفن پہنایا مگر کوئی نہ دیکھتا تھا بعد فارغ مجھہ سے کہا کہ اے مسیب میرے امامت مین شک نہ کرنا اور میرے حکم سے ہاتھہ نہ اوٹھانا اور موسی کاظم کو مقبرہ قریش مین بمقام بغداد دفن کیا سندی ملعون نے جب جنازہ اوٹھایا تو ایک شخص سے کہا آواز دے جیسے خبیث بن خبیث کو دیکھنا ہو وہ امام موسی کاظمؑ کو دیکھے یہ آواز ہارون کا بھائی چچازاد سلیمان بن ابی جعفر جسکا مکان دریا کے کنارہ تھا اُس نے کوٹھے پر بیٹھا تھا فوراً اُتر آیا اور عمامہ سر سے پھینکدیا اپنے نوکرون سے کہا کہ ان ملعونون کو ہٹادو اور کہو کر جیسے طیب پسر طیب دیکھنا ہو وہ امام موسی کاظمؑ کو دیکھے اور خود جنازہ کے پیچھے روتا فریاد کرتا چلا تمام بغداد کے رونے کی آواز آسمان تک گئی لاش مطہر کو بظاہر خود کھڑا ہو کر متوجہ غسل و کفن ہوا اور ایک کفن جو اپنے لئے بنوایا تھا اُس مین اڈہائی ہزار اشرفی صرف ہوئے تھے اُس مین تمام آیات قرآن لکھے تھے حضرت کو پہنایا اور بڑی عزت سے دفن کیا چار اُنگل قبر اونچی کی اور ضریح گرد قبر بنوا کر قبہ بنوادیا جب یہ خبر ہارون کو ہوئی بظاہر طعن آدمیون سے بچنے کو سلیمان کو خط لکھا کہ تو نے بہت اچھا کام کیا مین خوش ہوا سندی نے یہ فعل میرے حکم سے نہین کیا تھا ایک خادم امام رضا کہتا ہے کہ جب امام موسی کاظمؑ کو مدینہ سے عراق لیگئے امام رضاؑ نے حکم دیا دروازہ پر پلنگ بچھایا جاوے جب نماز وتعقیب سے فارغ ہوتے تھے تو ایک لحظہ اُسپر آرام فرماتے تھے چار برس اسی طرح گذرے ایکروز بستر بچھایا گیا مگر امام رضاؑ نہ آئے جس سے تمام گھر کو فکر ہوئی صبح امام رضا تشریف لائے اور ام احمد سے کہا جو امانت پدر بزرگوار نے آپکو دی تھی وہ مجھے دو یہ سنکر رونے لگین کیونکہ امام موسی کاظمؑ نے تبرکات اونکو دیکر فرمایا تھا کہ بعد میرے جو امام ہوگا وہ یہ سامان تم سے مانگیگا تم اوسکو دیدینا اسکی

خبر دوسرون کو نہ تھی امام رضا نے فرمایا صبر کرو یہ بھید کسی کو معلوم نہ ہو ورنہ حاکم کو خبر ہوگی تو کہیگا کہ دعوی امامت کرتے ہین جو مصیبت پدر بزرگوار پر گذری ہے وہی ہمارے اوپر بھی گذریگی یہ سنکر ام احمد نے سب تبرکات دیدی۔ عمرو بن واقد بیان کرتے ہین کہ جب ہارون فضائل و معجزات امام موسی کاظم سے تنگ ہوا وہ اپنی سلطنت سے ڈرتا تھا بظاہر حضرت کے قتل کا کوئی حیلہ نہ تھا تیس خرما منگوایا اور دھاگا مین زہر لگایا گیا وہ سوئی سے کئی مرتبہ خرما کے اندر ڈالکر کھینچا گیا اور جب زہر اُس مین بھر گیا ایک سینی مین رکھکر غلام سے کہا لیجا اور کہہ یا حضرت یہ خرما خلیفہ نے چُنکر آپکے لئے بھیجا ہے اور غلام سے کہا جب تک کہا نہ لیوین حضرت کے پاس سے نہ ہٹنا اور نہ دوسرے کو کہانے دینا جب سینی آئی حضرت نے خلال منگوایا اور اُس خرما کو کہایا ہارون کے ایک کُتہ تھا اُس کُتے سے محبت کرتا اور زیور طلائی مین آراستہ تھا اور زنجیر طلائی مین بندہا تھا حضرت کے معجزہ سے زنجیر توڑکر حضرت کے پاس آیا حضرت نے ایک خرما اوٹھا کر ڈالدیا وہ کتا کہا گیا اور اُسی جگہہ گرا اور لوٹ کر مر گیا اوسکا بدن ٹکڑہ ٹکڑہ ہوگیا ہارون کو خبر ہوئی یہ حال سُنکر بولا کیا تدبیر کیجاوے ہمارے کُتے کو مار ڈالا خود خرما کہا کر تندرست رہے زہر بھی میرا ضایع ہوا۔ ابن شہراشوب سے روایت ہے کہ ہارون نے ایک لونڈی خوبصورت حضرت کی خدمت مین بھیجدی تا کہ حضرت اُسکے طرف مائل ہون تو بدنام کردون جب لونڈی حضرت کے پاس آئی فرمایا مجھے لونڈی کی ضرورت نہین ہے ہارون سُنکر غصہ ہوا بولا اپنے خوشی سے وہ قید نہین ہین میری اجازت سے لونڈی بھیجی گئی ہے اسے وہین چھوڑ آ چنانچہ لونڈی حضرت کے مکان مین چھوڑ دیگئی جب ہارون مجلس سے فارغ ہوا ایک غلام دریافت حال لونڈی کے لئے بھیجا وہ گیا دیکہا کہ لونڈی سجدہ مین ہے اور کہتی ہے سبوح قدوس سبحانک سبحانک جب یہ خبر ہارون کو ہوئی تو بولا جادو کر دیا ہے لونڈی کو بلایا وہ کانپ کانپ کر آسمان کیطرف دیکہتی تھی ہارون نے پوچھا تجھے کیا ہوا ہے بولی میری حالت تعجب مین ہے جب مین حضرت کے خدمت مین گئی حضرت نماز پڑہتے تھے میری طرف متوجہ نہ ہوئے جب نماز سے فارغ ہوے وظیفہ پڑہنے لگے مین نزدیک گئے اور عرض کی یا حضرت کسی کام کو حکم ہو فرمایا تیری مجھے کوئی ضرورت نہین ہے مین نے عرض کی یا حضرت آپکی خدمت کو مجھے بھیجا ہے اشارہ اسے کہا یہ لوگ کسکی ہین دیکہتی ہون کہ ایک بہت بڑی باغ ہے جسکی انتہا نہ تھی اُس مین ہر طرح کے میوہ اور پہول لگے ہین حور و غلمان بہت ہین جسکی خوبصورتی کے مقابلہ مین کسیکو اجتک مین نے دنیا مین نہین دیکھی تھی کپڑہ ریشمی اور جڑاؤ پہنے ہاتھون مین طشت لئے خدمت مین کھڑی ہین مین اُنہین دیکھکر بیہوش ہوگئی اور سجدہ مین گر پڑی اوسی بیہوشی مین تیرا آدمی بولا لایا ہارون بولا تو سجدہ مین گئی اور یہ باتین تو نے خواب مین دیکھی ہے لونڈی بولی خدا کی قسم مین سجدہ کے پہلے یہ حالت دیکھکر بیہوش ہوئی ہون ہارون نے ایک غلام سے کہا اسکی نگرانی کر کسی سے یہ بات کہنے نہ پاوے لونڈی ہر وقت نماز مین مشغول رہتی تھی لوگون نے پوچھا نماز کیون پڑہتی ہے بولی ایک عبد صالحہ کو مین نے دیکھا ہمیشہ نماز

پڑہتے تہے تو پوچہا نام عبدصالحہ کا تجہے کہان سے معلوم ہوا بولی اُنہین حورون نے بتلایا تہا جو حضرت کیخدمت تہین یہہ
واقعہ شہادت کے پہلے کا ہے۔ روایت ہے کہ جب ہارون کے کہنے مطابق کوئی شخص قتل حضرت پر آمادہ نہ ہوا
تو حاکم فرنگ کو لکہا کہ کچہہ لوگ اُن مین سے بہیجدئے جو خدا اور رسول کو نہ جانتے ہون اُس حاکم نے اپنے پچاس
آدمیون کو بہیجا ہارون نے اُنکو حکم دیا کہ حضرت کو جاکر قتل کر دو اور خود جہروکہ سے دیکہہ رہا تہا کہ یہ لوگ کس
طرح حضرت کو قتل کرتے ہین جب وہ لوگ حضرت کے پاس پہونچے حضرت کو دیکہکر کانپنے لگے ہتہیار
اُنکے ہاتہون سے گر گئے سجدہ مین گر کر رونے لگے حضرت نے اُنکے سر پر ہاتہہ پہیرا اور اُنکی زبان مین اُنسے
بات کی ہارون یہ حال دیکہکر ڈرا کہ ایسا نہ ہو بلوہ ہو جاوے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ ان لوگون کو جلد ان کے
وطن واپس کر دے جب وہ لوگ باہر گئے تو تعظیم کی وجہ سے پچہلے پاؤن پہرے اور باہر گئے اور اپنے گہوڑون پر
سوار ہو کر بلا اجازت ہارون اپنے ملک کو چلے گئے۔ روایت ہے حضرت نے قید خانہ سے داؤد بن زربی کو یحیی
برمکی کے پاس بہیجا اور کہلا بہیجا کہ مجہے کیون قید کر رکہا ہے اُس نے قسم کہائی کہ میرا کچہہ قصور نہین ہے حضرت
نے دوسرے مرتبہ کہلا بہیجا کہ اگر تو مجہے قید سے نہ چہوڑیگا تو تجہپر لعنت کرونگا جس سے تو بچ نہ سکیگا آخر
ایسا ہی ہوا کہ یحیی بدترین حالت سے مارا گیا اور سلسلہ برامکہ قطع ہو گیا۔ ابن شہر آشوب سے روایت
ہے کہ جب ہارون حضرت کے معجزہ سے مجبور ہوا کسی طرح قتل نہ کر سکا تو یحیی برمکی سے کہا کہ تم جاکر حضرت
سے کہو اپنے قصور کا اقرار کر کے معافی چاہین تو مین اُنکو چہوڑ دون اسمین اُنکا کچہہ نقصان نہ ہوگا جب یہہ
پیغام حضرت کے پاس پہونچا فرمایا مجہے یک ہفتہ سے زائد اب دنیا مین نہین رہنا ہے جمعہ کو میرا انتقال
ہو جاویگا اور اے یحیی جب ہارون بمقام رقہ جاویگا تو تجہپر ناخوش ہو کر تیرے سلسلہ کو قطع کر دیگا اور ہارونکا
اور ہمارا قیامت مین جب خدا مجہے اور اُسے یکجا کریگا سوقت ظالم اور مظلوم کا حال معلوم ہو جاویگا یہ سنکر
ہارون بولا اگر یہ دعوی چہوڑ دیتے تو بہتر تہا روز جمعہ ۲۵ ماہ رجب کو حضرت کا انتقال ہوا اور ہارون
مدائن چلا گیا تہا قبر مبارک بغداد مین بنام کاظمین مشہور ہے زائران ہند جو کربلا جاتے ہین جہاز سے اُتر
کر پہلا مقام یہی ہے یہان سے کربلائے معلی پیدل تین روز کا راستہ ہے۔ جگہہ پیدایش درمیان مکہ و مدینہ
منزل ابواء ہے۔

حالات آٹہوین امام علی رضا جلاء العیون سے

حضرت امام علی بن موسی کاظم نام آپکا علی تہا کنیت ابو الحسن تہا القاب آپکا رضا فاضل رضی و فی قرۃ
عین المومنین غیظ الملحدین تہا مشہور القاب زیادہ رضا تہا مان آپکی ام ولد تہین اُنکو تکتم و نجمہ و اروی
و سکن و سمانہ و ام البنین بہی کہتے تہے بعضون نے خیزران و صقر و سقرا بہی کہا ہے روایت ہے کہ حمیدہ خاتون امام
موسی کاظم جو اولاد شرفاء عجم سے تہین اُنہون نے ایک لونڈی مول لیا جنکا نام تکتم رکہا جبا دشرم مین دسری

عورتون سے بہتر تہین حمیدہ نے امام موسی کاظم سے کہا یہ تکتم بہت نیک اور پارسا اور عاقل ہے اسکو اپنے صرف
مین لاؤ اسکی خاطر کرو اسس سے ایک لڑکا تمہارے نطفہ سے ہوگا جو پاکیزہ ہوگا جب امام رضا
اُن سے پیدا ہوے تب تکتم کا نام طاہرہ ہوا امام رضا دودہ بہت پیتے تہے طاہرہ نے کہا کوئی دایہ اور تلاش
ہو تو لڑکیکو دودہ پلاوے پوچہا گیا کیا تمہارے دودہ کم ہوتا ہے طاہرہ نے کہا مین جہوٹ نہ بولونگی دودہ
کم نہین ہوتا لیکن مجہے دودہ پلانے مین فرصت کم ملتی ہے جس سے میرے وظیفہ عبادت مین جو ہمیشہ
تہا کمی ہے۔ روایت ہے کہ جب حمیدہ نے نجمہ کو خرید کیا تو خواب مین رسولخدا کو دیکہا کہ فرماتے ہین اے
حمیدہ نجمہ کو سپرد موسی کاظم کرو واسطے ایک لڑکا پیدا ہوگا جو بہتر اہل زمین ہوگا حمیدہ نے دیا نجمہ باکرہ
تہین دوسری روایت ہشام سے یہ ہے کہ جناب امام موسی کاظم نے مجہہ سے کہا بردہ فروش آئے ہین مین نے
عرض کیا یا حضرت مجہے معلوم نہین ہے فرمایا بیشک آئے ہین چلو اُنکے پاس چلین حضرت سوار ہوئے مین
بہی خدمت مین ساتہہ گیا مقام قیام سوداگرون مین پہونچے تو مغرب کے سوداگر آئے تہے اور بہت سی
لونڈی لائے حضرت نے فرمایا اپنی لونڈیان مجہے دیکہلاو سوداگر نے لونڈیونکو حاضر کین حضرت نے فرمایا ان
مین سے کسیکو نہین چاہتا اور لونڈی لاؤ اُس نے کہا اور لونڈی نہین ہین حضرت نے فرمایا ضرور ہین بلا
صرف ایک لونڈی ہے جو بیمار ہے فرمایا اُسی کو لاؤ اُس نے انکار کیا حضرت واپس مکان گئے دوسرے روز
مجہہ سے پہر فرمایا کہ تم سوداگر کے پاس جاؤ جس قیمت پر راضی ہو اُسی قیمت پر لونڈی کو لاؤ اور قیمت دی مین
گیا اُس نے بہت قیمت مانگی مین نے وہی قیمت دی اور مول لی سوداگر نے مجہہ سے پوچہا کہ وہ صاحب کون
ہین جو کل تشریف لائے تہے مین نے کہا وہ امام موسی کاظم تہے بنی ہاشم سے ہین بولا کس سلسلہ سے ہین مین نے کہا
زیادہ مین نہین جانتا۔ سوداگر بولا خدا کی قسم کہ یہ لونڈی نہ رہے گی مگر جو صاحب بہترین اہل زمین ہونگے اونکے
پاس رہیگی اور اسکے ایک لڑکا ہوگا جو بہترین اہل زمانہ ہوگا نجمہ سے روایت ہے کہ جب مین امام رضا
سے حاملہ ہوئی تو کوئی تکلیف مجہے نہ تہی یہ لڑکا میرے پیٹ مین تسبیح حمد خدا کی کرتا تہا اور جب پیدا ہوا
تو ہاتہہ زمین پر ٹیک کر سر آسمان کیطرف بلند کر کے کچہہ پڑہا پہر امام موسی کاظم آئے اور کہا مبارک ہو مین نے بچہ
کو سفید کپڑہ مین لپیٹ کر حضرت کو دیا حضرت اُسکے داہنے کان مین اذان بائین مین اقامت کہا اور آب فرات
سے تالو اُٹہایا اور فرمایا کہ یہ لڑکا زمین پر حجت خدا ہوگا۔ امام موسی کاظم نے فرمایا یہ لڑکا پاک پیدا ہوا ہے
اور سب آیمہ ایسے ہی پیدا ہوتے ہین ختنہ بہی کئے ہوے پیدا ہوتے ہین لیطرلق سنت استرہ پہرا جاتا ہے
روز پیدایش پنجشنبہ یا جمعہ ۱۱۔ ذیقعد ۱۵۳ سنہ ہجری ہے روایت ہے کہ ایک شخص خراسان کا رہنے والا
خدمت امام رضا مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ مین نے رسولخدا کو خواب مین دیکہا فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا
جب میرا پارہ تن تمہارے زمین مین دفن ہوگا اور میری امانت تمہارے سپرد ہوگی اور تمہارے زمین
مین پوشیدہ ہوگا فرمایا وہ مین ہون جو تمہاری زمین پر غربت مین شہید ہونگا اور وہین دفن ہونگا جو

میری زیارت کریگا ہر چند کہ گنہگار ہو خدا اُسکو بخشیگا لوگون نے پوچھا یا حضرت آپکو کون شہید کریگا فرمایا بدترین اہل زمین مجھے زہر سے شہید کریگا اُس غربت مین جو میری زیارت کریگا ایک لاکھ شہید ایک لاکھ صدیق ایک لاکھ حج کرنیوالیکا ایک لاکھ عمرہ کرنے والیکا ایک لاکھ جہاد کرنیوالیکا ثواب اُسکے نامۂ اعمال مین لکھا جاویگا اور ہمارے ساتھ بہشت مین ہوگا۔ حسن بن جہم سے روایت ہے کہا جب مامون ملعون نے فقہا و علماء کو جمع کیا کہ حضرت امام رضا سے بحث کرین بعد بحث سب نے حضرت کی فضیلت کا اقرار کیا اور حضرت سب پر غالب ہوئے مین نے کہا یا حضرت شکر خدا جس نے مامون کو آپکا مطیع کیا فرمایا خدا کی قسم وہ میری عزت بظاہر کرتا ہے اور زہر ظلم سے مجھے شہید کریگا جعفر بن محمد نوقلی سے روایت ہے جب حضرت جاتے تھے مجھ سے فرمایا مین اب مدینہ مین پھر واپس نہ آؤنگا شہر طوس مین پہلوے ہارون مین دفن ہونگا اور میرا لڑکا محمد تقی مظلوم بغداد مین دفن ہوگا اس طرح کی کئی روایت ہین۔ لکھا ہے جب مامون خلیفہ ہوا اور مقام مرو مین مقیم ہوا حسن بن سہل کو حکومت عراق کی دیا ملک حجاز و یمن مین فساد برپا ہوا اکثر سادات بطمع خلافت مخالف ہوئے مامون نے فضل بن سہیل ذوالریاستین سے جو اُسکا وزیر تھا صلاح کیا اور یہ بات قرار پائی کہ امام رضا کو ولیعہد کر دئے تو لوگ اس یورش سے باز رہین پس مامون نے رجاء بن ضحاک کو معہ ایک گروہ کے حضرت کے پاس مدینہ بھیجا وہ جاکر حضرت کو خراسان لے گئے امام رضا نے وقت روانگی خراسان اپنے جمیع اولاد پریشان کو جمع کرکے کہا مین اس سفر مین شہید ہونگا مگر تملوگ صبر کرو اور ہزار اشرفی دیکر روانہ ہوئے اور اُس رات جسکے صبح روانہ ہوئے روضۂ رسولِ خدا مین جاکر رخصت ہوئے کچھ دور چلکر پھر واپس ہوئے پھر رخصت ہوئے پھر واپس ہوئے کئی مرتبہ ایسا کیا اور بہت ہی بیقرار تھے اور روتے تھے اُس سال حج مین امام رضا کے ساتھ محمد تقی بعمر ہفت سالہ تھے موفق غلام کے کندھے پر سوار تھے اور طواف کرتے تھے اپنے پدر بزرگوار کو حج وداع کرتے دیکھکر ایک مقام پر کندھے سے اُتر پڑے اور بیٹھ گئے غلام نے کہا چلئے فرمایا قسم خدا کی یہان سے نہ اُٹھونگا جب تک خدا نہ چاہے یہ خبر امام رضا کو ہوئی تشریف لائے اور کہا اے بیٹا اُٹھو عرض کیا یا حضرت آپنے حج وداع کیا یہ کہکر بہت روئے ابوالصلت ہروی سے روایت ہے کہ جب حضرت سناباد طوس مین پہونچے اوس قبہ مین داخل ہوئے جسمین ہارون کی قبر تھی ایک نشان کھینچکر فرمایا یہان میری قبر ہوگی اور میرے شیعون کا جگہہ قیام ہے جو میری یہان زیارت کریگا وہ بیحساب داخل بہشت ہوگا پھر کچھ نماز پڑھکر دعا مین تلاوت کین اور تسبیح پڑھکر روانہ ہوئے مقام مرو مین مامون سے ملاقات ہوئی اُس نے بظاہر بڑی عزت کی اور کہا یا حضرت آپکی عبادت و ریاضت و زہد دیکھکر چاہتا ہون کہ خلافت آپکو دون فرمایا مین خدا کی بندگی سے فخر کرتا ہون خلافت مجھے نہ چاہئے غرضکہ مامون اصرار کرتا تھا اور حضرت انکار فرماتے تھے دو ماہ تک یہی بحث رہی مامون بولا آپکی غرض یہ ہے کہ میری خلافت یا ولیعہدی آپ قبول نہ کرین تا کہ لوگ جانین کہ دنیا کو آپ نے چھوڑ دیا ہے فرمایا خدا جانتا ہے جب سے پیدا

ہوا ہون کبھی جھوٹ نہین بولا ترک دنیا وکہلانے کو نہین کیا اور تیرا مطلب جانتا ہون بولا میرا مطلب کیا ہے
فرمایا تو چاہتا ہے کہ مین ولیعہدی قبول کرون تو لوگ کہین کہ جب انکو دنیا نہ ملی تو ترک دنیا کیا اور جب دنیا
مل گئی تو لالچ خلافت سے ولیعہدی قبول ومنظور کر لیا مامون غصہ ہوا اور کہا میری خلاف بات کرتے ہو اگر
ولیعہدی قبول نہ کروگے تو آپکو قتل کرونگا حضرت نے فرمایا جان بوجھکر ہلاک نہ ہونا چاہئے مگر اس شرط پہ
ولیعہدی کرونگا کہ کچھ انتظام مین ردوبدل نہ کرونگا دور سے کام کرونگا مامون نے کہا بہت اچھا حضرت نے
ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاکر کہا خداوندا تو جانتا ہے کہ یہ ولیعہدی مجبوراً قبول کیا ہے مجھے اسمین مواخذہ نہ کرنا
جسطرح یوسف ودانیال نے مجبوراً منظور کیا اور تو نے اُن سے مواخذہ نہین کیا کوئی کام تیری رضا کے
خلاف کرنا پسند نہین تو اپنے اطاعت کی توفیق دے اور اپنے پیغمبر کے دین پہ ثابت رکھ مامون دوسرے
روز شب اپنے پیغمبر کے دین پہ ثابت رکھ مامون دوسرے روز سب اپنے اہل سلطنت کو جمع کر کے پہلے اپنے
بیٹے عباس کو حکم بیعت دیا اوسکے بعد اور لوگون سے بیعت لیا اور انعام تقسیم کیا شاعر مداحون کو معہ دوسرے
حقدارونکے انعام دیا گیا اور سیاہ پوشی مین عباس چھوڑاکر سبز لباس پہننے کا حکم دیا ممبر ودینار ودرہم پہ حضرت
کے نام سکہ جاری ہوا اپنی لڑکی ام حبیبہ کو حضرت کے نکاح مین دی ودوسری لڑکی ام الفضل کو امام
محمد تقی سے نامزد کئے اپنا نکاح حسن بن سہیل کی لڑکی سے کیا اسکے بعد کچھ روز مین جب لوگ حضرت کی طرف
رغبت ومحبت کرنے لگے تو حسد سے مامون حضرت کے شہید کرنیکے فکر مین ہوا۔ روایت ہے کہ ظاہری اطاعت
حضرت کی مامون کرتا تھا کیونکہ حضرت کے اوصاف سے آگاہ تھا اور ولیعہدی اسوجہ سے دیا تھا کہ لوگ
جانین حضرت طمع دنیا مین ہین حضرت کی طرف سے پھر جاوین مگر جب دیکھا کہ لوگ حضرت کے مطیع زیادہ
ہوتے جاتے ہین تو یہود ونصارا مجوس براہمہ ملحد دہری مسلمان وغیرہ کے علماء کو بولاکر حضرت سے
بحث کرایا بحث مین حضرت سب پہ غالب ہوئے اور سب فضیلت حضرت کے قایل ہوئے حضرت
خود بھی علانیہ فرماتے تھے کہ خلافت وامامت ہمارا حق ہے یہ خبر مامون کو ہوئی اسوجہ سے باعث عداوت
ہوا۔ ابن بابویہ نے ہرثمہ سے روایت کیا ہے کہ کہا ایکروز مین امام رضا کے ملنے کو گیا جب محل ملعون
کے پاس پہونچا تو عبیج دیلمی جو امام رضا کا دوست اور مامون کا مشیر تھا ملا مجھ سے کہا اے ہرثمہ
جانتے ہو کہ مین خلیفہ کا محرم راز ہون مین نے کہا ہان جانتا ہون۔ بولا کل رات معہ تیس غلامون
کے مامون نے مجھے بولایا جب مین گیا تو مامون نے اُن سب غلامون سے قسم لیا اور سب کو ایک ایک
تلوار دیکر کہا کہ امام رضا کے حجرہ مین جاؤ بیٹھے لیٹے کھڑے سوتے جاگتے جس طرح پاؤ قتل کرو اور تلوار
اونکے بستر سے صاف کرکے چلے آؤ اور اگر اس حکم کی تعمیل کروگے اور یہ بھید کسی سے ظاہر نہ کروگے
تو بارہ بارہ ہزار روپیہ معہ زمین ومکانات کے دونگا اور اپنی زندگی تک مقرب رکھونگا سب
تلوار لیکر مکان حضرت مین پہونچے۔ دیکھا حضرت کروٹ لیٹے ہین اور ہاتھ ہلاکر گویا باتین کرتے ہین

مین ایک کونہ مین کہڑا ہوگیا اور سب غلام بہیجا حضرت کے اور بہت سا زخم لگایا اوس وقت حضرت کوئی زرہ یا کپڑا ایسی نہ پہنے تہے کہ جس سے وہ تلوارین اثر نہ کرتین پس حضرت کو فرش مین لپیٹ کر مامون کے پاس گئے اور کہا حکم کی تعمیل کرائی جب صبح ہوئی مامون گریبان چاک کر کے آکر مجلس مین بیٹہا پہر تہوڑی دیر بعد ننگے سر حضرت کے حجرہ کی طرف چلا تاکہ غسل و کفن حضرت کا انتظام کرے جب قریب حجرہ پہونچا حضرت کے عبادت کی آواز ہمہ سنکر خایف ہوا اور کہا اے صبیح جا حجرہ مین دیکہہ اور اس آواز کی حقیقت سے مجہے خبر دے جب مین حجرہ مین گیا دیکہا حضرت بیٹہے عبادت کر رہے ہین مین واپس آکر مامون سے بیان کیا کہ حضرت ہین مامون بولا لعنت خدا تجہپر مجہے فریب دیا اے صبیح تو حضرت کو پہچانتا ہے اچہی طرح دیکہہ آ جب مین پہر گیا تو حضرت نے آواز دی کہ اے صبیح مین نے عرض کیا فرمائی یا حضرت اور مین منہ کے بل زمین پہ گر پڑا مٹی منہ پر لگانے لگا حضرت نے فرمایا خدا تجہپر رحمت کرے اور یہ آیت تلاوت فرمایا يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ یعنے کفار چاہتے ہین کہ نور خدا کو اپنے موہون سے بجہا دین مگر اللہ اپنے نور کو روشن کرتا ہے چاہے کافرون کو مکروہ معلوم ہو صبیح کہتا ہے مین واپس ہو کر مامون سے کہا کہ حضرت صحیح و سالم ہین اپنے حجرہ مین بیٹہے عبادت کرتے ہین یہ سنکر اوسکا منہ سیاہ مانند اندہیری رات کے سیاہ ہوگیا بولا اب سب سے کہدو حضرت کو غش آگیا تہا اسوقت اچہے ہین ہرثمہ کہتا ہے کہ یہ قصہ سنکر مین نے کہا شکر خدا کہ جس نے حضرت کو بچایا اور خدمت امام رضا مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا واللہ یہ گروہ مجہے کوئی ضرر نہین پہونچا سکتی جب تک زندگی باقی ہے ولیکن کیفیت شہادت یہ ہے ابو الصلت ہروی کا بیان ہے کہ ایک روز مین خدمت امام رضا مین حاضر ہوا فرمایا قبر ہارون مین جا اور اسکے قبر کے چارون کونہ سے مٹی اوٹہا لا مین جاکر ایک ایک مٹہی خاک اوٹہا لایا حضرت اوسکے قبر کے پائنتی کی مٹی سونگہہ کر فرمایا مامون چاہیگا کہ اسکے باپ کی قبر میرے قبر سے قبلہ رُخ رہے مگر خدا ایسا نہ کریگا ایک ایسا پتہر نکلیگا کہ تمام لوگ اسکے توڑنے سے مجبور ہو جاوینگے اسکے بعد سرہانے اور پائین کی مٹی سونگہی اور پہینکدی اور یہی کہا کہ میری قبر یہان نہ ہوگی اور پہر اسکے قبلہ کی مٹی سونگہہ کر فرمایا جلد میری قبر اس جگہ کہودی جاویگی اسوقت سات درجہ زمین کو کہودنا اور لحد میری دو ہاتہہ بنانا پہر جو چاہیگا خدا کریگا چاہے تو اس جگہ ایک باغ بہشت لگاوے جب میری قبر کے سرہانے کچہہ رطوبت نکلے تو یہ دعا پڑہنا خدا پانی جاری کریگا قبر پانی سے بہر جاویگی اور چہوٹی چہوٹی مچہلی اوس پانی مین دیکہائی دینگی اسوقت تم اس روٹی کو جو مین دیتا ہون ٹکڑے ٹکڑے کر کے ڈالدینا جسمین روٹی مچہلیان کہالین۔ اسوقت ایک بڑی مچہلی آویگی اور سب مچہلیون کو کہالیگی اسوقت تم پانی پر ہاتہہ رکہکر یہ دعا پڑہنا پانی زمین مین جذب ہو جاویگی اور یہ اعمال مامون کے سامنے بجالایا۔ پہر فرمایا کل کے روز مین اوس ملعون کے پاس جاؤنگا اگر پہر کہولکر باہر اون تو بات کرنا ابو الصلت کا بیان ہے کہ دوسرے روز صبح حضرت نماز پڑہکر کپڑہ پہنکر منتظر بیٹہے تہے مامون کا غلام بولانے آیا حضرت تشریف لیگئے مین بہی ساتہہ تہا مامون کے پاس میوون کے

طبق پر رکہے تہے اور ایک خوشہ انگور ہاتہہ مین لئے تہا اوسکے بعض دانون مین ڈورے سے زہر بہرا تہا بعض دانے خالی
تہے جو خالی تہے اونکو رفع تہمت کے لئے خود کہاتا تہا اور دانہ زہر بہرا حضرت کو کہلاتا تہا حضرت نے بہت انکار کیا مگر
مجبور کرکے کہلایا جب تین دانہ انگور کہلایا حالت حضرت کی بدل گئی چہرہ متغیر ہوگیا باقی انگور پہینک کر مکان روانہ
ہوگئے بولا کہان جاتے ہو فرمایا جہان تونے بہیجا اور باہر سر ڈہانکے نکل آئے مین ساتہہ ہوگیا مکانپر آئے فرمایا
مکان بند کرلو اور تکیہ سے لگ کر بیٹہہ گئے مین رنجیدہ کہڑا تہا دیکہا تو ایک جوان خوبصورت امام رضاؑ سے شکل
ملتی ہوئی آیا مین نے پوچہا آپ اس مکان مین کس طرف سے آئے فرمایا جس قادر نے مدینہ سے ایک لحظہ مین
یہان پہونچایا وہی بند دروازہ کے اندر لایا مین نے کہا تم کون ہو فرمایا اے ابوالصلت مین تہپر حجت خدا ہون محمدؑ
بن علی رضاؑ اور اپنے پدر مظلوم مسموم کو دیکہنے آیا ہون یہ کہکر اندر حجرہ کے چلے گئے امام مسموم نے جب اپنے جگر بند کو دیکہا
مثل یعقوب پسر گم شدہ کو سینہ سے لگا لیا اور پیار کیا اسرار علم امامت تعلیم کئے جو مین نے نہ سمجہا اُسوقت امام رضاؑ کے
منہ سے کوئی چیز برف سے زیادہ سفید نکلی وہ امام محمد تقیؑ چاٹ گئے اور کوئی چیز درمیان سینہ سے نکالکر کہا گئے امام
رضاؑ نے انتقال فرمایا امام محمد تقیؑ نے مجہ سے کہا اے ابوالصلت پانی اور تختہ لاؤ مین نے کہا یا حضرت یہان پانی
اور تختہ نہین ہے فرمایا جلد بکہو ہے حجرہ مین گیا اندر پانی اور تختہ رکہا تہا اوٹہا لایا اور آستین چڑہا کر چاہا مدد کرون فرمایا
میرے ساتہہ مدد کو فرشتہ ہین جب غسل دیچکے فرمایا جاؤ کفن وحنوط لاؤ مین اندر گیا کفن وحنوط رکہا تہا حالانکہ
اسکے پہلے نہ تہا وہ بہی لاکر حاضر کیا حضرت نے کفن پہنایا اور حنوط چہڑکا پہر نماز ہمراہ ملائکہ پڑہی اور فرمایا
تابوت لاؤ مین نے عرض کیا بڑہئی سے کہون بنادے فرمایا بنا ہے مین اندر گیا تو تابوت موجود تہا حالانکہ اس کے
پہلے نہ تہا گویا خدا نے دست قدرت سے بنایا تہا پس امام رضاؑ کو تابوت مین رکہکر دو رکعت نماز پڑہی نماز
ختم نہ ہوئی تہی کہ تابوت بقدرت خدا چہت پہاڑ کر آسمان کی طرف اوڑ گیا جب امام محمد تقیؑ نماز سے فارغ
ہوئے مین نے عرض کیا اگر مامون حضرت امام رضاؑ کو پوچہے تو کیا جواب دون فرمایا چپ رہ جلد واپس
آتے ہین اگر پیغمبر مشرق مین ہو اور وصی مغرب مین ہو تو بہی خدا دونون کو اعلا علیین مین اکٹہا کرتا ہے
درمیان مین تابوت خود بخود آکر موجود ہوا امام محمد تقیؑ نے لاش پدر بزرگوار کو نکالکر لٹادیا یہ معلوم ہوتا
تہا گویا غسل وکفن کچہہ نہین ہوا اور مجہ سے فرمایا دروازہ کہولدو مامون آوے مین نے دروازہ کہولا تو
مامون دروازہ پر کہڑا تہا اندر آیا اور روکر سر پیٹا پہر حکم غسل دیا اور کہا کہ قبر کہود یجاوے اور ہارون کی
قبر حضرت کی قبر سے قبلہ رُخ رہے مگر جیسا کہ حضرت نے فرمایا تہا ہارون کی قبر کے داہنے طرف ایسا
پتہر سخت نکلا کہ قبر نہ کہود سکی مامون کے مصاحبون سے ایک شخص بولا تجہے انکے امام ہونیکا اقرار ہے بولا
ہان اُس نے کہا پہر قبر بہی انکی خلائق سے مقدم رہیگی پس حکم دیا کہ قبلہ رُخ قبر کہود یجاوے چنانچہ
جس طرح حضرت نے فرمایا تہا پانی نکلا مچہلی نکلی اور ابوالصلت نے روٹی دی دعا پڑہی وحکم کی تعمیل
کی مامون بولا امام رضاؑ نے زندگی اور موت مین برابر معجزہ دیکہلایا جب بڑی مچہلی نے چہوٹی مچہلیونکو کہا لیا

تو مامون کا ایک وزیر بولا ان کرامتون مین سے تمہین کچھ معلوم ہوا کہ امام رضاؑ نے کیا خبر دی ہے بولا مین نہین جانتا
اُس نے کہا یہ اشارہ ہے کہ خلافت بنی عباس مثل ان مچھلیون کے ہے باوجود اس کثرت اور دولت کے عنقریب خداوند
تعالیٰ ایک شخص کو ایسا مسلط کریگا جو مثل اس بڑی مچھلی کے تم سب کو کھا جاویگا اور ملک سے خارج کردیگا
اہلبیت رسول کا بدلہ لیگا مامون نے کہا سچ کہا اور دفن کر دیا یہہ بھی لکھا ہے کہ وقت غسل مامون نے کہا اے ابا الصلت
تم لوگون کا دعویٰ ہے کہ امام کو بغیر امام غسل نہین دیتا ابو الصلت نے کہا ہان بشرطیکہ کوئی ظالم بالغ نہ ہو
بعد دفن مامون نے ابو الصلت کو بلا کر پوچھا کہ وہ دعا بتلاؤ اُس نے کہا مجھے یاد نہین اور دراصل بھول گیا تھا
مامون نے اونکو قید کر دیا بہت دن قید رہے آخر تنگ ہو کر دعا کیا کہ خداوندا بحق محمدؐ و آل محمدؐ مجھے اس قید
سے نجات دے دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ امام محمد تقیؑ آئے اور قید سے رہا کر دیا روایت بہت ہین مگر مختصر لکھا
گیا آخر روز ماہ صفر ۲۰۳ ہجری مین شہادت ہوئی ۱۷ یا ۲۲ رمضان کو اور مقام خراسان جسکو سناباد طوس
کہتے ہین اور اب مشہد مقدس کے نام مشہور ہے وہان دفن ہوئے جگہ پیدائش مدینہ طیبہ ہے۔

حالات نوین امام حضرت محمد تقیؑ جلاء العیون سے

حضرت امام محمد تقی نام محمد تھا کنیت ابو جعفر یا ابو علی تھا القاب تقی جواد مختار منتخب مرتضیٰ قانع عالم تھا مشہور
زیادہ تقی تھا دن جمعہ تاریخ دسوین رجب یا تیرہوین یا پندرہوین رمضان سنہ ۱۹۵ ہجری مین بمقام مدینہ
پیدا ہوئے باپ آپکے امام رضاؑ و مان آپکی سبیکہ ام ولد تھین جنکو خیزران و ریحانہ و سکنہ بھی کہتے ہین جو ماریہ
قبطیہ زوجہ رسولؐ خدا کے اقربا کے اولاد سے تھین حکیمہ خاتون بہن امام رضا سے روایت ہے شب ولادت
حضرت امام محمد تقی برادر تاجدار نے مجھ سے فرمایا اے حکیمہ یہین رہنا آج رات مین خیزران کے لڑکا ہوگا
مین حاضر رہی وقت ولادت چراغ گل ہوگیا مین پریشان ہوگئی امام محمد تقیؑ پیدا ہوئے اُنکے نور سے مکان
روشن ہوگیا امام رضاؑ آئے اور مولود لیکر گہوارہ مین لٹا دیا اور فرمایا یہ لڑکا ثانی عیسیٰ ابن مریم ہے جسکو
خدا نے پاک و پاکیزہ پیدا کیا ہے پھر فرمایا یہ لڑکا میرا ظلم سے شہید ہوگا اور اہل آسمان و زمین اسپر روینگے
اسکے دشمن پر خدا لعنت کریگا اور اسکے قتل کے بعد اپنی زندگی سے مزہ نہ پائیگا بلکہ جلد عذاب الٰہی مین داخل
ہوگا پھر گہوارہ مین لٹا کر اسرار الٰہی کان مین پڑھتے رہے رنگ گندم گون تھا عمر آپکی بعد وفات امام
رضاؑ سات برس کی تھی بعض لوگ آپکی امامت مین کمسنی کی وجہ سے تامل کرتے تھے حضرت حج کے لئے
گئے وہان پر علماء وقت حاضر ہوئے بعد دیکھنے معجزات کے سب نے اقرار امامت کا کیا روایت ہے کہ
ایک مجلس مین تیس ہزار مسئلہ حضرت سے پوچھا گیا جسکا جواب معقول دیا چونکہ مامون بعد شہادت امام
رضاؑ مطعون خلائق تھا تو بظاہر جرم و خطا سے بچنے کے لئے حضرت کو مدینہ سے بغداد مین بولایا اور خود بھی
خراسان سے بغداد آیا حضرت بیرون بغداد گئے تھے مامون سے ملاقات نہ ہوئی تھی اکثر لڑکے کون مین کھیل رہے تھے

مامون شکار کھیلنے کو نکلا سب لڑکے بھاگ گئے مگر حضرت بدستور کھڑے رہے جب مامون نزدیک پہونچا حضرت کی
جرأت دیکھکر متعجب ہوا اُسوقت عمر حضرت کی گیارہ سال کی تھی مامون حضرت سے پوچھا تم لڑکون کیساتھ
کیون نہین بھاگے حضرت نے فرمایا اے خلیفہ راستہ کم نہین ہے جو راستہ دیتا اور نہ میرا کوئی قصور ہے جس سے
ڈرتا اور بھاگتا اور نہ خلیفہ سے یہ امید ہے کہ بلا قصور تکلیف پہونچا دیگا یہ سنکر اور زیادہ متعجب ہوا پوچھا
تمہارا کیا نام ہے فرمایا میرا نام محمدؐ ہے پوچھا کسکے لڑکے ہو فرمایا امام علی رضاؑ کا جب علی رضاؑ کا نام سنا تو تعجب اُسکا دور
ہوا اور شرمندہ ہوا کیونکہ اُس نے امام رضاؑ کو شہید کیا تھا امام رضاؑ پر درود و رحمت خدا بھیجکر جنگل
مین گیا وہانپر تیتر پر اپنا باز چھوڑا کر باز کچھ دیر غایب رہا پھر ہوا سے نیچے آیا اوسکے چونچ مین چھوٹی کسی
مچھلی تھی جو کچھ زندہ تھی مامون مچھلی دیکھکر خوش ہوا ہاتھ مین وہ مچھلی لیکر واپس ہوا جب پھر اوسی
مقام پر پہونچا جہان امام محمد تقیؑ سے ملاقات ہوئی تھی پھر سب لڑکے بھاگ گئے حضرت کھڑے رہے
مامون بولا اے محمدؐ میرے ہاتھ مین کیا چیز ہے فرمایا آسمان پر خدا کے چند دریا ہین بدلی اون دریاؤن
سے نکلتی ہین چھوٹی چھوٹی مچھلی بدلیو نپر چڑھتی ہین اونہین مچھلیون مین سے ایک مچھلی باز پکڑ لایا ہے پادشاہ
وہ مچھلی لیکر خاندان رسالت کے نیکو نکا امتحان کرتا ہے یہ بات سنکر مامون بہت متعجب ہوا اور کہا سچ ہے
تم لڑکے امام رضاؑ کے ہو تم سے یہ باتین بعید نہین حضرت کو عزت سے پھرایا اور ام الفضل اپنی لڑکی سے
حضرت کا نکاح کرنا چاہا بنی عباس اس بات سے رنجیدہ ہوئے سب نے جمع ہوکر کہا جبکہ خلعت خلافت
بنی عباس مین قرار پائی تو آپ اس سے باہر ہوکر کیون اولاد علی بن ابیطالب مین قرار دیتے ہین باوجود
اسکے کہ ہمارے اور اُنکی عداوت قدیم ہے جو اپنے امام رضاؑ کے حق مین کیا اُس امر کے ہملوگ ایک عرصہ سے
منتظر تھے مامون نے کہا اس عداوت کے بانی تم ہو نہ کہ یہ لوگ اگر انکی خلافت تم غصب نہ کرتے تو کیون
عداوت ہوتی تم سے وہ خلافت کے حقدار زیادہ ہین بولے ابھی یہ لڑکے ہین انکے بالغ ہونے پر لیاقت
دیکھکر نکاح کیجیئیگا مامون بولا یہ لڑکے نہین ہین بلکہ معدن علم وحکمت ہین انکے چھوٹے بڑے سب یکسان
زمانہ سے افضل ہین تمکو یقین نہ ہو تو امتحان کرلو اون لوگون نے یحیی بن اکثم کو جو بغداد کا قاضی تھا اور
عالم زبردست تھا بحث کے لئے تجویز کیا اور بہت سے عالم فاضل بغداد کے جمع ہوئے اسقدر حضرت
نے علم وکمال ظاہر فرمایا کہ دوست و دشمن سب قائل ہوگئے مامون نے اپنی لڑکی ام الفضل کو حضرت
کے نکاح مین دی اور بہت ساز ومال نثار کیا اور حضرت کو عرصہ تک عزت سے اپنے پاس رکھا ام الفضل
ملعونہ حضرت سے ناخوش رہتی تھی کیونکہ حضرت اور عورتون سے بہی متوجہ ہوتے تھے اور امام علی نقیؑ کی
مان کو ام الفضل پر ترجیح دیتے تھے اوس ملعونہ نے اکثر مامون سے حضرت کی شکایت کی مگر
وہ نہ سنتا تھا کیونکہ جو سلوک امام رضاؑ سے کرچکا تھا اوسکے بعد اہلبیت رسالت کی ایذا دہی باعث خرابی
سلطنت سمجھتا تھا کہ حضرت کی بیوی حکیمہ سے روایت ہے کہ بعد وفات امام محمد تقیؑ ام الفضل ملعونہ روتی

مامون شکار کہیلنے کو نکلا سب لڑکے بہاگ گئے مگر حضرت بدستور کہڑے رہے جب مامون نزدیک پہونچا حضرت کی
جرأت دیکہکر متعجب ہوا اُسوقت عمر حضرت کی گیارہ سال کی تہی مامون حضرت سے پوچہا تم لڑکون کیساتہہ
کیون نہین بہاگے حضرت نے فرمایا اے خلیفہ راستہ کم نہین ہے جو راستہ دیتا اور نہ میرا کوئی قصور ہے جس سے
ڈرتا اور بہاگتا اور نہ خلیفہ سے یہ امید ہے کہ بلا قصور تکلیف پہونچا دیگا یہ سنکر اور زیادہ متعجب ہوا پوچہا
تمہارا کیا نام ہے فرمایا میرا نام محمدؐ ہے پوچہا کسکے لڑکے ہو فرمایا امام علی رضاؑ کا جب علی رضاؑ کا نام سنا تو تعجب اُسکا دور
ہوا اور شرمندہ ہوا کیونکہ اُس نے امام رضاؑ کو شہید کیا تہا امام رضاؑ پر درود و رحمت خدا بہیجکر جنگل
مین گیا وہان تیتر پر اپنا باز چہوڑا کر باز کچہہ دیر غایب رہا پہر ہوا سے نیچے آیا اوسکے چونچ مین چہوٹی سی
مچہلی تہی جو کچہہ زندہ تہی مامون مچہلی دیکہکر خوش ہوا ہاتہہ مین وہ مچہلی لیکر واپس ہوا جب پہر اوسی
مقام پر پہونچا جہان امام محمد تقیؑ سے ملاقات ہوئی تہی پہر سب لڑکے بہاگ گئے حضرت کہڑے رہے
مامون بولا اے محمدؐ میرے ہاتہہ مین کیا چیز ہے فرمایا آسمان پر خدا کے چند دریا ہین بدلی اون دریاؤن
سے نکلتی ہین چہوٹی چہوٹی مچہلی بدلیو نپر چڑہتی ہین اونہین مچہلیون مین سے ایک مچہلی باز پکڑ لایا ہے بادشاہ
وہ مچہلی لیکر خاندان رسالت کے نیکونکا امتحان کرتا ہے یہ بات سنکر مامون بہت متعجب ہوا اور کہا سچ ہے
تم لڑکے امام رضاؑ کے ہو تم سے یہ باتین بعید نہین حضرت کو عزت سے پہرایا اور ام الفضل اپنی لڑکی سے
حضرت کا نکاح کرنا چاہا بنی عباس اس بات سے رنجیدہ ہوئے سب نے جمع ہوکر کہا جبکہ خلعت خلافت
بنی عباس مین قرار پائی تو آپ اس سے باہر ہوکر کیون اولاد علی بن ابیطالب مین قرار دیتے ہین باوجود
اسکے کہ ہمارے اور اُنکی عداوت قدیم ہے جو اپنے امام رضاؑ کے حق مین کیا اُس امر کے ہملوگ ایک عرصہ سے
منتظر تہے مامون نے کہا اس عداوت کے بانی تم ہو نہ کہ یہ لوگ اگر انکی خلافت تم غصب نہ کرتے تو کیون
عداوت ہوتی تم سے وہ خلافت کے حقدار زیادہ ہین بولے ابہی یہ لڑکے ہین انکے بالغ ہونے پر لیاقت
دیکہکر نکاح کیجیےگا مامون بولا یہ لڑکے نہین ہین بلکہ معدن علم و حکمت ہین انکے چہوٹے بڑے سب یکسان
زمانہ سے افضل ہین تمکو یقین نہ ہو تو امتحان کرلو اون لوگون نے یحییٰ بن اکثم کو جو بغداد کا قاضی تہا اور
عالم زبردست تہا بحث کے لئے تجویز کیا اور بہت سے عالم فاضل بغداد کے جمع ہوئے اسقدر حضرت
نے علم و کمال ظاہر فرمایا کہ دوست و دشمن سب قائل ہوگئے مامون نے اپنی لڑکی ام الفضل کو حضرت
کے نکاح مین دی اور بہت ساز و مال نثار کیا اور حضرت کو عرصہ تک عزت سے اپنے پاس رکہا ام الفضل
ملعونہ حضرت سے ناخوش رہتی تہی کیونکہ حضرت اور عورتون سے بہی متوجہ ہوتے تہے اور امام علی نقیؑ کی
مان کو ام الفضل پر ترجیح دیتے تہے اوس ملعونہ نے اکثر مامون سے حضرت کی شکایت کی مگر
وہ نہ سنتا تہا کیونکہ جو سلوک امام رضاؑ سے کرچکا تہا اوسکے بعد اہلبیت رسالت کی ایذا دہی باعث خرابی
سلطنت سمجہتا تہا کہ حضرت کی بیوی حکیمہ سے روایت ہے کہ بعد وفات امام محمد تقیؑ ام الفضل ملعونہ روتی

تھی اور کہتی تھی کہ اے پھوپی حضرت کے اوصاف کیا بیان کرون ایکروز کا ذکر ہے کہ مین اپنے گھر مین بیٹھی تھی ایک عورت
خوبصورت آئی مین نے پوچھا تم کون ہو کہا مین ہون لڑکی اولاد عمار یاسر زوجہ امام محمد تقی یہ بات سنکر مجھے سخت
رنج ہوا حسد و غیرت جو عورتونکو سوتون سے ہوتی ہے اسقدر ہوا کہ مین بیتاب ہو گئی دن تو کسی طرح سے ضبط
کی ادہی رات کو اپنے باپ کے پاس گئی اور کہا کہ امام محمد تقی میرے سامنے اور عورتون سے تعلق رکھتے ہین اگر
مجھہ بولتی ہون تو تمہین بلکہ تمہارے سب بزرگونکو برا کہتے ہین اُسوقت میرا باپ شراب مین مست تھا اوسکو
اپنے تن کی خبر نہ تھی یہ بات سنکر تلوار لیکر نکلا کئی غلام اوسکے ساتھہ ہوئے امام محمد تقی کے سرہانے پہونچا حضرت
سوتے تھے تلوار کھینچکر اپنے اور دیکھنے والون کے سمجھہ مین حضرت کو ٹکڑہ ٹکڑہ کر کے واپس چلا گیا مین اپنے فعل
سے نادم ہو کر منہ اور سر پر اپنے طپانچہ مار کر ایک گوشہ مین سو گئی جب صبح ہوئی اور یاسر غلام نے میرے باپ
سے رات کی حالت بیان کی مامون اپنا منہ اور سر پیٹ کر بیہوش ہو گیا جب ہوش مین آیا تو یاسر اپنے خادم کو
حضرت کی خبر لینے بھیجا یاسر خادم کہتا ہے کہ جب مین گیا دیکھا کہ حضرت بیٹھے مسواک کر رہے ہین مین نے سلام کیا
حضرت نے جواب سلام دیا مین نے چاہا کہ حضرت سے کچھہ پوچھون حضرت نماز مین مشغول ہو گئے مین ڈرتا
ہوا مامون کے پاس پہونچا اور کہا اے خلیفہ مبارک ہو حضرت صحیح و سالم اسوقت نماز مین مشغول ہین مامون
یہ سنکر سجدہ شکر ادا کیا اور ایکہزار روپیہ مجھے انعام دیا اور کہا بیس ہزار روپیہ امام محمد تقی کے پاس لیجا اور میرا سلام
کہہ جب مین گیا اور خدمت حضرت مین حاضر ہوا چاہا دیکھون جسم حضرت پر کوئی زخم ہے یا نہین عرض کیا
یا حضرت یہ کپڑا جو آپ پہنے ہین مجھے خلعت دیجئے تا کہ مین اپنا کفن کرون حضرت نے اُتار کر دیدیا اور فرمایا
جو کہا ہے وہ شرط ہے مین نے عرض کیا یا حضرت مامون اپنے فعل سے بالکل آگاہ نہین ہے بلکہ شرمندہ ہے
اور مامون کے پاس آکر سب حال ظاہر کیا مامون وہ گھوڑا جسپر رات سوار ہو کر گیا تھا اور وہ تلوار جو اُسکے
ہاتھہ مین تھی حضرت کے پاس بھیجدیا ام الفضل کہتی ہے کہ میرے باپ نے مجھہ سے کہلا بھیجا کہ اب اگر کبھی اُنکی
شکایت کریگی تو جان لینا مین تجھہ سے سخت رنجیدہ ہونگا اور خدمت حضرت مین حاضر ہو کر مودب بیٹھا
اور کہا مجھے نصیحت کیجئے فرمایا شراب پینا چھوڑ دے اُس نے شراب پینا چھوڑ دیا اور حضرت نے وہ دعا جو
اُس رات پڑھی تھی مامون کو تعلیم کیا کتاب منہج الدعوات مین بھی وہ دعا لکھی ہے جب تک مامون زندہ رہا
اوس دعا کیوجہ سے ہر بلا سے محفوظ رہا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ جب حضرت صحبت مامون سے پریشان ہوئے
تو اوسکی اجازت سے حج کو گئے اور لوٹ کر مدینہ مین مقیم ہوئے مامون کا انتقال ہو گیا معتصم اوسکا بھائی صاحب
خلافت ہوا جب اُسکو فضائل حضرت بہت معلوم ہوئے تو حسد سے جل گیا حضرت کو مدینہ سے بغداد مین
طلب کیا حضرت نے بغداد جانیکا ارادہ کیا تو امام علی نقی کو اپنا خلیفہ جانشین فرماکر اکابر شیعہ و ثقات اصحاب
کو جمع کر کے اُنکے روبرو نص امامت علی نقی بیان کیا اور تبرکات و ہتیار رسولخدا سب سپرد کر کے عازم شہادت
ہوئے اپنے لڑکے کو رخصت کیا روضہ رسولخدا سے جدائی اختیار کی اور روانہ بغداد ہوئے ۲۸ محرم سنہ ۲۲۰ ہجری

بغداد پہونچے اور معتصم نے اُسی سال حضرت کو زہر سے شہید کیا۔ اور روایت ہے کہ جب حضرت بغداد پہونچے معتصم کو معلوم ہوا کہ ام الفضل ملعونہ حضرت سے خلاف ہے اُس ملعونہ کو بلا کے قتل حضرت پہ راضی کیا اور زہر اُس ملعونہ کے پاس بھیجدیا تاکہ حضرت کے کہانے مین ملادے وہ ملعونہ انگور رزاقی جو ایک قسم کا انگور ہے اُس مین ملا کر حضرت کو کہلادیا جب زہر حضرت کے بدن مین اثر کر گیا اور ظاہر ہوگیا تو وہ ملعونہ اپنے فعل سے روتی تہی فرمایا اے کم بخت کیا روتی ہے خدا کی قسم ایسے بلا مین گرفتار ہوگئی جسکا علاج نہین اور دنیا و آخرت مین رسوا ہوگئی بعد شہادت حضرت کے معتصم اپنے محل مین اوس ملعونہ کو لے گیا بہت جلد اوسکے فرج مین ناسور ہوگیا بہت کچھ علاج کیا اچھی نہ ہوئی محل سے نکلکر تمام علاج کراتی پہری جو کچھ مال تہا سب خرچ ہوگیا فقیر ہوگئی بھیک مانگنے لگی اور اُسی خراب حالت مین واصل جہنم ہوئی۔ دوسری روایت یہ ہے کہ ہنگام مقاربت رومال زہر آلود حضرت کو دیا اوسکی وجہ سے زہر اثر کر گیا حضرت نے فرمایا ایسے درد مین مبتلا ہوگی جسکی دوا نہین آخر ہر چند علاج کیا اچھی نہ ہوئی۔ زیادہ تر وجہ عداوت معتصم کی یہ لکھی ہے کہ عیاشی نے رزقان سے روایت کی ہے کہ ایکروز ابن ابی داؤد مجلس معتصم سے غمگین مکان آیا مین نے سبب غمگینی دریافت کی بولا فرزند امام رضا سے ایک ایسا امر صادر ہوا وہ میرے رسوائی کا باعث ہوا ہے آج ایک چور خلیفہ کے پاس آیا حکم ہوا کہ اسکا ہاتھ کاٹا جاوے مین نے کہا گٹے سے کاٹا جاوے بہتون نے میری تصدیق کی بہت نے کہا کہنی سے کاٹا جاوے خلیفہ نے دلیل کی اُسکا جواب دیا گیا اسکے بعد خلیفہ امام محمد تقیؑ کیطرف مخاطب ہوکر کہا آپ اسکے بارہ مین کیا کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو انہوں نے کہا تو نے سنا بولا انکے کہنے سے مجھے کیا کام آپ جو کچھ جانتے ہون کہین حضرت نے فرمایا اس مسئلہ سے مجھے معاف کر خلیفہ نے قسم دیکر کہا بیان کیجئے حضرت نے فرمایا اسکی چار انگلی کاٹی جاوے ہتہیلی چھوڑ دی جاوے تاکہ خدا کی عبادت کرے اور کئی دلیلین ایسی بیان کین جس کے جواب سے لوگ مجبور رہے اور مجہپر ایسی حالت طاری ہوئی کہ گویا قیامت برپا ہوگئی اور مین بہی آرزو کرتا تہا کاش بیس برس پہلے مر گیا ہوتا رزقان کہتا ہے کہ تیسرے روز اُس نے خلیفہ سے کہا کہ اپنے وہ مسئلہ جو امام محمد تقیؑ سے پوچھا اسوجہ سے تمام لوگ اُنکی طرف مائل ہوگئے ہین کیونکہ اونکو پیشتر سے بہی لوگ امامت و خلافت کا حقدار جانتے ہین یہ سُنکر چہرہ معتصم کا متغیر ہوگیا اور حضرت کے قتل کے فکر مین ہوا امام محمد تقیؑ کا ایک شریک دودہ کہتا ہے کہ مین ایکروز خدمت امام علی نقیؑ مین حاضر تہا حضرت ایک لوح پڑہ رہے تہے ناگاہ چہرہ متغیر ہوگیا اور اندر مکان چلی گئی مکان مین پہونچے تو رونا پیٹنا شروع ہوا پہر حضرت باہر آئے مین نے دریافت کی یا حضرت یہ رونا کیسا ہے فرمایا کہ اسوقت میرے پدر بزرگوار نے انتقال فرمایا مین نے دریافت کی یا حضرت آپکو کیسے معلوم ہوا فرمایا اُسوقت ایک ایسی حالت مجہپر طاری ہوئی جو قبل اسکے نہ ہوئی تہی مین نے جانا کہ میرے پدر بزرگوار نے انتقال فرمایا یہ حالت امامت ہے جو مجہپر منتقل ہوئی ہے بعد ایک مدت کے معلوم ہوا کہ اُسی روز حضرت نے انتقال فرمایا اور امام علی نقیؑ طی الارض کر کے بغداد آئے اور اپنے پدر بزرگوار

غسل وکفن دیا اور واپس آئے آخر ماہ ذالحجہ یا ذیقعدہ سنہ ۲۰۲ہجری مین وفات ہوئی پچپیس سال تین ماہ بارہ روز کی عمر تھی وقت وفات اپنے پدر بزرگوار امام علی رضاؑ کے نوسال چند ماہ کے تھے قریب سترہ سال کے خود امامت کیا اور مقبرہ قریش مین بمقام بغداد بپہلو امام موسی کاظمؑ اپنے جد مین دفن ہوئے جہان اسوقت لوگ زیارت کرتے ہین زایران ہند کا جو کربلا جاتے ہین جہاز سے اُتر کر پہلا مقام یہی ہے پیدایش مدینہ مین ہوئی ہے۔

ذکر حالات دسوین امام حضرت علی نقیؑ جلاء العیون سے

حضرت امام علی نقیؑ نام علیؑ تھا کنیت ابو الحسن تھا القاب ہادی نجیب مرتضی عالم فقیہ امین مؤتمن نقی طیب متوکل عسکری تھا مشہور زیادہ نقیؑ تھا چونکہ زیادہ قیام سرمن رائے مین ہوا وہان فوج بیچی عسکر رہتی تھی اسوجہ سے حضرت کو عسکری کہتے تھے پندرہوین ذوالحجہ ۲۱۲ہجری کو مدینہ مین پیدا ہوئے باپ آپ کے حضرت امام محمد تقیؑ ہین مان آپکی عمارہ یاسر مخلصین صحابہ رسولخدا کے اولاد کی لڑکی تہین باتفاق علما ۲۵۴ہجری مین وفات ہوئی تاریخ مین اختلاف ہے پچیسوین ستائیسوین اٹھائیسوین ماہ جمادی الاخر بعض ۷ارجب لکھی ہے عمر اکتالیس سال کی تھی بعمر آٹھ سال پانچ ماہ امام ہوئے اور قریب تیس سال امامت کیا متوکل ملعون نے مدینہ سے بلاکر سرمن رائے مین مقیم کیا ابن بابویہ سے روایت ہے کہ معتمد عباسی نے حضرت کو زہر سے شہید کیا وقت وفات حضرت سوائے امام حسن عسکری اور کوئی حضرت کے پاس نہ تھا شریک جنازہ تمام لوگ تھے امام حسن عسکریؑ ہمراہ جنازہ گریبان چاک کیا اور خود غسل کفن دفن کیا لوگون نے اعتراض نسبت چاک گریبان کے کیا تو فرمایا جہال دین خدا مین ناواقف ہین اور دست اندازی کرتے ہین موسیٰؑ پیغمبر نے ہارون کی وفات مین گریبان چاک کیا سرمن رائے مین حضرت کو متوکل وغیرہ سے بہت رنج ملا سبب سرمن رائے مین تشریف لانیکا یہ ہوا کہ محمد بن عبداللہ حاکم مدینہ حضرت کو بہت تکلیف دیتا تھا اور چند باتین تہمت کی حضرت پر لگا کر متوکل کو لکھا تا کہ اوس ملعون کا غصہ حضرت پر بڑھے اور یہ بھی لکھا کہ اگر تجھے مدینہ کی ضرورت ہے تو انہین وہین بلالے اور روایت ہے کہ جب حضرت کو معلوم ہوا کہ حاکم شکایت لکھی ہے تو ایک خط حضرت نے بھی متوکل کو لکھا کہ یہ ناحق ہمکو تکلیف دیتا ہے اور شکایت لکھتا ہے اُس شقی نے مصلحتاً حضرت کو بڑی عزت اور بزرگی اور تعظیم سے جواب لکھا کہ محمد بن عبداللہ آپ سے منحرف ہو گیا ہے تو مین نے اوسکو نکال دیا و محمد بن الفضل کو تعنات کیا ہے وہ آپکی خاطر کریگا اور ابراہیم بن عباس سے کہا تم حضرت کو خط لکھو کہ یہان تشریف لادین مجھے آپ سے ملنے کی بڑی خوشی ہے اور یحیی ابن ہرثمہ کو حضرت کے پاس بھیجا اُس نے جاکر حضرت کی بڑی خوشامد کی اور سرمن رائے چلنے پر امادہ کیا حضرت طیار ہوئے اور گئے جب سرمن رائے پہونچگئے تو متوکل ملعون نے بیدلی وعدم توجہی کی اور سرائے فقرا مین جگہہ دیا صالح بن سعید سے روایت ہے کہا مین حضرت کے خدمت مین گیا

اور کہا یا حضرت یہ ملعون کیا کچھ ذلت ہونچاتے کی کوشش کر رہے ہین کہ آپکو جگہہ فقراؤن مین ٹہرایا ہے حضرت
نے فرمایا وہ ہمین کچھ ذلیل نہین کر سکتے کیا تو نہین جانتا خدا نے ہمکو کیا عزت دی ہے اور ہاتھ سے اشارہ
کیا دیکھا مین نے کہ بہت بڑی باغ لگی ہے ہر طرح کے میوہ پہل پہول لگے ہین نہر جاری ہین محل طیار ہین
حور و غلمان موجود ہین جنکے شکلون کے مانند مین نے کبھی نہ دیکہا تہا عقل حیران ہو گئی حضرت نے
فرمایا جاہے جہان ہم رہین یہ سامان موجود ہے روایت ہے کہ ایکروز متوکل ملعون فتح بن خاقان اپنے
وزیر کی عزت ظاہر کرنے کو اور در اصل حضرت کی عزت مین توہین کرنے کو خود اور فتح گہوڑے پر سوار
ہوا باقی کل امرا و شرفا کو پیدل چلنے کو حکم دیا حضرت امام علی نقی عم بہی ساتھہ تھے رزاقہ دربان متوکل
کہتا ہے کہ مین نے اوس روز حضرت کو دیکہا پیادہ پا جاتے ہین اور پسینہ مین ڈوبے ہین مین نے عرض
کیا آپ کیون تکلیف اوٹہاتے ہین فرمایا اس لعین کی غرض محض میری ہتک حرمت سے ہے ولیکن مین
خدا کے نزدیک ناقہ صالحہ سے کم نہین ہون بلکہ ریزہ ناخون میرا خدا کے نزدیک ناقہ صالحہ اور اوس کے
بچہ سے کم نہین ہے رزافہ کہتا ہے جب مین گہر واپس آیا اس قصہ کو اپنے بچون کے معلم سے کہا جس کو
مین شیعہ جانتا تہا اوس نے کہا اگر در واقعہ حضرت نے یہ بات کہی ہے تو تو اپنا انتظام کر تیسرے روز ضرور
متوکل ہلاک ہوگا مین نے کہا اے معلم تم نے کہان سے جانا بولا حالات قصہ صالح سے جب ہم نے یہ بات
معلم سے سنی تو اوسکو گالی دیکر اپنے دروازہ سے نکالدیا اوسکے چلے جاتے پر مجہے اندیشہ ہوا شاید یہ کلام
سچ ہو تو احتیاط کرنے مین کیا ہرج ہے اپنا مال جا بجا ہٹوا دیا جب تیسرا دن ہوا منتصر لڑکا متوکل
غلامان ترکی کو لیکر مجلس مین گہس آیا متوکل کو معہ فتح بن خاقان کے قتل کیا اس واقعہ کے بعد مین
اعتقاد امامت کا کیا حضرت کے خدمت مین حاضر ہوکر معلم کی بات ظاہر کی فرمایا در واقعہ معلم نے سچ
کہا مین نے اوس روز متوکل پر لعنت کیا خدا نے قبول کیا۔ روایت ہے صقر ابن ابی دلف سے کہ جب
امام علی نقی عم کو سرمن رائے مین لائے مین بخدمت حضرت حاضر ہوا حضرت زراقی دربان کے یہان قید
کیا اور کہا مین تم سے ملنے کو آیا ہون جب تخلیہ ہوا بولا تم جاسوسی کو اپنے مولا پاس آئے ہو مین نے
ڈر کر کہا نہین میرا مولا خلیفہ ہے بولا چپ رہ تیرا مولا برحق ہے اور مین بہی اونکو امام جانتا ہون تجہے انکے
پاس جانا منظور ہے مین نے کہا ہان کچھ دیر کے بعد مجہے حضرت کے پاس بہیجا مین گیا دیکہا تو حضرت بوری
پر بیٹھے تہے اور قبر کہودی جارہی تہی مین سلام کرکے بیٹھہ گیا فرمایا کس کام کو آیا ہے مین نے عرض کیا
آپکا حال دریافت کرنے آیا ہون اور مین قبر دیکہکر رونے لگا فرمایا مت ڈر وہ مجہکو کچھ نہین ہو سکتا مین نے
شکر کیا اور چند مسائل دریافت کیا حضرت جواب دیا پہر کہا چلا جا کوئی ہنگڑہ نہ پڑے۔ ابن ادویہ سے روایت
ہے کہا مین سرمن رائے مین گیا امام علی نقی سعید دربان کے یہان قید تہے مین دیکہنے گیا سعید کو سلام کیا
بولا اپنے خدا کو دیکہنے آئے ہو مین نے کہا میرا خدا قابل دیکہنے کے نہین ہے بولا مین اونکو کہتا ہون جنکو تم امام

امام جاتے ہوین سے کہا ہان اُن کا دیکھنا مجھے منظور ہے بولا مجھے اونکے قتل کا حکم ہے کلھہ قتل کرونگا اور مجھے حضرت
کے پاس جانیکی اجازت دی جب مین گیا حضرت ایک حجرہ مین بیٹھے تھے اور ایک قبر کھودی جا رہی تھی مین ٹھہ
گیا اور قبر دیکھکر رنجیدہ ہوا فرمایا رنجیدہ نہ ہو متوکل دو روز بعد قتل ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا روایت فضل
بن احمد سے یہ ہے کہ وہ کہتا ہے کہ ایکروز مین ہمراہ معتزل مجلس متوکل مین گیا متوکل فتح بن خاقان سے بات کرتا
تھا اور غصہ ہوتا تھا اور فتح سے کہتا تھا کہ تم اونکے نسبت ایسا کہتے ہو اور وہ ایسا کچھہ کر رہے ہین فتح اوس کے
غصہ کو روکتے تھے اور سمجھاتے تھے مگر وہ نہین مانتا تھا کہتا تھا کہ میری دولت مین خلل ڈالتے ہین اور حکم
دیا کہ چار غلام ترکی حاضر ہون جب غلام آئے تو چارونکو تلوار دیکر کہا جاؤ امام علی نقی ؑ کو قتل کرو اور کہا خدا کی
قسم بعد قتل اونکی لاش جلا دونگا بعد ایک ساعت حضرت آئے اور کچھہ پڑہ رہے تھے اور کچھہ ہراس نہ تھا دربان
بھی آگے کھڑے ہوئے متوکل حضرت کو دیکھکر کرسی سے اُٹھہ کھڑا ہوا اور استقبال کیا ہاتھہ چوما آنکھہ کے درمیان
بوسہ لیا اور کہا اے بچا کے لڑکے اور اے ابوالحسن اسوقت کیون تکلیف کیا حضرت نے فرمایا تیرا چوبدار
بولا لایا ہے وہ بولا وہ ولد الزنا بھول گیا ہے جھوٹ کہتا ہے اب جہان چاہین جاوین اور فتح بن خاقان اپنے
وزیر کو معہ اپنے لڑکون کے حضرت کے ساتھہ دور پہونچانے بھیجا جب حضرت روانہ ہوئے تو وہ غلام جو قتل
حضرت پر تعنات تھے حضرت کو دیکھکر زمین پر گر پڑے متوکل نے سبب پوچھا تو کہا ہملوگون نے دیکھا کہ حضرت
کے ساتھہ سو آدمی ننگی تلوار لئے آئے ہین معلوم نہین کون تھے یہ حال دیکھکر ہملوگو نپر خوف چھا گیا یہ سنکر متوکل
ہنسا اور کہا اے فتح بن خاقان یہ تمہارے امام ہین اور فتح بھی خوش ہوا کہ میرے بات کی تصدیق ہوئی اور
حضرت بجگئی لکھا ہے کہ متوکل کے پھوڑا ہوا اچھا نہ ہوتا تھا اوسکی مان نے نذر مانا کہ اگر اچھا ہو جاویگا تو مال کثیر امام
علی نقی ؑ کی خدمت مین بھیجونگی فتح بن خاقان نے متوکل سے کہا اسکا علاج حضرت سے دریافت کر جب آدمی
حضرت کے پاس گیا فرمایا بکری کی لینڈیان گلاب مین گھسکر لگا دو جب متوکل کو معلوم ہوا تو بولا کہ مزاح کیسا
ہے فتح بن خاقان نے کہا کیا ہرج جو حضرت کی تباہی ہوئی دوا کیجاوے حکم حضرت بے اصل نہین ہے جب وہ دوا
بتائی ہوئی حضرت کی لگائی گئی فوراً پھوڑا پھوٹ گیا اور آرام ہو گیا متوکل کی مان نے دس ہزار اشرفی سر مہر بھیجدیا
جب متوکل اچھا ہو گیا اوسکے پاس ایک بطحائی رہتا تھا اور حضرت کو ہمیشہ بُرا کہتا تھا اور مذمت و چغلیان کرتا
تھا کہا حضرت نے بہت سامال و ہتھیار جمع کیا ہے ارادہ خروج کرنیکا ہے پس ایکرات متوکل نے سعید دربان
سے بولا کر کہا اچانک مکان علی نقی ؑ مین جا اور جو کچھہ مال و دولت ہتیار ملے اُٹھا لا سعید کہتا ہے کہ مین رات
کے وقت سیڑہی لگا کر حضرت کے مکان مین گیا مگر راہ بھول گیا حضرت نے آواز دی اے سعید ٹھہر شمع بھیجتا
ہون شمع لائے تو مین گیا دیکھا تو حضرت ایک جبہ اوڑہے بوری پر نماز پڑھتے تھے فرمایا گھر مین جو چیز پاؤ سب
اُٹھا لیجاؤ مین نے سب کوٹھریان تلاش کین صرف وہی تھیلی جو متوکل کی مان نے بھیجا تھا اور اُسکی مہر تک نہ
کھولی تھی پایا اور اُسکے علاوہ ایک اور تھیلی ملی فرمایا جانماز کے نیچے جو ہو اُٹھا لے مین نے دیکھا تو ایک تلوار

جسپر حضرت لکڑی کی میان لگی تھی اور کپڑہ یا چمڑہ وغیرہ اُسپر کچھہ نہ تھا موجود ہے وہ بھی مین نے لے لیا اور متوکل کے پاس جاکر دیا اُس نے تھلی کو دیکھکر اپنی مان سے پوچھا اُس نے کہا تیری بیماری مین مینے منت مانی تھی اُسی سے بھیجا ہے دوسری تھلی مین چارسو اشرفی تھین متوکل دیکھکر وہ تھلیان اور ایک تھیلی اپنے یہان سے اور وہ تلوار حضرت کے پاس بھیجدیا اور معافی چاہی سعید نے جاکر عرض کیا قصور معاف ہو خلیفہ کے تعمیل حکم مین یہ بے ادبی ہوئی ہے فرمایا۔

سَیَعْلَمُ الَّذِینَ ظَلَمُوٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔ یعنے عنقریب وہ لوگ جانینگے جو ظلم کرتے ہین کہ کونسی کروٹ پھرتے ہین اور قصہ برکتہ الصباح مشہور ہے کہ بہت سے جانور جنگلی درندہ پالے تھا اور حضرت کو گھرہ مین اندر ڈالدیا وہ جانور سب کے سب حضرت کے قدمونپر گر پڑے پونچھہ ہلانے لگے اُس نے دیکھکر جلد باہر نکلوالیا اور قبر مبارک حضرت کی سر من رائے جسکو سامرا کہتے ہین وہان ہے بغداد سے دو منزل پر ہے۔

ذکر گیارہوین امام حضرت حسن عسکری جلاء العیون سے

حضرت امام ابو محمد حسن عسکریؑ نام حسن تھا کنیت ابو محمد تھا القاب زکی ہادی عسکری تھا پدر بزرگوار آپکے علی نقیؑ ہین مادر گرامی آپکی ام ولد ہین جنکا نام حدیث ہے بعضے سوسن بعضے سلسبیل بھی کہتے ہین یہ معظمہ عفیفہ کریمہ منقد تھین۔ تاریخ ولادت زیادہ مشہور ۲۳۲ھ ہجری ہے دن جمعہ آٹھوین یا دسوین ماہ ربیع الثانی کی تھی۔ اور مقام سر من رائے یا مدینہ مین پیدا ہوئے۔ ابن بابویہ نے = ابوالادیان سے روایت کیا ہے کہ مین خدمت امام حسن عسکریؑ مین حاضر رہتا تھا اور خطوط حضرت کو شہرون مین لیجاتا تھا ایکروز حضرت نے بحالت بیماری جس مرض مین بعالم بقا رحلت فرمایا مجھے بُلا کے چند خطوط مدائین کے رہنے والونکے نام دیا اور فرمایا پندرہ روز کے بعد جب تم داخل سامرہ ہوگئے تو صداے گریہ میرے مکان سے سنوگے مجھے اسوقت غسل دیتے ہونگے ابوالادیان نے کہا مین نے عرض کیا یا حضرت اُسوقت امام کون ہوگا حضرت نے فرمایا جو شخص تم سے میرے خطوط کا جواب مانگیگا وہ امام ہوگا مین نے عرض کیا اور حکم دیجئے حضرت نے فرمایا جو تم سے کہے کہ تھلی مین فلان چیز ہے وہ امام ہوگا ابوالادیان کہتا ہے کہ حضرت کے رعب سے تھیلی کو مین نے نہ پوچھا پس جب مین حضرت کے خدمت سے باہر گیا اور خطوط اہل مدائین کو پہونچا کر جوابات لیکر پندرہ روز بعد واپس سامرہ آیا تو اُسی روز حضرت کا انتقال ہوچکا تھا مکان مین شور گریہ بلند تھی دروازہ پہ جعفر کذاب بیٹھا تھا لوگ اُسے گھیرے تھے حضرت کے انتقال کی تعزیت اور اُسکے امام ہونیکی مبارکباد دیتے تھے مین نے جعفر کو دیکھکر کہا کہ اگر امام یہی ہے تو امامت کوئی اور چیز ہے یہ شخص اکثر شراب پیتا جوا کھیلتا ہوا مجھے ملا تھا لیاقت امام اُس مین نہ تھی جب مین اُسکے پاس گیا ماتم پرسی و مبارکباد دیکر بیٹھہ گیا اُس نے مجھسے کچھہ نہ پوچھا ناگاہ عقید خادم امام حسن عسکریؑ باہر آکے جعفر کذاب اُنسے کہا آپکے بھائی کو غسل دیکر کفنا چکے ہین چلیے نماز

پڑہی یہ سنکے جعفر کذاب اُٹہا اور جو شیعہ اُس جگہہ بیٹھے تہے سب اندر صحن مین گئے مین نے دیکہا کہ امام حسن عسکری ع
کو غسل کفن دیکر تابوت مین رکہا ہے جعفر کذاب بقصد جنازہ آگے کہڑا ہوا جب چاہا نماز کی تکبیر کہے ایک لڑکا
گندم گون پیچیدہ مو کشادہ دانت مثل پارہ ماہ باہر آیا اور چادر جعفر کذاب کو کہینچکر کہا پیچہے آئیں اپنے باپ
پر نماز جنازہ پڑہانے کا تم سے زیادہ حقدار ہون یہ سنکر جعفر پیچہے آیا اُسکا چہرہ متغیر ہوگیا اُس لڑکے نے نماز
پڑہائی اور پہلو امام علی نقی مین بمقام سرمن راے جسکو اب سامرا بہی کہتے ہین دفن کرکے میری طرف متوجہ ہوئے
اور کہا اے ابوالادیان خطون کا جواب ہو یہ سنکر مین نے سلام کیا اور اپنے دلمین کہا یہ دو نون نشان اُن مین
سے پایا جو امام حسن عسکری ع نے فرمایا تہا ایک علامت باقی ہے یہ سوچتا ہوا باہر آیا پس حاجز وشا نے اتمام
حجت کے لئے جعفر کذاب سے پوچہا کہ وہ لڑکا کون تہا جس نے نماز پڑہائی جعفر نے کہا واللہ مین نے اُس
لڑکیکو کبہی نہین دیکہا تہا اور نہ پہچانتا ہون کہ کون ہے اُسوقت ایک گروہ قم سے آئی اور حال امام حسن
عسکری ع کا دریافت کی جب معلوم ہوا کہ حضرت کا انتقال ہوگیا پوچہا امام کون ہے لوگون نے جعفر کذاب
کیطرف اشارہ کیا وہ لوگ نزدیک آگئے ماتم پرسی اور مبارکباد دیکر کہا ہمارے پاس خطوط اور مال ہین
بیان کرو وہ خطوط کسکے ہین اور کون کون سا مال ہے تاکہ ہم آپکو دین یہ سنکر جعفر کذاب اُٹہہ کہڑا ہوا اور
کہا لوگ مجہہ سے علم غیب چاہتے ہین اُسوقت ایک غلام صاحب العصر صلواۃ اللہ علیہ کا آیا اور کہا تمہارے
پاس فلان فلان لوگون کے خطوط ہین اور ایک تہیلی ہے اُس مین ہزار اشرفی ہین اور اُن اشرفیون مین سے
دس اشرفی پر سونیکا ملمع ہے وہ لوگ سُنکر خطوط اور مال اوس نوکر کو سپرد کیا اور کہا جس نے تمکو مال
اور خط لینے کو بہیجا ہے وہی امام ہین مراد تہیلی سے یہی تہی جو حضرت نے ابوالادیان سے کہا تہا پس جعفر
کذاب نے معتمد خلیفہ وقت کے پاس جاکر سب حال بیان کیا معتمد نے اپنے نوکرون کو بہیجا کہ صیقل کنیز امام
حسن عسکری ع کو قید کرو ہم سے اوس لڑکیکا حال بیان کرے کنیز نے انکار کیا کہا مجہے کچہہ معلوم نہین ہے البتہ
مجہے امام حسن عسکری ع سے حمل ہے یہ سنکر اوس ملعون نے اونکو ابن ابی الشوارب قاضی کے سپرد کیا اور کہا
جب لڑکا پیدا ہو قتل کیا جاوے یکایک عبد اللہ بن یحیی وزیر مرگیا اور صاحب الزنج نے بصرہ مین
خروج کیا لوگ پریشان ہوئے کنیز قاضی کے گہر سے واپس اپنے مکان گئین۔ محمد بن الحسین سے روایت ہے
کہ امام حسن عسکری ع روز جمعہ آٹہوین ربیع الاول سنہ ۲۶۰ ہجری کو وقت نماز صبح وفات پائی اُسی رات
اپنے ہاتہہ سے خط اہل مداینہ کو لکہا تہا اسوقت حضرت کے پاس عقید خادم وصیقل کنیز و ایک شخص ہے
کوئی نہین جانتا تہا یعنے صاحب العصر نے عقید کہتا ہے کہ اسوقت حضرت امام حسن عسکری ع نے پانی
مانگا جسے ہمراہ اب مصطگی جوش دیا تہا جب مین پانی لایا تو فرمایا اب خالص لاؤ وضو کرکے نماز پڑہلون جب
مین پانی لایا تو حضرت رومال اپنے زانو پر رکہکر وضو کیا اور نماز پڑہی پس اب مصطگی کا پیالہ لیکر پیالہ صیقل
کنیز کو دیا اور روح اقدس بعالم بقا پرواز کرگئی۔ اور روایت ابن بابویہ سے معلوم ہوا کہ معتمد عباسی نے

حضرت کو زہر سے شہید کیا احمد بن اسحاق سے روایت ہے کہتا ہے ایکروز مین خدمت امام حسن عسکری مین حاضر ہوا حضرت نے فرمایا تمہارا اعتقاد بعد میرے امامت مین کیا ہے مین نے عرض کیا یا حضرت جب ہم نے بمقام قم سنا کہ ہمارے سید واقاد مولا پیدا ہوئے چھوٹے بڑے مقام قم کے معتقد ہین فرمایا کیا تم نہین جانتے کہ زمین کسیوقت خالی نہین رہ سکتی کہ امام وحجت خدا نہ ہو پس حضرت نے اپنی مان کو حج کے لئے بہیجا اور سال آیندہ اپنے وفات کی خبر دی اور کہا بڑا فساد ہوگا اور تبرکات رسولخدا حضرت صاحب العصر کو سپرد کیا۔ مقام دفن سرمن رائے ہے

متوکل حضرت کو قید کئے تہا قحط شدید پڑا خلیفہ نے نماز استسقا کا حکم دیا مسلمانون نے نماز پڑہی جسمین بڑے بڑے مولوی عالم شریک تہے مگر پانی نہ برسا چوتہے روز جاثلیق بہت سے پادری وراہب کو لیکر نکلا ایک راہب نے ہاتہہ اُٹہایا بادل آئے اور خوب پانی برسا دوسرے روز بہر ویسا ہی ہوا اس واقعہ سے تمام مسلمانون مین اضطراب پیدا ہوا اور بہت سے مسلمان عیسائی ہوگئے جس سے خلیفہ بہت گبہرایا حضرت کو بولوایا اور کہا جلد خبر لو حضرت نے کہا اوسکو حکم دے کلہہ بہر نماز پڑہنے خلیفہ نے کہا اتنو پانی برسنے کی ضرورت نہین فرمایا اس لئے کہ یہ شک ہم دور کرین پہر جاثلیق بحکم خلیفہ نماز کو گیا جب راہب نے ہاتہہ اُٹہایا تو ابر ہر طرف سے نمودار ہوئے اُسکے ہاتہہ کو پکڑوالیا اُسکے ہاتہہ مین انسان کی ہڈی تہی حضرت نے اوس ہڈی کو کپڑا مین لپٹوا دیا اور کہا دعا کر جب راہب نے ہاتہہ اُٹہایا تو جو ابر آچکا تہا وہ سب برطرف ہوگیا خلیفہ کے دریافت پر حضرت نے فرمایا یہ ہڈی کسی نبی کی ہے جسکی خاصیت ہے کہ زیر آسمان اگر برہنہ ہو تو پانی برسے چنانچہ یہ سنکر سب کو اطمینان ہوا اور شک رفع ہوا۔

بارہوین امام حضرت صاحب العصر کا ذکر جلاء العیون سے

حضرت صاحب العصر کی تاریخ ولادت جمعہ کے دن پندرہوین شعبان کی لکہی ہین سنہ ۲۵۰ سنہ ۲۵۶ سنہ ۲۵۷ ہجری مختلف لکہے ہین مقام سرمن رائے مین پیدا ہوئے نام و کنیت مثل جناب رسولخدا کے ہے زمانہ غیبت مین نام زبان مین پر لانا جائز نہین ہے القاب قاسم مہدی منتظر حجت صاحب ہے شیخ طوسی علیہ الرحمتہ نے بشیر بن سلیمان بردہ فروش سے جو فرزندان ابو ایوب انصاری سے تہے روایت کیا ہے کہ ایکروز کافور خادم امام علی نقی میرے پاس آیا اور بولائے گیا جب مین حاضر ہوا تو فرمایا تم اولاد انصار سے ہو زمانہ رسولخدا سے اب تک ہمارے معتقد ہو اور ہماری محبت تمہارے دلونمین ہے مین تمکو ایسی بزرگی پر تعنات کرتا ہون جس سے تم ہمارے شیعون مین ہماری محبت مین پیشوا ہو تمکو راز پوشیدہ سے مطلع کرتا ہون ایک لونڈی خرید نے کو بہیجتا ہون یہ فرما کے بزبان ولفظ و حرف فرنگی ایک خط لکہا

اور اُسپر اپنی مہر کرکے ایک تہیلی لائے جسمین دو سو بیس اشرفی تہین حضرت نے فرمایا یہ خط اور یہ اشرفی لیکر بغداد جاؤ اور فلان روز دوپہر کے وقت پُل پر کہڑے ہونا وہان پر بہت سی کشتیان آئینگی اون مین کچہہ قیدیون کو دیکہوگے اور مختار امرائے بنی عباس و کچہہ جوانان عرب اونکے ساتہہ ہونگے پس تم دور سے اوس بردہ فروش کو جسکا نام عمرو بن یزید ہے دیکہنا تمام دن منتظر رہنا یہانتک کہ ایک کنیز جسمین فلان فلان صفت ہین اور وہ خریدارونکو اپنے طرف دیکہنے اور ہاتہہ لگانے سے منع کریگی اور تم پس پردہ آواز رومی سنوگے وہ کنیز کہتی ہوگی وائے ہو جبیر میرا پردہ عفت چاک ہوا اور لباس گندہ ریشمی پہنے ہوگی پس ایک خریدار کہیگا کہ مین اس لونڈی کی قیمت تین سو اشرفی دونگا وہ کنیز بزبان عربی کہیگی کہ ناحق روپیہ اپنا خرچ نہ کر اگر تو شکل سلیمانؑ مین ہو اور بادشاہ ہو تب بہی تیرے طرف مجہے رغبت نہ ہوگی وہ بردہ فروش کہیگا مین تیرے لئے کیا تدبیر کرون تو کسی سے راضی نہین ہوتی وہ لونڈی کہیگی کہ جلد میرا خریدار آتا ہے جسکا مجہے بہروسہ و اعتماد ہے اوس وقت تم بردہ فروش کے پاس جانا اور کہنا ایک صاحب بزرگ قوم نے بزبان فرنگی خط دیا ہے اور اپنا حسب نسب و سخاوت و وفا وغیرہ لکہا ہے یہ خط اس لونڈی کو دو کہ خط کو پڑہے اگر یہ لونڈی اس خط کے مالک سے راضی ہو تو مین مختار ہون قیمت ادا کرونگا بشیر بن سلیمان کہتے ہین کہ مین بغداد گیا اور جو جو باتین حضرت نے فرمائین تہین سب ظہور مین آئین اور جو حکم حضرت نے دیا تہا مین نے سب کی تعمیل کی جب اوس لونڈی نے خط پڑہا بہت روئے اور عمرو بن یزید سے کہا کہ مجہے اس خط کے مالک کے ہاتہہ بیچ اور قسم کہائی کہ اگر اسکے ہاتہہ نہ بیچیگا تو مین اپنے کو ہلاک کرونگی مین نے بردہ فروش سے قیمت طے کی جو قیمت حضرت نے دی تہی اُسی پر وہ راضی ہوا مین نے اُس لونڈی کو خرید کیا وہ لونڈی خوش خوش میرے ساتہہ ہوئی بغداد مین جہانپر مین ٹہرا تہا لایا وہ لونڈی خط کو بار بار آنکہون سے لگاتی اور چومتی تہی مین نے کہا تم نے ابہی صاحب خط کو نہین دیکہا اور خط کی یہ عزت کرتی ہو لونڈی نے کہا اے جاہل کم معرفت بزرگی اولاد پیغمبران و اوصیا مجہہ سے سُن اور پوچہہ واضح ہو کہ مین یشوعا پسر قیصر روم کی بیٹی ہون اور میری مان اولاد شمعون بن حمون الصفا وصی عیسیٰؑ کی بیٹی ہے تم کو ایک عجیب قصہ سناتی ہون میرے دادا نے میری شادی اپنے بہتیجے سے کرنا چاہا اُسوقت میری عمر تیرہ سال کی تہی تمام علما و صلحا کو جمع کرکے ایک تخت جسکو بڑی خوبی سے بنوایا تہا جواہرات اُسمین جڑے تہے اور اُسمین چالیس پایہ تہے اور اُس مین بہت سی تصویرین بتونکی لگوائے تہے اپنے بہتیجے کو اُسپر بٹہلایا جب پادریون نے انجیل لیکر چاہا کہ پڑہین بہت بڑا طوفان آیا سب تصویرین اوندہی ہوگئین تخت کے پایہ لوٹ گئے یہ حال دیکہکر پادریونکا رنگ اوڑ گیا بدن کانپنے لگی اون مین ایک ضعیف پادری نے کہا کہ یہ لڑکا منحوس ہے میرے دادا نے بہی فال بد خیال کرکے پہر تخت کو اُسی طرح بچہوایا اور دوسرے بہتیجے کو بٹہلایا اوسکے بیٹہنے پر انجیل پڑہتے وقت پہر وہی حالت ہوئی بلکہ اس مرتبہ کچہہ اور بہی بدتر حالت ہوئی تو لوگ پریشان ہوکر چلے گئے جب رات کو مین سوگئی تو خواب مین کیا دیکہتی ہون کہ مسیح و شمعون اور اونکے حواری میرے دادا کے گہر مین آئے اور ایک

ممبر رکہا گیا جہان پہ وہ تخت تہا پس جناب رسولخدا محمد مصطفےٰ معہ علی مرتضیٰ و دیگر آئمہ فرزندان علی بن ابیطالب
کے آکر اوس محل کو روشن کیا حضرت مسیح نے بڑی تعظیم کی اور پیشوائی کی اور گلے مین ہاتہہ ڈالکر ملے رسولخدا نے
فرمایا مین اسوجہہ سے آیا ہون کہ ملیکہ دختر شمعون تمہارے وصی کو اپنے لڑکے سے نامزد کردن اور حضرت نے
ایک صاحب امام حسن عسکری کی نام کیطرف جو اس خط کے مالک یعنے امام علی نقی کے لڑکے ہین اشارہ کیا یہ
سنکر عیسیٰ نے اپنے وصی شمعون سے کہا بہتر ہے شمعون نے بہی منظور کیا پس رسولخدا ممبر پر گئے اور خطبہ پڑہا
و میرا عقد امام حسن عسکری سے کیا دعیسیٰ معہ اونکے حواریون کے گواہ ہوئے جب مین اس خواب سے جاگی تو خوف
سے کسی پر ظاہر نہ کیا اور آگ محبت کی دن بدن بہڑکتی گئی یہانتک کہ بطور بیمار ہوگئی کہانا پینا بالکل بند ہوگیا
تمام دنیا کی دوا حکیم اور عاقلون نے کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا ایکروز میرے دادا نے کہا تیرا دل کس چیز کو چاہتا ہے
مین نے کہا کوئی علاج نہین دیکہتی البتہ مسلمان قیدیونکو آپ زنجیر و طوق کاٹکر چہوڑ دین تو شاید عیسیٰ و مریم
میرے صحت کی فکر کرین میرے دادا نے میرے کہنے کے مطابق کیا مجہے کچھ صحت ہوئی بہوک لگی پہر تو میرا دادا
مسلمان قیدیون کی بڑی عزت کرنے لگا چودہوین روز مین نے پہر خواب دیکہا کہ جناب سیدہ معہ حضرت
مریم کے میرے دیکہنے کو آئین مریم نے مجہسے کہا یہ فاطمہ تمہارے شوہر امام حسن عسکری کی ماں ہین مین سنکر
رونے لگی اور کہا آپکے صاحبزادہ امام حسن عسکری مجہپر سختی فرماتے ہین میرے ملاقات سے پرہیز کرتے ہین
جناب سیدہ نے کہا تو مذہب ترسا مین ہے وہ کیونکر تیرے پاس آسکتے ہین پس مجہے کلمہ شہادت پڑہایا اور چہاتی
سے لگایا پیار کیا اور کہا تیرے پاس بہیجدونگی مین خواب سے جاگی اوس کلمہ کو ہر وقت پڑہتی تہی دوسرے روز
جب سوگئی تو نور جمال امام حسن عسکری مثل آفتاب روشن ظاہر ہوا مین نے عرض کیا یا حضرت آپ مجہپر کیون
ناراض ہین فرمایا ابتک تو دوسرے مذہب پر تہی اسوجہہ سے مین نہین آسکتا تہا چونکہ تم اب مسلمان ہوگئین
مین ہر رات آؤنگا پس اوس روز سے ابتک روزانہ حضرت خواب مین تشریف لاتے ہین بشیر بن سلیمان نے
کہا تم یہان کس طرح آئین بولین کہ امام حسن عسکری نے خواب مین فرمایا کہ تمہارا دادا فوج مسلمانون کی لڑائی
پر بہیجیگا تم فلان راہ سے ہمراہ لونڈی غلامون کے ملجانا تمکو کوئی نہ پہچانیگا مین اوسی طرح نکل آئی اور گرفتار
ہوکر آئی جیسا کہ تم نے دیکہا ابتک مجہے کوئی نہین جانتا کہ مین بادشاہ روم کی لڑکی ہون اور وہ مرد ضعیف
جسکے حصہ مین تہی اوس نے میرا نام پوچہا تو مین نے بتلایا کہ میرا نام نرجس ہے بشیر بن سلیمان نے کہا یہ تعجب
ہے کہ تم نسل فرنگی ہوکر زبان عربی جانتی ہو بولین میری معلمہ بہت لائق تہی اوس نے مجہے عربی بہی سکہلائی
تہی بشیر بن سلیمان کہتے ہین کہ جب مین نرجس کو خدمت امام علی نقی مین لایا حضرت نے فرمایا اور پوچہا
کہ عزت دین اسلام ذلت دین نصاریٰ و بزرگی جناب رسولخدا تمپر کیونکر ظاہر ہوا عرض کیا یا حضرت جو بات
آپ اچہی طرح جانتے ہین اوسے مین کیا بتلاؤن فرمایا مین چاہتا ہون تمہیں بزرگ رکہون دو باتون مین سے
کونسی بات تمہین پسند ہے ہزار اشرفی دون یا ایک خوشخبری عاقبت کی مین نے کہا خوشخبری عاقبت کی چاہتی ہون مال دنیا نہین چاہتی ہون

فرمایا مبارک ہو تم سے ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو روے زمین پر بادشاہ ہوگا اور زمین اوسکے انصاف سے اس
طرح بھر جاویگی جیسا کہ ظلم سے بھری ہوگی مین نے عرض کیا یہ لڑکا کس سے ہوگا فرمایا جسکے ساتھ رسول خدا نے تمہارا عقد
کیا ہے پھر فرمایا تم اونہین پہچانتی ہو عرض کیا جس رات سے جناب سیدہ نے مجھے مسلمان کیا ہے کوئی رات نہین گذری
کہ وہ میرے دیکھنے کو نہ آئی ہوں پس امام علی نقیؑ نے اپنی بہن حکیمہ خاتون کو بلایا اور کہا جس عورت کا
ذکر مین نے تم سے کیا تھا یہ وہ ہے اسکی عزت کرو اپنے گھر لیجاؤ اور واجب و سنت سکھلاؤ نماز وغیرہ پڑھاؤ کیونکہ
یہ کنیز زوجہ امام حسن عسکری اور ماں صاحب العصر کی ہے حکیمہ اونکو اپنے گھر لیگئین کچھ عرصہ کے بعد امام
حسن عسکریؑ نے ایکروز نرجس خاتون کو بہ نظر غور دیکھا حکیمہ نے کہا اگر خواہش ہو تو آپ کے پاس بھیجدون
فرمایا اے پھوپی مین نے تعجب سے دیکھا کہ خدا نے اوس لڑکے کی ماں کو جلد بھیجدیا جو روے زمین پر قابض
ہوگا حکیمہ نے کہا پھر بھیجدون کہا والد بزرگوار سے پوچھکر پس حکیمہ کپڑا پہنکر بخدمت امام علی نقیؑ حاضر ہوئین
قبل اسکے کہ کچھ عرض کرین امام علی نقیؑ نے فرمایا اے حکیمہ خاتون نرجس کو میرے فرزند امام حسن عسکریؑ
کے پاس بھیجدو خدا کو منظور ہے کہ تمہین اس ثواب مین شریک کرے حکیمہ نے مکان مین واپس آکر انتظام
کیا حکیمہ کہتی ہین کہ بعد وفات امام علی نقیؑ مین ہمیشہ امام حسن عسکریؑ کے ملنے کو جاتی تھی ایکروز نرجس نے
کہا اے خاتون پیر پھیلاو مین آپکی جوتی اوتارلون مین نے کہا تم خود خاتون ہو تم سے اپنی جوتی نہ اوٹھواؤنگی
بلکہ مین تمہاری خدمت کرونگی جب امام حسن عسکریؑ نے سنا تو فرمایا اے پھوپی خدا تمہین بدلہ نیک دے
جب کچھ رات گذری مین نے کہا یا حضرت کوئی لونڈی ملے مجھے گھر پہونچادے فرمایا اے پھوپی آج رات
یہین رہو آج وہ لڑکا پیدا ہوگا جو روے زمین کو ایمان و انصاف سے آراستہ کریگا مین نے کہا یا حضرت
کس سے ہوگا فرمایا نرجس سے مین نے اوٹھکر پشت و شکم نرجس کو دیکھا کچھ اثر حمل کا ظاہر نہین تھا
عرض کیا یا حضرت کوئی اثر تو معلوم نہین ہوتا فرمایا وقت وضع آثار ظاہر ہوگا مثل نرجس مثل مادر موسیٰ
کے ہے کہ کسیکو حمل معلوم نہ تھا اسوجہ سے کہ فرعون حاملہ عورتونکو نگرانی مین رکھتا تھا سکے پاس دایہ مقرر کردی
تھی اور تلاش پیدائش موسی مین تھا حکیمہ کہتی ہین کہ نماز صبح کے بیشتر تک نرجس نے بدستور آرام کیا مین نے
بھی نماز شب ادا کی پھر نرجس نے بھی اوٹھکر نماز شب ادا کی صبح کاذب کا وقت تھا مجھے کچھ شک سا معلوم
ہوا امام حسن عسکریؑ نے اپنے حجرہ سے آواز دی کہ اے پھوپی شک نہ کرو وقت آگیا نرجس کو بھی کچھ
اضطراب ہوا مین نے گود مین لے لیا اور سورہ قرآن پڑھنے لگی امام حسن عسکریؑ نے آواز دی کہ سورہ
انا انزلنا پڑھو مین نے نرجس سے پوچھا کیا حال ہے کہا آثار تولد فرزند ظاہر ہوتا ہے مین سورۂ انا انزلنا
پڑھنے لگی لڑکا نرجس کے پیٹ سے میرے پڑھنے مین ہمراہی کرنے لگا اور مجھے سلام کیا مین ڈری تو امام حسن
عسکریؑ نے پھر آواز دی کہ قدرت خدا سے تعجب و خوف نہ کیجئے خدا نے ہمارے بچونکو ایسا ہی مرتبہ دیا ہے
زمین پر اپنا حجت بنایا ہے اتنے مین نرجس میرے آنکھہ کے سامنے سے غائب ہوگئی گویا پردہ پڑگیا ہے

ہین روتی ہوئی امام حسن عسکریؑ کے پاس گئی فرمایا کہ ہوٹ جاؤ جسجگہ پہ تہین واپس گئی تو نرجس خاتون ایسے جگہ بیٹھی تہی اونکے چہرہ سے نور چمکتا
تہا اور صاحب العصرؑ زمین پر سجدہ خدا مین تہے اور یہ کلمہ پڑہتے تہے - اشہد ان لا اللہ الا اللہ وان جدی رسول اللہ
وان ابی امیر المومنین علیہ السلام پس ہر ایک امام کا نام پڑہکر اپنے نام پر پہونچے اور کہا خداوندا اپنے وعدہ
کو پورا کر امر خلافت وامامت کو تمام کر اور میری نصرت کر دشمنون پر مسلط کر اور اپنے بزرگونپر سلام کیا اوسوقت
کئی جانور آئے ایک جانور بولا کہ اس لڑکیکو اُٹہالو اور حفاظت کرو اور بعد چالیس روز کے میرے پاس لاؤ یہ
کہکر صاحب العصرؑ کو اٹہالے گیا اور آسمان کی طرف اوڑ گیا اور سب جانور چلے گئے امام حسن عسکریؑ نے فرمایا اے
فرزند مین نے تجہے اوسکے سپرد کیا جسکے سپرد موسیٰ کو مادر موسیٰ نے کیا تہا یہ بات سنکر نرجس رونے لگین حضرت
نے فرمایا رومت یہ لڑکا بہی سوائے تمہارے دوسرے کا دودہ نہ پئے گا جیسا کہ موسیٰ نے دوسری عورت کا
دودہ نہین پیا بہت جلد تمہارے پاس آتا ہے مین نے عرض کیا یا حضرت وہ جانور کون تہا جسکے سپرد کیا فرمایا
وہ روح القدس ہے جو خدا کی طرف سے آئمہ معصومین پر موکل ہے یہ توفیق بخش دیتا ہے حکیمہ کہتی ہین کہ بعد
چالیس روز کے مین گئی تو اوس بچہ کو ایسا پایا گویا دو سال کا ہے حضرت نے ہنسکر فرمایا فرزندان پیغمبر و
وصی پیغمبر جو امام ہوتے ہین برخلاف دوسرے بچون کے ایسے ہی بڑہتے ہین اور مان کے پیٹ مین کلام
کرتے ہین بحالت شیرخواری فرشتے انکے حکم کی تعمیل کرتے ہین صبح شام انکے پاس حاضر ہوتے ہین حکیمہ کہتی
ہین کہ پہر چالیس روز قبل وفات خدمت امام حسن عسکریؑ مین گئی تو دیکہا ایک جوان کامل بیٹہا ہے مین نے
نہ پہچانا امام حسن عسکریؑ سے عرض کیا یا حضرت یہ مرد کون ہے فرمایا یہ لڑکا نرجس کا ہے اور میرے بعد امام
ہے اسکی اطاعت کرنا پس بعد وفات امام حسن عسکریؑ مین ہمیشہ خدمت صاحب العصرؑ مین جاتی تہی اور
مسایل دریافت کرتی تہی اکثر بلا دریافت میرے ارادہ سے خبر دیتے تہے حکیمہ کہتی ہین کہ بعد پیدایش تیسرے
روز مین گئی گہوارہ مین صاحب العصرؑ تہے مجہے دیکہکر ہنسے امام حسن عسکریؑ نے کہا میرے پاس لاؤ جب
مین لے گئی تو اپنی زبان صاحب العصرؑ کے منہ مین ڈالکر فرمایا بات کرو پس صاحب العصرؑ نے کلمہ شہادت
پڑہا اور درود پیغمبر خدا اور آئمہ اطہار پر پڑہکر بعد بسم اللہ قرآن وصحیفہ آدم و ادریسؑ و ابراہیمؑ و نوحؑ
کو و کتاب موسیٰ و عیسیٰ و داؤدؑ کی تلاوت فرمایا انہین زبانون مین جسمین وہ اُتری ہین امام حسن عسکریؑ
نے فرمایا خدا نے دو فرشتے اُنپر موکل کئے ہین جو اُنہین پردہ ہائے عرش رحمان پر لیگئے اور خدا نے ان سے
وعدہ کیا ہے کہ جو تمہاری محبت کریگا وہ نجات پا دیگا جو تمہارا دشمن ہوگا اُسے داخل جہنم کردونگا اور تمہاری
نصرت کردونگا مختصر حالات لکہے گئے زیادہ کی ضرورت ہو تو حق الیقین وجلاء العیون ملاحظہ ہو غیبت حضرت
امام حسن عسکریؑ کے وقت سے ہے محض ضرورت پر کبہی کبہی نظر آئی ہین جیسا کہ حالات نماز جنازہ امام
حسن عسکریؑ مین گذرا اور اکثر لوگون سے ملے جیسا کہ حق الیقین مین تشریح کی گئی ہے وقت وعدہ الٰہی
تک غیبت رہیگی جسوقت ظہور فرمادینگے نوجوان عمر معلوم ہوگی اور حضرت عیسیٰؑ و خضرؑ و الیاسؑ کی پیغمبر

ہمراہ ہونگے جیساکہ اُن پیغمبرونکے حال مین اشارہ کیا گیا ہے سرداب سامرہ سے غیبت ہوئی ہے - کتاب قصص الانبیا مطبوعہ
مین حال اماموں کا علیحدہ علیحدہ مختصراً درج ہے اُس میں لکھا ہے کہ امام حسنؑ کو جعدہ زوجہ امام حسن نے وامام زین العابدینؑ
کو ولید نے وامام محمد باقرؑ کو ہشام بن عبدالملک نے وامام جعفر صادقؑ کو منصور دوانقی نے وامام موسیٰ کاظمؑ کو ہارون الرشید نے
وامام علی رضاؑ کو مامون رشید نے وامام محمد تقیؑ کو معتصم باللہ نے وامام علی نقیؑ کو متوکل نے وامام حسن عسکریؑ کو
معتزل نے زہر دیا ہے جسکے ذریعہ سے ان حضرات کی شہادت ہوئی ہے -

حالات سلمانؓ فارسی حیات القلوب جلد دوم سے

امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت ہے کہ سلمانؓ اہل اصفہان سے ہین انکے گاؤن کا نام جی تہا انکے باپ اس گاؤن کے
رئیس تہے اور سلمانؓ کو بہت دوست رکھتے تہے باہر جانے نہ دیتے تہے مثل لڑکیوں کے نگرانی کرتے تہے اور مذہب
گبر تہے کہتے ہین کہ میرا باپ ایک مکان بناتا تہا اور کہیتی کچھ دور باہر گئے تہا باپ نے ایک روز مجھ سے کہا کہ مین
مکان بناتا ہون مکان بنانے سے فرصت نہین ملتی تم کہیت مین جاکر دیکھ آؤ اور آدمیون کو کام اچھی طرح کرنیکو
تاکید کراؤ مین گہر سے تو چلا مگر راستہ مین مجھے ایک کلیسہ نصارا کا ملا مین نے دیکھا لوگ نماز پڑہتے ہین اور دعا
کرتے ہین مجھے اونکے نماز اور عبادت کی قرأت خوش معلوم ہوئی دن ڈوبتے تک وہین بیٹھا دیکہتا رہگیا کہیت
تک نہ گیا جب شام کو اپنے گہر واپس آیا تو معلوم ہوا کہ میری تلاش کہیت مین کی گئی وہان نہ ملا تو دوسری جگہ بہی
تلاش ہوئی جب مین آیا تو میرے باپ نے مجھ سے پوچہا کہ تو کہان تہا مین نے کہا کلیسہ نصارا مین تہا اونکی عبادت
مجھے اچھی معلوم ہوئی تو دیکہتا رہا میرا باپ بولا تیرے بزرگون کا دین اچہا ہے مین نے کہا ہرگز نہین یہ عبادت اچھی
ہے میرے باپ نے مجھے قید کردیا مین نے نصاری کے پاس آدمی بہیجکر دریافت کیا کہ تمہارے دین کے لوگ
کہان رہتے ہین اُنہون نے کہا شام مین ہین مین نے کہلا بہیجا کہ جب تمہارے آدمی شام مین جاوین تو مجھے اطلاع
دو مین بہی جاؤنگا کچھ دن کے بعد مجھے اطلاع ہوئی کہ آدمی شام مین جاتے ہین مین بہی طوق و زنجیر کاٹکر چلا
گیا اور شام مین اسقف عالم کے پاس پہونچا اُس نے مجھے ٹہرایا مگر وہ آدمی بد تہا صدقہ لیکر جمع کرتا تہا کبہی محتاج
غریب کو نہ دیتا تہا اسوجہ سے اوسکے پاس سات گڑہ سونے سے بہرے رکہے تہے جب وہ مرا تو مین نے اوسکی
کیفیت لوگون سے بتلادی لوگون نے اوسکو دفن نہ کیا بلکہ پہانسی پر لٹکاکر تیر مارا اور دوسرا عالم مقرر کیا
یہ عالم بہت بڑا عابد اور نیک تہا ہمیشہ عبادت مین رہتا تہا مین اوسکے خدمت مین رہا کرتا تہا جب وہ عالم
مرنے لگا تو مین نے کہا مجھے کس کے سپرد کرتے ہو اُس نے کہا اے لڑکے موصل مین ایک عالم ہے وہ بہی مثل
ہمارے ہے اوسکے پاس جانا مین موصل گیا وہ عالم بہی بہت نیک تہا ترک دنیا و عبادت الٰہی مین کامل تہا اُسکے زندگی
تک اُسکے پاس رہا وقت وفات مین نے اُس سے دریافت کیا کہ مجھے کس کے سپرد کرتے ہو بولا نصیبین مین ایک
عالم ہے اُسکے پاس جانا مین اُسکے پاس گیا وہ عالم بہی مانند اون دونون عالمون کے تہا وقت وفات مین نے

کہاتم کس کے سپرد کرتے ہو بولا عموریہ روم مین ایک عالم ہے وہان جانا مین گیا اوسکے زندگی تک اُسکے پاس رہا وقت وفات
اُس نے کہا زمین شام مین دو جنگل ہین وہان ایک عالم ہے سال مین یکمرتبہ نکلکر ایک جنگل سے دوسرے جنگل مین
جاتا ہے اُس سے ملنا پس مین وہان گیا سال بھر مین وہین رہا جب رات کو وہ عالم نکلا تو اُس سے ملاقات ہوئی مین نے
پوچھا کہ مذہب ابراہیم حنفیہ کہان ہے وہ بولا تو نے وہ سوال کیا جواب تک کسی نے نہ پوچھا تھا معلوم کر کہ عنقریب عرب
مین ایک پیغمبر مکی پیدا ہوگا جو طریق عیسیٰؑ پر عمل کریگا اور مقام ہجرت اُسکی مدینہ مین ہوگی اوسکے دونو پکھورو نکے
بیچمین مہرنبوت ہے صدقہ نہ کہاویگا ہدیہ قبول کریگا پس مین وہان سے چلا راہ مین ایک گروہ سے ملاقات ہوئی مین نے
اُن سے کہا مجھہ سے خدمت لو کہانیکو دو اُنہون نے قبول کیا کچھہ دیر کے بعد اُن لوگون نے ایک بکری کو لکڑیون
سے مار مار کر مردہ کیا اور پکایا مجھہ سے کہانیکو کہا چونکہ وہ مردہ تھی مین نے انکار کیا اسکے بعد شراب لائے مجھہ سے
پینے کو کہا مین نے انکار کیا تو مجھے لپیٹ کر مارنا چاہا مین نے کہا مین تمہاری غلامی مین ہون مجھہ سے خدمت لو
مارو مت اُن لوگون نے مجھے تین سو روپیہ مین ایک یہودی کے ہاتھہ بیچڈالا یہودی نے میرا حال پوچھا مین نے
کہا مین دوست محمدؐ و علیؑ کا ہون یہودی بولا مین اونکو اور تمکو دونوکو دشمن رکھتا ہون اور کہا یہ بہت سا بالو
جو پڑا ہے اسکو رات بھر مین نہ ہٹاویگا تو صبح تجھے قتل کرونگا مین تمام رات وہ بالو اُٹھاتا رہا اُٹھہ نہ سکا تھک گیا
تو خدا سے عرض کیا خداوندا مین محبت محمدؐ و علیؑ ہین اُنہین کا واسطہ یہ مصیبت مجھہ سے دور کر بس خدا نے ایک
ہوا بھیجی وہ سب بالو جہان یہودی نے کہا تھا اوڑا کر لگادی جب یہودی صبح آیا دیکھکر بولا تو جادوگر ہے اور
مدینہ مین لیجاکر مسماۃ سلمہ کے ہاتھہ مجھے بیچڈالا وہ مجھے عزت سے رکھتی تھی اُسکے ایک باغ تھا وہ باغ میرے سپرد کیا
اور کہدیا کہ ہر طرح سے تیرا اختیار ہے چاہے جو کر مین اُس مین رہتا تھا ایکروز رسولخداؐ علیؑ حمزہؓ زید بن حارثہ
عقیل ابوذر مقداد۔ اُس باغ مین آئے بدلی سایہ کئی تھی مین نے کہا اس مین ضرور کوئی پیغمبر ہے رسولخدا نے
سب سے کہا خرما کہاؤ مین مالکہ کے پاس گیا اور کہا ایک طبق خرما مجھے ملے مالکہ نے کہا بلکہ چھہ طبق لے لے
مین نے ایک طبق خرما لیا اور خدمت رسولخدا مین جاکر عرض کیا کہ یہ خرما صدقہ ہے چونکہ صدقہ بنی ہاشم پر حرام
ہے رسولخداؐ و علیؑ و حمزہؓ و عقیل نے نہ کہایا زید ابوذر مقداد نے کہایا مین پھر گیا اور ایک طبق خرما
دوسرا لایا اور عرض کیا یہ خرما ہدیہ ہے پس رسولخداؐ و علیؑ و حمزہ و عقیل نے بھی کہایا مین نے کہا دو اور مہرنبوت
دیکھنے کے فکر مین ہوا ادہر اودہر دیکھنے لگا فرمایا مہرنبوت تلاش کرتا ہے مین نے عرض کیا کہ ہان بس مہرنبوت کھول دکھیلا
دیا مین نے چوما پھر فرمایا اپنے مالکہ سے کہہ میرے ہاتھہ تجھے قیمت پر بیچڈالے مین نے مالکہ سے کہا بولی دو سو خرما
زرد دو سو خرما سرخ کا درخت لونگی مین نے آکر رسولخدا سے عرض کیا فرمایا اے علیؑ خرما کے بیج لاؤ جناب
امیر نے خرمے کے بیج اُٹھادئے رسولخدا بیج گاڑتے تھے علیؑ پانی دیتے تھے دوسرے کو بوتے
تھے پہلا جم آتا تھا چارسو درخت لگاتے تک مین سب درخت طیار ہوکر پھولکر پھل لگ گئے میرے مالکہ کو خبر ہوئی
اگر دیکھا بولی مین سب درخت خرما زرد لونگی بحکم خدا جبرئیل آئے اپنا پر ملدیا سب خرما زرد ہوگئے تب بولی مجھے

تو بہتر ہے بمقابلہ اس چار سو درخت خرما کے بٹنے کہا تیری خدمت میں بھی کبھی کبھی آئیگا رسولخدا نے مجھے اُسیوقت آزاد فرمایا میرے ماں باپ نے میرا نام روزبہ رکھا تھا۔ رسولخدا نے فرمایا تمہارا نام ہم نے آج سے سلمان رکھا وقت اسلام ساڑھے تین سو یا ڈھائی سو برس کی عمر تھی بعد حذیفہ بن الایمان کے بعہد حضرت عمر سلمانؓ باجازت جناب امیرؑ حاکم مدائین ہوئے تو حضرت عمر نے چند اعتراضات لکھا اُنکا جواب بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ نامہ طرف سے سلمانؓ ازاد کیا ہوا رسولخدا کا طرف حضرت عمر کے ہو پہنچے اور معلوم ہو کہ تمہارا خط آیا اُسمین تم نے میری مذمت لکھی ہے اور لکھا ہے کہ اعمال حذیفہ کی پیروی کرون اُسکی بُرائی بھلائی کی اطلاع ہم تمہین اسوجہ سے نہین دے سکتے کہ خدا نے قرآن مین فرمایا ہے کہ اپنے بھائی کی غیبت کرکے اُسکا گوشت مردہ نہ کھاؤ اے حضرت عمر تم نے لکھا ہے کہ مین زنبیل بناتا ہون اور جو کی روٹی کھاتا ہون جو باعث حقارت ہے یہ بات قابل اعتراض نہین ہے جو کا کھانا اور زنبیل کا بنانا بہتر ہے حضرت اسکے نزدیک اُس سے کہ کسی مومن کا حق لے لیا یا کسی مومن کے حق کا دعوی کیا اور اس طرح سے مال اور حکومت جمع کیا اور یہ لکھا کہ مین جو کچھ وظیفہ پاتا ہون وہ سب بانٹ دیتا ہون پس مین وہ سب اخرت کے لئے بھیجتا ہون تاکہ خدا کے نزدیک مجھے ملے قسم کھاتا ہون کہ اے حضرت عمر مجھے جو کی روٹی جو حلال اور رضامندی خدا سے ملے اوسکے آگے مغز گیہون کی روٹی اور گوشت بکری کا حرام اور خلاف رضامندی خدا کے ہرگز پسند نہین ہے اور جو تم نے یہ لکھا کہ مین نے حکومت کو اپنے سیدھائی سے مست اور کمزور کر دیا ہے پس یہ سیدھائی مجھے بہت پسند ہے جس مین خدا کی خوشی ہے بمقابلہ اسکے کہ کسی پر سختی یا ظلم کرون مین اہل مدائین کا خدمتگار بنا ہون جس مین وہ مجھے اپنا امیر دسمجھین اور مثل پل کے بنا ہون کہ میرے اوپر سے اپنا مال اسباب لیکر اُتر جاوین نہین دیکھا تم نے اے حضرت عمر کہ رسولخدا کھانے پینے مین کسقدر احتیاط کرتے تھے لوگون سے ملنے مین امیر غریب کے ساتھ برابر برتاؤ کرتے تھے بلکہ فرماتے تھے کہ جو کوئی سات مسلمانون کا مالک ہو اور انصاف نہ کرے تو خدا اُس سے ناراض ہوگا = پس خدا سے عرض کرتا ہون کہ حکومت مدائین مین مجھے راہ مستقیم سے نہ پھیرے اور تم اے حضرت عمر خدا اور رسول کو کیا جواب دوگے جو بالکل خلاف حکم خدا و رسول کام کرتے ہو رسول خدا نے اولاد سلمانؓ کو ایک تحریر عطا فرمائی ہے جسمین لکھا کہ یہ تحریر محمدؐ بن عبداللہ رسولخدا کی طرف سے سلمانؓ کے بھائی مہار بن فروع بن مہیا د کل عزیز و اقارب و اولاد سلمانؓ کے جو ہین یا آیندہ ہون جب تک کہ دین اسلام مین قائم رہین اُنپر میرا اسلام ہو خدا کا شکر کرتا ہون کہ اُس نے ہم سے کہلایا لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ پس کہا مین نے اور حکم دیتا ہون کہ کہین سب لوگ کہ کل حکم خدا کیطرف سے ہے کہ جس نے پیدا کیا سب کو اور ماریگا اور پھر زندہ کریگا اور خدا کی طرف سب کو جاتا ہے اور سلمانؓ کے ایمان کی تعریف لکھا اور لکھا کہ ہم نے ان لوگون سے جذیہ خمس عشر و کل ابواب تکلیف معاف کیا اگر کچھ مانگین تو دیجاوے مدد مانگین تو دیجاوے بدی کرین تو معاف کیجاوے بیت المال مسلمانون سے ہر سال دوسو پٹرہ اور سواد قیہ چاندی دیجاوے سلمان میرے طرف سے مہربانی کا حقدار ہے اور دعا کیا

کہ جو اسکی تعمیل کرے خدا اُسے بخشے اور جو تعمیل نہ کرے اُسپر خدا کی لعنت ہو یہ تحریر اب تک اُس خاندان مین موجود ہے اور حاکم وقت تعمیل کرتا ہے یہ بھی ایک معجزہ پہلے ہی سے رسولخدا کا حکم جاری ہوگا اگرچہ اسوقت نہ تہا سلمانؓ علم اول و آخر سے آگاہ تھے و اہلبیت رسولخدا سے سمجھ گئے ایکروز سلمانؓ ایک گروہ کی طرف سے ہوکر گذرے ایک شخص سے اے بندہ خدا کلمہ جو گناہ تو نے کیا ہے اُس سے توبہ کر لوگون نے اُس سے کہا سلمانؓ تیری برائی کرتا ہے بولا سلمانؓ نے وہ خبر دی ہے جسکو سوائے میرے اور خدا کے دوسرا نہین جانتا تہا علم اول و آخر یہ ہے کہ علم بنی اسرائیل و علم رسولخدا سے آگاہ تھے یا یہ کہ علم رسولخدا و علم امیر المومنین سے آگاہ تھے کوئی دوست سلمانؓ بیمار تہا اُسکے دیکھنے کو گئے اور کہا اے ملک الموت اُسکے ساتھ مہربانی کرو ملک الموت نے جواب دیا جسکو اور لوگون نے بھی سنا مگر شکل نظر نہ آئی۔ کہا اے ابا عبداللہ مین سب مومن کے ساتھ مہربانی کرتا ہون اگر کسی سے بظاہر ملتا ہون تو اُسوقت آپ سے بھی بظاہر ملتا۔ ایکروز ابوذرؓ مکان سلمانؓ مین گئے دونون صاحب بیٹھے باتین کرتے تھے دیگچی چولہا پر چڑھی تھی آگ جل رہی تھی دیگچی اوندھی ہوگئی سلمانؓ نے جاکر سیدھی کردی مگر اُسکا پانی یا روغن کچھ نہ گرا تہا واپس آکر پھر بات کرنے لگے پھر دیگچی اوندھی ہوگئی پھر سیدھی کردی اور پھر پانی وغیرہ نہ گرا تین مرتبہ یہی کیفیت ہوئی ابوذرؓ کو تعجب معلوم ہوا جناب امیرؑ پہونچے اور کہا اے سلمانؓ اپنے مصاحب کے ساتھ وہ بات نہ کر جسکو وہ دیکھ نہ سکے اور اے اباذرؓ سلمانؓ میرے اہلبیت سے ہے تجھے تعجب نہ کرنا چاہئے سلمان جب اونٹ عسکر کو دیکھتے تھے تو اوسکو کوڑا مارتے تھے لوگون نے کہا یا ابا عبداللہ اس اونٹ سے کیا چاہتے ہو بولے یہ عسکر کنعان جن کا لڑکا ہے اس صورت سے ہوکر لوگون کو گمراہ کرتا ہے اور اس کے اوپر سوار ہوکر حضرت عائشہ دختر حضرت ابوبکر علیؑ سے لڑائی کریگی مالک اونٹ سے کہا تو اسکو سرحد جواب پر لیجا وہان بیچنا جو قیمت مانگیگا وہ پاویگا پس سواری حضرت عائشہ کے لئے سات سو روپیہ مین خرید ہوا یہ بھی کرامات سلمان سے تہا کہ جو پہلے ہی سے حال لڑائی جمل سے واقف تھے جب سلمانؓ مدائن جاتے تھے راہ کربلا پہونچے بولے یہان خون بزرگان دین گرا ہے اور پھر گریگا جب مقام نہروان پہ پہونچے تو کہا یہان بدترین اگلون نے خروج کیا ہے اب بدترین زمانہ کے خروج کرینگے بلکہ سلمانؓ بہت سی باتین جو اہلبیت رسولخدا پر گذرین پہلے ہی سے بیان کرتے تھے مین نے بہت کو بخیال طول نہین لکھا ایکروز سلمانؓ گروہ یہود کی طرف گئے بیس نفر بیٹھے تھے اُن سے کہا خدا نے فرمایا ہے کہ جو کوئی محمدؐ و علیؑ اور آئمہ اطہار کا واسطہ دیکر کچھ مانگے تو مین دون یہودیون نے کہا کہ تو نے کیون نہین مانگا کہ مدینہ مین تیری حالت سب سے اچھی ہو جاتی سلمانؓ نے کہا مین نے انکا واسطہ دیکر خدا سے مانگا کہ مجھے وہ زبان دے جس سے تیری عبادت کرون اور وہ دل دے جس سے تیری نعمتونکا شکر کرون اور ہر بلا و سختی مین صبر کرون یہودیون نے کہا تیرے صبر کا امتحان کرون سلمانؓ نے کہا بہتر ہے پس وہ ہر دو دو نے کوڑا لیکر اسقدر مارا کہ تھک گئے اور سلمانؓ کہتے تھے خداوندا واسطہ محمدؐ و علیؑ و آئمہ اطہار مجھے صبر دے پھر یہودیون نے کہا اچھا تم کیون نہین دعا

کرتے کہ ہملوگونپر عذاب آوے سلمانؓ نے کہا جبکہ مین نے خداسے صبر مانگا تواب دعا تمہارے عذاب کی کیونکر کردن
بولے اگر تم بد دعا نہ کروگے تو پہر مارین گے تین چار مرتبہ مارا اور تھک تھک کر بیٹھ گئے آخر مین سلمان سے نے دیکھا
کہ رسولخدا فرماتے ہین اے سلمانؓ تم نے صبر مثل صبر نوحؑ کے کیا اونکی امت نے بہی اونکو بہت تکلیف دی
اور نوحؑ نے عذاب نازل ہونیکی دعا نہ کی آخر مجبور ہوکر بد دعا کی پس تم دعا کرو خدا تمہاری دعا قبول کریگا سلیمانؓ
نے یہودیون سے کہا کس طرح کا عذاب چاہتے ہو اون بدنصیب بے ایمانون نے کہا یہ کوڑا جس سے ہم تمکو
مارتے ہین سانپ ہوکر ہمکو کاٹین پس سلمان نے دعا کیا اونکے کوڑے سب سانپ ہوکر اُنہین لپٹ گئے تمام بدن
اُنکا پہاڑ ڈالا اور کہا لیا جناب رسولخدا مجلس مین بیٹھے تہے اور وہین سے دیکھ رہے تہے کچھ لوگون کو ساتھ لیکر
خود تشریف لائے سانپ منافقون کو چھوڑ کر گلی مین گھوم رہے تہے اور بہت سے منافق جمع تہے رسولخدا آئے
تو سانپون نے کہا سلام ہے آپ پر اے رسولخدا اور آپکے بہائی علیؑ پر اور آپکے ذریات طیبات پر ۔ کسی نے
امام جعفر صادقؑ سے سوال کیا کہ آپ حرؑ ہان اسوجہ سے کہ اُنہون نے جناب امیر کی خوشی اپنے خوشی پر
مقدم سمجھا فقیر کو امیر وسکے سامنے دوست رکہا عالم اور علم کو دوست رکہا سلمانؓ بندہ خدا تہے جس نے ہر
ناحق کو ناپسند کیا اور مسلمان حقیقی تہے کبہی ایک ساعت مشرک نرہے ۔ ابو وائل اور ایک اور شخص سلمانؓ
کے ملنے کو گئے سلمانؓ نے نمک اور روٹی کہانیکو دیا دوسرا بولا کیا اچھا ہوتا اگر سالن ہوتا پس سلمانؓ لوٹا گرو
کرکے سالن لائے بعد کہانیکے دوسرا بولا شکر خدا سلمانؓ نے کہا اگر تم شاکر ہوتے تو میرا لوٹا گرو نہ جاتا سلمانؓ قریب
دس آدمیون کے ہاتھ بک کر آخر مین رسولخدا کے ہاتھ بکے ۔ سلمان پانچہزار روپیہ وظیفہ بیت المال سے
پاتے تھے اور سب راہ خدا مین تصدق کردیتے تہے اور اپنے ہاتھ سے جو کام کرتے تہے اوسکی مزدوری مین
گذر کرتے تہے کسی نے کہا آپکے لئے مکان بنادون کہا نہین ۔ ہمیشہ سایہ اور دیوار کے نیچے رہتے تہے آخر
اوسکے اصرار پر پوچھا کس طرح کا مکان بنادیگا بولا کہڑے ہوتے مین چہت سر سے لگے پیر پہیلانے مین دیوار سے
لگے کہا اچھا بنادے پس ایساہی مکان اُس نے بنادیا فرمایا رسولخدا نے اگر دین ثریا پر جاوے تو سلمانؓ
وہان چلا جاوے سلمانؓ مانند لقمان حکیم کے تہے امام محمد باقرؑ سے روایت ہے کہ علیؑ و سلمانؓ محدث تہین یعنے
ان دونون سے فرشتون نے کلام کیا سلمانؓ صورت دیکھکر آدمی کی کیفیت بتلادیتے تہے اور اسم اعظم جانتے تہے رسولخدا
نے فرمایا کون ہے جو سال بہر روزہ رکھتا ہے تمام رات جاگتا ہے روزانہ قرآن ختم کرتا ہے سلمانؓ نے عرض
کیا یارسولخدا مین تینون کام کرتا ہون حضرت عمر نے غصہ ہوکر کہا یہ شخص چاہتا ہے کہ قریش پہ فخر کرے جھوٹ
کہتا ہے مین نے اسکو اکثر دن مین کہاتے رات کو سوتے اور دن بہر چپ بیٹھے دیکھا ہے رسولخدا نے کہا
سلمانؓ سے سبب دریافت کرو اور جواب سنو حضرت عمر نے پوچھا سلمانؓ نے کہا ہر ماہ مین تین روز روزہ
رہتا ہون اور خدا فرماتا ہے کہ ایک حسنہ مین دس حسنہ دیتا ہون پس سال کے برابر ہوا رات کو وضو کرکے
سوتا ہون رسولخدا نے فرمایا ہے کہ جو کوئی وضو کرکے سویا گویا تمام رات جاگتا رہا اور ہر روز تین مرتبہ

قل ہو اللہ کا سورہ پڑھتا ہون جو بقدر ختم قرآن کے ثواب رکھتا ہے اور جو دل سے علیؑ کا دوست ہے وہ کامل ایمان ہے حضرت عمرؓ سنکر چپ رہے ابوذرؓ کو سلمانؓ دعوت مین بولایا دو روٹی موٹی کھا بنکو رکھا ابوذرؓ روٹی اوٹھا کر گھوما کر دیکھنے لگے سلمانؓ نے پوچھا کیا دیکھتے ہو کہا دیکھتا ہون خوب پک گئی ہے یا نہین سلمانؓ نے کہا اے ابوذرؓ آپکو یہ جرأت ہوئی خدا کی قسم اس مین بہت سے کام ہوئے ہین جو فرشتون اور آدمیون نے کیا ہے پانی برسنا کہیت جوتنا جانا بونا جمنا پہولنا پہلنا پکنا کاٹنا مالش کرنا پسنا پکانا لوہا لکڑی آگ نمک غرضکہ بہت ایسی قدرت مشیت مہربانی الہی کام مین آکر تب یہ روٹی کام طیار ہوئی ہے کون کون سی مہربانی خدا کی شکر کروگے ابوذرؓ بولے خدا سے توبہ کرتا ہون آپسے عذر کرتا ہون اوصاف سلمانؓ بہت ہین جو اس مختصر مین گنجایش نہین بڑی کتابون مین دیکھی سلمانؓ نے ایک عورت سے نکاح کیا تھا اسکو آرایش مکان کرتے دیکھکر کہا انتظام عاقبت کر سلمانؓ سے مردہ نے بھی بات کیا جو ایک بہت بڑی طول عبارت ہے جس سے نہین لکھا گیا بعد وفات سلمانؓ کے جناب امیر مدینہ سے طی الارض کر کے معہ کفن وحنوط مدائن تشریف لے گئے اور غسل کفن دیکر واپس آئے زائران ہند جو کربلا جاتے ہین بصرہ سے چلکر جب کچھہ دور بغداد رہجاتا ہے تو دریائے دجلہ کے کنارہ پر آپکا روضہ نظر آتا ہے اور اوسی جگہہ ایک کہنڈل ہے جسکو طاق کسریٰ کہتے ہین۔

حالات ابوذرؓ غفاری حیات القلوب جلد دوم سے

ابوذر غفاریؓ مقام بطن مر کہ مین جو مکہ سے ایک منزل پر ہے وہان رہتے تھے بکری بہت رکھتے تھے اونکو چراتے تھے ایکروز بہیڑیا پہلے داہنے طرف سے آیا تو ڈنڈہ سے ہانک دیا دوبارہ پہر بائین طرف سے آیا تو پہر ہانک دیا اور کہا تجھہ سے زیادہ بڑا بہیڑیا مین نے نہین دیکھا بہیڑیا رسولخداؐ کے معجزہ سے بولا خدا کی قسم کہ اہل مکہ مجھہ سے خراب ہین خدا نے اونپر پیغمبر بھیجا ہے اسکی تصدیق نہین کرتے بلکہ اسکو گالی دیتے ہین اور برا کہتے ہین یہ سنکر ابوذرؓ اپنے گہر سے توشہ لوٹا ڈنڈہ لیکر چلے مکہ اوسوقت پہونچے جب دہوپ بہت گرم تہی پیاسے تھے زمزم سے پانی بہرا دیکھا تو دودھ تھا بولے یہ بھی معجزہ اوس پیغمبر کا ہے کعبہ کے پاس آئے دیکھا بہت سے لوگ بیٹھے ہین اور رسولخداؐ کو برا کہتے ہین اوسی درمیان مین حضرت ابوطالبؑ کو آتے دیکھکر سب چپ ہو گئے کہا اسکا چچا آتا ہے جب وہ آئے تو انکو بڑی عزت سے رکھا اور بٹھلایا قریب شام جب ابوطالب چلے تو مین اونکے پیچھے چلا راہ مین مجھہ سے پوچھا کیا چاہتے ہو مین نے کہا وہ پیغمبر جو ہوئے ہین اونکو ڈھونڈتا ہون اونپر ایمان لاؤنگا بولے سچ کہتا ہے مین نے کہا ہان کہا اچھا کلھہ پہر یہین ملنا مین رات کو وہین رہا دوسرے روز پہر وہی کفار وہی برائیان رسولخداؐ کی کرتے رہے اور جب ابوطالبؑ شام کو واپس ہوئے اور مین پیچھے چلا تو پہلے دن کے طرح پہر بات ہوئی اور اپنے ساتھہ لیگئے حمزہؓ کے پاس حاضر کیا حمزہؓ نے جعفرؓ کے پاس حاضر کیا جعفرؓ نے جناب امیرؑ کے پاس حاضر کیا اور سب نے مجھہ سے کلمہ شہادت پڑہوایا جب رسولخداؐ کے خدمت مین پہونچا وہان بھی کلمہ پڑہا بعد کو فرمایا لوٹ جا تیرا چچیرا بہائی مر گیا ہے دوسرا وارث نہین ہے اوسکے

مال کو اپنے قبضہ مین لے مین لوٹے گیا تو میرا چچیرا بھائی مرگیا تہا اوسکا مال سب مین نے پایا اپنے خرچ مین لایا بعد
ہجرت پہر مدینہ مین آکر حاضر ہوا ایکروز رسولخدا کے پاسس جبرئیل کلبی کے شکل مین بیٹھے تہے ابوذرؓ نے سمجھا
کوئی صلاح ہوگی دوسرے طرف چلے گئے جبرئیل نے کہا ابوذر گذرے ہمپر سلام نہ کیا ورنہ مین سلام کا جواب دیتا
ابوذرؓ کی ایک دعا آسمان پر مشہور ہے میرے چلے جانے پر دریافت کیجئیگا جبرئیل کے چلے جانے پر رسولخدا نے فرمایا
اے ابوذرؓ تم نے ہمپر سلام نہ کیا عرض کیا یارسول اللہ مین نے دیکہا حضرت کلبی سے صلاح کرتے ہین سلام
کرنا مناسب نہ سمجہا رسولخدا نے فرمایا وہ جبرئیل تہے اور ایسا کہتے تہے ابوذرؓ بہت پچہتائے رسولخدا نے فرمایا وہ
دعا کون ہے کہا یا حضرت یہ دعا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَسْئَلُکَ اْلاِیْمَانَ بِکَ وَالتَّصْدِیْقَ بِنَبِیِّکَ وَالْعَافِیَۃَ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَاۗءِ
وَالشُّکْرَ عَلَی الْعَافِیَۃِ وَالْغِنٰی عَنْ اَشْرَارِ النَّاسِ ابوذر نے عرض کیا یارسولخدا مین نماز مین تہا بہیڑیا آیا بکری کا بچہ اُٹھا
لے گیا میرے دلمین آیا نماز چہوڑکر چہین لون مگر نماز کا چہوڑنا گوارا نہ ہوا شیطان نے بہت کچہ وسوسہ دیا
مگر مین نے نماز کو چہوڑ جانا پسند نہ کیا پہر دیکہا مین نے ایک شیر آیا اور بچہ کو بہیڑیا سے چہین کر بکریون ملادیا اور
کہا تو نماز پڑہ مین بحکم خدا نگہبانی کرتا ہون۔ رسولخدا نے فرمایا اے ابوذرؓ سچ کہتے ہو مین اور علیؑ اور فاطمہ وحسنؑ وحسینؑ
تصدیق کرتا ہون منافق جو وہان بیٹہے تہے آپس مین صلاح کیا کہا ہملوگون کو دہوکا دیتا ہے دیکہین شیر
بکریون کا پہرہ کس طرح دیتا ہے پس گئے دیکہا ابوذرؓ نماز پڑہتے ہین شیر ابوذرؓ کا معہ بکریون کے پہرہ دیتا ہے اور
منافقونکو دیکہکر کہا کہ محبت محمدؐ و علیؑ کی جو ابوذرؓ کو ہے اُسکی وجہ سے مین بحکم خدا پہرہ مین ہون اور خدا چاہے
اور حکم دے تو تم لوگونکو ابہی ہلاک کرون خدا کی قسم اگر ابوذرؓ ان بزرگون کا واسطہ دیکر خدا سے سوال کرے
تو تمام دنیا مشک وعنبر سونا وچاندی ہوجاوے منافق چلے آئے جب ابوذر حاضر ہوئے تو رسولخدا نے فرمایا اے
ابوذرؓ تمہارا عمل اچہا ہے جو خدا نے جانور درندہ کو تمہارا نگہبان بنایا ہے ابوذرؓ نے کہا مین سوا دو روٹی جو کی
جو صبح و دوپہر کو کہانے کو چاہئے باقی دنیا سے بیزار ہون یا کہ دو کپڑہ جو بدن چہپانے کو ضرورت ہوتا ہے ابوذرؓ
نے کہا ہر کام مین دو بات ہوتی ہے یا نقصان یا فائدہ چاہے کہ وہ کام کرے جو نیک ہو اور خدا اوس سے خوش
ہو دنیا و عاقبت مین نیکنام ہو وہ کام نہ کرے جو باعث ناراضی خدا ہو اور عاقبت برباد ہوا ے لوگو تم مال اور
دولت کو دوست نہ رکہو عاقبت سے غافل نہ رہو ایسا نہ ہو کہ خدا تمہارے اوپر ناراض رہے زندگی
دنیا ایسی ہے جبکہ کوئی آدمی مسافر آکر وقت دوپہر سایہ درخت مین آرام کیا اور چلا گیا اعمال نیک کرو تا کہ
وقت حساب خدا کے سامنے شرمندہ نہ ہو جو کچہ کروگے پاؤگے کسی نے پوچہا اے ابوذر ہمکو موت کیون پسند نہین ہے
کہا اسوجہ سے کہ تم دنیا مین اپنا گہر اچہا بنائے ہو اور گہر آخرت کو اُجاڑے ہو نہین چاہئے کہ اس اچہے گہر سے
عاقبت کے خراب گہر مین جاؤ پہر پوچہا تم لوگون کا جانا خدا کے پاس کس طرح ہوگا کہا اچہے لوگونکا جانا خدا کے
سامنے اسطرح پر ہوگا کہ جیسے مسافرت مین مکانات و مقامات خراب مین ٹہرتے ہین اور تکلیف اُٹہاتے ہین
اور جب گہر مین پہونچتے ہین ہر طرح کا آرام پاتے ہین کیونکہ عمدہ سامان و عمارت بنا رکہتے اور برے لوگ اسطرح پر جاوینگے

جیسا کہ غلام بُرا کام کرکے اپنے مالک سے بھاگ جاتے ہیں اور جب گرفتار ہوکر اپنے مالک کے پاس جاتے ہیں تو شرماتے
ہیں اور ڈرتے ہیں بموجب آیہ کریمہ اِنَّ الاَبرَارَ لَفِی نَعِیمٍ اِنَّ الفُجَّارَ لَفِی جَحِیمٍ یعنے نیکوکار بہشت میں رہینگے اور بدکار
جہنم میں رہینگے کسی نے پوچھا اے ابوذرؓ مجھے کوئی علم بتاؤ کہا جسکو دوست رکھو اُس سے بُرائی نہ کرو بولا بھلا
کوئی دوست سے بھی بُرائی کرتا ہے کہا اپنے جسم و جان سے زیادہ کوئی دوست نہیں ہے مگر ہزاروں فعل گناہ
کا کرکے آخرت کو خراب کرتے ہو عذاب خواری جمع کرتے ہو اور اس جسم و جان کے لئے بُرائی کرتے ہو کیونکہ
جو کچھ مواخذہ ہوگا عاقبت میں اسی جسم و جان پر ہوگا۔ ایک شخص ہمیشہ مدینہ میں مسجد رسولخداؐ میں آتا تھا
ایکروز آیا اور پہونچتے ہی دعا کیا کہ خداوندا مجھے اپنے نیک بندہ سے ملا دعا کے بعد دیکھا۔ کہ ایک شخص مسجد
میں بیٹھا ہے نزدیک گیا اور سلام کیا اور پوچھا آپ کون ہیں کہا میں ابوذرؓ ہوں بولا اللہ اکبر اللہ اکبر ابوذرؓ
بولے تکبیر کیوں پڑھی بولا میں نے دعا کیا کہ خداوندا ایک نیک بندہ سے ملاقات کرا اور آپ ایسے نیک بندہ سے
ملاقات ہوئی ابوذرؓ نے کہا یہ تکبیر و شکر مجھے کرنا چاہئے کہ تیرے نزدیک خدا نے مجھے نیک بندہ بنایا۔ اور رسولخداؐ
نے فرمایا ہے کہ ہم اور تم قیامت میں اونچے مقام میں کھڑے ہونگے یہانتک کہ خدا حساب خلائق سے فارغ ہو
اے بندہ خدا یہاں سے چلا جا حضرت عثمانؓ نے میرے پاس بیٹھنے سے لوگوں کو منع کیا ہے ایسا نہ ہو تجھے تکلیف
دے ایکروز ابوذرؓ نے رسولخدا سے عرض کیا کہ مجھے آب و ہوا مدینہ کی ناموافق ہے اجازت ہو تو اپنے بھتیجہ کو
لیکر قبیلہ مزینہ میں جاکر رہوں۔ رسولخداؐ نے فرمایا ڈرتا ہوں کہ عرب تیرے بھتیجہ کو مار ڈالیں اور تیری بکری
جانور سب لوٹ لیں اور تو میرے پاس آکر ڈنڈہ کے بل کھڑا ہو اور شکایت کرے عرض کیا یا رسول اللہ جو
منظور خدا ہے وہ ہوتا ہے رسولخداؐ نے اجازت دی وہاں جانے پر وہی حال ہوا جو رسولخداؐ نے فرمایا تھا
ابوذرؓ اُسی طرح آکر فریادی ہوئے رسولخداؐ نے لشکر بھیجا عرب کو قتل کیا مال واپس لائے۔ رسولخداؐ نے
فرمایا ہے کہ آسمان کے نیچے زمین کے اوپر ابوذرؓ سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہے ابوذرؓ صدیق اس امت کا
ہے۔ حضرت صادقؑ سے کسی نے سوال کیا کہ آپ اہلبیت بہتر ہیں یا ابوذرؓ فرمایا ماہ حرام کتنے ہیں بولا
چار فرمایا رمضان اُن میں شامل ہے کہا نہیں ہے فرمایا ماہ رمضان بہتر ہے یا ماہ حرام بولا رمضان
فرمایا ہم لوگوں کے حالات میں عقل نہ لڑاؤ۔ کسی نے ابوذرؓ سے کہا تمہاری بکریوں میں اس سال بچہ
بہت ہوئے کہا میں نہیں چاہتا کہ مال دنیا بہت ہو اُس میں گرفتار رہوں اور یاد خدا سے غافل ہو جاؤں
ابوذرؓ خوف خدا سے اتنا روے کہ آنکھ اوبل آئی کسی نے کہا دعا کرو آنکھ اچھی ہو جاوے کہا مجھے آنکھ
کی فکر نہیں ہے بلکہ بہشت اور دوزخ کے فکر میں بیمار ہوں۔ رسولخدا نے فرما اے ابوذرؓ میرے اہلبیت
کی محبت کیوجہ سے تمہیں نکالدینگے اکیلے ہو جاؤگے اور اکیلے مروگے اور ایک جماعت عراق تمہارے
کفن دفن کرنیکا ثواب پاوینگے۔ لڑائی تبوک میں ابوذرؓ کے پاس سواری کمزور تھی تین روز پیچھے ائے
راستے میں اونٹ کو مجبوراً چھوڑکر اسباب پیٹھ پر لادکر چلے وقت دوپہر گرم دھوپ میں قریب لشکر

پہونچے رسولخداؐ نے دور سے دیکھکر فرمایا یہ ابوذرؓ آتا ہے اور پیاسا ہے پانی دو لوگون نے پانی دیا تو پیا اور رسولخداؐ کے
خدمت مین آکر لوٹا پانی سے بہرا حاضر کیا رسولخداؐ نے فرمایا اے ابوذر تمہارے پاس پانی تھا پھر کیون نہ پیا عرض
کیا یا رسولخدا یہ پانی ایک پتھر مین ملا بہت سرد اور میٹھا تھا اس لئے مین نے نہ پیا حضرت کے واسطے لایا رسولخداؐ نے
فرمایا اے ابوذرؓ تو اکیلا مریگا اکیلا قیامت مین اُٹھیگا اکیلا داخل بہشت ہوگا۔ ابوذرؓ خلافت حضرت عمر مین شام
گئے اور خلافت حضرت عثمان تک وہان رہے لوگونکو محبت علیؑ کی ترغیب دیتے تھے حضرت عثمان اور معاویہ کی
برائیان ظاہر کرتے تھے بلکہ مشہور ہے کہ جو شیعہ شام مین ہین ابوذرؓ کے وجہ سے ہین معاویہ نے حضرت عثمان کو لکھا
کہ اگر حکومت شام کی چاہتا ہے تو ابوذرؓ کو یہان سے بولالے حضرت عثمان نے لکھا کہ غلام بدمزاج کے ہمراہ
اونٹ سرکش پر بلاکجاوہ دجل کے بٹھلاکر ابوذر کو ہمارے یہان بھیجدے اوسوقت ابوذرؓ بہت ہی بڈھے ہوگئے
تھے دُبلے اور کمزور تھے معاویہ نے حضرت عثمان کے حکم کی تعمیل کرکے بھیجا ابوذر کو اس سواری سے بہت تکلیف ملی پیر ان
کٹ گئے زخمی ہوگئے گوشت نکل پڑا جب حضرت عثمان کے پاس پہونچے تو کہا جندب تجھے کوئی شکل تیرے شکل
سے بُری نہین معلوم ہوتی ابوذرؓ نے کہا میرے باپ نے میرا نام جندب نہ کہا اور رسولخداؐ نے میرا نام عبداللہ
رکھا حضرت عثمان نے کہا تو یہ کہتا ہے کہ مین نے کہا ہے خدا فقیر ہے ہم اغنیا ہین یہ بات ہم نے کب کہا ہے ابوذرؓ
نے کہا یہ تہمت ہے مین نے کسی سے نہین کہا البتہ مین نے رسولخداؐ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ جب اولاد ابوالعاص
تیس نفر ہونگے تو مال خدا کو اپنا اور اپنے اقربا کا سمجھین گے اور بندگان نیک کو اپنا غلام اور نوکر بنائین گے
خدا مومنونکو اونسے خلاصی دے حضرت عثمان نے کہا اے مسلمانو یہ بات تم نے بھی سنی ہے خوشامد سے
سب نے کہا نہین سنی جب جناب امیرؑ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ جناب رسولخداؐ سے مین نے سنا ہے وہ حضرت فرماتے
تھے کہ ابوذرؓ سے زیادہ سچا کوئی نہین ہے صحابیون نے اسکی تصدیق کی ابوذرؓ نے کہا افسوس تم لوگ یہ روپیہ
دیکھکر ہمکو جھوٹھا کہتے ہو حضرت عثمان نے کہا تجھے قتل کرونگا ابوذرؓ بولے تجھے اسقدر اختیار نہین حضرت عثمان نے
کہا تجھے خدا اور رسول کی قسم جو سوال کرون اوسکا جوابدے ابوذرؓ نے کہا اگر قسم نہ دے تو بھی جواب دونگا پوچھا
کس شہر کو دوست رکھتا ہے کہا مکہ و مکان رسولخداؐ جہان عبادت کرون اور مرون کہا تجھے وہان نہ بھیجونگا
تو میرے نزدیک کچھ عزت نہین رکھتا بتلا کس شہر کو تو دشمن رکھتا ہے ابوذرؓ نے کہا ربذہ جہان حالت کفر مین رہا
حضرت عثمان نے کہا قسم ہے تجھے ربذہ بھیجونگا ابوذرؓ نے کہا تو نے مجھ سے سوال کیا مین نے سچ جوابدیا اب مین بھی
سوال کرتا ہون تو بھی سچ بتلا کہ اگر مین لشکر اسلام مین کسی لڑائی کفار پر جاؤن اور گرفتار ہوجاؤن اور
کافر تجھ سے کہین کہ اپنا مال ثلث دو تو چھوڑین تو تو دیگا کہا ہان دونگا کہا اگر دو ثلث مانگین تو دیگا کہا ہان دونگا
کہا کل مانگین تو دیگا کہا ہان دونگا ابوذرؓ نے کہا اللہ اکبر میرے حبیب رسولخداؐ نے مجھے خبردی ہے کہ تیرا
کیا حال ہوگا جب یہ گفتگو حضرت عثمان سے ہوگئی پوچھین گے کہان جانا چاہتا ہے کہان سے انکار ہے اور
تم کہوگے مکہ یا حرم رسولخداؐ مین جانا چاہتا ہون ربذہ نہین جانا چاہتا اور حضرت عثمان تجھے ربذہ بھیجین گے

مین نے عرض کیا یا رسولخدا ایسا ہوگا فرمایا قسم خدا کی ایسا ہوگا مین نے عرض کیا مین تلوار کھینچکر جہاد کرون فرمایا نہین صبر کرنا اور کل حالات جو رسولخدا نے عثمان کے قتل ہونیکا ابوذر سے کہا تھا وہ سب ابوذر نے عثمان سے کہا حضرت عثمان نے مروان بن الحکم کو حکم دیا کہ ابوذرؓ کو طرف ربذہ بھیجدے کوئی پہونچانے نہ جاوے پس کوئی نہ گیا صرف جناب امیرؑ و امام حسنؑ و امام حسینؑ و عقیلؓ و عمار یاسرؓ تعمیل حکم نہ کرکے کچھ دور پہونچانے گئے اور کہا اے ابوذرؓ تم نے حق کہا جو باعث ناخوشی ہوئی خدا سے تم کو بدلہ نیک ملیگا لکھا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے دوسو اشرفی ایکمرتبہ ابوذر کے پاس بھیجا ابوذرؓ نے کہا اور مسلمانون کو بھی دیا گیا ہے کہا نہین ابوذرؓ نے کہا پھر مین نہین لیتا حضرت عثمان نے کہلا بھیجا کہ یہ مال ہمارا اپنا ہے اور قسم ہے اسمین حرام شامل نہین ہے ابوذرؓ نے کہا مجھے ضرورت نہین ہے خدا نے مجھے بے پروا کیا ہے لوگون نے کہا تمہارے مکان مین کوئی چیز نہین ہے کس چیز سے بے نیاز ہو دو روٹی جو کی جو رکھی تھی اُسی کو دکھلا کر کہا اسی سے ایک عرصہ سے گذر ہے اور محبت آل رسول کا سہارا ہے حالات فضائل ابوذر بہت ہین اس مختصر کتاب مین نہین لکھا گیا لکھا ہے کہ ابوذرؓ نے تین روز کا فاقہ کیا چوتھے روز اپنے لڑکی سے کہا جنگل مین چلیں شاید گھاس اور پتی کھاکر گذر کرین جب جنگل مین گئے وہان بھی کچھ نہ پایا تو بالو کا ڈھیر لگاکر اُسی سے ٹیک کر لیٹ گئے۔ ابوذرؓ کی لڑکی بیان کرتی ہے کہ آنکھ ابوذرؓ کی گھومنے لگی وقت جان کنی قریب آگیا لڑکی رونے لگی اور کہا اے باپ مجھے کس کے سپرد کرتے ہو اور آپکے کفن دفن کا انتظام اس جنگل مین کس طرح کرونگی ابوذرؓ نے کہا اے لڑکی جب مین اس دنیا سے کوچ کرون تو تو عبا سے میری لاش بند کرکے راستہ مین جاکر کھڑی ہونا مجھے رسولخدا نے خبر دی ہے کہ اہل عراق مجھے دفن کرینگے پس وہ لوگ آوینگے اون سے میرے وفات کی خبر دینا پس لڑکی گئی اور راہ پر کھڑی ہوئی احنف بن قیس تمیمی اور صعصعہ بن صوحان العبدی اور حارثہ بن الصلت تمیمی اور عبد اللہ بن مسلمۃ التمیمی اور ہلال بن مالک النمری اور جریر بن عبد اللہ البجلی اور اسود بن یزید النخعی اور علقمہ بن قیس النخعی اور مالک اشتر آئے خبر وفات ابوذرؓ کی سنکر بہت رنجیدہ ہوئے غسل و کفن نماز کرکے دفن کیا مالک اشتر نے احوال خیر مال حضرت ابوذرؓ جو اونکو معلوم تھے پڑھکر دعاء مغفرت کیا سب نے آمین کہا سال اکتیس ۳۱ ہجری مین وفات ہوئی = مقام دفن ربذہ ہے =

حالات مقدادؓ بن اسود کندی حیات القلوب جلد دوم سے

مقدادؓ بن اسود کندی اکابر صحابہ رسولخدا مین سے پہلے ہی سے مسلمان ہوئے جنگ بدر و احد بلکہ کل لڑائیون مین رسولخدا کے ساتھ رہے محبت اہلبیت و مددِ اہلبیت سے بعد رسولخدا مسلمان و ابوذرؓ و مقدادؓ باہر نہین ہوئے رسولخدا کے پاس جبرئیل آئے اور کہا خدا سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ جسطرح میوہ پک جانے پر توڑا نہ جاوے تو خراب جاوے اسی طرح لڑکی اگر بالغ ہو جاوے تو شادی کردیجاوے ورنہ اندیشہ ہے

پس رسولخدا ضباعہ اپنی پھوپی بنت عبد المطلب سے نکاح مقدادؓ کا کیا اور فرمایا اسلام مین کفو نہین ہے جو کامل ایمان ہے وہی مسلمان صاحب کفو ہے حضرت عثمان نے مقدادؓ سے کہا میری مذمت اور علیؑ کی تعریف نہ کرو ورنہ تجھے تیرے صاحب اول کے پاس بھیجدونگا جب وقت وفات مقدادؓ کا آیا تو عمار یاسرؓ کو بھیجکر کہلا بھیجا کہ کہدو حضرت عثمان سے کہ جاتا ہون مین اپنے صاحب اول کے پاس جب لوگون نے حضرت عثمان سے بیعت کیا تو مقدادؓ نے عبد الرحمن بن عوف سے کہا یہ ظلم اہلبیت رسولخدا پر جو ہوا بہت سخت ہوا کہ علیؑ خلافت سے محروم کیگئے عبد الرحمن نے کہا تجھے اس سے کیا کام مقدادؓ نے جو جو فضائل جناب امیرؑ کے رسولخدا سے سنا تھا بیان کیا اور کہا رسولخدا علیؑ کو اس طرح دوست رکھتے تھے جس سے بعید نہین کہ یہ حالات دیکھون علیؑ سے زیادہ شریف کون ہے عبد الرحمن نے کہا یہ کوشش تملوگونکے فائدہ کی کیگئی ہے کہ خلافت علی کو نہ ملے مقداد نے کہا علیؑ سے زیاد منصف اور حق پسند کوئی نہین ہے مجبور ہون کوئی ساتھی نہین ہے ورنہ مین جہاد کر دیتا عبد الرحمن نے کہا چپ رہ لوگ سنین گے تو فساد برپا ہوگا لکھا ہے کہ صفت مقدادؓ کی ایسی ہے جیسا کہ قرآن مین حرف الف ہے کہ دوسرے حرف سے نہین ملتا

حالات بعض دوستان اہلبیت رسول جلاء العیون سے

شیخ کشی سے روایت ہے کہ ایکروز میثم تمارؓ اصحاب امیر المومنین سے و حبیب ابن مظاہر جو منجملہ شہدائے کربلا سے ہین مجلس بنی اسد مین ملاقات ہوئی تو حبیب ابن مظاہر نے کہا گویا مین دیکھ رہا ہون ایک بڈھے کو جسکے سر مین بال کم ہین پیٹ بڑا ہے خربوزہ کا بیچنے والا ہے اُسے پکڑ کر محبت اہلبیت رسولخدا کیوجہ سے پھانسی پر لٹکا دیا ہے جو اشارہ میثمؓ کے شہادت سے تھا میثم تمار نے کہا مین دیکھ رہا ہون کہ ایک شخص کو جسکے بال سُرخ ہین دو چوٹی ہین اُسی نصرت فرزند رسول مین قتل کر کے اسکا سر کا ٹکر کوفہ مین پھرا رہے ہین اس سے مراد حبیب ابن مظاہر تھے اور یہ گفتگو وہ تھی جوان صاحبون کو علم آیندہ جناب امیر کی صحبت سے حاصل تھا دونون صاحب باتین کر کے چلے گئے اہل مجلس آپس مین کہنے لگے کہ ان دونون سے زیادہ جھوٹا کوئی نہین ہے یہ بات ختم نہ ہوئی تھی کہ رشید ہجری مصاحب جناب امیرؑ جو محرم راز و اسرار تھے ان دونون صاحبون کو تلاش کرنے آئے اور دونون یہ باتین کر کے چلے گئے رشید ہجری نے کہا خدا میثم تمار پر رحمت کرے یہ بات کہنا بھول گئے کہ حبیب کا قاتل دوسرے کے قاتلون سے ایک سو روپیہ زیادہ انعام پاویگا جب رشید ہجری چلے گئے تو منافقون نے کہا یہ تیسرا ان دونون سے بھی زیادہ جھوٹا ہے پس تھوڑے دنون مین میثم تمار کو دروازہ عمرو بن حریث پر پھانسی دیگئی اور حبیب ابن مظاہر ہمراہ امام حسینؑ معرکہ کربلا مین شہید ہوئے حبیب ابن مظاہر اپنے سینہ کو سپر امام حسینؑ بنائے تھے ہزارون تیر و تلوار کھایا اور اشقیاء امت نے بہت زیادہ مال

دیکھا چاہتے تھے کہ حضرت کنارہ کرین وہ کہتے تھے کہ مین قیامت مین رسولخدا کو کیا جواب دونگا وقت لڑائی کربلا
حبیب ابن مظاہرؓ نے بریر بن خضیر ہمدانی سے کچھ ہنسی کی بریر نے کہا یہ وقت ہنسی کا نہین ہے حبیبؓ
نے کہا خدا کی قسم جوانی مین بھی مین نے کبھی ہنسی نہین کی مگر اسوقت سے زیادہ خوشی کب ہوگی یہہ
ملعون ہمکو قتل کرکے دوزخ مین جاوینگے ہم شربت شہادت پیکر حوران بہشت سے ملین گے شیخ کشی
سے روایت ہے ایکروز جناب امیرؑ ہمراہ اپنے اصحاب کے باغ مین تشریف لے گئے خرما کہا یا رشید ہجریؓ
نے کہا یا حضرت یہ خرما بہت اچھا ہے فرمایا اسدرخت پر تمکو سولی ہوگی یہ بات سنکر رشید ہجریؓ اوس درخت کو ہمیشہ
پانی دیتے تھے ایکروز دیکھا اُس درخت کو کاٹ ڈالا ہے سمجھا میری موت قریب ہے۔ تھوڑے روز بعد ابن
زیاد نے رشید ہجریؓ کو بولایا اور کہا اپنے امام کی جھوٹی باتین بتلا رشید ہجری نے کہا نہ مین جھوٹا ہون اور
نہ میرے امام اور مولا جھوٹے ہین اُنھون نے مجھے خبر دی ہے کہ تو میری زبان اور ہاتھ کو کاٹیگا اوس
ملعون نے کہا کہ انکا ہاتھ پاون کاٹا جاوے زبان نہ کاٹی جاوے جس مین انکا اور انکے امام کا جھوٹ
ظاہر ہوجاوے جب ہاتھ پاؤن کاٹا گیا زبان نہ کاٹی گئی تو رشید ہجریؓ نے امور غریبہ اور عجیبہ کہنا شروع
کیا ابن زیاد ملعون کو خبر ہوئی تو زبان بھی کٹوائی شیخ کشی سے روایت ہے کہ جناب امیرؑ نے ایکروز میثم تمارؓ سے
کہا کہ تمہاری کیا حالت ہوگی جب تمہین ایک ولد الزنا بلاکر کہیگا کہ دین علی سے بیزاری کرو میثم نے کہا بخدا مین
بیزاری نہ کرونگا فرمایا تمہین پھانسی دیگا تمہاری زبان کاٹیگا میثم نے کہا صبر کرونگا جناب امیر نے وہ
درخت خرما جسکی لکڑی مین پھانسی ہوئی تھی بتلا دیا تھا اُس مین ہمیشہ پانی دیتے تھے جس سال امام حسینؑ مدینہ
سے مکہ مکہ سے کربلا تشریف لے گئے میثم تمارؓ بھی حج کو گئے عمرو بن حریث سے کہا جب مین حج سے واپس
آؤنگا یہ عبد اللہ بن زیاد والد الزنا مجھے سو آدمی بھیجکر گرفتار کریگا اور کہیگا تیرے ہاتھ پاؤن کاٹونگا
مین کہونگا خدا تجھ پر رحمت نہ کرے جناب علیؑ ابن ابیطالب تجھے امام حسنؑ سے زیادہ پہچانتے تھے ایکروز
جب تجھ ہی نے کوڑا مارا تو امام حسنؑ نے کہا یہ میرا دوست ہے فرمایا خدا کی قسم یہ تمہارے دشمنون کا دشمن
ہے پس وہ ملعون مجھے پھانسی دے گا پہلے پھانسی لٹکا کر تیرے منہ پر لگام دے گا پھر تیسرے روز میرے
ناک اور منہ سے خون گریگا اور اُس سے میری ڈاڑھی رنگین ہوگی پس میثم تمارؓ حج کو گئے وہان سے مدینہ
گئے اور ام سلمہ زوجہ رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہوئے ام سلمہ نے کہا تمہاری سفارش رسولخدا نے
علی سے کی تھی میثم تمارؓ نے کہا امام حسینؑ کہان ہین ام سلمہ نے کہا کسی باغ مین گئے ہین میثم نے کہا میرا
سلام کہدیجیگا اور کہدیجیگا کہ خدا نے چاہا تو جلد خدا کے پاس ملاقات ہوگی ام سلمہ نے کہا امام حسینؑ
تمہین بہت یاد کرتے ہین میثمؓ نے کہا مین بھی اُنہین بہت یاد کرتا ہون مجبور ہون اسوقت کام بہت جلدی کا
ہے مگر خدا کے یہان جلد ملونگا ام سلمہ نے عطر منگا کر ڈاڑھی میثم تمارؓ مین لگوایا میثم تمارؓ نے کہا اب عطر
لگواتے ہین اور محبت اہلبیت مین جلد میری ڈاڑھی خون سے رنگین ہوگی۔ جب باہر آئے تو عبد اللہ ابن عباس

سے ملاقات ہوئی میثم تمارؓ نے کہا اے ابن عباس پوچھو جو چاہو مجھ سے تفسیر قرآن کی۔ کیونکہ تفسیر قرآن مجھے علیؑ
سے ملی ہے ابن عباس قلم و داوات منگاکر میثم تمارؓ سے پوچھ کر لکھنے لگے یہانتک کہ میثم تمارؓ نے کہا اے ابن
عباس تمہارا کیا حال ہوگا جب دیکھوگے کہ مجھے ہمراہ نو آدمیون کے پہانسی لٹکادیا ہے جب ابن عباس نے
یہ سنا تو کاغذ پہاڑ ڈالا کہا تم کہانت کرتے ہو میثم تمارؓ کہا کاغذ نہ پہاڑو یہ وہ علم ہے جو مجھے علیؑ سے ملا ہے جب
میثم تمارؓ کوفہ پہونچے تو ابن زیاد لعین نے پکڑ والیا اور کہا تیرا خدا کہان ہے میثم تمار نے کہا ظالمون کے
کہات مین ہے اور تو ان ظالمون سے ہے بولا میرے سامنے گستاخی سے بات کرتے ہو لازم ہے کہ
ابوتراب سے بیزاری کرنے میثم تمارؓ نے کہا مین ابوتراب کو نہین جانتا بولا علی سے بیزاری کر میثم تمارؓ نے
کہا نہ کرون تو کیا کرے گا بولا قتل کرونگا میثم تمارؓ نے کہا خدا کی قسم میرے مولا علیؑ نے مجھے خبر دی ہے
کہ تو مجھے ہمراہ نو آدمیون کے دروازہ عمرو بن حریث پر پہانسی دے گا ابن زیاد بولا تجھے اور تیرے
مولا کو جہوٹا کرتا ہون میثم تمارؓ نے کہا میرے مولا جہوٹے نہین ہو سکتے آنہون نے رسولؐ خدا سے
سُنا اور رسولؐ خدا نے جبرئیلؑ سے سُنا اور جبرئیلؑ نے خدا سے سُنا مین جانتا ہون کہ تو مجھے قتل کریگا
اور پہانسی پر لٹکادیگا اور میرے منہ پر لگام چڑہا دیگا ابن زیاد نے حکم دیا کہ میثم تمارؓ کو اور مختار
کو قید کرو میثم تمار نے مختار سے کہا تمکو پہانسی ہوگی تم چہوٹ کر بعد قتل امام حسینؑ خروج کرکے طلب
خون حسینؑ کروگے عبدالله ابن زیاد کو قتل کروگے پس مختار چہوٹ گئے اور میثم تمارؓ کو پہانسی پر
لٹکادیا اُنہون نے حالات عجیب و غریب آیندہ ہونے والے شروع کیا تو منہ مین لگام لگوادیا زبان
کٹوالیا تیسرے روز منہ اور ناک سے خون گرا اور درجہ شہادت سے ملے قبل شہادت درخت
خرما پر اپنا نام لکھدیا تہا کہ اس مین مجھے پہانسی ہوگی امام حسینؑ کے عراق آنیکے دس روز پہلے میثم تمارؓ
شہید ہوچکے تہے میثم تمارؓ ایک عورت بنی اسد کے غلام تہے جناب امیرؑ نے خرید کرکے آزاد کردیا تہا
میثم تمارؓ کا نام سالم بہی تہا جو نام اُنہون نے خود رکہا تہا عجم مین انکے مان باپ نے انکا نام میثم تمارؓ
رکہا تہا جناب امیرؑ نے فرمایا وہی نام اپنا میثم تمارؓ رکہو۔ سعید بن جبیر جو امامت مین امام زین العابدینؑ کے
قائل تہے حجاج لعین نے اونکو قتل کرادیا اور انکے قتل کے چالیس روز بعد خود واصل جہنم ہوے
مرض مین بیہوش ہوکر کہتا تہا اے سعید مجھ سے کیا چاہتا ہے۔ ابن بابویہ سے روایت ہے کہ حجاج
نے دو آدمیون کو محبان اہلبیت رسولؐ خدا سے بلاکر ایک سے کہا علیؑ سے بیزاری کر اُس نے کہا
کیون بولا خدا مجھے قتل کرے اگر تجھے قتل نہ کرون بتلا تجھے کس طرح کرون تیرے ہاتھ کاٹون یا پیر
اُس نے کہا جیسا تو میرے ساتھ کریگا ویسا ہی مین تیرے ساتھ خدا کے سامنے بدلہ لونگا حجاج بولا تو
خدا کو نہین پہچانتا بتلا خدا کہان ہے اُس نے کہا میرا خدا دشمنون کے گہات مین ہے پس حجاج ملعون نے
اونکو پہانسی دیدی دوسرے رفیق سے بہی ایسا ہی گفتگو ہوئی اُنکو بہی پہانسی دی۔ پہر قنبرؓ غلام

جناب امیرؑ کو بلوایا اور کہا تو کیا خدمت علیؑ کرتا تھا قنبر نے کہا وضو کو پانی دیتا تھا بولا بعد وضو کیا کہتے تھے قنبر نے کہا ایک دعا پڑھتے تھے جسکے معنی یہ ہوتے تھے جب بھولایا اوس کو جو یاد دلایا تھا اونکو تو کھولی ہم نے اُنپر دروازہ نعمت بے انتہا ہر قسم کی یہانتک کہ وہ اس نعمت سے خوش ہوئے اُنکو ہم نے دی اور پھر یکایک لے لیا ہم نے اُن سے تو ہوگئے وہ حیران و ناامید کاٹا گیا بدلہ اُس گروہ کا جو ظالم ہین اور تعریف خاص خدا کے لئے ہے حجاج بولا یہ آیہ میرے لئے تاویل کرتی ہے پھر بولا اگر تیرے قتل کا حکم دون تو کیا کریگا قنبر نے کہا مجھے سعادت شہادت تجھے شقاوت ابدی حاصل ہوگی پس قنبرؓ کو اوس ملعون نے قتل کرادیا منصور دوانقی ملعون بغداد مین ایک محل بنواتا تھا اور اولاد علیؑ کو زندہ چنوا دیتا تھا ایک روز ایک لڑکا خوبصورت اولاد امام حسنؑ سے لاکر معمار کو دیا معمار کو اوسکی شکل پر رحم آیا جان باقی رہنے کو سوراخ کردیا اور رات کو آکر نکالدیا اور اُنکے گیسو کاٹ لئے اور کہا اس شہر سے چلے جائیے تاکہ مین مارا نہ جاؤن کہا بہت اچھا مگر میرے مان کو میرے زندہ رہنے کی اطلاع کردینا معمار کہتا ہے مین گھر تلاش کرتا ہوا گیا ایک مکان سے آواز شور و گریہ معلوم ہوئی مین وہان گیا اور اُس لڑکے کی مان سے خفیہ بتلادیا کہ لڑکا زندہ ہے وہ معظمہ سنکر بہت خوش ہوئین ابن بابویہ نے عبد اللہ بزاز نیشاپوری سے روایت کی ہے کہ مجھ مین اور حمید بن عطیہ طوسی مین ایک معاملہ تھا مین اوسکے پاس گیا رمضان کا مہینہ تھا وقت دوپہر اوسکے پاس پہونچا اور ملا کھانا آیا اُس نے ہاتھ دہویا اور مجھسے کہا آؤ ہاتھ دہو مین نے کہا مین روزہ سے ہون کیونکہ تندرست ہون کوئی وجہ روزہ نہ رہنے کی نہین ہے تمہین شاید کوئی امر شرع مانع ہو بولا مین بھی بیمار نہین ہون مگر زمانہ خلافت ہارون مین ایک رات کو ہارون نے مجھے بلوایا اور کہا تم ہمین کسقدر مانتے ہو مینے کہا اپنے جان سے زیادہ تب اُس نے مجھے واپس کردیا گھر نہین پہونچا تھا کہ پھر آدمی بلانے بھیجا مین آیا تو کہا ہمکو کسقدر مانتے ہو مین نے کہا جان و مال اولاد سے زیادہ تو بولا ایمان سے زیادہ جانتا ہون یہ سنکر ہنسا اور ایک تلوار دی اور کہا یہ غلام جو کہے اُسکی تعمیل کر پس وہ غلام مجھے ایک مکان مین لیگیا تین کوٹھری تھین تینون بند تھین اون کوٹھریون مین سے لڑکا جوان بڈھا ایک ایک کو وہ غلام لاتا تھا اور مین قتل کرکے کنوان مین ڈالتا تھا دو کوٹھریونکے بیس بیس نفر کو قتل کرچکا تیسری کوٹھری مین سے ونیس ۱۹ نفر کو قتل کیا بیسوین کو لائے تو ایک مرد ضعیف تھا بولا خدا تیرا ہاتھ خشک کرے قیامت مین میرے جد بزرگوار رسول خدا کو کیا جواب دیگا یہ کلام سُنکر میرے بدن کانپ گئے غلام نے ڈانٹا مینے اُسے بھی قتل کیا پس جبکہ ساٹھ نفر اولاد علیؑ و فاطمہؑ آل رسول کو قتل کیا تو روزہ نماز سے کیا فائدہ یقین ہے کہ ہمیشہ جہنم مین رہونگا لعنت اللہ علی قوم الظالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

ماہ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۲ ہجری

ذکر قصاص شہدائے کربلا ذریعہ امیر مختار رح

امیر مختار بن ابی عبید اللہ ثقفی جسکو جناب امیرؑ نے فرمایا تہا کہ ہمارا دوست ہے بہزار دشواری قید سے رہائی پاکر واسطے بدلہ خون امام حسینؑ کے کوفہ مین آئے اور اہل کوفہ سے قصاص حسینؑ کے لینے کے واسطے مدد چاہی اکثرون نے شرکت تسلیم کی مگر یہہ لوگ محمد حنیفہؒ کی خدمت مین واسطے حصول اجازت مدینہ گئے وہان سے اجازت ہوئی تو واپس ہوکر سب مطیع ہوگئے صرف ابراہیم ابن مالک اشترؒ کی شرکت نہ ہوئی تو چند محررؒ اُنکے پاس گئے یزید ابن انس نخعی نے اُن سے حالات بیان کئے ابراہیم نے کہا تملوگ ہمارے کہنے پر چلو یزید بن انس نخعی نے کہا کہ اتنو ہملوگ مختار کو اپنا امیر بنا چکے ابراہیم خاموش ہوگئے ان لوگون نے مختارؒ سے اگر کہا مختار خود ابراہیمؒ کے پاس گئے اور آپس مین گفتگو ہوئی ابراہیم نے بہی بیعت کی دس بارہ ہزار کے قریب سب ہوگئے تو چودہوین ربیع الآخر کی رات تمام کوفہ مین حملات شروع ہوگئے عبد اللہ ابن مطیع کوفہ مین ابن زبیر کیطرف سے عامل تہا اوسکو خبر ہوئی اُس نے امامین کوتوال شہر کو انتظام کے لئے تعنات کیا اثان مین سے ابراہیم کو ردکا تو ابراہیم نے اوسکو قتل کیا مختارؒ کو خبر ہوئی کہا یہ پہلی فتح ہے اور رفاعہ ابن شداد کلبی حداقہ ابن مالک سعید ابن منقذ کو حکم دیا کہ تمام محلون مین یا الی سارات الحسینؑ کی آواز دین اس آواز سے لوگ مختارؒ کے مکان پر جمع ہوئے مختارؒ ان سب کو لیکر جہانپر مخالف جمع تہے پہونچے اور حملہ کرکے سب کو مصروف کر دیا یہ گروہ بہاگا اسکے بعد سوید ابن عبد الرحمن ایک جماعت کثیر لیکر آیا ہمراہیان ابراہیمؑ نے اونکو بہی مار بہگایا اُسکے بعد شیث ابن ربعی وجمار ابن ابجر ایک جماعت لیکر پہونچا یہ حجاز معرکہ کربلا مین سردار موکلان اب فرات کا تہا یہ دونون ملعون بہی شکست کہاکر بہاگے غرضکہ کئی معرکہ ایسے متواتر ہوئے تو مختارؒ کو کچہہ تقویت ہوئی تب ابراہیمؒ کو بیس ۲ ہزار فوج دیکر ابن زیاد کے مقابلہ مین بہیجا یہ بے ایمان اُس زمانہ مین عبد الملک بن مروان کیطرف سے حاکم شام تہا جب ابراہیم روانہ ہوگئے تو عمر ابن سعد وشمر ذی الجوشن اور محمد ابن اشعث نے باہم صلاح کیا کہ مختارؒ کو خبر لگ گئی تو ابراہیم کو خفیہ واپس بلایا اُنکی واپسی تک زمانہ سازی کرتے رہے ابراہیم جلد واپس آئے اور مفسدون کی اچہی خبر لی اور جوارادہ مفسدونکا تہا اوسکو فروغ کیا غرضکہ کوفی مین کوئی دم ماریوالا باقی نہ رہا تب ابراہیم روانہ ہوئے اور ابن زیاد بدنما دتک پہونچے اور ابن زیاد کو موقع سے مجروح کرکے اُسکی مشکین باندہ لین تمام لشکر والے اُسپر لعنت کرتے اور اُسکے منہ پر طمانچہ مارتے تہوکتے اور اُسکے بدن کا گوشت کاٹ کاٹ کر جبراً کہلاتے انکار کرتا تو مارتے پہر کان سے دوسرے کان چاک کرکے سر کاٹ لیا جسم پر گہوڑے دوڑائے گئے اور شیث ابن ربعی وسنان ابن انس وعمر بن حجاج وشمر وغیرہ لعیم اللہ کو قتل کیا خولی کو قتل نہ کیا اور ان سب کے سر ہائے نجس کوفہ کے دروازہ پر لٹکائے گئے ایک سفید کپڑا پڑا تہا ایک سانپ ابن زیاد کے سر کے اندر آتا جاتا تہا زیاد کا ابن رفاذ بعد قتل چلا گیا

حرملہ ملعون قتل ہوا جلایا گیا عمر ابن صبح الفیدادی چہت پر سوتا تہا تیروں سے مارا گیا اسید حضنی مالک ابن صنعم بدی حمل ابن مالک محاربی قتل ہوئے + بجدل ابن سلیم کلبی قتل ہوا اور اسپنے خون میں لوٹ لوٹ کر مرا رفاد ابن مالک عمر ابن خالد عبد الرحمن بجلی عبد اللہ ابن قیس خولانی قتل ہوئے اسماء ابن خارجہ فزاری بہاگ گیا قیس ابن اشعث کندی قتل ہوا عمر ابن سعد معہ اپنے لڑکے حفص کے قتل ہوا متذکرہ صدر نامی بے ایمان سردار معرکہ کربلا کے تہے جو قتل ہوئے امیر مختارؒ نے قاتلان امام حسینؑ کو تلاش کرا کر ردائے زمین سے خارج کر کے طرف جہنم کے بہیجا یہانتک ہوا کہ غلام آکر اپنے مالکوں کا نام جو شریک معرکہ کربلا تہے پتہ بتلا جاتے اور مختار پکڑوا کر قتل کرا دیتے امیر مختار نے سر ابن زیاد عمر سعد کو بخدمت محمد حنفیہ مدینہ میں بہیجدیا محمد حنفیہ رضی اللہ عنہ نے اون سروں کو دیکھکر شکر خدا کیا اور سروں کو بخدمت امام زین العابدین علیہ السلام بہیجدیا حضرت امام زین العابدین اوسوقت طعام تناول فرماتے تہے سروں کو دیکھکر سجدہ شکر خدا ادا کیا اللہم اللعن قتل الحسینؑ واصحابہ سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۔

تمام شد

مصنف کتاب ہذا شیخ علی عباس زائر جناب سید الشہداء